

۸۸
۱۵

مدرسہ اکتب خانہ تحفین سکسٹھ عالی حیدرآباد دکن

الف ۱۸

نبرد

ساز و ساز

نام کتاب

فہرست کتاب

میں نے کتابت فن مذکور۔

تقطيع المشام

۱۰۰

11 79

2123
/ 51A

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

تغییر الیوم

بلد المرام

ترجمہ اردو

نظم علی مدظلہ العالی
حامل من بی مع الدار و دو صفت
علامہ دوران سنجی زمان شیخ شهاب الدین ابوالفضل احمد بن محمد حافظ بن حجر عسقلانی
از افادات جناب فضل اجل عالم اکمل مولانا مولانا حبیب الرحمن صاحب
حب قیصر شیخ الہی بن محمد جمال الدین تاج کتب بازار کشمیری
صفا الصدوقین

ماہ اگست ۱۹۳۳ء مطابق ماہ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ
۱۳۴۹ھ ہجری
بازار کراچی

مجموعہ خواب نامہ منظوم
اردو ترجمہ
کتاب کامل التعمیر

خوابوں کی حقیقت اور ان کی صحیح تعبیرات کو علم میں کتاب کامل التجیر ایک مستند اور متبرک کتاب الی گنجی بحر اس میں پہلے خوابوں کی اصل وجوہ اور حقیقتوں کا حلال مذکور ہے کہ بعد خوابوں کے تمام اقسام اور حالات بنائے واضح طور پر بیان ہو گئے ہیں اگرچہ دنیا کو تقریباً جملہ اہل مذاہب و اہل کی حقیقت اور ان کی تعبیرات کو قائل ہیں جو مولف کتاب کامل التجیر حضرت علامہ ابو الفضل حسین بن ابراہیم محمد نقشبندی نے اپنے سلطان وقت شہنشاہ قزلباش سلطان کے حضور میں مرتب کر کے پیش کی تھی اور وہ قدیم فارسی زبان میں اس وقت ہمارے مسند و بحر - لیکن اہل ملک ہند اور خصوصاً اردو دان لوگوں کو شیخ الاسلامی حسین احمد جلال الدین تاجران نے باکاز کشمیری کا لہجہ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ انہوں نے اس کتاب سے تمام حکام اردو ترجمہ شائع کر دیا جس سے اب ہر ایک اردو دان کمال آسانی و سہولت سے ایک خواب کی حقیقت اور اس کی تعبیر سے واقف ہو سکتا ہے ۔

اس کتاب میں قرینا میں سے زیادہ علم
خوب کے علماء و متبحرین مسلمہ کی کتب خاصہ
عصر محمدیہ خاصہ حضرت وائیل اور حضرت
جعفر صادقؑ اور حضرت محمد بن سیرینؒ اور
حضرت جابر مغربی و ابراہیم کرانی و ابراہیم
بن اسحاق رحمہم اللہ کے رسائل خواب کا چورا
چوہا نقل شدہ ہے جس کو خوابوں کی کلی

حقیقت ادرن کا اصلی فلسفہ اور ان کی صحیح تعبیر
 معلوم کر لینے کا ایک کھلا ہوا نقشہ نظر آجایا
 ہے اور اردو میں غواہوں کا حال دریافت
 کرنے کے واسطے بہترین جدول بھی ساتھ ہی
 ایک مفصل اندکس بھی تیار کر کرکٹ شامل کیا
 گیا ہے جو کہ ناظرین کی آسانی اور سہولیت
 کے لئے ایک نہایت ہی عمدہ گائیڈ وراہنہ کا
 کام دیتا ہے۔ یہ کتاب اپنی اصل مصنفین
 ساڑھے چھ سو صفحوں پر اختتام پذیر ہوئی
 ہے۔ باور صف اس کا قیمت بمبئی دس روپے
 صرف تین نمپے (تسے) اور غیر مجلد کی قطع
 اڑھائی روپیہ مقرر ہے۔ جو کہ بالکل ادبی
 ہے۔ علم و ادب کے شائقین اس کتاب
 کو منگو اگر کتبفند ہوں

أرويس المعارف وال لطيف
العوارف كبرى عربى

مصنفہ صفوت الاسلام حضرت امام شیخ
ابوالعباس احمد بن ابی کاظم و زنجریہ فیہما تصنف
نے پہلے حرود و اسد لو کہ اسرار اور زنجریہ
عالم علوی و دخی کے تعلقات شمس قمریہ نورانی
نجوم و کواکب کی تاثیرات و قوائے باطنی کے جذبات
بروج و منازل کے حالات سعادت و محنت
کی ساعات ستاروں اور جرجوں کی بھینتی
و دار و اجرام فلکی کے اختراعات اور اباہی
صیرت الجیز کی لائے فیض ذکر کے اسم عظمیٰ
برکات اسماء حسی ایضہ خدا کے پاک کرنا
نہوں کی عجیب و غریب خاصیات مجاہد العقل
بعض الودع و غوش کی اعلیٰ کرات اذیوں
و بطولوں قوائید و وظائف و اعمال کے مقبول
اوقات اور اختراعات و جہانیت اسرار ملکوتیہ

بیانات و خواص و اسرار و حروف مقطعات اور بعض اسما
الہی کے نہایت عظیم المنفعت و ایاضات کا
بعض ناخدا اور کار کا ارطسما کو حوالہ قلم کر کے
بسم اللہ شریف و حکمہ و تحید و سورۃ فاتحہ
الکرسی سورہ یس سورۃ ن سورۃ انفاس
سورۃ کہف سورہ و اقدس سورہ مکہ سورۃ الم
سورہ اخلاص کر کے نظیر و ہمیش خاصیات
و دعوات کا ذکر کرتے ہوئے کل مفید اعمال و جب
قبض دشمن کی ہلاکت - بیماریوں کے شفاغوب
اور رنجمن سے نجات بادشاہ کو مطیع و مطاع
کرنے ان کے شر سے محفوظ و مامون رہ کر ہر قسم
حاجات پورے کرنے جذبات اور تالیف و کلب
مطلوب وصال خالم اور بد نظریوں کی پویش و
جنات و شیاطین کی شرارتوں سے امن
بارشہ اور ظالموں کی تعدی سے حفاظت
مقصود میں تفرق اندازی و دشمنوں کو کمزور
کا زایل کرنا علم کی ترقی و حافظہ کی تقویت
خزائن رزق تجارت کا فروغ خاندانی آرام
کاشت و درواز کی خبریں دشمن کی پامالی
نیک کاموں کی توفیق زہریے جانوروں سے
محفظی برکت کی فستولی - چوروں سے
جتنی کم شدہ کی واپسی و اولاد پیدا کرنے کی
عملیات و عجیب و غریب حالات بیان کیے
ہیں - خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس
کے ذریعہ کو فائدہ حاصل کریں گے - جو کہ
جستہ میں ایسے عملیات ہیں - خاص کر علم
جفر و کیمیا کے متعلق بعض ایسی باتوں کا ذکر
ہے کہ کسی دوسری کتاب میں ان کا
نام تک نہیں - یہ کتاب خاص قابلہ یہ
ہے - اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے

ملک کا بیت اللہ شیخ ابی نجش محمد جلال الدین تاجران گشت بازار کشمیری لکھنؤ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نُعْطِيكَ السَّكَامَ

ترجمہ اردو سے

بَلَاغَةُ السَّكَامِ

حال میں غیبی نظم الدار و صلا بنجہ ہر کورنی محوشی حیدر

و مختصر حالات مؤلف علامہ

علامہ مولانا شیخ شہاب الدین ابوالفضل احمد بن حاتم بن حجر مقدسی دمشقی

از اقامات جہاں جہاں عالم اکمل مولانا موسیٰ حیات صاحب ہستی تلمذ الہی

حسب فرمائش حسب الصلہ و الیقین

شیخ الہی حسن محمد بن ابی الدین ابن کتب بازار کشمیری کلاہو

کتابت و تصحیف

حافظ ابن حجر عسقلانی مصنف کتاب بلوغ المرام مختصر حال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حافظ ابن حجر کا لقب شہاب الدین کنیت ابو الفضل اور نام احمد بن علی بن محمود بن حجر الکنانی ثم المصری الشافعی ہے۔ چونکہ اون کے آبا کے سلسلہ میں ایک شخص کا نام حجر تھا۔ اسلئے غالباً حافظ کو ابن حجر کہا گیا۔ سہارن شاہان ۳۷۳ھ میں حافظ پید ہوئے۔ جب علم کا شوق انگیز ہوا۔ تو مصر۔ اسکندریہ۔ شام۔ قبرس۔ حلب۔ حجازین وغیرہ دور دراز ملک کا سفر کیا اور حافظ زین الدین عبد الہیم بن حسین عراقی کے حلقہ درس میں حاضر ہو کر فن حدیث میں اتنا بڑا تبحر حاصل کیا کہ حافظ حدیث کے لقب سے ممتاز ہو گئے۔ چونکہ ان کے بعد اس پایہ کا کوئی شخص دوسرا پیدا نہ ہوا۔ اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ علم حدیث کی ریاست ان پر ختم ہوئی تو بجا و درست ہو۔ حافظ کی تحریر چونکہ تحقیق تفتیح و جدت کا پہلو لئے ہوئے ہوتی ہے۔ اسلئے اون کی تصانیف نے ان کی زندگی ہی میں شرف قبولیت حاصل کر لیا تھا۔ یوں تو ان کی تصانیف دیکھ سوسے بھی متجاوز ہیں۔ مگر فتح الباری۔ شرح بخاری و شرح نخبہ الفکر و بلوغ المرام نے جو مخصوص شہرت حاصل کی۔ وہ کسی کو نصیب نہ ہوئی۔

اول الذکر کتاب جب اتمام کو پہنچی تو حافظ نے شکر یہ کہ لئے ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا۔ نہایت فراخ دلی عالی ہمتی سے پانسو دینار تحقیقین میں تقسیم کئے۔ مؤرخ کی مقبولیت پر بہت بڑی شہادت یہ ہے کہ اکثر حلقہ تدریس اس کی ہوتی ہے۔ اور ائمہ کرام نے اس کی شرح کی جانب توجہ مبذول کی ہے۔ مثلاً سب سے پہلے اس کی شرح قاضی امام شرف الدین محمد مغربی نے بہ نام ابدرا التمام باطت کر ساتھ لکھی پھر علامہ محمد بن اسماعیل نے اس کی تلخیص کر کے ایک منقح شرح برنامہ سمیل السلام تحریر کی اور اس میں جو فروگزاشت ضروری مضامین کے متعلق پہلی شرح میں ہو گئی تھی۔ اون کو بھی ذکر کیا۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں چند مضامین ہیں۔ جو قابل ذکر ہیں۔

(۱) ہر حدیث کو اس کے مخرج کی طرف نسبت کرنا۔ اس طرح سے کہ بیان کیا اس حدیث کو فلان مخرج نے فلان شخص سے اور ظاہر ہے کہ حدیث میں اس کی اشد ضرورت ہے۔

(۲) اون نقادان حدیث کا نام بتا دینا جس نے اس حدیث کو تصحیح یا تحسین یا تصنیف کی ہو۔ اور بلا شک سلم حدیث کی روح جبریم کو سلیم سے امتیاز دینے اور حکم شریعی کے مرتب کر نیک و بد سے۔ وہ یہی ہے۔

(۳) حدیث کے تمام یا اکثر طرق کی تتبع و تفتیش نہ بیان اس کے صحیح و معلول ہونیکے۔

(۴) صحاح ستہ میں جب قدر سوق حدیث ہوا ہو اسی پر کٹنا کرنا۔ اسپر جو زیادتی ہو اسکو بھی دینا اور بھیجی وہ زیادتی جو مرجع ہو۔
 (۵) ہر باب میں اصح الاحادیث کو اختیار کرنا اور ان روایات کو ترک کرنا جو پرامنہ نے گفتگو کی ہو اگر کسی کو کسی باب میں صحیح السند حدیث کی تلاش ہو تو حافظ نے اسکو اس کتاب کے باب میں ضرور ذکر کیا ہوگا۔ اس لئے یہاں فرمائیے۔
 (۶) احادیث طویلہ کا اس خوبی سے اختصار کرنا کہ تغیر عبارت یا تقدیم متاخر کی جانب مطلقاً خیال بھی نہ جاسکے۔
 (۷) اس کتاب کے مضامین کتب و ابواب کی ترتیب حسب ترتیب فقہ رکھنا تاکہ متادل و متاخر میں سہولت ہو اور اسکا متادل آسان ہے۔

(۸) بعض احادیث کو ابواب میں مکرر لانا تاکہ ایک حدیث سے چند احکام مستنبط ہونے کی طرف اشارہ ہو جائے۔
 (۹) جمع احادیث صحیحہ فی الباب کا ذکر کرنا خواہ وہ کسی مذہب کی ہو۔ مذاہب اربعہ کی خلاف یا موافق منکر یا مثبت ہو۔ پھر اس کی واقعی صحت و عدم سے آگاہ کر دینا اور اس بارہ میں تعصب نہیں سے کام نہ لینا جیسا کہ علماء عارفین کی یہ ہی نشان بخانی طبعیہ حافظ کی وفات ۲۸ ذی الحجہ ۸۹۳ھ قاہرہ مصر میں ہوئی جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو سب سے پہلے بادشاہ مصر کنہا دیا۔ پھر اور امرار و رؤساء نے ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر دفن تک پہنچا دیا۔ اور علم حدیث کا ایک بیش بہا خزانہ نہایت حسرت اور افسوس کے ساتھ زمین کے نیچے امانت رکھ دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

علامہ سیوطی کی کتاب حسن الماحضہ میں شہاب مضموری شاعر سے منقول ہے کہ مرحوم حافظ کے جنازہ میں مجھے بھی شرکت کا فخر حاصل ہوا تھا۔ جب جنازہ قریب صلی کے لایا گیا۔ تو باوجود موسم بارش نہ ہونے کے بارش کا ترشح شروع ہو گیا۔ جس پر میں نے یہ رباعی لکھی۔

قَدْ بَكَتِ السُّعْبُ عَلَا ۥ قَاضِي الْقَضَاۃِ بِأَعْطَرِ ۥ
 وَأَهْدَمَ الرُّكْنَ الْكَرْدِي ۥ كَانَ مُشْهَدًا مِنْ تَحْجَرِ ۥ

یعنی بیشک قاضی القضاۃ پر ابر رہی (بارش کے ساتھ رو دیئے۔ اور وہ ستون ڈھو گیا جو پتھر سے پختہ کیا گیا تھا۔ حق تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس کی سنت پر چلائے۔ اور قیامت کے دن اپنے حبیب پاک کے طفیل ان حضرات کے یا اون کے خدام کے زمرہ میں اٹھائے۔ آمین۔ وَالْخُودُ عَوْنًا اِنْ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

محرم حیات غفرلہ سنہ ۱۰۱۱ شہر بھیر

اس میں صنعت ہے کہ اسکا بھی مطلب ہو کہ ابن حجر کا انتقال ہو گیا اور اس طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ ابن حجر سے جو ستون علم سے پختہ کیا

فہرست کتاب تعظیظ الشارح ترجمہ بلوغ المراد

صفحہ	ابواب و مطالب	صفحہ	ابواب و مطالب	صفحہ	ابواب و مطالب
۱	مباحہ خلاصہ نکتہ الفکر سمی نظم الدرر	۲	کتاب ہاکی کے بیان میں۔	۷۰	باب نماز جماعت اور امت کو بیان میں
۳	آغاز خلاصہ نکتہ الفکر	۴	باب پانیوں کے بیان میں	۷۷	باب مسافر اور مریض کے نماز کا بیان
۴	خبر کے اقسام اربعہ	۵	باب برتنوں کے بیان میں۔	۷۹	باب نماز جمعہ کے بیان میں۔
۵	خبر متواتر کے وجود کے شرط	۶	باب بچہ اور بکے دو رکعتی کو بیان میں	۸۲	باب غوث کی نماز کا بیان۔
۶	خبر و ایک سو اخیر شہو و عزیز و عزیزین کا بیان	۸	باب وضو کے بیان میں۔	۸۸	باب عیدین کی نماز کا بیان۔
۷	خبر و احسد کی چار قسمیں۔	۱۲	باب موزوں کے مسح کے بیان میں	۸۹	باب گہن کی نماز کا بیان۔
۸	خبر فقہوں کی پہلی تقسیم۔	۱۳	باب قصار حاجت کے طریقے	۹۱	باب طلب بارش کی نماز کا بیان۔
۹	تفاوت مراتب کتب احادیث	۲۰	باب غسل اور جنبی کے حکم میں	۹۲	باب لباس کے بیان میں
۱۰	اشادہ و محفوظ کا بیان	۲۲	باب تقیم کے بیان میں	۹۷	کتاب جنازوں کے احکام میں
۱۱	منکر و مقبول کا بیان	۲۵	باب حیض کے احکام میں۔	۱۰۱	کتاب زکوٰۃ کے احکام میں۔
۱۲	خبر فقہوں کی دوسری تقسیم	۲۸	کتاب نماز کے احکام میں	۱۱۳	باب صدقہ فطر کے بیان میں۔
۱۳	خبر مرد و دو کا بیان۔	۲۸	باب تہوں کے بیان میں	۱۱۴	باب نفلی صدقہ کے بیان میں۔
۱۴	تفصیل ابن عس کی جو تہ مرد و بیہوش	۳۲	باب اذان کے بیان میں	۱۱۶	باب صدقات کی تقسیم کے بیان میں۔
۱۵	اسناد کے لحاظ سے خبر کی تقسیم	۳۶	باب نماز کی شرطوں کے بیان میں	۱۱۸	کتاب روزوں کے بیان میں۔
۱۶	اسناد کا بیان	۴۰	باب نماز کے سترہ کے بیان میں	۱۲۴	باب نفلی روزہ اور جنس میں
۱۷	رفایت کا بیان	۴۱	باب نماز میں خشوع پر آمادہ کرنا	۱۲۶	باب افکاف اور قیام رمضان کا بیان
۱۸	اولیٰ کے حاشیہ کے الفاظ	۴۴	باب مساجد کے احکام میں	۱۲۹	کتاب حج کے بیان میں۔
۱۹	راویوں کا بیان	۴۴	باب نماز کی صفت کے بیان میں	۱۳۲	باب میقاتوں کے بیان میں۔
۲۰	اسناد کا بیان	۵۹	باب مسجد کا بیان اور اس کے حکم	۱۳۳	باب احرام اور اس کے تعلقات کا بیان
۲۱	اسناد کا بیان	۶۱	باب نماز کی صفت کے بیان میں	۱۳۴	باب حج و عمرہ کے احکام میں
۲۲	اسناد کا بیان	۶۴	باب نماز کی صفت کے بیان میں	۱۳۶	کتاب عیدین کے بیان میں

۴۷۹ باب بزرگ خانات سے ورتے کے بیان میں ۹۷ باب محمد افغان کی طرف ورتے کے بیان میں) آخر حافظ ابن جریر صلی علیہ وسلم کے مختصر حالات تک تمام شد۔

دیباچہ خلاصہ نجات الفکر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل اللسان في الإنسان كاشفاً لستار الجنان ولجنان جعله مركز العلوم والعرفان والصلاة والسلام على سيد بنی عدنان صاحب الجود والاحسان محمد الذي جعل حديثه بعد كلام الله القرآن حجة شرعية واقوى برهان وعلى الصلاة وصحبه الذين هم مواجد الطغیان واخلصوا دينهم لله العزيز الرحمن۔ **تاليف**۔ یہ امر بلاشبہ قابل یقین ہے کہ سلسلہ شریعت میں قرآن مجید کے رتبہ کا نمبر اول ہے۔ اس کے بعد حدیث کا کیونکہ جس زبان فیض سے قرآن کریم کا سمندر بجائی ہوا اسی سرچشمہ محدث شریف کے دریائے میں فرق اتنا ہے کہ ایک دمی جلی ہے دوسری دمی خفی۔ قرآن مجید اپنے بیانات میں اس امر کی اکثر مقامات پر شہادت دیتا ہے۔ چنانچہ آیت ولنزل اللہ کتاب والحکمۃ بخلہ اکثر کے ایک ہر یہ ہی وجہ ہے جو صحابہ رضہ کو اون کے بابرکت زمانہ میں اسی کی تبلیغ اور اسی کی توسیع میں مشغول دیکھا جاتا ہے اور جس طرح عہد نبوی میں قرآن کریم کی حفاظت کا مدار صحابہ کی یادداشت پر تھا۔ اسی طرح احادیث کے تقصبات کا مدار بھی انہیں کی یادداشت پر رہا۔ اور جب صدیق اکبر رضہ کو اپنے عہد خلافت میں ضیاع قرآن کریم کا خطرہ ہوا اور انہوں نے اس کے جمع کی بنیاد قائم کی تو اواخر عہد تابعین میں خدائے قدوس نے اپنے پیارے بندے خلیفہ عمر بن عبد العزیز کو حضرت صدیق اکبر کی سنت پر چلایا کہ انہوں نے اپنے ایام خلافت میں اکابر محدثین کو ضیاع احادیث کے خوف سے اون کی تدوین و تنظیم کا امر فرمایا۔

اگرچہ زمانہ نبوت میں بھی بعض صحابہ جیسے صدیق اکبر حضرت علی و عبد اللہ بن عمر وغیرہ کے پاس چند احادیث لکھی ہوئی تھیں مگر عام طور پر اون کے لکھنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ کہیں آیات قرآنی کے ساتھ احادیث مخلوط نہ ہو جائیں اور جب قرآن مجید یکجا جمع ہو کر اپنی امتیازی صورت بدل چکا تو اب تحریر احادیث کا سلسلہ جاری اور شائع ہو گیا اختلاط کا خوف قاطبہ رفع ہو گیا چنانچہ فاروق اعظم کے عہد خلافت میں احادیث جمع کر کے عمال کی جانب بلاد و امصار میں بھیج گئیں مگر اس عصر تک تدوین کی تعریف پوری صادق نہیں آتی۔ کیونکہ جمع احادیث جب ضروری ہوا اور جمع کی پوری تعریف کیونکہ صادق آسکتی تھی اسلئے کہ

صحابہ کو کارزار اور اشاعت اسلام کے خیال سے فرصت ہی کب تھی عرض نہ تبلیغ کا کام اون کو ایسا مشغول بنائے ہوئے تھا۔ کہ تدوین کی جانب کامل توجہ نہ کر سکے جب صحابہ کا دور ختم ہوا اور حفاظ حدیث سطح زمین کے بالا چھتے سے عمق زمین میں جا چھپے اور احادیث کی دلوں سے محو ہونیکا کامل خطرہ ہوا تو سب سے پہلا وہ شخص جس نے احادیث نبوی کے ساتھ ہمدردی کا خیال کر کے اون کے جمع کی طرف توجہ کی وہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز اموی ہے انہوں نے جو وقت ابوبکر بن محمد بن حزم کو لکھا کہ احادیث کی جمع و ترتیب کا سلسلہ شروع کرو یا جائے۔ تو اس قرآن کے جاری ہوتے ہی اسلامی دنیا میں تدوین احادیث کا سلسلہ ایک وسیع پیمانہ پر شروع ہو گیا اور علوم حدیث کے بجا صفات قرطاس کو اپنے اپنے روان قلموں سے سرسبز و شاداب کرنے لگے اور طرز نہائے مختلفہ پر اس علم میں تصنیفات ہونے لگیں غرض کہ ہوتے ہوئے فن حدیث میں معتد بہ ذخیرہ جمع ہو گیا اور چونکہ ان حدیث کو محدثین نے بلا واسطہ روایت نہیں کیا بلکہ بذریعہ اسانید و سلسل روایت روایت کیا تھا اسلئے احادیث متواترہ کے علاوہ احادیث آحاد قرآن کی طرح قطعی الثبوت نہ ہوئے لیکن تاہم ان کے واجب بھل ہونے میں کسی طرح کا شبہ نہیں کیا جاسکتا دوسرے یہ کہ احادیث آحاد میں بھی نظمی وہی ہیں جنکے یقینی ہونے پر کوئی قرینہ دلالت نہ کرتا ہو شرح نجیہ میں اس مضمون پر کامل روشنی ڈالی گئی ہے اور تفتیش کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ کتب حدیث میں اس قسم کی احادیث بہت زاید ہیں ۔

صحیح احادیث کی صحت مسلمانوں کے نزدیک واجب التسلیم ہے مگر مزید الطینان کے لئے ہم ایک واقعہ ان حکم درج کرتے ہیں جو حکم ہی نہیں بلکہ ہمارے مخالفین کے لئے بھی تسلی بخشا ہے۔ یثیہ میں بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جو نامہ عالی مقوقس حاکم مصر کی جانب روانہ کیا تھا اور اسکے قاصد عاقل بن ابی لیقہ تھے وہ نامہ بخند و سوت سے ایک قبلی راہب کے پاس تھا اور اسکے ایک فرانسیسی سیاح نے شکلہ میں اس سے خرید کر کے سلطان عبد المجید خلیفہ المسلمین کی خدمت میں پیش کیا جواب تک موجود ہے اور فوٹو کے ذریعہ اس کی نقول دنیا میں شائع ہوئی ہیں اس نامہ نامی کی عبارت کا اس عبارت سے مقابلہ کیا جو کتب احادیث میں منقول ہے تو دونوں کو متحد پایا۔ پہلا حدیث مقبولہ کو غیر مقبولہ سے ممتاز کرنا چونکہ صعوبت سے خالی نہ تھا۔ اسلئے اسکے واسطے ایک صحیح میزان کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ ائمہ احادیث نے علم اصول حدیث کی جانب اسی غرض کے لئے توجہ مبذول فرمائی اصول حدیث کی تدوین اس قدر وسیع پیمانہ پر واقع ہوئی کہ بقول سخا دی ستلو سے شاید اقسام پر اس کی تقسیم کی گئی اور اکثر اقسام کے متعلق ضخیم کتابیں لکھی گئیں۔ احادیث دانی کر لئے ان تمام فنون سے واقف ہونا شرط ہے یہ نہیں کہ صحاح ستہ یا اون کے

منتخبات کو سطحی نظر سے پڑھ کر محدث بن بیٹھے چنانچہ اس زمانہ میں بہت لوگ اسی قسم کے محدث نظر آتے ہیں ایسا سخی
جو صحیح معنیٰ کو اعتبار سے محدث ہو شاذ و نادر ہے تین سب قول سابق کہتا ہوں کہ اس فن میں یعنی اصول حدیث میں
بہت سی کتابیں لکھی گئیں مگر حافظ علامہ ابن حجر کی کتاب شرح النجۃ اس فن میں جامع مانی جاتی ہے اسلئے یہ کتاب
عرب و عجم میں مقبول و متداول ہے اور اس کا متن بھی خود شارح ہی کی تصنیفات سے ہے وہ متن ایک بغی قابل
تفصیل و تشریح طرز پر لکھا گیا ہے جب طرز تشریح و تفصیل کے وقت شرح النجۃ ایک نادر کتاب ہو۔ اسی طرح
اس فن کی مختصر بصیرت حاصل کر نیوالے کیلئے اس کا متن کافی نسخہ ہے ۛ

جس وقت مجھ پر میرے مکرّم شیخ الہی بخش و محمد جلال الدین صاحبان سوداگران کتب لاہور نے کتاب بلوغ المرام
من اولۃ الاحکام کے اردو ترجمہ کا کام سپرد کیا۔ تو اس کے ساتھ رسالہ خبۃ الفکر کو بھی منسلک پایا اور جو طرح حدیث کو
اصول حدیث سے مناسبت اس امر کو متفقہ ہوئی کہ دونوں کتابیں ساتھ ہوں اسی طرح ان دونوں کا ایک ہی شخص علامہ
ابن حجر عسقلانی کی تالیفات سے ہونا بھی مؤید معیت ہوا لہذا اردو ترجمہ میں بھی دونوں کو ساتھ رکھا گیا مگر چونکہ
جو طرز کتاب بلوغ المرام کے ترجمہ کا اختیار کیا تھا۔ اس طرز کو یہاں نامناسب خیال کیا اسلئے اسکی ترجمہ
میں نوعیت اور ہو گئی۔ وہ یہ کہ اس سالہ کا خلاصہ مطلب اردو میں اس طرح لکھ دیا کہ اختصار کا اختصار باقی ہے
اور کم علم لوگ بھی جو عربی کی قابلیت نہیں رکھتے اس سے فیض اٹھا سکیں حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس میں حق پہلو پر قائم رہے
اور اس کے محرک جناب مؤید دین مبین محمد جلال الدین صلح اللہ بالہ اور دیگر ہر قسم کے مدبرین و معاونین کو
فلاح داریں نصیب فرمائے۔ آمین۔ یارب العالمین ۛ

انا العبد المسکین محمد حیات غفرلہ سنہ ہجری ۱۴۱۰ م صاف مارچ ۱۴۱۰

نظم الدرر خلاصہ نخبۃ الفکر بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي لويزل عالمنا قد يرا و صلى الله على سيدنا محمد الذي ارسله الى الناس كافة بشيرا و نذيرا
على ال محمد و صحبه سلم تسليما كثيرا اما بعد اس میں شک نہیں کہ اصطلاح اہل حدیث میں بکثرت بسوط اور مختصر تصانیف

موجود ہیں مجھ سے ہی میرے بعض برادر و لائقو اہلش کی کہ تم بھی اسکے اہم مطالب کا خلاصہ لکھو کی خدمت قبول کرنا چنانچہ میں نے صرف باین خیال کہ میرا نام ہی ان خدام کی فہرست میں درج ہوا دن کی درخواست کو قبول کر لیا۔

کپس سنیئے! خبر یا حدیث چاقم پر ہے۔ متواتر مشہور و عزیز غریب متواتر وہ ہر جس کی اسنادیں بلا تین کثیر ہوں۔ خبر مشہور وہ ہے کہ اس کے راوی ہر طبقہ میں کم از کم تین ضرور ہوں۔ خبر عزیز وہ کہ جس کے راوی کم از کم دو ہوں۔ خبر غریب وہ کہ جس کے اسناد میں کسی جگہ صرف ایک ہی راوی ملے ہو۔

حدیث متواتر کے وجود کی پانچ شرطیں ہیں اول اسناد میں اس قدر کثیر ہوں کہ عاودۃً اور ان کے راویوں کا جھوٹ پر اتفاق یا ان سے اتفاق جھوٹ صادر ہونا محال ہو دوسرے یہ کثرت ابتداء کی انتہا تک کیان ہو کسی جگہ

کئی واقع نہ ہو تیسرے علم یقینی کو مفید ہو چوتھے خبر کا تعلق عقل سے نہیں بلکہ حس سے ہو پانچویں وہی جو تعریف میں مذکور ہے بعض فقہائے نزدیک خبر مشہور و مستفیض دونوں مترادف ہیں (اور بعض نے دونوں میں فرق کیا ہے) خبر صحیح کے نزدیک عزیز ہونا جہور کے نزدیک شرط نہیں (البتہ ابو علی بیہائی وغیرہ نے شرط ہونی کی تصریح کی ہے) خبر واحد کی سو خبر مشہور و عزیز و غریب تینوں کو اخباراً احاد کہا جاتا ہے اور ان میں سے ہر ایک خبر واحد کو اخباراً احاد میں سے بعض مقبول ہوتی ہیں اور بعض مردود کیونکہ ان سے استدلال کا کام لینا ان کے راویوں کی حالات پر مبنی ہے بخلاف خبر متواتر کے کہ وہ ہمیشہ مقبول ہی ہوتی ہے اخباراً احاد کی ساتھ جب قرائن منہم ہو جاتے ہیں تو قبل اختتام فیض علم یقینی نظری ہو جاتی ہیں (گو بعض نے اسکا انکار بھی کیا ہے) خبر غریب اور فرد دونوں مترادف ہیں۔ غریب فرد دو قسم پر ہے فرد مطلق فرد نسبی مطلق وہ جس کی سند میں صحابی سے روایت کرنا لا شخص منفرد ہو فرد نسبی وہ جس کی سند میں صحابی سے روایت کرنا لا نہیں بلکہ اس کے بعد کا کوئی راوی منفرد ہو قیاس اسکو مستلزم تھا کہ فرد نسبی اور فرد مطلق دونوں پر فرد اور غریب کا اطلاق صحیح ہو کرتا۔ مگر احتمال میں فرد و نسبی پر فرد کا لفظ نہیں لایا جاتا۔

خبر واحد (مقبول) چاقم پر ہے۔ اول صحیح لذاتہ یہ وہ حدیث ہے جس کے کل راوی عادل کامل الضبط ہوں جس کی سند متصل ہو اور متصل و شاذ ہونے کو محفوظ ہو چونکہ صحیح لذاتہ کا مدار عدالت و ضبط وغیرہ اوصاف پر ہے اور یہ اوصاف اعلیٰ اولیٰ اوسط ہونے میں متفاوٹ ہیں اس لحاظ سے خبر صحیح لذاتہ میں بھی تفاوت ہوگا اور چونکہ شرائط صحت صحیح بخاری میں اقویٰ و اکمل ہیں اس لیے صحیح بخاری تمام کتب حدیث کی مقدم کی جائیگی اور صحیح مسلم نے بھی چونکہ علی دنیا میں مقبولیت کا درجہ حاصل کر لیا ہے اس لیے ہر تثنائے احادیث معلکہ صحیح بخاری کے سوا اور کتب کی مقدم کی جائیگی پھر وہ کتابیں مقدم کی جائیگی جن میں تخریج احادیث صحیح کی شرائط کے مطابق کی گئی ہو گی پھر جو حدیث صرف بخاری کے شرط کے مطابق تخریج کی گئی ہو وہ اس حدیث پر مقدم کی جائیگی جو صرف حسب

شرائط صحیح مسلم تخریج کی گئی ہو پس صحیح حدیث کی کل چھ صورتیں ہوں جو غور سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ اور اگر ان میں صرف ضبط ناقص ہو (بقیہ شرائط حسن لذاتہ کے سب موجود ہوں) تو وہ حدیث حسن لذاتہ ہے (جو احتجاج میں صحیح لذاتہ کے شریک ہے) حدیث حسن لذاتہ میں جب اسناد متعدد ہو جائیں تو وہ حدیث صحیحہ غیر ہ ہے پھر صحیح و حسن بوجہ باہمی منافات کے جمع نہیں ہو سکتیں تاہم اگر کوئی مجتہد کسی حدیث کو صحیح اور حسن کہہ دے تو اس کا سبب مجتہد کا تردد ہے کہ آیا راوی میں شرائط حسن پائی جاتی ہیں یا شرائط صحت پس مجتہد دونوں کہہ کر اپنے تردد کو ظاہر کر دیتا ہے۔ البتہ کثرت استعمال سے تردد کو لئے حرف او ذکر نہیں کیا جاتا یہ حکم اس جگہ ہے جہاں ناقل حدیث اس کی روایت کیساتھ متفرد ہوا ہو اور ناقل کے متفرد نہ ہونے کی صورت میں جو ایک حدیث کو صحیح و حسن کہا جاتا ہے تو وہ دو اسنادوں کے لحاظ سے ہے کہ اس کا ایک اسناد صحیح ہے اور دوسرا حسن۔ حدیث صحیح یا حسن میں اگر ایک ثقہ راوی ایسی زیادتی بیان کرے کہ جو راوی اس سے اوٹ ہے وہ اسے بیان نہیں کرتا تو یہ زیادتی اگر اوٹ کی روایت کو منافی نہ ہو۔ تو مطلقاً قبول کی جائے گی اور اگر اوٹ کی روایت کو منافی ہے تو یہ اسباب ترجیح سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر راجح مقبول اور مرجوح مردود قرار دی جائیگی اگر ثقہ راوی نے ایسے شخص کی مخالفت کی جو ضبط یا تعداد یا کسی اور وجہ ترجیح میں اس سے راجح ہو تو اس کی حدیث کشادہ ہو قابل کی حدیث کو محفوظ کہتے ہیں اور اگر ضعیف راوی نے روایت میں قوی کی مخالفت کی تو اس کی حدیث کو منکر اور مقابل کی حدیث کو معروف کہتے ہیں۔ حدیث فرو کے جس راوی کے متعلق گمان تفرد کا تھا اگر ترجیح اس کا کہی ہو موافق مل گیا تو اس موافق کو متابع بکسر بار اور موافقت کو متابعت کہتے ہیں اگر کسی دوسرے صحابی سے ایسا متن مل گیا جو کسی حدیث فرد کے ساتھ لفظ و معنی یا صرف معنی پیشا بہ ہو تو اسے شاہد کہا جاتا ہے جو صحیح و مساندہ وغیرہ میں اس عرض کی تفتیش کرنا نہ حدیث فرد کے لئے متابعت یا شاہد ہی یا نہیں اسے اعتبار کہا جاتا ہے۔

خبر مقبول کی دوسری تقسیم

نیز خبر مقبول چار قسم پر ہے حکم مختلف حدیث ناسخ و منسوخ۔ متوقف فیہ جس خبر مقبول کے کوئی ضد معارض نہ ہو اور حکم کہتے ہیں۔ اور جس خبر مقبول کے معارض کوئی خبر مقبول ہی ہو تو اگر متعارضین میں تطبیق ممکن ہو تو اسے مختلف الحدیث بولتے ہیں۔ اور اگر دونوں میں تطبیق ممکن نہ ہو مگر تاریخ یا نسخہ کا دوسری سے مؤخر ہونا ثابت ہو تو مقدم کو منسوخ اور مؤخر کو ناسخ کہا جاتا ہے اور اگر نہ تو دونوں میں تطبیق ممکن اور نہ ایک کو دوسرے کیلئے نسخہ ہوا ہو تو اسے بر تقدیر اسناد یا متن میں کسی لحاظ سے ترجیح ہو سکے کہ ترجیح دی جائیگی ورنہ دونوں پر عمل کرنے کو توقف کیا جائیگا۔

خبر مردود کا بیان

خبر مردود کے رد کے جانیکی دو وجہ ہوتی ہیں اول اس کے اسناد میں ایک یا زیادہ راوی ساقط ہوں دوم
 اس کے کسی راوی میں بجاظ و یا انت یا ضبط طعن کیا گیا ہو یہ لحاظ سقوط راوی خبر مردود کی چار قسمیں ہیں معلق
 مرسل مفصل منقطع جس کی خبر ابتداء سند سے بد تصرف مصنف ایک یا متعدد راوی ساقط ہوں اور معلق کہا جاتا ہے
 اور جس کی اختتام سند میں تابعی کے بعد راوی ساقط ہو اور مرسل کہتے ہیں۔ اور جس خبر میں زیادہ راوی ایک
 ہی مقام سے ساقط ہوں تو اسے مفصل کہا جاتا ہے اور اگر متفرق مقامات سے ساقط ہوں تو اسے منقطع کہتے ہیں۔
 راوی کا سقوط کبھی اس قدر واضح ہوتا ہے کہ اس کو ہر شخص سمجھ لیتا ہے مثلاً راوی ایسے شخص سے روایت کرے
 جس سے ملاقات نہ ہوئی ہو خواہ ہم عصر ہو یا نہیں اور چونکہ یہ بات تاریخ سے تعلق رکھتی ہے اسلئے فن تاریخ کی
 بھی علم حدیث میں ضرورت ہوئی اور کبھی راوی کا سقوط اس قدر پوشیدہ ہوتا ہے کہ ماہرین ہی اس کا احساس کر
 سکتے ہیں جس خبر کے اسناد میں اس قسم کا پوشیدہ سقوط ہو اس سے بد تصرف کہتا ہے مگر بدس کی خبر لفظ عن اقول
 سے بیان کی گئی ہو تو چونکہ اس لفظ سے احتمال مروی عنہ کی ملاقات کا ہوتا ہے اسلئے مودود ہوگی اور جس طرح بدس
 کی خبر مردود ہوتی ہے اسی طرح حدیث مرسل خفی جو ایسے مروی عنہ روایت کرنا ہوتا ہے جس سے ملاقات راوی
 کی نہ ہو مردود ہوتی ہے۔ وہ مطاعن جن کے لحاظ سے راوی کی خبر مردود ہو جاتی ہے دس ہیں جن میں سے پانچ عدالت
 کے متعلق ہیں۔ اور پانچ ضبط کے طعن اول ایسی حدیث کی روایت عمدًا جھوٹ کرنا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 ثابت نہ ہو ایسی حدیث کو موضوع کہا جاتا ہے۔ طعن دوم راوی پر عمدًا جھوٹی حدیث (جو قواعد فن کی خلاف ورزی ہو)
 روایت کرنے کی ہمت ہونا گواہی کی جانب سے یہ حدیث ہوئی ہو اس طعن کو راوی کی حدیث کو متروک کہا جاتا ہے۔ طعن سوم
 راوی سے بکثرت غلطی صادر ہونا جس حدیث کو راوی میں یہ طعن ہو اور منکر کہا جاتا ہو مگر اوپر منکر کا اطلاق اولوں کے
 نزدیک ہوگا جو تعریف منکر میں مخالفت ثقہ کی شرط ذکر نہیں کرتے طعن چہارم راوی سے بکثرت غفلت فی بیان مراد
 ہونا اس راوی کی حدیث کو بھی منکر کہتے ہیں طعن پنجم علاوہ کذب کے قول یا فعل یا فسق کا خدشہ پایا جاتا ہو۔ کہ یہی پیش
 کو بھی منکر کہتے ہیں یہ ششم راوی میں ہم کا پایا جانا ایسے راوی کی حدیث کو بشرطیکہ بذریعہ قرآن و احاطہ بالمتون
 پر اطلاع ہو جائے معلل کہتے ہیں طعن ہفتم راوی کا ثقافت کی مخالفت کہنا اس کی کمی صورتیں ہیں (۱) اسناد میں
 میں تغیر کر دینا۔ اگر اسناد میں تغیر کر دیا ہو تو اسے مدرج الاسناد کہتے ہیں۔ (۲) اگر نفس حدیث (متن) میں تغیر کر دیا ہو
 اسے مدرج المتن کہتے ہیں (۳) اس میں تقدیم و تاخیر کر دینا اس کو مقلوب کہتے ہیں (۴) اسناد میں کسی راوی کا
 بڑھا دینا۔ اس کا نام المزید فی متصل الاسناد ہے (۵) راوی میں اس طرح کی تبدیلی کر دینا کہ ایک روایت کو دوسری
 ترجیح ممکن نہ ہو اسے مضطرب کہتے ہیں اور کبھی حدیث کو حافظ کی آزمائش کے لئے بھی بنادیا متن میں عمدًا تبدیلی کی جاتی ہے

جس طرح امام بخاری و ترمذی وغیرہ کہتا رہا تھا (۵) باوجود خطی صورت باقی رہنے کے ایک یا متعدد حروف میں تغیر کر دینا پھر اگر یہ تغیر نقطہ میں ہو تو اسکو مصحف کہتے ہیں اور اگر شکل میں تغیر کر دیا ہو تو اس کو محرف کہتے ہیں متن کے الفاظ مفروضہ یا مرکبہ میں کچھ الفاظ کو گھٹنا کے انحصار کرنا اور الفاظ کو ادا کے مرادف کو بدل دینا بالکل ناجائز ہے ہر بل دس شخص کے لئے جو معانی الفاظ سے واقف ہو اور معانی میں تغیر پیدا کر نیوالے الفاظ پر حاوی ہو ایسا کرنا جائز ہے اگر وجہ قلیل الاستعمال ہونیکے کسی لفظ کو معنی مخفی ہوں تو لغات غریبہ کو حامل جو کتابیں لکھی گئی ہیں انکو دیکھا جائے طبع ہشتم راوی کا بھول ہونا اس کی جہالت تین جہت ہوتی ہے (اول) نام کے علاوہ کنیت اور لقب غریب وغیرہ موقوف ہو مگر منجملہ ان تمام کے ایک مہثور اور باقی غیر مہثور ہوں پس اس صورت میں اگر غیر مہثور کیساتھ اس کو ذکر کیا جائیگا تو وہ ظاہر ہے کہ بھول رہیگا اس بارہ میں بھی کتاب الموضح الادھام الجمع والتفريق لکھی گئی ہے (دوم) راوی کو روایت کم کی گئی ہو اس کے متعلق بھی الوحدان کے نام کو سلم و حسن بن سفیان وغیرہ نے کتابیں لکھی ہیں سوم لو کی نام انحصار کی غرض سے نہ لکھا جائے اسکو بارہ میں بھی ائمہ فن نے البہات کے نام کو کتابیں لکھی ہیں مہم راوی کا جب تک نام نہ ذکر کیا جائے اس کی حدیث قبول نہیں کی جاسکتی اگرچہ راوی کا ابہام ایسے لفظ سے بیان کیا ہو جو تعدیل و تواتر کرے قول صحیح ہی ہے اور اگر مہم راوی کا نام ذکر کر دیا ہو لیکن اس سے روایت ایک ہی شخص کرتا ہو تو اسکو بھول العین کہتے ہیں اور اگر وہ شخص روایت کرتے ہیں یا اس سے زائد لیکن توثیق اس کی کسی نے نہیں کی تو وہ بلا حظ ضبط عدالت بھول ہوگا اور اسکو مستور الحال کہتے ہیں طعن نهم راوی میں بدعت کا پایا جانا اس کی دو قسمیں ہیں ترمذی کفر مستلزم قسم اول بدعت والے کی حدیث جہور کو نزدیک مردود ہے اور جس میں ثانی قسم بدعت کی پائی جاتی ہو اسکی حدیث میں اختلاف ہے اصح یہ ہے کہ اگر وہ اپنی بدعت کی دعوت و تبلیغ نہ کرتا ہو تو اس کی حدیث قبول کی جائے بشرطیکہ اس کی مروی حدیث اسکی بدعت کر لئے ہوید نہ ہو مذہب مختاریہ ہی ہے کہ یہ شرط ہونی چاہیے یعنی اگر راوی اپنی بدعت کی تبلیغ نہ نہیں کرتا مگر جس حدیث کو روایت کرتا ہے اس کے مذہب کی تائید ہوتی ہے تو وہ مقبول نہ ہوگی حافظ ابوالاسحاق ابراہیم بن یعقوب جوزجانی سنہ ۱۰۱۱ھ (معرفۃ الرجال) میں اس کی تصریح کی ہے یہ نام ابو داؤد و نسائی کو ملتا ہے طعن ۱۰ ہم راوی کا بد حافظ ہونا اگر یہ وصف اوی کیساتھ ہر حال میں قائم ہے تو اس اوی کو شاذ کہتے ہیں اور اگر یہ وصف اس کے ساتھ ہر حال میں قائم نہیں بلکہ بوجہ کسی عارضہ مثلاً بڑاپے یا نابینائی کی وجہ سے اسکو عارض ہو گیا ہو تو اسکو مختلط کہتے ہیں راوی شاذ یا مختلط یا مستور یا بدست یا صاحب حدیث مرسل کا اگر کوئی معتبر متابع مل گیا جو اسکو ہم پایہ یا اس کے زیادہ بلوغت ہو تو ادا کی حدیث کو حسن کہا جائیگا مگر لا لہذا بلکہ لغیرہ کیونکہ متابع تابع کی اجتماع کی وجہ سے حسن پایہ ہے۔

اسناد کے لحاظ سے خبر کی تقسیم

حدیث کا اسناد اگر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہوا اور اس کا تلفظ تقاضا کرتا ہو کہ جو کچھ منقول ہو گا وہ صحیح یا حکماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر ہو گا تو اس کو حدیث مرفوع کہتے ہیں اور اگر اسناد صحابی پر ختم ہو اور اس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ جو کچھ منقول ہو گا وہ قول فیصل یا تقریر صحابی کی ہوگی تو اس کو خبر موقوف کہتے ہیں۔ صحابی وہ ہے جس کو بحالت ایمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف ملاقات حاصل ہوا و ایمان ہی پر فوت بھی ہو گیا ہو اور اگر کسی شخص نے بحالت ایمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو پھر عیاذ باللہ مرتد ہو گیا ہو اور پھر خواہ آپ کی زندگی میں یا آپ کے بعد مومن ہو گیا ہو اور بحالت ایمان ہی وفات پائی ہو تو وہ بھی بقول صحابی ہے۔ اور اگر اسناد تابعی یا تبع تابعی یا اس کے ماتحت پر ختم ہو تو اس سے مقطع کہتے ہیں۔ اصطلاح میں مقطوع اور موقوف کو اثر ہوتے ہیں۔ تابعی وہ ہے جس نے بحالت ایمان کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور بحالت ایمان ہی مر ہی گیا ہو اور مرفوع صحابی کو جو ایسا اسناد سے ثابت ہو جو بظاہر متصل ہو مسند کہا جاتا ہے

اسناد کا بیان

اسناد دوم پر ہے غوطہ غوطہ و علو نبی ایک حدیث کو متعدد اسنادوں میں جس اسناد کو رجال بنسبت دوم اسناد کے تعداد میں کم ہوں تو اسے علو مطلق (اور اس کے مقابل کو نزول مطلق) کہا جاتا ہے اور اگر فن حدیث کو ایسا نام تک جس میں صفات علیہ (مثلاً فقہت و تصنیف وغیرہ) موجود ہوں جیسو شعبہ مالک وغیرہ ایک ہی حدیث کی متعدد اسنادیں موجود ہیں اور ان میں سے ایک اسناد کو رجال بنسبت دوم سے اسناد کو تعداد میں کم ہونے اور علو نبی کہا جاتا ہے (اس کے مقابل کو نزول نبی کہتے ہیں)۔ پھر علو نبی میں چند امور ہوتے ہیں (اول) ہفت اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی مصنف کو شیخ تک ایسی اسناد چلا دینا جو مصنف کے اس اسناد کے مخالف ہو جو مصنف تک پہنچی ہے (دوم) بدل اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی مصنف کے شیخ بشیخ تک ایسا اسناد پہنچا دینا جو مصنف کے اسناد کو مخالف ہو (سادات) کو یہ معنی ہیں کہ ایک حدیث پر اسناد سے جو دوسرے سے عالی تھا روایت کی گئی اور رجال میں کسی مصنف کو اسناد ساتھ جو ہی حدیث کو لئے ہو (چھارم) مصنفہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک حدیث کسی مصنف کے شاگرد کیساتھ تعداد میں سادی ہو

روایت کا بیان

اگر راوی اور اس کا مروی عنہ عمر یا عین ہستادوں کو روایت کرنے یا کسی اور متعلق باروایت میں باہم شریک ہوں تو روایت جو روایت اس مروی عنہ سے کر لیا اور اگر راۃ الاثران کہا جاتا ہے اور اگر شخص ہمن میں ہو ہر ایک کے دوسرے روایت کر تو ہر ایک کی روایت کو مدلل کہتے ہیں اور اگر راۃ ایست شخص کو روایت کری جو عمر یا عین ہستادوں کو روایت کرنے یا اسکے مدلل امور متعلقہ باروایت میں اس سے کہہ دے تو اس کو روایت الکا بر (یا الصاخر) کہتے ہیں باپ کی روایت مٹے سے اور صحابی کی تابعین سے

اور شیخ کی شاگردی اسی قبیل سے ہے اور روایت الاصاب عن الاکابر یعنی چھوٹوں کا بڑوں سے روایت کرنا کثرت سے پایا جاتا ہے اور روایت راوی عن ابیہ عن جدہ ہی روایت الاصاب عن الاکابر ہی کی قبیل سے ہے اگر دو راوی ایک شخص سے روایت کرتے ہوں اور ایک دوسرے سے پہلے مل گیا ہو تو پہلے منقولہ کی روایت کو روایت سابق اور مقابل کی روایت کو روایت لاحق کہا جاتا ہے اگر ایک راوی دو شخصوں سے روایت کرتا ہو اور دونوں کو باپ و داد بھی مہنام میں اور دونوں کی نسبت بھی ایک ہی ہو اور دوسری کسی صفت سے بھی دونوں میں امتیاز نہ ہوتا ہو تو دونوں میں سے ایک کی تعیین اختصاص سے کی جائیگی۔ یعنی راوی کو جس کے ساتھ ہم صحبت یا ہم وطن ہو نیکی خصوصیت ہوگی وہی مراد لیا جائیگا۔ اگر راوی نے ایک حدیث کسی شیخ سے روایت کی اور شیخ انکا ر کرتا ہے کہ میں نے یہ روایت نہیں کی تو یہ انکا ر اگر بطور متقین ہے تو وہ حدیث مردود ہوگی اور اگر یہ انکا ر بطور شک و توہین ہے تو صحیح قول یہ ہے کہ مقبول ہوگی اس قسم کی بحث میں واقفینی نے ایک کتاب میں من حدیثی فی حدیثی کے ایک باب میں ایک حدیث کے تمام راویوں نے ایک لفظ کو حدیث روایت کی یا سب کے سب کو کسی فعل یا قول دونوں میں متفق نہ ہو تو یہی مسئلہ کہلاتا ہے

ادائے حدیث کے الفاظ

آدائے الفاظ آٹھ ہیں (۱) سمعت و حدیثی (۲) خبرنی و قدرت علیہ (۳) قر علیہ وانا سمع (۴) انبانی (۵) نا وانی (۶) شہنا بالاجازہ (۷) کتبنا بالاجازہ (۸) عن وغیرہ سمعت اور حدیثی دس راوی کیلئے موضوع ہے جس نے تنہا شیخ کی زبانی حدیث سنی ہے تو راوی حدیثا فلان یا سمعتا فلان یا قول کہے تکم مع الغیر کے صیغہ کی تھکا کہے تو مراد یہ ہے کہ راوی نے غیر کی تھکا مگر حدیث سنی ہے تمام الفاظ ادائے لفظ سمعت قائل کی سماعت ثابت کر نیکیلئے نہایت صحیح ہے اور تمام الفاظ ادائے اسکا ر تہا رفع ہے جو شیخ کے تلفظ اور اوکے کے سماع پر دلالت کرے کیونکہ تحفظ اور ضبط زیادہ ہوتا ہے اصطلاح میں اسکا ر کہتے ہیں اخباری بمنزلہ قدرت علیہ ہے یا اس راوی کے لئے موضوع ہے جس نے تنہا شیخ کے سامنے بڑا ہوا اور لفظا خبرنا اور قدرت علیہ بمنزلہ قر علیہ وانا سمع ہے انبار لغت اور اصطلاح متقدمین بمنزلہ خبر سمجھا جاتا ہے ہاں تاخرین کے عرف میں عن کی طرح اجازت کیلئے بھی آتا ہے۔ جو راوی شیخ کا ہم عصر ہو اور بلفظ عن شیخ سے روایت کی ہو اسکی روایت سماع پر محمول ہوگی بشرطیکہ مدرس ہو ورنہ نہیں بعض کے نزدیک ہم عصر کی روایت بلفظ عن اس شرط سے سماع پر محمول ہوگا کہ دونوں کی کم از کم ایک بار ملاقات ثابت ہو (نقادان فن اور کبر نزدیک) یہی مختار ہوا اگر شیخ نے کسی کو مخصوص حدیث پڑھنے سے روایت کوئی زبانی اجازت دیدی تو اسے اجازت بالمشافہہ کہتے ہیں اور اگر شیخ نے کسی کو حدیث روایت کر نیکی مکتوبی اجازت دیدی تو اسے اجازت بالکتابتہ کہتے ہیں اگر شیخ اپنا اصلی نسخہ یا اسکی نقل طالعہ دیکر یا طالعہ کے پاس جہاں اصلی نسخہ شیخ کا ہو اسے لیکر یہ طالب دیکر تو اسکی مناد کہتے ہیں مناد کہ روایت کرنے میں شرط موجود ہونی چاہیے کہ نسخہ خود تو دست شیخ یوں ہے کہ فلان شخص سے میری روایت ہو تم مجھ سے اسکی روایت کرو یا شرط درستی بالکتاب اور اعلام میں بھی یہی شرط ہے کہ اذن شیخ ہونا چاہیے ورنہ یہ سب اجازت کے انواع غیر معتد بہا ہیں جس طرح اذن نہ ہونے کی صورت میں اجازت عامہ اور اجازت الجہول اور اجازت للمعذور بمنہا صیح غیر معتد بہا ہیں و جاوہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی ایسی کتاب ملجاء

جس کا کتاب کوئی معلوم محدث ہو وہ مصیبت بالکتابت ہے کہ کسی محدث بقوت وفات یا سفر وصیت کردی ہو کہ میری یہ کتاب فلان شخص کو دی جاوے اگر شیخ طالب کہے کہ میں فلان کتاب فلان محدث سے روایت کرتا ہوں تو اسے اعلام کہتے ہیں اجازت عامہ کے ایسے ہیں کہ شیخ یوں کہے کہ تمام مسلمانوں کو فلان لائبریری کو کوئی کتاب میں نے اجازت دی اجازت مجھ کو ہے شیخ کہے کہ ایک آدمی کو اجازت دی

راویوں کا بیان

اگر چند راویوں اور ان کے باپ دادا کا نام وغیرہ ایک اور ان کی ذاتیں مختلف ہوں تو اسے متفق و متفرق کہا جاتا ہے اور اگر متعدد راویوں کے نام متفق ہوں یا باعتبار خط و کتابت کے لفظ میں مختلف ہوں تو اسے متعلق مختلف کہا جاتا ہے اور اگر راویوں کے نام ہر اعتبار سے متفق ہوں مگر ان کی آباء کو نام مختلف ہوں تو ان کو آباء کے نام متفق ہوں اور شیخ کہتے ہیں اسی طرح اگر راویوں کے نام متفق ہوں مگر ان کی نسبتوں میں اختلاف ہو اس کو بھی متشابه کہتے ہیں یہ متفق و متعلق متشابه اور قسم ہی پہلے ہو میں منجملہ ان کی ایک قسم ہے کہ راویوں یا ان کی آباء یا ان کی ناموں میں اتفاق ہوتا ہو وہ بھی ایک حرف میں اور کبھی متعدد حرف میں تاہی بھی لگائی صورتیں ہیں کہ ایک کہ تعداد حرف میں مساوی ہوں دوسرے کہ تعداد حرف متساوی ہوں اور دوسری یہ ہے کہ دو اسموں میں اتفاق ہو مگر تقدیم و تاخیر سے دونوں میں اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے

خاتمہ

محدثین کے نزدیک توفیل کا جاننا ضروریات میں سے ہے (اولیٰ) راوی کی طبقات (دوم) روایات کی پیدائش وفات کا زمانہ (سوم) اون کی رہنمائی کے مقامات کا جاننا (چہم) آدم راویوں کی حالات کہ عادل ہیں یا مجروح یا مجہول (پنجم) مراتب جرح میں امتیاز کرنا مراتب جرح کے تین ہیں شد، ضعف و وسط بلطف جرح میں بالغ ہوتا ہے وہ اشد مرتبہ جرح کا ہوتا ہے جیسے کسی کو کہا جاوے کہ وہ کذاب الناس ہے یا دجال ہے یا بہت حد میں وضع کر دیا ہے یا کذاب ہے اور جس میں میانہ ہوتوہ ضعف مرتبہ جرح کا ہوتا ہے جیسے فلان شخص نے ہم دست حافظہ والا ہے یا اس میں کچھ گفتگو ہے اور اگر یہ کہا جاوے کہ فلان شخص ضعیف، یا قوی نہیں ہے تو اوسط درجہ کی جرح ہوگی (ششم) مراتب تعیل میں امتیاز کرنا اسکے بھی تین مراتب ہیں اعلیٰ ادنیٰ و اوسط بلطف تعیل میں بالغ ہوتوہ اعلیٰ پر لالت کرنا ہے جیسے اقل الناس ان اس میں ایک صفت بطوئنا کہیں کہیں کی گئی ہو جیسے ثقہ ثقہ یا دھنیک کی گئی ہوں جیسے ثقہ حافظہ اور اس کو بیک شیخ روی حدیثہ یا بغیر حدیثہ دنیٰ درجہ کی تعیل ہے اور یہ کہنا کہ شیخ و سطیا اصلح یا مقاربلہ میں اوسط درجہ کی تعیل ہے اور وہ تمام الفاظ جو اہل مرتبہ جرح کے فرقہ لالت کر نیوالے ہیں اوسط درجہ کی تعیل کے وسط ہیں

تکملہ

بقول امیر المومنین (تعیل) ایک شخص کی بھی معتبر ہے مگر یہ شرط ہے کہ تعیل کر نیوالا ایسا نہ ہو کہ کسی ضرورہ واقع ہو جرح تعیل اس شرط کی تھیں مقدم ہوں ہے کہ جرح کر نیوالا ایسا جرح سے واقع ہو اور جرح کو اس کے بالتفصیل بیان کیا ہوا ہو اگر ایسے شخص جرح کی گئی ہو جس کی تعیل نہیں کی گئی تھی تو اس صورت میں جرح سے بچتا ہے مگر جرح قبول ہوگی (لیکن شرط یہی ہے جرح ایسا جرح سے واقع ہو کہ فصلان ہو گا جاننا بھی ضرور ہوا دلی اجاوری

نام سے مشہور ہو اگر اسکی کنیت بھی ہو تو اسکو جائزاً دوم (جورادی کنیت) مشہور ہو اسکا نام بھی جانا چاہیے (دوم) جلدی کی کنیت میں اختلاف
ہو چھارم جس شخص کا نام و کنیت ایک ہی ہو اسکو بھی جانا جائزاً پنجم (جسکے اصنام و القاب کنیتیں کثرت ہوں وہ بھی پچانا جائزاً و ششم (اولیٰ کو بھی
جانا جائز) کی کنیت اسکے باپ کے نام کی تھیں موافق ہو یا سطح وہ بھی جانا جائز) جبکہ نام و سکوال کی کنیت کی تھیں موافق ہو یا اولیٰ کی کنیت اسکی ہو تو موافق
ہو یا اولیٰ کے ساتھ اسکا نام و سکوال کے نام کے ساتھ موافق ہو یا پنجم وہ اوی بھی جانا جائز) کی نسبت اسکو والد کی جانب نہیں بلکہ شجرہ کی نسبت
ہو جیسے مقدم ابن الاسود کہ مقدار والد کا نام تو عمر دہر گرا سونے چونکہ انکو تثنیٰ بنا یا تھا اسلئے انکی جانب نسبت کیجاتی ہو یا اسکی
نسبت اسکی والد کی جانب کیگئی ہو اور یا اسکی نسبت ایسی شی کی جانب کیگئی ہو جو جلدی صحیح میں آتی ہو یا ششم (اولیٰ کو بھی جانا جائز) کی
کہ اسکا اور اسکو والد اور اسکا نام ایک ہی ہو یا اسکا اور اسکا استاد اور اسکا استاد کا ایک ہی نام ہو یا پنجم وہ راوی بھی جانا جائز) جبکہ
استاد و شاگرد دونوں مہنام ہوں (دہم) جتنے راوی ہیں بلا ذکر کنیت وغیرہ سب کا نام جانا بھی ضروری ہو (یا زہدہم) وہ راوی بھی جاتے
جائیں جبکہ مہنام کوئی نہ ہو (دوازہم) تمام راوی کنیتیں بھی پچانی جائیں یا القاب بھی (سیر و ہم) راویوں کی نسبتیں بھی پچانی جائیں
نسبت کہی قبیلہ کی طرف ہوتی ہے اور کہی وطن کی جانب پھر نسبت وطن کی شہر کی جانب ہوتی ہے کہی کنیت کی و کہی کوچہ کی طرف اور کہی محل
مجاورت کی طرف ہوتی ہے اور کہی نسبت ہنر کی طرف اور کہی پیشہ کی طرف بھی ہوا کرتی ہے بہر ان نسبتوں میں اسما کی طرح کہی اتفاق و
اشتباہ بھی رہے ہوتا ہو اور کہی بھی ہوتا ہو کہ نسبت لقب سے جاتی ہے (چار دہم) جو نسبت یا لقب خلاف ظاہر ہو اسکی اسباب
بھی جانی جائیں (پانزدہم) جو راوی مولیٰ ہو اعلیٰ یا ادنیٰ اسکی تحقیق بھی کیجائی کہ در کس حد مولیٰ کہا جاتا ہو جو غلامی کی یا بوجہ مالدار کی
معادہ کر لینے کی یا کسی کے ہاتھ پر ایمان قبول کر لینے کی وجہ سے (شانزدہم) یہ بھی معلوم کرنا چاہئے کہ کون اوی کن یا کنیسیاں ہو یا بہن یا کنس کی ہے
(ہفتدہم) یہ بھی جانا چاہئے کہ شیخ و راوی کو کون کونسے ادب کی پابندی کرنی چاہیے (ہیزدہم) یہ امر بھی قابل تحقیق ہو کہ کس قدر عرصہ میں
حدیث ائمہ کرینی اور اسکو اذکرینی قابلیت پیدا ہوتی ہو (نوزدہم) کتاب میں حرکات و سکنات ضبط کرنا جو طریق ہے وہ بھی معلوم کیا
جائی اسی طرح حدیث کی تحریر کا جو طریق ہے اسکو بھی مد نظر رکھا جائی اسی طرح لکھی ہوئی حدیث کو مقابلہ کرنا و مستویٰ بھی جانا جائز) اسی طرح
سماع حدیث کا طریقہ بھی معلوم کیا جائی اور شاگرد کو چاہئے کہ اس نسخہ شیخ کو سننا و بھی اور مطلب بیت کیلئے جو سفر کا طرز ہو اسکو بھی سیکھا
جائی (بستم) تصنیف حدیث کا طرز بھی معلوم کیا جائی اسکے طریقہ متحد ہیں (۱) بطریق مسانید یعنی حسب تہیاب ما صحابہ و انکی احادیث مستدر
ذکر کی جائیں (۲) بطریق ابواب (۳) بطریق علل یعنی بہر تن کیساتھ اسکی تمام اسانید بیان کی جائیں بہر روایت میں جہ مختلف ہو سکو
بیان کیا جائے (۴) بطریق اطراف یعنی ہر حدیث کا ایک حصہ جو بقیہ پر دلالت کرتا ہو ذکر کر دیا جائی (نسبت و یکم) ہر حدیث کا سبب
بھی بیان کیا جائی اس بارہ میں قاضی ابوالعلی بن قسرا حبشی کے شیخ ابو حفص عکیری نے ایک کتاب لکھی ہے اور اکثر اقسام حدیث
متعلق ائمہ نے کتابیں لکھی ہیں باقی جو اقسام خاتمہ میں بیان کر گئے ہیں ہم نے انکا صرف نام ہی نقل کر دیا ہو اگر انکی توضیح
مطلوب ہو تو ملبوط کتابوں کی طرف رجوع کیا جائی اس بنگہ و نکی کھلی ہوئی تعریف لکھ کر مسئلہ سے بے نیازی کرادی ہے واللہ
الموفق الہادی الی الصواب ہو حسب الیہ المرجع والما جمیع اللہ عذیہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم و الحمد للہ رب العالمین و صلوات اللہ
علیٰ خیر خلقہ بنی الرحمۃ محمد وآلہ وصحبہ و آلہ واجہدین الیوم الدین * کتب محمد حریث غفرلہ نہیلی منزل شہر تھیں

۱۵ اغتسل بالخرجه مکی

اہمات للومنین میں سے
اس بڑے بڑے سے پانی
کے غسل جہت کیا تھا اور
ان کے غسل کی بجائے پانی
تھا اور حسب ذکر حدیث
عن جریل بن ابی خنیس
کہ کہتے مرد و عورت جہنمی کو
ایک دوسرے کے نیچے پھینک دیتے
تھے غسل کر لیکر منہ فرمایا ہے
تو وہ مرد و عورت اٹھ کر
دیکھ کر آپ کو توجہ دیتے
اور آپ اس پانی سے غسل
فرمایا ارادہ کر رہے ہیں
جس پر آپ نے جواب دیا کہ بچا ہوا
پانی ناپاک تو نہیں ہو جاتا
اس سے معلوم ہوا کہ پانی
منہ کی حدیث خلاف اصل
ذکر انت تشریحی پر دلالت
کرتی ہے امت کر لے کہ
انہیں صفائی باطن کا ہوتا ہے
مشرق ہمارت کی پوری
واقفیت حاصل نہیں ہوا
مہلات و عیالیات وغیرہ
کو ہے ۱۲ اس میں
بے حذر ہو کہ عورت و مرد
ایک ساتھ غسل کر سکتے ہیں
اور ہر ایک دوسرے کے پیچھے
ہوئے جو بھی غسل کر سکتا ہے
۱۳ حنفیہ کے نزدیک
تین بار دھوئے سو پاک ہو
چاہے تھوڑے تھوڑے پانی
سات بار دھو کر یا سو بار
دہ گنا طہر ہو و خوب
پانی کیلئے ہے ۱۴

عَنْهَا خُرْجَةٌ مُسْلِمٌ وَلَا صَحَابَ السَّيْنِ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جفنتہ فجاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

والہ وسلم لیغتسل منہا قالت کذابی کنت جنبا فقال ان الماء

لا یجنب وصحہ الزمیزی وابن خزيمة وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

احدکم اذا ولغ فیہ الکلب ان یغسلہ سبع مرات اولهن بالتراب

انخرجه مسلم فی لفظہ فلا یزید وللزمیزی اخریہن واولهن

بالتراب وعن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم قال فی الہرۃ انہا لیست بنجس لئلا یمنی من الطوائف

علیکم انخرجہ الاربعۃ وضحہ الزمیزی وابن خزيمة وعن النبی

ما لیرضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء اعرابی فباک فی طایفۃ المسجۃ

فرجہ الناس فما هم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما قضا

بولہ امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذنوب من قاء فامرہ علی

مفتق علیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجلت لنا میتان دھان فاما میتان

وسلم کر کے دھوا اور دھو کر دھوا کر کے دھوا کر کے دھوا کر کے دھوا

۱۴

حدیث حسن صحیحہ وَعَنْهُ قُلْ لَمَّا كَانَ يَوْمٌ خِيارُ امْرِسُولِ اللّٰهِ
 كَذَلِكَ يَوْمَ يَكْفُرُ كُلٌّ سِوَاكَ وَرَبِّكَ يَوْمَ يَكْفُرُ كُلٌّ سِوَاكَ وَرَبِّكَ يَوْمَ يَكْفُرُ كُلٌّ سِوَاكَ
 صَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلَةِ فَنَادَى اَنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَيُفِيَاكُمْ
 عَنْ لَحْمِ الْحِمْلِ اَكْهَلِيَّةٍ فَاَنْهَارُ حَسْبُ مِمَّا تَقْتَفُونَ عَلَيْهِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ
 خَارِجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ عَلَى اِحْلِيَّتِهِ وَلَعَابُهَا سَيْسِلُ عَلَى كَتِفِيْهِ اَخْرَجَ
 اَحْمَدُ الدَّرِمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْقِلُ الْمَنَى ثُمَّ يَخْرُجُ
 اِلَى الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الشَّوْبِ وَاَنَا أَنْظُرُ اِلَى اَثَرِ الْغَسَلِ فِيْمَتَّفِقُ عَلَيْهِ
 فَرَأَا فَيَصْلِيْ فِيْهِ وَفِي لَفْظِهِ لَقَدْ كُنْتُ اَحْلَاهُ يَابَسًا يَطْفُرُ مِنْ تَوْبَتِهِ
 وَعَنْ اَبِي السَّمْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَرِشٌ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ اَخْرَجَ ابُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ
 وَصَحَّحَا كَمَا رَوَاهُ عَنْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي دَمٍ خِضٍّ يَصِيبُ الثَّوْبَ تَحْتَهُ ثُمَّ
 تَقْرُضُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَصْلِيْ فِيْمَتَّفِقُ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
 رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ وَصَحَّحَا

۱۰ لَحْمِ حِمْلِ امْرِسُولِ اللّٰهِ
 کی بنا پر تقریباً کل صحابہ رضہ
 تاہین کے نزدیک گدھے
 گدھے کی گوشت حرام کی سی بنا
 پر یوم خیر کے دن گدھوں کے
 گوشت کو بری بولی ہندیاں
 دی گئیں۔ اور جو حدیث اسکی
 حلیت پر دل ہے وہ مضطرب
 اور مختلف الاسناد ہے جس بنا پر
 قابل اعتقاد نہیں اور جو چیز بنا پر
 ہوتی ہے وہ مندرجہ حرام ہوتی ہے
 لیکن یہ ضروری نہیں جو حرام
 ہو وہ ناپاک بھی ہو جیسے یشم
 دسونا کا استعمال مردقات کو
 حرام ہے لیکن وہ شیار ناپاک
 نہیں ۱۱ دنا ہا سیر اللہ
 یہاں سے معلوم ہو کہ حلال جانوروں
 کا لعاب و نفوس وغیرہ ناپاک
 نہیں ہی حکم ان کو پسینے کا ہے
 ۱۲ عن عائشہ الزہراء
 کا کہ نہ ریت میں چھ سال کی غریب
 حضرت کلج ہو اور منافق ۱۳
 میں فرمایا کہ مجھے بے عقوبت
 اور ہذا علی السلام آپ ہی سمجھو
 میں مدفون ہیں اور عائشہ فرمائی
 ۱۴ یہ حدیث کو کھلی کی
 رمضان شریف کی شہریوں
 تاریخ کو فوت ہو کر جنت البقیع
 میں مدفون ہوئیں اور اسکی
 عالمہ و کجہار و راویہ حدیث
 کثیرہ ہیں ۱۵ مذہب
 حلیفہ میں پلید دونوں میں عقائد
 میں لکھے گئے ہیں پھر چھینٹا
 دینے سے مراد بلا صلحہ دہونا ہے

داؤ کے پیش سے وضو کرنے کو کہتے ہیں اور داؤ کے

زہر (وُضُوئی) سے وضو نہ کرے
یا فی کو کہتے ہیں اور زہرِ واؤ

سے (وِضْوُ) برتن وضو کو کہتے ہیں۔ اسے ۹ قاسم

وغیرہ میں مذکور ہے اور وضو نماز کے حوالہ کی مشطوط ہے

جس میں بسم اللہ الخ کا پڑھنا

اس حدیث حوالہ نمازوں کے

موجودہ صفحہ نمبر ۱۰۱

دارقطنی و حاکم وغیرہ کتب احادیث

مسواک دلی نماز ہے مسواک کی
نماز سے گناہ نہیں آتا

رکھتی ہے اور سداک جمع

ابیہار علیہم الصلوٰۃ والسلام
اور چلتے ہوئے غلبہ التقوا
۱۳۱۱ھ

دراصل کسی چیز سے دانستوں کے

شرعی میں لکڑی یا انگلی وغیرہ

کسی چیز کا دانستوں پر استعمال کرنا ہے تاکہ دانستوں کی زندگی

دور ہو کر خدائی حاصل ہو جائے

ہے اور بعض میں دوبار اور بعض

معلوم کرنا چاہیے کہ تین دفعہ

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ إِنَّ عَذَابَهُ كَانَ مُؤَلَّمًا

الماء ولا يضره أثره أخرجه الترمذي سنن ضعيف باب الوضوء

پال کافی ہے اور انکا نشان تیرے پڑھنے پر نظر نہیں

ترجمہ: میں نے اس کی غزیرہ کی ہے اور اسکی سنہ تصنیف: ۱۰۱۱ھ

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْهُ رَوْعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہو کے احکام میں ابوبکر یہ روایت سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

میں اپنی اہمیت پر شفقت کا بخیر نہ کرتا تو ان کو ہم دھوکے و نیت سے مسواک کا حکم دیتا۔ امام

وَأَسْمَاءُ السَّيِّدَةِ وَحَدَّثَ ابْنُ حَرْبٍ وَدَوْرَةُ الْبَحَارِيِّ عِلْفَارِ بْنِ زُرَّانٍ
 مَا بَيْنَهُمَا أَوْ أَحَدُهُمَا لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ - أَرَادَ ابْنُ خَزِيمَةَ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ

مولیٰ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عثمان دجی بوضوء فغسل

کفیه و ثلث ارات تم مضمض استنشاق و استنثار تم غسل وجهی
 کوستہ تین تیرہ بار بھر کھائی: اور ناک میں پانی دیا اور ناک بائیں پر لپیٹنے سے نہ کو دھویا تین مرتبہ

ثَلَاثَ رَأَاتٍ تَغْسِلُ بِهَا يَمِينُكَ إِلَى الْإِزْقِ ثَلَاثَ رَأَاتٍ ثُمَّ الْيَسَارَ مِثْلًا

ذَلِكَ ثُمَّ سَجَّ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى فِي الْكَبِيرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ثم ليس في مثل ذلك ثم قال اي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

نحو ضوئِ ہذا متفق و موافق علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی صفۃ وضو

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَبْتُهُ بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً أَخْرَجَ ابْنُ وَهْبٍ

وَالْخُزْجِ الْبَاقِ الْبَقِيَّةِ. قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَرَمِ

فَرَدَاكَ عَمَّا زَاوَى الْأَعْيُنِ وَمَنَّا زَكَاةً وَأَسْفُلًا
لَا تَكُن لِّلْكَافِرِينَ اٰلَافًا مِّنْ اٰلَافٍ مَّا تَدْعُوهُمْ
وَمَن يَدْعُ الْبَشَرَ عَلَيْهِ خُلُقٌ بَشَرٌ مَّا تَدْعُوهُمْ
وَمَن يَدْعُ الْبَشَرَ عَلَيْهِ خُلُقٌ بَشَرٌ مَّا تَدْعُوهُمْ

سے درج کیا گیا

[illegible]

لہذا آدھ سیر سے کچھ مہر کہ اکثر مسجد نبوی میں مواظف حسنہ حضور علیہ الصلوٰۃ سے ۱۰ مسقید پڑھتے تھے اور جب تک یہ تیسوں کو بہت سیاد کرتے تھے
 نالہ ہوتا ہے اور وہو
 کے بارہ میں پانی کی کوئی
 مقدور معین نہیں ہے البتہ
 یہ ضرور ہے کہ اسراف اور
 کی اخلاص سے بچنا چاہیے
 اور ضرورت کو وقت ٹھوڑے
 پانی سے بھی وضو جاری کرے
 اور یہ ویدیشی بیان جواز کیلئے
 ۱۰ امام شافعی
 کے سوا اور اماموں کے نزدیک
 نیا پانی نہ لیا جائے البتہ
 امام شافعی کے نزدیک لیا
 جائے یہ حدیث اون کی
 دلیل ہے اور باقی اماموں کے
 لئے یہ حدیث دلیل ہے کہ
 فرمایا آپ نے ودفن کان
 سہی سے ہیں بلذاسہ یہا
 مع ایک ہی پانی سے ہونا
 چاہیے ۱۰ اسناد صحیحہ وغیرہ
 ۱۰ فیصلہ
 اپنے اکلنا نہ زیادہ پکڑ
 کرنا چاہیے قوباؤں کو پکڑ
 سمیت گھنٹوں تک دھوئے
 کہ پٹریاں بھی چکریں
 اس طرح ہاتھوں کو بائیں
 تک دھونے میں قواب
 اور چمک کا مستحق ہے یہی
 تاخیر وغیرہ حضرات سے
 سنتوں ہے جو علامہ شافعی
 نے بھی اختیار کیا ہے اور
 لیکن اجماعیث غرض قبول
 اس بات کو ہر جہاد بردہ کہہ
 جو یہ دلائل ہے ۱۰

اخرجہ الترمذی وصحہ ابن خزيمة وعن عبد الله بن زيد
 ترمذی نے اس کی ترمذی کی ہے اور ابن خزيمة نے اس کو صحیح بتایا ہے۔ اور عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے
 رضي الله تعالى عن النبي صلى الله عليه وآله اني بثلثي ما جعل
 روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو ثلث تھیں آپ نے اپنے ہاتھوں کو
 يد لك ذراعين اخرجہ احمد وصحہ ابن خزيمة وعن ابن خزيمة
 احمد نے اس کی ترمذی کی ہے اور ابن خزيمة نے صحیح بتایا ہے۔ اور ابن خزيمة کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی
 صلى الله تعالى عليه وسلم ياخذ لاذنيه ماء خراف الماء الذي خاف
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے ہاتھوں کے لئے اور پانی لیا ۱۰ اس پانی کے کہ جسے انہوں نے لیا تھا
 لرأسه اخرجہ البيهقي وقال اسناد صحيح وصحہ الترمذی وايضا
 بیہقی نے اس کی ترمذی کی ہے اور کہا ہے کہ اس کا اسناد صحیح ہے اور ترمذی نے بھی اس کو صحیح کہا ہے اور سلم
 وهو عند مسلم من هذا الوجه بلفظ وصحہ براسه ماء غير فضيل
 نزدیک اس سند کیساتھ یہ لفظ ہیں کہ اور سلم کیا اپنے سر کا لیے پانی کر جو اپنے ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا
 وهو المحفوظ ومن لبي هرة رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول
 اور یہ محفوظ ہے۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 الله تعالى عليه يقول ان امتي ياتون يوم القيامة غرا
 نکلے ہوئے کہ میری امت (کے لوگ، آمین کے دن نیامت کے روشن پیشانی
 مجالين من اثر الوضوء من استطاع منكم ان يطيل غرته فليفعل
 آج کل بیان ہوئے، وصحہ ۱۰ زمان فریسن جو ہم میں سے روشنی پیشانی اپنی کو دراز کر کے نوکر لے ۱۰
 متفق عليه واللفظ لمسلم وعن عائشة رضي الله تعالى عنها
 (یہ حدیث متفق علیہ ہے اور لفظ امام مسلم کے ہیں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
 قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله يغسل يمينه في ثوبه و
 کہ انہوں نے فقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹا تھا آپ کو داہنی جانب سے ابتدا کرنا آپ کے جوہر
 رجلاه وطهوره وفي شأنه كله متفق عليه عن ابی هريرة رضي الله
 بیہقی نے اور انہوں نے اس میں اور دھو کرے میں اور اپنے تمام کاموں میں متفق علیہ ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 لعنه عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله اوضاء
 روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم وضو کرو
 فابدوا بيمينكم اخرجہ ابن خزيمة وصحہ ابن خزيمة
 سے شروع کیا۔ اور ابن خزيمة نے اس کی ترمذی کی ہے اور ابن خزيمة نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور ابن خزيمة نے
 شعبة رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وآله اوضا
 روایت ہے کہ شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اخرجہ الترمذی وصحہ ابن خزيمة وعن عبد الله بن زيد
 ترمذی نے اس کی ترمذی کی ہے اور ابن خزيمة نے اس کو صحیح بتایا ہے۔ اور عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے

صحابی آپ کے خادم تھے یہ
بن الکلب بن نضر بن صفوان
ذو بکر حرام القدری ہیں
جنہیں اس سال حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے خدمت کا شرف
حاصل ہوا اور ان کے ایک شاگرد
دوسرے صحابی بھی عمارت فرماتے
اور متفق علیہ حدیثوں میں آپ کے
ذکر بیکر اور سندھ احادیث
میں ہے کہ وہ صرف بخاری میں
واسطی اور صرف مسلم میں اکثر
آپ حضور کی دعوت کثیر
الاول و ہونے لگے ہیں
ذات پانی ۱۱۰۰ھ
ابو اس حدیث شریف معلوم
ہوگا کہ وہ اہل مدینہ تھے
بجائے کہ وہ مشرق میں
چلے گئے تھے، جن پاؤں کا
دھونا ضروری ہوا تو تمام کھانا
بھی فرض تھا اس سے مسح
نہ تھا، یہ بات ائمہ اس قدر
مخبرہ کا رہا جو کیا جس کو
بھی دھونے کی بجائے کافی
دینا نہ سمجھتے ہیں ۱۱۰۰ھ
ذکر ائمہ اس حدیث شریف
میں ہے کہ انہوں نے ایک حدیث سے
تقریباً ایک سو پچھتر سو
دنوار یا اور چار سو سے غرض
ایسے لوگوں ہے جس کا خلاف
غیر اہل مگر اور احادیث میں
ہے کہ پانی پینے کو نہ پانی
طور پر صفائی دیا کی سے سے
دھونا کو کہے کوئی
تہذیب کو ذاتی الشی ۱۱۰۰ھ

وَأَحَدَةٌ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا مُتَّفِقًا عَلَيْهِ وَعَنْ النَّسَائِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اسی طرح میں باریک کرتے تو (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہا دیکھا
 قَالَ كَأَنِّي لَأُبْجِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَرَجُلًا فِي قَدَمَيْهِ مِثْلُ الظُّفْرِ
 جی سنی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس حال میں کہا دس کے قدم میں ناخن برابر (جگہ) تھی کہ اس کو
 لَمْ يَصِبْ الْمَاءُ فَقَالَ أَرِحْهُ فَاحْضِرْ وَضُوءَكَ أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
 باقی نہیں پہنچا تھا تو فوراً آپ کو لوٹ آئے اور اپنے وضو کو دھو کر
 وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ
 خرینج کی ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ جتنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ہاتھ (دو دن کے) پانی کو
 وَيَقْتَسِلُ بِالصَّاعِ لِيُخَمِّسَهُ أَمْدًا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 وضو کیا کرتے تھے اور ایک صاع سے پانچ تین دن تک غسل کیا کرتے تھے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ يَتَوَضَّأُ
 کہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سے تین سے کوئی کہ وضو کرے پس کمال کرے وضو کو
 فَيَسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 پھر کہے کہ اگر کوئی نماز کو انہیں سے کوئی معبود مگر اللہ نہیں ہے اور سب کچھ اللہ ہی کے ہیں اور گواہی دیتا ہوں
 وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَا أَفْتَحُكَ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ أَخْرَجَهُ
 ابی حمزہ رحمہ اللہ علیہ وسلم) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاتے ہیں اس کے لئے دروازہ جنت کے
 مُسْلِمًا وَالزُّمَلِيُّ رَأَى أَنَّهُمْ أَجْعَلُوهُ مِنَ التَّوَابِينَ وَأَجْعَلْنِي مِنْ
 مسلمان قرار دے اس کی قسم جو کیا ہے درپہ (لکھی) زیادہ کئے ہیں کہ اگر اللہ کرے تو مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور
 الْمُطَهَّرِينَ كَأَنِّي نَسِيتُ عَلَى الْخَفَّيْنِ عَنِ الْغَيْرِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 بھل کر پاکوں میں سے۔ اب توروں کے مسح کے بیان میں۔ سفیر بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جتنی
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ فَهُوَ
 میں جی سنی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ رہتا تھا آپ نے پھر چکامین تاکہ نکالوں آپ کے دونوں موزوں
 لَا يَزِيدُ خَفِيًّا فَقَالَ عَرَبِيٌّ فَإِنِّي أَدْخَلُهُمَا طَاهِرَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا مَتَّقًا
 کہ تو آپ کو دیکھا کہ ان کو چھڑک دینے ان کو پاک سے تھک چکا ہے آپ نے ان پر مسح کیا یہ حدیث متفق
 وَلَا رَيْبَ عَنْهُ إِلَّا النَّسَائِيُّ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
 ابی حارون کے لئے انہیں (مغیرہ) سے سوال کیا کہ یہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہی موزہ
 الْخُفَّ وَأَسْفَلَهُ وَفِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 کے ادھر اور نیچے اس کے اسناد میں ضعف ہے اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ میں اگر رائے کیا
 لَوْ كَانَ الدِّينَ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَارْتَابَهُ
 ہوتا تو اہل موزہ کے نیچے کا جانب مسح کیلئے زیادہ بہتر ہوتی بہ نسبت اوپر کی جانب کے اور میں نے

[illegible]

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخَفِيِّينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ
 كَمَا هُنَّ مَعَهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ
 نَعَمْ قَالَ وَيَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ قَالَ نَعَمْ وَمَا شِدْتُ
 أَنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ
 أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ بَابُ تَوَاقُضِ الْوُضُوءِ
 أَبُو دَاوُدَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ
 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 النَّسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَهْدِهِ يَتَبَيَّنُ الْعِشَاءُ حَتَّى يَخْفَى رُؤُوسُهُمْ ثُمَّ
 يَصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّأُونَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الدَّارِقُطَنِيُّ أَصْلَهُ
 لَيْسَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ
 فِي مُسْلِمٍ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَلَّتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ
 أَبِي حَبِيشٍ لَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا تَأْذُلِي عِرْقَ لَيْسٍ
 امْرَأَةً اسْتَحْضَتْ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادِعَ الصَّلَاةِ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكْ عِرْقُ لَيْسٍ
 مَحِضٌ فَإِذَا أَقْبَلْتَ حَيْضُكَ فَلَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا دَبَرْتَ فَاعْسَلِي
 عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي مُتَّفِقٌ عَلَيْهِمُ الْبُخَارِيُّ ثُمَّ تَوَضَّأِي لِكُلِّ صَلَاةٍ
 أَشَارَ مُسْلِمٌ لَمْ يَأْتِ فِيهِ حَدِيثٌ فَهَذَا حَدِيثُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا ضَعِيفًا فَارْتَلَقْتُ الْقَدَادَنَ يُسْأَلُ النَّبِيَّ ﷺ
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيمَا تَتَّفِقُ عَلَيْهِمُ وَالْفِطْرُ الْبُخَارِيُّ
 وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
 أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْحَرْبِ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ

بلکہ رزق پرستی میں نیا دامن کر کے نابھہ یعنی بٹن پہننا کہہ کر خون ایکہ گس کر نکلتا ہے اور جب جین سے کچھ ناز و کرک لاری جائے جب بندہ جاسے خون کو دھو کہ ناز و کرک لاری جائے۔ بلکہ خون دھوئے سے تمام بدن کا دھو کر جین سے ایک ہوا سرد کر کے آویٹا ہے۔

۱۵ ولم يتوضأوا بخاری

شریف کی وہ حدیث ہی اسل
مؤید ہی کہ عایشہؓ نے فرمایا کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو
انہیں سے میں نماز پڑھتے کہ میرے

باؤں آپ کی سجدہ گاہ میں ہوتے
تو بوقت سجدہ آپ میرے پاس

کوٹھونگ مار کر جبکہ میں ادھر
آدھرا پاؤں کر لیتی آپ سجدہ

کرتے تو دونوں حدیثوں سے
معلوم ہو کہ عورت کا چھونا

خواہ بہ ہتھوت ہو وضو کو نہیں
توڑتا ہی مذہب حضرت علیؓ

واہن عباس رالم ابو حنیفہ رحمہ
ہے یہ حدیث مذہب

حنفی کے لئے قوی دلیل ہے کہ
پیشاب گاہ کو چھونا ناقض وضو

نہیں۔ اور باقی تینوں اماموں پر
جو اس کے ناقض ہونے کا قائل

ہیں محبت ہے اور ابن ربیع
کا یہ قول ہے کہ حدیث میرے

یہ حدیث بہتر ہے اگلی حدیث
کے منفع کی بجوری دلیل ہے

اور یہ بخاری کے استناد ہیں۔
فانہم ۱۲ مترجم غفرلہ

جو چیز پیٹ کے بہرے ہوئے
مذہب میں آتی ہے کذا فی النہایا

مترجم غفرلہ ۱۷ ہمارے لفظ
حدیث میں آگے جہلم ثانی بی

مذکور ہے جس سے معلوم ہو کہ کثرت
بجور کسی وجہ سے یا تکثیر یا بڑا

یا تلس یا مذی وغیرہ حدیث کو
نکھنے سے وضو طے جائے و کلام

مذکورے کی عورت میں پھر وہ سجدہ

بعض نسائاً ثم خرجن إلى الصلاة ولم يتوضأوا خرج أحمد ضعيف
شریف لکے اور ضعیف کیا ہے احمد نے اس کی تخریج کی ہے اور بخاری نے ضعیف
البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
کبار - اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ اذ اوجدا حلاً لم فی بطن شیء فاشکل علیہ اخرجہ منہ
کہ جب ہم تین کو کوئی لمبے پیٹ میں کوئی شے (برج وغیرہ کا دوڑنا) پاؤں میں اس کی شبہ ہو کہ اس کو کچھ نکلا یا نہیں
شیء أم لا فلا یخرج من السجۃ حتی لیسیم صوتاً ویجد یحاً اخرجہ
نودہ سجدہ سے باہر نہ جائے (وضو دوبارہ کرنے کی) تا وقتیکہ آواز (رج کی) نہ آئے یا بوارتہ، پائے سلم نے اس کی
مسلم عن طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رجل من مسند ذکر فی
تخریج کی ہے۔ اور طلق بن علی سے روایت ہے کہ ایک شخص بولا کہ میں نے اپنے پیشاب گاہ کو چھو لیا یا نہیں کہا کہ آدمی اپنی
أَوْ قَالَ الرَّجُلُ مِمَّنْ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ أَعْلَى وَضُوءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
پیشاب گاہ کو نماز میں چھو تا ہے تو اس کو سجدہ وضو لازم ہے پس ہی سلم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اس کے سوا کہ وہ
تَعَالَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ خَرَجَ الْخَمْسَةُ وَحَيَّ ابْنُ جَبَانَ
پیرے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھتے۔ یا چون نے اس کی تخریج کی ہے اور ابن جبان نے اس کو
وَقَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُوَ حَسَنٌ مِنْ حَلِّ يَنْبَسِرَةُ وَعَنْ بَسْرَةَ بَدَنِي
صحیح کہا ہے ابن مدینی نے کہا کہ یہ حدیث سیرہ کی حدیث صحیح ہے۔ اور بَسْرَةُ بَدَنِي
صَفْوَانٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ خَرَجَ الْخَمْسَةُ وَحَيَّ ابْنُ جَبَانَ
کہ جو شخص اپنے پیشاب گاہ کو چھوے تو چھوئے کہ وضو کرے اس کی یا چون نے تخریج کی ہے اور ترمذی نے اس کو
جَبَانَ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ هُوَ أَحْسَنُ شَوْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
صحیح بتایا ہے اور ابی طلق ابن جبان اور بخاری نے کہا کہ یہ حدیث اس باب میں صحیح ترین۔ اور عائشہ رضی اللہ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ بَنِي أَوْ
عنها سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو بے یا بحیرہ یا مذی پہنچے
سَعَاكَ أَوْ قَلَسَ وَمَذَى فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ
از چاہیے کہ لوٹ جائے اور وضو کرے پھر اپنی نماز پڑھ کرے کہ اور وہ اس حالت میں کلام نہ کرے
هُوَ فِي ذَلِكَ لَا يَنْكُرُ خَرَجَ ابْنُ مَلِجَةَ وَضَعُفُ أَحْمَدَ وَغَيْرُهُ عَنْ
ابن ماجہ نے اس کی تخریج کی ہے اور احمد وغیرہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ اور طبر
جَابُونَ سَمَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص سجدہ ہی صلعم سے روایت کیا کہ کبیر

۱۵ ولم يتوضأوا بخاری

۱۸ کہے ہیں کہ وہ عبادت کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل سے اسے ترک کرنا دیکھنا چاہیے۔ جو خلاف حدیث نبوی ہے۔ ۱۳۔

ابن مسعود میں اور اس کا کہنا
 عمار نے بعض نے کہا جابریں
 عبد اللہ میں اس سے یہ نکلا
 کہ بچوں سے کام کرنا درست
 ہے اور وہ پانی کے چھوٹے
 برتن کو اور غنہ اوی کوئی
 لکڑی کو کہتے ہیں جو کچھ
 جانب میں بہاؤ لگا ہو جیسا
 وغیرہ توڑنے کے لئے ۱۲۔
 ۱۳ یعنی پھر اودن بگڑوں میں
 تھائے حاجت کرنے کو
 جہاں آدمی آنے جاتے ہوں
 یا جہاں پانی کی جگہ ہو جیسے
 چشمہ وغیرہ ۱۳۔
 ۱۴ بایں نہ کریں اگر اس حدیث
 شریف سے صراحت معلوم
 ہو کہ استعورت واجب ہے
 اور بدن تنگنا ہوتے وقت
 باہمی کلام کرنا حرام اور نہ
 ہے جب سخت وعید اللہ تعالیٰ
 کے غضب کا دار ہو ناگزیر
 ہے اور جن لوگوں نے اس کو
 کہا ہے وہ قابل قبول نہیں کہ
 مکروہ افعال پر ایسا سخت
 وعید نہیں ہوتا ۱۴۔
 ۱۵ ہاتھ سے اگر اس حدیث کو
 معنی ہے کہ دہانے لکھ کر
 غنہ مخصوص کا بھجونا اور اس کا
 پاس کرنا منع ہے جو کہ وہ
 ۱۶ ہاتھ پاکیزہ کاموں میں استعمال
 کیا جائے اور نیزہ جی
 معلوم ہوا کہ پانی قدہ وغیرہ
 کے برتنوں میں جو ناپ ہی نہ لگے

۱۳ من ماء وعذرة فیسبغی بالیاء متفق علیہ وعن المغيرة بن شعبه
 اور اس کا ملہ پانی کی ڈونجی اور سیاہی پھر آپ پانی سے استنجا دینے پر متفق علیہ ہو۔ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 عذرة روایت ہے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 خذ الادوة فانطلق حتی تواری عنی فقط حاجت متفق علیہ
 ڈونجی لے پھر آپ تشدد لین دیجیے یہاں تک کہ جسے چھپ گئی اور قضائے حاجت کی متفق علیہ ہے
 ۱۴ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کے
 اتقوا اللعین الذی یتخلی فی طریق الناس اونی ظہر رواہ
 دو سہون سے بچو (ایک) وہ کہ لوگوں کے راستہ میں قضائے حاجت کرے (دوسرا) یا اس کے سایہ کی
 ولذا ابوداؤد عن معاذ المراد ولفظ اتقوا اللعین الثلاث البازنی
 اس کو سب سے روایت کیا ہے ابو داؤد نے معاذ کی حدیث کو مراد کے لفظ کو زیادہ کیا اور ابو داؤد کا لفظ ہے
 المراد وقارعة الطریق والظل لکھد عن ابی عبداس اوتفع ماء و
 کہ جو لعنت کے تین سہون کی قضائے حاجت کرنا گناہ تین ہیں اور آدمیوں کی گزرگاہ میں اور سایہ بنا دینا اور چھپ کر
 فیہ ما ضعف واخرج الطبرانی النہی عن قضاء الحاجة تحت الشجر
 ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یا پانی کے جمع ہونے کے مقام میں اور ان دونوں حدیثوں میں صنعت کر اور
 ۱۵ التمرۃ وصفۃ التمر جاری مرحلۃ بیت ابن عمر بسند ضعیف وخرجا
 طبرانی نے خرزج کی ہے منع ہونے قضائے حاجت کی جگہ دار درختوں کے نیچے اور نہ جاری کے کنارے حدیث ابن عمر بسند
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا غوط
 ضعیف کیا ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی قضائی کی
 الرجاء ان فلیتوارکل واحده منہما عن صاحبہ ولا یجد ثا فان اللہ تمیق
 کریں تو چاہئے کہ اون دونوں میں سے کسی ایک پر بسنے سے بھیجے اور دونوں بایں ۱۵ ذکر کیا کہ خدا تعالیٰ اس پر
 علی ذلک رواہ صحیح ابن السکین ابن القطان وهو معقول وعن ابی
 ابن السکین روایت ہے کہ ابن قطان اور ابن سکین نے اس کو صحیح کہا ہے اور روایت کیا ہے احمد بن حنبل۔ اور ابو قتادہ
 قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں کا کوئی اپنے پیشاب کو
 لا یسب احدکم ذکرہ بمیناء وهو یبول ولا یمس من الخلاء بمیناء ولا
 اپنے اپنے ہاتھ سے نہ چھوے اور نہ دھوے نہ پھینکے نہ اپنے ہاتھ سے
 ۱۶ ۱۷ فی النفس الذی متفق علیہ واللفظ مسلم عن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے اور سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

۱۵ مشابہت الخ اس حدیث

میں عورتوں کے ایک خیال کی
تذکرہ کی گئی ہے کہ ایک صحابیہ
ام سلمہ نے حضرت علیہ الصلوٰۃ
سے دریافت کیا کہ کیا عورتوں
کو احرام آٹھ سے قاپ نہ
فرمایا یاں۔ جب تو بھی اولاد
ماں کے مشابہ اور کبھی باپ کے
ہوتی ہے ورنہ باپ کی ہی ہوا
عورت کا پانی نہ نکلتا ۱۵
خفہ کے نزدیک اگر وہ بحالت
کفر غسل کر چکا ہو تو اس پر غسل
واجب نہیں چونکہ یہ امر خیالی
ہے ۱۰ مترجم غفرلہ ۱۵
جہور کے نزدیک اس وجہ
سے مراد تاکید و مبالغہ مستحباب
ہے۔ ورنہ بہت سی احادیث
سے اسکا مستحب ہونا ثابت
ہے ۱۱ مترجم غفرلہ ۱۵
اچھا ہے الخ اس حدیث شریفہ
سے معلوم ہوا کہ غسل مجسّم
مستحب ہے لہذا پہلی حدیث
میں جو وجوب جمعہ کا حکم ہے
وہ بوقت ضرورت تاکید
مبالغہ کے لئے ہے۔ جبکہ
السان کے کپڑے دہان کر
جو آتی ہو جس سے باقی لوگوں
کو تکلیف ہو ۱۲-۱۳-۱۴-
الکلم الخفہ لکاتیم ولین
شعائینہ ولولہ لہم اجمعین
آمین۔ تم آمین۔ یا رب
اعلمین ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-
۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱

چاہے تو دھو کر لے اور پانی
 دھو کے منہ بعض اعضا
 کے دھو لے کے ہیں ورنہ وضو
 کسی کے نزدیک اپنی اصطلاحی
 معنی کے لحاظ سے مشروع
 یا مسنون نہیں ۱۲ مترجم
 ۱۷۰ جھوٹ میں الخ اس حدیث
 شریف کے پہلے حصہ سے
 معلوم ہوا کہ دوبارہ جلع کے
 لئے اعضا نجسہ کا دھو لینا
 زیادہ نشاط کے لئے اچھا ہے
 بلکہ شامی میں ہے کہ عضو
 مخصوص کا دھونا ضروری ہے
 اور حدیث کے پچھلے حصہ سے
 معلوم ہوتا ہے کہ بحالت
 جنابت قبل غسل سونا بھی
 منع نہیں ۱۳ ۱۷۰ جھوٹ
 لگے الخ اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ اعضا بدن کا
 پانی جھانٹنا مکروہ وغیرہ نہیں
 جیسے اکثر جھٹلانے مکروہ سمجھا
 ہوتا ہے وہ غلط خیال ہے
 اور اس حدیث میں یہ مودی
 ہے کہ پہلے اپنے آپ کے لئے رومال
 لایا گیا ہے اپنے دایرہ کیا
 اور سر کے بالوں کو ہاتھوں سے
 جھاڑنے لگے اور حدیثوں کے
 رد مال کا استعمال بھی فری
 ہے لہذا بدن و اعضا
 منجسہ کو رد مال سے پوچھنا
 اور ہاتھ سے جھاڑنا ہر دونوں
 جائز ہیں ۱۴ ۱۷۰ اگر باطن
 کا جڑھوں میں پہنچے کا یقین

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَا كُنْتَ يَكُنْ جَنَابًا وَاحِدًا أَوْ أَرْبَعَةً وَهَذَا
 کہ حکم قرآن شریف پڑھا کر کے پانی اگر جنبی نہ ہوتے تو اس کو احد اور چاروں نے روایت کیا ہے
 لَفْظُ التَّيْمِيزِ حَسَنٌ وَصَحَّاحُ ابْنِ جَبَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 اور یہ لفظ تیزی کے ہیں اور اس کو انہوں نے حسن کہا ہے اور ابن جہان نے کہا کہ تیسرے کی ہے اور ابو سعید خدری
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَى أَحَدُكُمْ
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی تیسرے کا اپنی بیوی کے
 أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوءًا وَهُوَ مُسَلِّمٌ زَادَ الْحَاكِمُ
 یا اس لئے اور پھر لوٹنے کا ارادہ کرے تو دھو کر اسے ادن دو وزن (دہم بسترون کے درمیان وضو کرنا اس کو مسلم
 فَإِنَّهُ أَشْطُّ لِلْعَوْدِ وَلَا رِبْعَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ
 نے روایت کیا اور اس کے لئے یہ زیادہ کیا اس لئے کہ یہ دو وضو غور کے لئے اچھا کرنا اسے اور چاروں کے لئے اور حضرت عائشہ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جَنَبٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَوَضَّأَ
 صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے تو اجماع جنابت بغیر اس کے چھوٹنے پانی کو اور یہ حدیث
 مَاءٍ وَهُوَ مُعَاوِلٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
 اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَيَغْسِلُ يَدَهُ
 جب جناب نہ لے کر نہایت کوشش کرتے تو شروع میں اپنے ہاتھ دھوئے تو پھر اپنے دھوئے
 ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ عَلَى شِمَالِهِ فَيَقْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ
 ہاتھ سے بائیں پر ہاتھ سے پھر اپنے پیش کا گہ کو دھوئے پھر وضو کرتے تو پھر پانی لے کر اپنی انگشتوں کو بالوں
 الْمَاءَ فَيَدْخُلُ أَصَابِعُهُ فِي أَصُولِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَقَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ
 کی جڑوں میں دھول کرتے تو پھر پانی لے کر (پانی) اپنے سر پر پھینک لپ دہر کر پھر اپنے تمام بدن پر ہاتھ سے پھینکے
 حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ جِلْدَهُ مُتَقِفٌ عَلَيْهِ
 اپنے دونوں ہاتھوں دھوئے تھے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے اور لفظ غسل کے
 وَالْفَرْقُ الْمَسْلُومُ وَلَهُمَا فِي حَدِيثٍ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ أَفَرَعَ عَلَى فَرْجِهِ غَسْلًا
 بین اور واسطے دو وزن (دھاری و سلم) کے حضرت تیسرے کی حدیث میں (اس طرح) ہے پھر ہاتھ سے
 يَشِمَالَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِهَا الْأَرْضَ فِي رِوَايَةٍ فَشَمَّهَا بِالْأُتْرَابِ فِي الْخِزْيِ
 اپنی پیشاب کا گہ پر اور اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے دھوئے تو پھر باطن (ہاتھ) کو زمین پر اتارتے تو اور ایک روایت
 ثُمَّ آتَيْتُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَدَهُ وَفِيهِ وَجَلَّ يَنْقُضُ الْمَاءَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ
 میں ہے کہ اس کو بھی سے رگڑتے تو اور دوسری روایت میں ہے کہ پھر میں آپ کے پاس دال لایا آپ نے اس کو زامدیا اور باطن
 سَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمْرَأَةٌ أَشَدُّ شَعْرًا لِي
 سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا سلمہ اللہ کے رسول بیشک میں ایک عورت ہوں کہ اپنے سر کے بال باندھ

۱۷۰ جھوٹ میں پہنچے کا یقین

۱۵ گفتنگ الی اس حدیث

ہے معلوم ہوا کہ جب عورتوں کے بال گوندے ہوئے ہوں تو حیض وجابت و نفاس کو غسل کرتے وقت صحت بالوں کا مع سر جھگودینا کافی ہے اور بالوں کا کھولنا ضروری نہیں کہ اس میں بھی تکلیف ہے بلکہ بالوں کی جڑ ہوں تک بیچا نا ہی واجب نہیں بلکہ سب پر مکین جب بال کھلے ہوں تو پھر چڑھ کر مکہ پانی کا بیچا نا واجب ہوتا ہے کہ اب تکلیف نہیں ۱۲۔ یہ حدیث مذہب حنفی کی موید ہے کیونکہ اس کے مطابق جنبی کو کسی طرح سببی میں جانا درست نہیں ۱۳۔ مترجم غفر لا ۱۴۔ انار واحد الی حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں اور حضرت علیہ الصلاۃ ایک ہی برتن سے ایک ہی وقت غسل جنابت کرتے تھے کہ یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں سے پانی لے کر نہلتے اور کبھی ایک دوسرے کو ہاتھ دھو بھی جاتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد و عورت کا پانی کے ایک برتن سے غسل وغیرہ جائز ہے اور عورت کے ہاتھ لگے یا کچے ہوتے پانی سے مرد کو غسل وغیرہ نہیں ۱۵۔ بطور الی اس حدیث کو معلوم ہوا کہ پہلی آیتوں میں تیمم نہ تھا یہ خاص فضل اس امت پر ہے کہ پانی سے عاجز ہونے وقت

أَفَاَقْضَهُ لَغُسْلِ الْجَنَابَةِ وَفِي وَابَةٍ وَلِحَيْضَةٍ فَقَالَ لَا إِنَّمَا كَيْفِيَّةُ
یعنی ہون تو کیا غسل جنابت کے لئے مین اور کو کھولن اور ایک روایت میں ہے اور غسل حیض کیسے تو آپ نے فرمایا
أَنْ تَحْتَفِظَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَتَايَاتٍ وَاهُ مَسِيلٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
نہیں اس کے سوا نہیں کو کچھ یہ سب سے کہ میں باپ یا بی بی نے سر پر ڈال لے اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهَا وَارْتِي لَأَحِلَّ
عنها سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک مین نہیں حلال کرنا سببی (میں جاتے) کو
السَّيِّدَ لِحَايِضٍ وَابٍ وَأَهْ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّاحِينَ خَيْرٌ وَعَمَّا خَيْرٌ
کسی حیض وال یا عینی ۱۵۔ کیلئے اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اس کی تصحیح کی۔ اور عائشہ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ نَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهَا
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا ایک برتن کو کہ یکے بعد دیگرے ۱۵
مِنْ زَنَائٍ وَأَحَابٍ مُخْتَلِفٍ أَيْدِيَهُمْ مِنَ الْجَنَابَةِ مُتَّفِقَةٌ عَلَيْكَ وَارَادَ ابْرَحِيْمَانَ
پڑنے کے ہمارے ہاتھ اس برتن میں (اور وہ غسل) جنابت کی وجہ سے ہوا ہے یہ (حدیث) متفق علیہ ہے اور
وَتَلْتَقِي وَنَ ابْنِ هَرِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
ابن حبان نے زلیخہ کہ کیا کہ ایک ہاتھ دوسرے کو لگ جاتا تھا۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
تَعَالَى عَلَيْهَا رَأَيْتُ كُلَّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٍ فَأَغْسِلُوا الشَّعْرَ وَالْفَرْجَ الْبَشْرَ وَاه
علیہ وسلم نے یہ بیشک صحیح ہے ہر بال کے ناپاکی سے پس دھو ڈال بالوں کو دوسرے بال کو صاف کر دے کہ ابو داؤد اور
أَبُو دَاوُدَ وَالزَّيْدِيُّ ضَعْفَاهُ وَرَأَيْتُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا خَيْرٌ
ترجمہ ہے، روایت کیا ہے اور دولان نے اس کو ضعیف کہلے اور احمد کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی
وَفِيهِ رَأْيُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ الشَّيْخِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
نقل روایت ہے اور اس میں ایک راوی جمہول ہے۔ باب تیمم کے بیان میں۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهٍ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَطِيَّةٍ مَسْأَلَةٌ
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پانچ (چیزیں) ایسی دیکھا ہوں کہ مجھ کو پہلے کوئی وہ چیز میں نہیں
أَعْطَاهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نَضِيتُ بِالرَّعِيبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجَعَلْتُ الرَّاغِضَ
دیکھا (۱) مدد کیا گیا میں رعب کو ایک ماہ کی مسافت تک۔ اور میرے لئے تمام زمین سبجہ کر دی گئی اور
مَسِيرَةً وَطَهَرْتُ أَفْئِدَتِي رَحِلٌ أَذْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ فَلْيَصِلْ ذَكَرَ الْحَدِيثِ
پاک کرنے والی پس جس آدمی کو نماز رکعت (۱) پائے تو چاہیے (اوس تک) نماز پڑھ لے اور ذکر کی پوری
فِي حَدِيثٍ حَدِيثٍ عَنِ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ
حدیث اور حدیث حدیث میں سلم کے نزدیک (میں نے) اور میں نے کی سنی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنا دی گئی جب
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَمَلٌ حَمْدٌ وَجَعَلَ لِرَأْسِي طَهْرًا وَحَمْدًا
م پانی نہ ملا۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (امام احمد) کے نزدیک اور کر دی گئی نبی میرے لئے پاک کرنے والی

۱۵۔ گفتنگ الی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عورتوں کے بال گوندے ہوئے ہوں تو حیض وجابت و نفاس کو غسل کرتے وقت صحت بالوں کا مع سر جھگودینا کافی ہے اور بالوں کا کھولنا ضروری نہیں کہ اس میں بھی تکلیف ہے بلکہ بالوں کی جڑ ہوں تک بیچا نا ہی واجب نہیں بلکہ سب پر مکین جب بال کھلے ہوں تو پھر چڑھ کر مکہ پانی کا بیچا نا واجب ہوتا ہے کہ اب تکلیف نہیں ۱۲۔ یہ حدیث مذہب حنفی کی موید ہے کیونکہ اس کے مطابق جنبی کو کسی طرح سببی میں جانا درست نہیں ۱۳۔ مترجم غفر لا ۱۴۔ انار واحد الی حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں اور حضرت علیہ الصلاۃ ایک ہی برتن سے ایک ہی وقت غسل جنابت کرتے تھے کہ یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں سے پانی لے کر نہلتے اور کبھی ایک دوسرے کو ہاتھ دھو بھی جاتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد و عورت کا پانی کے ایک برتن سے غسل وغیرہ جائز ہے اور عورت کے ہاتھ لگے یا کچے ہوتے پانی سے مرد کو غسل وغیرہ نہیں ۱۵۔ بطور الی اس حدیث کو معلوم ہوا کہ پہلی آیتوں میں تیمم نہ تھا یہ خاص فضل اس امت پر ہے کہ پانی سے عاجز ہونے وقت

صالحه كوفيل آيا غسل میں
تو تمام بدن کا دھونا فرض
ہے لہذا سنی بھی تمام بدن
پر بیچانی چاہیے اس لیے تمام
بدن کو سنی میں ملوث کر لیا
جس پر بعد واپسی سفر حضور
علیہ السلام سے عرض کیا تو
آپ نے اشارہ سے وہی
سچو مردج طریقہ تم بیان فرمایا
کہ دھونو غسل کے لئے اسی
ایک ہی طرح تیمم کافی ہوگا ہے
نہ یہ کہ غسل کے لئے تمام بدن
پر سنی کا ملنا۔ اور اس حدیث
کے آخر سے معلوم ہوتا ہے
کہ جب ضرب لگانے کو ہاتھوں
پر زیادہ دھنی لگائے تو اسے
چونک دیا جائے کہ مٹی وغیرہ
لگ کر شہید بل شکل موجب ہو کر
مشک منوع نہ بن جائے ۱۲
۱۳ یہ حدیث اکثر ائمہ
حدیث کی مستدل ہے جو کہ
ہیں کہ تیمم کے لئے ایک ضرب
کافی ہے اور جو لوگ دونوں
کے قائل ہیں جیسے ائمہ ارجح
ان کا جواب یہ ہے کہ مقصود
بتلا تھا کہ ہاتھ زمین پر اس
درجہ سے نہ ہو کہ وہ مٹی
راتا چلے جائے بلکہ مرتبہ
مترجم غفرلہ سے مترجمان
اس حدیث سے معلوم ہو کہ
پہلی حدیث میں جو تیمم کے لئے
ایک ضرب کا ذکر ہے وہ بار
بہاٹے سے نہ یہ کہ ایک

عمر بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم
عمر بن یاسر رضی اللہ عنہ کہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام میں
فی حاجة فاجبت فلم اجد الماء فترغت في الصعيد كما تمرغ
جینی ہو گیا اور پانی نہ پایا پس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں جس طرح جو پانی نہ ملتا ہے پھر حاضر
الذات ثم أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت له ذلك فقال إنما كان
جو امین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کو اس واقعہ کو انوکھ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے کافی تھا یہ کہ
يُكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ سِدِّكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرْبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَ وَجَدَةٍ
کہا تو اپنے دونوں ہاتھوں پر اس طرح پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار اسے ملے پھر بائیں
ثم مسح الشمال على اليمين وظاهر كفيه وجهه واللفظ ليسلم وفي رواية
ہاتھ کو دھونے پر اور دونوں ہاتھوں کی پشت پر اور پھر ہر ہاتھ اور غبار کی ایک
للبحاري ضرب بكفيه الأرض فغفر فيه ما تم مسحه بوجاهه وكفيه و
روایت میں ہے کہ اپنی دونوں ہاتھوں کی پشت پر اور بائیں اور ان کو پھر لگا پھر آپ نے دونوں ہاتھ اپنے چہرہ اور دونوں
عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ہاتھوں پر اسے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیمم
التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين في الرقيقين واه
دونوں ہاتھ کا نام ہے ایک ضرب پھر دوسرے ہاتھ اور ایک دونوں ہاتھوں کے لئے دونوں کہیں تک اس کے
الدارقطني رحمه الله وقفه وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال
دارقطنی نے روایت کیا اور ائمہ نے بھی بتایا اس کے معنی ہونیکو۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
رسول الله صلى الله عليه وسلم الصعيه وضوءك من السيل وان لم يجد
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کو پانی نہ ملے تو اسے سیمان کی جو گڑھ نہ پائے وہ اس سال پھر جب
الماء عشر سنين فاذا وجد الماء فليقلل الله ولمس بشرته رواه البزار
پانی پانی پانی خدا تعالیٰ سے اور ہاں ہے کہ جو پانی کو اس کو اپنے چہرے پر روایت کیا
عن ابن القطن ولكن صوب الدارقطني رسالة وليلقضي عن أبي
اس کو بزار نے اور ابن قطن نے اس کو صحیح بتلایا لیکن دارقطنی نے اس کے منسل جو صحیح کہا ہے اور ترمذی
ذرحوه وصححه قالوا ايها عن ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى
کے لئے ابو ذر کو اس کی شکل مردی سے اور ترمذی نے اس کو صحیح بتلایا ہے۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے
عن قال خرج رجلا من سفر فحضرت الصلاة وليس معهما ماء فقاما
روایت ہے کہ دو آدمی سفر کو نکلے پس نماز کا وقت آیا تو ان کے ساتھ پانی موجود نہ تھا پس دونوں نے پانی ملنے سے
صعيدا طيبا فصليا ثم وجد الماء في اوتب فاعادا الصلاة وضوءا
کیا اور نماز پڑھیں پھر پانی دونوں نے پانی وقت کے اندر تو ان میں سے ایک نے نماز دہرائی اور دوسرے نے

روایت ہے کہ

[illegible]

۱۔ شوکانی نے شرح مختصر

میں بیان کیا کہ کوئی حدیث ایسی نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ غسل کرنا ہر نماز یا ہر دو نمازوں یا ہر روز واجب ہے بلکہ جو کچھ صحیح طور سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ جب عادت ایام حیض ختم ہو جائے تو غسل کر لے۔ یہی مذہب احناف رضی اللہ عنہم ہے۔
۲۔ مترجم غفرلہ ام حبیبہؓ
۳۔ دراصل صحیح نام حبیبہؓ کی کنیت ام حبیبہؓ۔ ام حبیبہؓ عبد الرحمن بن عوف رضی عنہ کی بیوی تھیں جو جنت بنت جنن کی ہمشیرہ تھیں انہیں اکثر خون استحاضہ جاری رہتا تھا جس بنا پر انہوں نے مسعد بن عوف سے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ ایام حیض میں نماز روزہ وغیرہ مغل سے چھڑا رہے ہیں اذناں نماز کے لئے دھو کر لے (جیسے روایت بخاری میں ہے) چنانچہ ۱۳ھ میں انہوں نے مسعد بن عوف سے کہا کہ ایام حیض میں غسل کر لے۔ یہی مذہب احناف رضی اللہ عنہم ہے۔
۴۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایام حیض میں نماز روزہ وغیرہ مغل سے چھڑا رہے ہیں اذناں نماز کے لئے دھو کر لے (جیسے روایت بخاری میں ہے) چنانچہ ۱۳ھ میں انہوں نے مسعد بن عوف سے کہا کہ ایام حیض میں غسل کر لے۔ یہی مذہب احناف رضی اللہ عنہم ہے۔
۵۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایام حیض میں نماز روزہ وغیرہ مغل سے چھڑا رہے ہیں اذناں نماز کے لئے دھو کر لے (جیسے روایت بخاری میں ہے) چنانچہ ۱۳ھ میں انہوں نے مسعد بن عوف سے کہا کہ ایام حیض میں غسل کر لے۔ یہی مذہب احناف رضی اللہ عنہم ہے۔

اعجب الامین الى رواه الحسنه الا النسائي وصححه الترمذي
یہ غسل بچے دونوں باتوں میں لے زیادہ پسندیدہ ہے۔ روایت کیا اس کو بائیں نے سوانحی کے اور
حسنہ البخاری وعن عائشة رضي الله تعالى عنها ان ام حبيب
ترمذی نے صحیح کہا اور بخاری نے اس کو حسن بتلایا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ
بنت جحش شکت الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان لا تم نكاح
بنت جحش نے شکایت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمیشہ جاری رہنے کی
امكني قد رما كانت تحبسك حيثك ثم اغتسلي وكانت تغتسل
کی تو آپ نے فرمایا کہ تم میری رہ اس قدر کہ روکے رہے کہ تم جہنم میں غسل کرتی اور تمہیں وہ غسل کرتی
لكل صلاة رواه مسلم وفي رواية البخاري توضئي لكل صلاة وهي
تھیں ہر نماز کے لئے اس کو مسلم نے روایت کیا اور بخاری کی روایت میں ہے کہ وضو کر تو ہر نماز کے لئے اور وہ
لائي داود وغيره من وجه اخر وعن ام عطية رضي الله تعالى
ابو داؤد کے لئے اور اس کو سوا کے لئے دوسرے طریق سے ہے۔ ام ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے
عنها قالت كنا لا نعد الكدرة والصفرة بعد الطهر شيئا رواه البخاري
روایت ہے کہ ہم نہیں شمار کرتے تھے کدہ اور زردی کے بعد کوئی چیز۔ بخاری نے
وابو داود واللفظ لهن عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان اليهود كانوا
روایت کیا اور ابو داؤد نے اور لفظ ابو داؤد کے ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ یہود
اذا حاضت المرأة فيم كن يواكلوها فقال النبي صلى الله تعالى عليه
عورت اور ان میں حیض والی ہوتی تھی تو ان کے ساتھ کھاتے نہ تھے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر
اصنعوا كل شيء الا النكاح رواه مسلم وعن عائشة رضي الله
ہر کام مگر نکاح دیکھتے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
تعا عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يامرني فاخر
کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے تو پس میں بندہ بائد ہوتی ہی پس
فبما شرني وانا حائض متفق عليه وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما
آپ مجھ کو مجھوتے تھے اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی تھی متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ
عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في الذي يأتي امراته وهي حائض
وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں جو اپنی عورت کو ہم بستری کرے
قال تصدق بيدينا او بصفدينار رواه الحسنه وصححه الحاكم
حال آنکہ وہ حائضہ ہوتی ہے۔ ایک دینار صدقہ دے یا نصف دینار اس کو بائیں نے روایت کیا اور حاکم
وابن القطان رحمهما وقفه وعن ابي سعيد الخدري رضي الله
ابن قطان نے اس کو صحیح بتلایا اور ان کے سولے اس حدیث کی موقوف ہر ایک نے روایت دی۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

میں ہری ابو قتادہ سے آیا

یوم الجمعة - مروی ہے امام

شافعی رحمہ اور صاحبین رحمہ

اور احمدیہ اسی جگہ کی زیادت

سے استدلال کر کے جمعہ کے

دن قبل زوال بھی نافذ ہوتا

پڑھنا جائز قرار دیتے ہیں

اور امام صاحب رحمہ کی دلیل

حدیث سابقہ گذر چکی ہے

طواف الخ اس حدیث

سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ

یہ سابقہ آخری حدیث صفحہ ۳۰

کے معارض ہے کہ اس میں

ہر گز ان تین اوقات

ممنوعہ میں سجدہ کرنا منع ہے

خواہ بیت المقدس شریف ہو

یا کوئی اور جگہ اور اس حدیث

سے معلوم ہوتا ہے کہ حرم

وبیت المقدس شریف اس کو

مستثنیٰ ہے اور اسی پر عمل

الحدیث ہے مگر مذہب احناف

میں پہلی گزشتہ حدیث معمول

ہے نہ یہ کہ اس حدیث

سے یہ مراد ہے کہ ان تین

ممنوعہ کے علاوہ باقی ہر وقت

میں سجدہ کرنا جائز ہے چونکہ

منع کیا جائے ۱۷ حلال

ہے الخ اس حدیث کو معلوم

ہوگا کہ دو صبح ہوتی ہیں ایک

صبح کا جب میں اذان

نابایز اور روزہ رکھنے کے

کو حرجی کھانی مباح ہے اور

دوسری صبح صادق جہیں اذان

عند الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

شافعی رحمہ اللہ علیہ کہ نزدیک حدیث ابو ہریرہ (مروی ہے) سند ضعیف کیساتھ اور یہ زیادہ

وزاد الا یوم الجمعة وکذا لابی داؤد عز بن قتادۃ نحوه وعن جابر بن

ابیہ کہ مروی ہے کہ اور اسی طرح ابو داؤد کے لئے ابو قتادہ مروی ہے ۱۵ اس کی شکل اور جابر بن قتادہ

مطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا بنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ بنی عبد مناف میں روکو

عبد مناف لا تموتوا احدا طاف بهذا البيت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای ساعۃ شاعرن

کسی کو جو طواف تک کرنا چاہے خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھے جس وقت چاہے رات سے دن سے

تیل اوغار رواہ الحسنۃ وصحیح الترمذی ابن جبار عن ابن عمر

روایت کیا اس کو یحییٰ نے اور ترمذی اور ابن جبار نے اس کو صحیح بنایا۔ اور ابن عمر رضی اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لشفق حمرۃ

عز سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفق مشرقی کا نام ہے

رواہ الدارقطنی صحیح ابن خنیع وغیرہ وقفہ وعن ابن عباس رضی

دارقطنی نے روایت کیا اور ابن خنیع وغیرہ نے اس کے موقوف ہو نیکو صحیح بنایا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمر حرام فخرم

عنہ روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمر حرام ہے اور ایک جمر ہے جس میں نماز حرام ہے یعنی

الطعام وحمل فیہ الصلوۃ وحجر حرم فیہ الصلوۃ لے صلوۃ الجمر

روزہ دار کے لئے حرام کر دی ہے اور نماز اس میں حلال ہے ۱۷ اور ایک جمر ہے جس میں نماز حرام ہے یعنی

وحمل فیہ الطعام رواہ ابن خنیع والحاکم وصحیح ابن ماجہ

نماز صحیح اور کھانا حلال اور کو این خربہ اور حاکم نے روایت کیا اور دونوں نے اس کو صحیح بنایا اور حاکم کے لئے

نحوہ وزاد فی الذی یحرم الطعام انہ یذهب بطلانہ فی الریق وفي

حدیث داریطیہ اس کا نکل ہے اور زیادہ میں اس سے کہ بارہ میں جو کھانے کو حرام کرتی ہے کہ وہ جاتی ہے دران حال کو

الاخر ان کذب السرحان وعن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ یذهب بطلانہ فی الریق وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الاعمال الصلوۃ فی النحر واما رواہ

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین عملوں کا نماز پڑھنا ہے اس کے اول وقت میں اس کو ترمذی اور حاکم نے

الترمذی لکھ کر صحیحہ واصلہ فی الصحیحین وعن ابی حنظلۃ رضی

ابن حنظلہ نے اس حدیث کو روایت کیا اور ابی حنظلہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو روایت کیا

تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اور اس کا در بیان

حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد
بھی صادق اور نوافل مکروہ
میں مگر فجر کی دو سنتیں کہ
ان کا وقت دوسری ہوتا
ہے وہ جائز ہیں ۱۲۔
اس سے نکلا کہ سنت
کی قضا نہیں ہے اگر ہفتی
تو وہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ مختصر
۱۲ مترجم ۱۳
اسکو کہتے ہیں کہ شہادتیں
ایک دفعہ آہستہ کہہ کر
پھر دوسری بار آواز دہرائی
جائے اور یہ حدیث امام
ماہب کی مستند ہے
کہ اون کے نزدیک ترجیح
در تکیہ میں کلمات کی تکرار
شروع و مسنون ہے اگر
لئے بھی صحیح احادیث مذکور
ہیں واللہ اعلم ۱۴ مترجم
یعنی عنہ ۱۵
ایک دفعہ الخ اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ آقا
میں ایک کلمہ ہے مگر قد
قامت الصلاة تو یہ دلیل
الحدیثہ ہا شافعیہ کی ہے
اور احناف کی دلیل دوسری
احادیث ہیں جن میں اقامت
کے کلمات کا بھی دود و دو
ادان کی طرح ذکر ہے ۱۶
اللهم اغفر لکاتبہ و من
سئل فیہ دیوالہم جمیع
آن تم انہن باہست

رحمة الله واخره عفو الله اخرجہ اللہ رقتی بسند ضعیف جدا
اللہ کی رحمت ہے اور اس کا اخیر اللہ کی معافی ہے اسکو دارقطنی نے سند ضعیف کہا تھا نکالا اور
للترمذی من حدیث ابن عمر بن الخطاب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ترمذی کے لئے حدیث ابن عمر سے اس کی مثل ہے بلا رد (درمیان کے) اور وہ بھی ضعیف ہے
وعن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
لا صلوة بعد الفجر الا بسجدتين اخرجہ الخمسة الا الشكاني وني رواية
کوئی نماز بعد فجر کے لئے اس کی یا پھر نے تخریج کی سوانحی کے اور روایت عبد الرزاق
عبد الرزاق لا صلوة بعد طلوع الفجر ومثله للدارقطني عن ابن عمر
میں اس طرح ہے کہ نہیں ہے کوئی نماز بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعتیں فجر کی اور اس کی مثل ہے دارقطنی سے
بن العاص عن ام سلمة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله
روایت ابن عمر بن عباس - امام مسلمہ رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
الله تعالى لما عصر ثم دخل بيتي فسلمي ركعتين فسألت فقال
مسلم نے عصر کی پہر داخل ہوئے میرے گھر میں پس پڑھی دو رکعتیں پس میں نے آپ کو معلوم کیا تو فرمایا
شغلت عن ركعتين بعد الظهر فصلية ما الآن قلت أفنقضيهما إذا نائمت
مشغول ہو گیا تھا میں نے عصر کی دو رکعتوں کی پس اون کو میں نے اب پڑھا ہے میں نے کہا کیا ہم بھی اون کو نصف کیا
قال لا اخرجہ احمد لا في داود عن عائشة رضي الله تعالى عنها
کہیں جب فوت ہوا دین تو فرمایا کہ میں نے تخریج کی اسکی احمد نے اور ابو داؤد کے لئے عائشہ رضی اللہ عنہا کے معنی کے
باب الاذان عن عبد الله بن زيد بن عبد الله رضي الله تعالى
روایت روایت ہے - باب الاذان کے بیان میں - عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ میں نے خیال میں آیا ایک
عنه قال طاب لي وانا نائم رجل فقال تقول لله اكبر الله اكبر فاكبر
روایت حال میں کہ میں سو رہا تھا پس کہنے لگا کہ (اذان اس طرح) اللہ اکبر اللہ اکبر پس ذکر کیا اذان
الاذان بالتبعية التكبيرة بغیر ترجيع ولا اقامة فرادى الا قد قامت
کو چار تکیہ دن کے ساتھ بلا ترجیع سے اور (ذکر کیا) تکیہ کو ایک ایک دفعہ تکیہ مگر نہ قامت الصلاة
الصلاة قال فلما أصبحت أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
کہا پس جب صبح کی میں نے نبی حاضر ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو
فقال انهاروا ويا حق الحديث اخرجہ احمد ابو داود وصححه الترمذی
آپ نے فرمایا کہ منک یہ سنا خواب ہے آخر حدیث تک تخریج کی اسکی احمد اور ابو داؤد نے اور صحیح ترمذی اور
وابن خزيمة وزاد احمد في اخره قصة قول بلال في اذان الفجر الصلاة
ان خزيمة نے اور ابو داؤد نے اسکی آخر میں قصہ قول بلال کا اذان فجر میں الصلاة غیر من النوم

زودیک فائیت کے لئے اذان
اور اقامت دونوں میں
۱۲ مترجم غفر عنہ سے
کھاؤ اور الخیر ہاں سے
علوم ہو کہ بلال رضی اللہ
عہ عنہ صلیح صلیح نبی گندار
درودہ واروں کو کسی خاص
نہم کے اعلان و اذان
سے خبردار کرتے تھے کہ جاگ
کر اپنا اپنا بندوبست کر
لیں۔ پہلے حضرت صلح
فرمایا کہ اس وقت میں سحر میں
ہیں چونکہ یہ وقت قبل صبح
صداق ہے لیکن جب عبد اللہ
ابن ام مکتوم اذان کہہ دین تو
پھر کھانا پینا بند ہو جائے
کہ وہ دوسرے کے کہو پر
اذان کہتے ہیں میں صبح
صداق پر ۱۲ یعنی
آخر کے لفظ کلام رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں
بلکہ مادی کا کلام ہے اور وہ
یہ کہتے مردنا بینا الخ لہو یہ
پیش اس کی دلیل ہے کہ اذان قبل
غیر کافی نہیں جیسا کہ ثوری
امام ابو حنیفہ اور ایک جماعت
کا مذہب ہے ۱۲ مترجم
۱۳ مثل الخ اس حدیث
شریعہ کو معلوم ہو کہ اذان
کا جواب واجب یا سنون
ہے کہ اکثر فقہاء نے جواب
اور دوسرے باقی فقہاء نے
سنت قرار دیا ہے ۱۴

رواہ مسلم و ترمذی فی المتفق علیہ عن ابن عباسؓ غیرہ عن ابی

ابن عمرؓ نے اور اس کی مثل متفق علیہ میں ہے بروایت ابن عباسؓ وغیرہ۔ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الحدیث الطویل فی فہم عن الصلوۃ ثم

سے روایت کر کہا۔ نبی حدیث میں اذان کے نماز سے پہلے میں پس بلال رضی اللہ عنہ

اذن بلال فصل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما کان یصنع کل یوم رواہ

ابن عمرؓ نے اور اس نے نماز طحاں میں ہر دن پڑھتے تھے جسے مسلم نے روایت کیا ہے اور پھر دوسری

مسلم رواہ عن جابر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی المزلفۃ فصلہا

جاہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب صلیح نے مزدلفہ میں مغرب و عشا کی نماز ایک اذان

المغرب والعشاء باذان واحد و اقامتین ولہ عن ابن عمر رضی اللہ

دو دو اقامتوں سے پڑھی ۱۵ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے (اس طرح ہے) کہ صبح کیا

تعالیٰ ما جمیع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء یا قامة

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب و عشا کے درمیان ایک اقامت سے اور دیا وہ کیا

واحدہ وزاد ابوداؤد لکل صلوۃ فی روایتہ ولکہ ینادی فی احدى

ابوداؤد نے واسطے ہر نماز کے اور ابن کی ایک روایت میں ہے کہ اذان میں سے ایک کے اندر

منہما عن ابن عمر عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ

(نبی) اذان نہ دینی۔ اور ابن عمر اور عائشہ کی روایت ہے دونوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان بلا لا یؤذن بلیل فکملوا واشربوا حتی

غیر و مسلم نے کہ بلال رات کو اذان کہتا ہے پس نماز اور عشاء پہ پہان تک کہ ابن

ینادی بن امر مکتوم و کان جلا امی لا ینادی حتی یقال لہ اصبح

ام مکتوم اذان کہے اور پھر یہ سنا مردنا بینا نہیں اذان پڑھتے تھے جب تک نہ کہا جاتا اذان کو کہ صبح

اصبح متفق علیہ فی الخ و زاد راجع و عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

نہی صبح کی قوسے متفق علیہ ہے اور اس کے اخیر میں اور راجع ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے

عن ان بلا لا اذن قبل الفجر فامرہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان

روایت کر کہ بلال نے جس سے پہلے اذان کہی پس ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ

یرجع فینادی الا ان العبد نام رواہ ابوداؤد وضعف و عن

لورین اور بکاروں (اس طرح) کہ غلام سوتا تھا ابوداؤد نے اس کو روایت کیا اور ضعیف بتلایا۔ اور ابو حنیفہ

ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

حدیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

علیہ وسلم اذا سمعتم النید ارفعوا مثل ما یقول المؤذن متفق علیہ

جب تم اذان سنو تو کہو مثل ۱۶ اس کی کہ کہتا ہے مؤذن متفق علیہ ہے

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۱۰ سواحي الخ یعنی اذان کے

باقی کلمات میں سامع ہی مجروح

کہے جس طرح مؤذن کہتا ہے اگر

ہر شخص میں لاجل دلا قوت الایمان

کہے اور دوسری حدیث میں

ہے کہ الصلوة فیہ من النعم

جواب میں صدقت و برکت اور

۱۱ یعنی جماعت میں ضعیفین

کے مال کی رعایت کر قوت

و ایمکان میں زیادہ طول پڑا

سرخ صغی عنہ ۱۲ مہار

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

کے وقت کسی ایک شخص اذان کا

کہنا واجب ہے تاکہ دوسرے کو

خبر ہو جائے ۱۳ یہ اگر

اس معلوم ہو کہ اذان میں

آواز سے دیر لگا کر ہی ہے

تاکہ کافی دور تک آواز پہنچے

اور اقامت جلدی جلدی اس

ہو کہ آواز سے کہ بیان حاضر

غازیوں کو اطلاع دی کر

ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ

واقامت میں کھانا کھانے کی

مقدار دیر کرنی چاہیے تاکہ

کھانا والا پیشاب پا خاں

ضروریات والا شخص اپنی ضرورت

سے فارغ ہو کر جماعت میں مل سکے

مگر جب کم غار شام میں نہیں ہے

اس کا جلدی ہی چڑھنا سہی

کہ بعد اذان وقت کر دینا

ہو جاتی ہے ۱۴ با و

اس معلوم ہو کہ اذان کے

اذان کر دینا ہی اور

اوتار دینا ہی نہ ہوتا ہے

وَلِبَّحَارِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَمِثْلَهُ لِبِسْلَمٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ

اور بخاری کے لئے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اس کی مثل مسلم کے لئے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللَّهُ تَعَالَى فِي فَضْلِ الْقَوْلِ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ كَلِمَةً سَوَاءً لِحَيْثُ لَتَيْنِ

سے (مردی ہے) فضیلت کہنے میں مثل کہنے مؤذن کے ایک ایک کلمہ سوا ہی علی الصلوة اور علی القلح

فَيَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَعَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ

تے کہ (اسکی بجائے) کے لاجل دلا قوت الایمان - اور عثمان ابن ابی عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي فَقَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ

انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے میری قوم کا امام بنا دیجئے اذ آپ نے فرمایا کہ تو ان کا امام ہے اور

وَأَقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَأَتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِ أَجْرًا خَيْرًا

پیروی کر ضعیف تر ان میں کی اور ایک مؤذن مقرر کر جو اپنی اذان پر مزدوری نہ لے اس کی پیروی کر

الْخَيْرُ وَحَسَنَ الْيَزْمِذِي وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوَارِثِ

خیر صیح کی ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا اور حاکم نے صحیح بنوایا - اور مالک بن حواریث

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز (کا وقت) آجائے تو

الْصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ الْحَدِيثُ أَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ وَعَنْ

چاہئے کہ اذان پڑھے تمہارے لئے میں سے کوئی آخر حدیث تک اس کی ساتوں نے خرینج کی - اور اب

جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْبَلَاءِ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا کہ جب تو اذان لگے تو

إِذَا أَذَنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَتَيْتَ فَاحْذَرُوا جَلَّ بَيْنَ أَذَانِكَ وَأَقَامَتِكَ

دیر لگا ۱۵ اور جب اقامت پڑے تو جلدی کر اور کرانی اذان اور اقامت کے درمیان مقدار اتنی

قَدْ رَمَاهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَفَهُ وَكَهْ

کہ فارغ ہو جائے کھانا والا لیے کہنے آخر حدیث تک اس کو ترمذی نے روایت کیا اور ضعیف بنوایا اور

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذان پڑھے

قَالَ لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ وَضَعَفَهُ الْإِسْلَامُ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ

باصونفہ اور اسکو بھی ضعیف کہا ہے اور ان کے لئے زید بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَذَّنَ

ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جو اذان لگے دی اقامت لگے پڑھے

وَضَعَفَهُ أَيْضًا وَيَا لِي دَاوُدُ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ نَارُ آيَتِهِ

اور اسکی ضعیف کہا ہے اور داؤد کے لئے حدیث عبد اللہ بن زید سے ہے کہ انہوں نے کچھ کہنے کے دیکھا تھا

۱۰ تا ۱۴ یہی فقہ ہیں کہ اقامت کے بعد نماز میں جگہ نہ لگے

اوس کے سپرد ہے اور بیکار
کے اشارہ بغیر نہ کی جاوے

مترجم عقی بن عیسیٰ بن
الحسن اس سے معلوم ہوا کہ

اجابت دعا کے اوقات میں
سے اذان اقامت کا وقت

وقت بھی ہے جس میں ضرور
نجات داری کے لئے دعا

مانگنی چاہیے ۱۳
لے پروردگار الزبیر اولاد

اس دعا کا پڑھنا مسنون ہے کہ
اس کے پڑھنے والیکے لئے شفا

حضرت صلعم اور پڑھنے
والیکے بخود ہی از شفا عت

۱۴ حدیث صحیحہ میں مرقوم ہے
۱۵ شیخ نے شرح

مشکوٰۃ میں فرمایا ہے کہ حکم
فضیلت اور اولویت کی

بنابر یہ ہے۔ ورنہ جائز بیجا
ہے کہ بقیہ نماز پڑھی ہوئی

نماز پر بنا کر ۱۶ مترجم عقی بن
۱۷ قبول الخ اس میں

شریف سے معلوم ہوا کہ جب تک
بالغ ہو جائے تو اسے ہر

حالت میں سرکا ڈھانکنا
ضروری ہے چہ جائیکہ نماز

کے وقت کہ اس وقت ضروری
و حاکم کرنا پڑھنا ضروری

ہے جبکہ بغیر نماز جائز ہوگی
چونکہ جیض کی آمد بلوغ کی

علامت ہے اس لئے اپنے
فرایا صلوٰۃ جائز الخ ۱۸
اللہ اعلم بالصواب

بَعِيْ اَذَانَ اَنَا كُنْتُ اَرِيْدُ قَالَ فَاَقِمِ اَنْتَ فِيْهِ ضَعْفٌ اَيْضًا

اوس کو یعنی اذان کو اور میں نے اذان دینے کا ارادہ کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بس تو ہی اقامت پڑھو اور اس میں

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْزَنُ أَمْلَكُ بِالْأَذَانِ وَالْإِمَامُ أَمْلَكُ بِالْإِقَامَةِ رَوَاهُ ابْنُ

اذان کا مالک زیادہ ہے۔ اور امام اقامت کا مالک زیادہ ہے۔ اس کا ابن عدی نے روایت کیا

عَدِي وَضَعْفٌ وَلِلْبَيْهَقِيِّ نَحْوُهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَوْلُهُ

وَعَنْ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الدَّاعِيْنَ اِلَى اَذَانٍ وَالْإِقَامَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ

دعا اذان اور اقامت کے درمیان اس کو فائز نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے

صَحِيْحُهُ اَبُو خَزِيمَةَ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اس کو صحیح بتلایا۔ اور جابر رضی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الدَّاعِيَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةُ

فرمایا جس نے اذان سن کر یہ کہا ہے اللہ ہے پروردگار اس پکار کے جو کال ہے اور نماز کے

التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اِنَّ مُحَمَّدَانَ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْ

جو قائم ہوئے والی ہے۔ دے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند اور فضیلت اور اٹھا توازن کو

مَقَامًا مَّجْدُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَنِيْ حَلَّتْ لِيْ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مقام خود دینا وہ مقام محمود جس کا ترے اذن سے وعدہ کیا تھا اس کے لئے قیامت کو ادن میری شفاعت

اَخْرَجَهُ الرَّبِّعَةُ بِأَبْ شَرْطِ الصَّلَاةِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ

حلال ہو گئی چاروں نے اس کی تخریج کی ہے۔ باب نماز کی شرطوں کے بیان میں۔ علی بن طلحہ رضی سے روایت ہے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا نَاسًا أَحَلَّ كُرْسِيَّ الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رتھ نیچے تم میں سے کسی کی نماز میں وجاہت ہے کہ لوٹے

وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَعِدِلْ الصَّلَاةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ عَسَاكِرَ

اور (بجھ) وضو کرے اور چاہیے کہ نماز کو ٹھانے سے باخبر نہ ہو روایت کیا اور ابن حبان نے بھی صحیح فرمایا

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ

ادبائشہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے نہیں قبول فرمایا

اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ وَلَا بَيْحَارٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَ ابْنُ خَزِيمَةَ وَابْنُ

خزیمہ نے نماز کے حائض والی (الغیر مذکور) کو ساقط اور بیحار کے باخبر نہ ہونے کے اس کی روایت کی اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے

۱۵ التحات یہ ہے کہ چار

کے ایک پلو کو سیدھی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالے اور دوسرے کو بائیں بغل کے نیچے سے نکال کر واپس مونڈھے پر ڈالے ۱۲ مترجم غفرلہ ۱۳ عہ غافلہ کے معنی یہ ہیں کہ کدھی کی داغی جانب جو دہستے کا نہ ہے پر بائیں ہاتھ کے نیچے سے نکال کر بائیں کا نہ ہے پر ڈال دے یہ کپڑے کی دونوں جانبیں سینہ پر باندھے ۱۳ عہ نازل ہو لہذا اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ جب سمت قبلہ نہ معلوم ہو جدھر غالب فن ٹھہرے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ دینی چاہئے بعد ازاں اگر معلوم ہو جائے کہ جہت قبلہ یہ نہ تھی تو پھر اس نماز کا ٹوٹا ماضی نہیں۔ یہی مذہب احناف کی ۱۴ عہ یہ حکم مدینہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ قبلہ مدینہ کا جانب جنوب ہے ۱۵ عہ مسجد یہی ہے کہ نوافل جانور پر بلا ضرورت بھی جائز ہیں اور فرائض غیر قبلہ کی جانب درست نہیں۔ مگر اس وقت کہ خوف و شربحت ہو۔ واللہ اعلم ۱۶ مترجم محمد حیات سنبھلی ۱۷۔ ۱۸۔ اللہم اغفر لکاتبہ لمن سخط فیہ و لوالد یم جمیعین۔

جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ
 التَّوْبُ أَسْعًا فَالْتَفِتْ بِهِ يَعْزِي فِي الصَّلَاةِ وَاسْلِمَ فَخَالَفَ بَنِي طَفِيَّةٍ
 وَأَنَّ كَانَ ضَيْقًا فَاتَّزَرَّ بِهِ مُتَّقٍ عَلَيْهِ لَهَا مِنْ حَدِّ ابْنِ هُرَيْرَةَ
 لَا يَصِلُ أَحَدُكُمْ فِي التَّوْبِ لَوْ أَحْدَلَيْسَ عَلَى عَائِقَةٍ مِنْ شَيْءٍ وَعَنْ
 الْمَرْأَةِ فِي دِرْعٍ وَخِجَارٍ بَغَارٍ زَارٍ قَالَ إِذَا كَانَ الدَّرَسُ سَابِغًا لِيُطَيَّظْ
 قَدَمَيْهَا أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَ الْأَعْمَاقُ وَفَقَّهٌ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ
 اللَّهِ تَعَالَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مَظْلَمَةٍ
 فَاشْكَلَتْ عَلَيْنَا الْقَبْلَةُ فَضَلَّيْنَا فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِذَا أَحْنُ صَلَاتِنَا
 إِلَّا غَيْرَ الْقَبْلَةِ فَزَلَّتِ الْأَيَّةُ فَأَيَّمَا تَوَلَّوْا فَمَجَّهَ وَجْهَهُ اللَّهُ أَخْرَجَهُ ابْنُ تَوَكُّلٍ
 وَصَحَّفَهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ أَخْرَجَهُ ابْنُ تَوَكُّلٍ
 وَقَوَاهُ الْبَغَارِيُّ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْلِي عَلَى رَأْسِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ يَدَايُكَ
 زَادَ الْبَغَارِيُّ يَوْمِي بِرَأْسِهِ لَمْ يَكُنْ يَصْنَعُ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَلَا ابْنِ أَوْدٍ
 جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ

کے معلوم ہوتا ہے کہ صرف
نوافل میں سواری کو آپ
قبلہ رخ کے بغیر اشارہ
نہایت بڑھتے تھے۔ یہاں سے
معلوم ہوا کہ قبلہ رخ کرتے
تھے۔ جن دونوں حدیثوں کا
یہ مطلب ہے کہ نماز نفل کے
شروع کے وقت قبلہ رخ
کر لیے ہو بعد ازاں جب
رہتے ہوتا دھر کو سواری
چلی جاتی اور آپ بشا نفل
پڑھتے رہتے ۱۲ گھوڑے
اور سرج میں بوجہ نجاست کو
اور قبرستان میں اس وجہ کو
کہیں علماء و صلحا کی قبر جس
مذہبائی جائیں جس طرح علوی آقا
کے وقت حدیث میں سنہ وارد ہوا
حسام میں ہوا جو کہ دوسرے کہنے
اور اودھام کی جگہ ہے لہذا حضرت
قلب نہیں ہوگا اور اونٹوں کی بگہ
میں اسلحہ کی شایہ اداوت قوی
اور عظیم الجثہ ہو چکی وجہ سے
انسان کو ایذا نہ پہنچائے اور
رہتے ہیں اس وجہ کہ گدڑوں اور
کو تکلیف ہوگی دیگر درندوں کی
گدڑ کا ہے خانہ کعبہ کی پشت پر
اس وجہ سے کہ خانہ کعبہ پر سخت
مزدور جانا مکروہ ہے دوسرے
اوس وقت استقبال قبلہ بھی مشکل
ہے کذا فی وجہ اللہ الباقی ۱۱ ترجمہ
۱۲ قبروں کی رائے اس معلوم
کہ جب سے قبرین ہوں تو ان
طرف نماز کا پڑھنا منع ہے اور
نیز یہ معلوم ہوا کہ قروں پر بیٹھا بھی ہے ادا ہے ۱۲

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ فِي سَفَرٍ فَإِذَا كَانَ يَتَوَضَّعُ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ
اور ابو داؤد کے لئے حدیث انس بن مالک اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سفر میں ہو تو جب نماز کے لئے بیٹھ جائے تو اپنے اوٹنی قبلہ کی جانب کر لے
الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَكُنْ قِبَلَ حَيْثُ كَانَ جَدَّكَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنْ
بخاری بخاری اور ترمذی نے آپ کی سواری کا منہ کدھری ہوتا اور اس کا اسناد حسن ہے۔
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قَالَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْبُوكَةٌ إِلَّا الْقُبْرَةَ وَالْحِمَامَةَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَابْنُ عَدَى
زمین تمام مسجد ہو کر قبرستان اور حمام روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے ایک نقص ہے۔
وَعَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
إِنْ يَصِلُنِي سَبْعُ مَوَاطِنَ الزُّبُلَةِ وَالْمَجْزَةِ وَالْقُبْرَةِ وَقَارِعَةُ الطَّرِيقِ
نماز پڑھنے سے (۱) گھوڑے کا گھوڑا (۲) مذکورین (۳) قبرستان میں (۴) درمیان رہتے ہیں (۵) حمام میں
الْحِمَامَةُ مَوَاطِنَ الْأَبْلِ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللَّهِ وَاهُ الزُّبُلَةِ ضَعْفَاءُ
(۶) اونٹوں کے بندھنے و بیٹھنے کی جگہ میں (۷) خانہ کعبہ کی پشت پر اسکو ترمذی نے روایت کیا اور بیٹھا
وَعَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اور ابو مرثدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا
تَعَالَى عَلَيْكَ يَقُولُ لَا تَصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا رَوَاهُ
کہ قبروں میں نہ نماز پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو اسکو مسلم نے روایت کیا
مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
تَعَالَى عَلَيْكُمْ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي تَعْلِيْقِ إِذَى
تم میں کا کوئی مسجد میں آوے تو جائے کہ دیکھے پس اگر اپنی جو قبریں میں نجاست دیکھے
أَوْ قَدْ أَفْلَسَتْهُ وَلْيَصِلْ فِيهَا الْخُرْجَةَ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّاحُ ابْنِ خَرِيتَ
تو جائے کہ اسکو رگڑا دے اور ان میں نماز پڑھے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن خریزہ نے صحیح بتلایا
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں کا کوئی
عَلَيْهِ سَلَامٌ إِذَا طَافَ أَحَدُكُمْ الْأَذَى بِخَفِيَّةٍ فَطَمَّوْهُمَا الثَّرَابَ الْخُرْجَةَ أَبُو
نجاست کو یا مال کرے اپنے مویں سے پس ایک کرنے والی اون کی مٹی ۱۲ ہے ابو داؤد نے اسکی
دَاوُدُ وَصَحَّاحُ ابْنِ خَرِيتَ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مخفی کی ہے اور ابن خریزہ نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵ تکبیر الخ اس حدیث

اور آئندہ متصل حدیث سے معلوم ہوا کہ شروع اسلام کے وقت جو یہ ہولت نماز میں تھی جو مضرت بات چیت کی بجائی تھی جو مضرب نماز نہ ہوتی تھی مگر بعد میں جب اسلام شائع ہو گیا ہوا ایک سمجھا رہا ہو گیا تو اس کی مانعت ہو کر ٹھنڈے نماز ہو گئی ۱۳

۱۴ یعنی اگر امام سے کوئی بوجہ ہو وہ بیان کیا کہ میں نے جہنم اس کو بتایا مگر وہی ہے جو قوم کو لفظ سبحان اللہ سے بتانا چاہیے اور عورت کو تالی بجانے سے ۱۲

۱۵ یہ حدیث مذہب حنفی کے خلاف ہے کیونکہ لکھنکار تانا کے اندر جائز نہیں اور اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں اول تو اضطراب ہے دوسرے یہ حدیث منہ دیکھ کر یوں مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا کہ ابن سنان نے روایت کیا کہ ۱۶

۱۷ اللہم اغفر لکاتبہ وللمن سأل فیہ ولوالد یہم اجمعین امین یا کتب العالمین

تَعَالَى عَلَيْكُمْ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِلَّا مَا

لے کہ بیشک یہ نماز اس میں کوئی کلام کوئی کلام درست نہیں اس کے سوا نہیں کہ وہ تسبیح اور

هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَفَرَاةُ الْقُرْآنِ وَأَهْ مَسْلَمٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ

تسبیح اور قرآن شریف پڑھنے کا (وقت) ہے اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اور زید بن ارقم رضی اللہ

قَالَ إِنَّ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ

عز سے روایت ہو کہ ہم کلام کیا کرتے تو نماز میں زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بات کرنا تھا ایک ہم میں کا

يَكَلِّمُ أَحَدًا صَاحِبًا بِحَاجَةٍ حَتَّى نَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَ

اپنے ساتھی سے اپنی ضرورت کی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ نمازوں کی نگہداشت رکھو اور درمیان

الصَّلَاةِ الْوَسْطَى قَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأَمَّا يَا سَكُوتٌ هُنَا عَنِ الْكَلَامِ

منازک (بالخصوص) اور کھڑے ہو اللہ کے لیے خاموش رہو جب کہ اسے کلمہ کہئے اور کلام سے منع ہو گئے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْفَرْقُ الْمُسْلِمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے یہ حدیث متفق علیہ ہے

زَادَ مُسْلِمٌ فِي الصَّلَاةِ عَنْ مَطَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ

مسلم نے زیادہ کیا نماز میں۔ اور مطر بن عبد اللہ بن شخیہ سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے

أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ يُصَلِّي فِي صَلَاةِ

باب سے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے سینہ میں ایک آواز ہے

أَزِيرُكَ زِيرُ الرَّجُلِ مِنَ الْبُكَاءِ أَخْرَجَ الْحَسَنُ بْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَ ابْنُ جِبْرَانَ

سئل آواز ہڈی کے بوجھ روکنے کے لئے اس کی پانچون نے سوا ابن ماجہ کے تخریج کی اور ابن جبران نے اس کو

وَنَ عَمِّي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صحیح بتلایا۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دو بار

مَدَّخِلَانِ فَكُنْتُ إِذَا نَبَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي تَنَحَّنِي لِي رَوَاهُ الشَّامِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

آواز فرماتا تھا پس جب میں آجے پاس آتا اور آپ نماز میں ہوتے تو لکھتا دیکھتے تھے اس کو شامی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لِيَدُلَّ كَيْفَ آيَةُ النَّبِيِّ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے بدل ہی کہا کھڑے دیکھا کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى تَعَالَى عَلَيْهِمَا بَرْدٌ عَلَيْهِمَا حِينَ يُسَلِّونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ يَقُولُ هَكَذَا

کو جواب دیتے ہوتے جب لوگ اون کو سلام کرتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے تو کہا اس طرح کہ دیتے تو اور اپنی

وَبَسْطَ كَفَّيْهِمَا أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَأَنَّ

تھیلی سے پھیلا دی کہ ابی ابوداؤد نے تخریج کی اور ابن ماجہ نے اس کو صحیح بتلایا۔ اور ابوقتادہ سے روایت ہے کہ

کنا نماز میں جائز نہیں اور اگر
حدیث کا جواب یہ ہے کہ امام
بوصہ زیادتی محبت کے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکو
چست گئی تھی۔ واللہ اعلم۔
۱۵۔ بچھو انکو اس حدیث
سے معلوم ہو کہ مضر جائزوں
کے مضر دینے کے ڈر سے نماز
میں بے فعل قلیل ان کا مارنا
مفسد نماز نہیں ہے۔ یہی
مذہب احناف ہے۔ ۱۶۔
سال النحر اس حدیث شریفہ
معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے
سے بلا مائل گذرنا سخت
گنہ ہے کہ اگر اُسے معلوم کر
کتنا گناہ ہے تو پالیں گے
تک کھڑا رہنا پڑے۔ تو
کھڑا ہے۔ مگر نمازی کے آگے
سے نہ گذرے۔ ۱۷۔
اس چیز کو کہتے ہیں جو کڑی
وغیرہ نمازی اپنے ساتھ لیتا
ہے اور اس کا مقدار بقدر ایک
ہاتھ ہونی چاہیے کیونکہ کچھ
کے پچھلی کڑی بقدر ایک
ہاتھ ہوتی ہے۔ ۱۸۔
مذہب حنفی میں ان میں سے
کسی چیز کا گذرنا نماز کو نہیں
توڑتا کیونکہ ابو داؤد کی حدیث
ہے کہ قطع نہیں کرتی نماز کو
کوئی چیز اور دو رکہ و دو رکہ
بہا تنگ ممکن ہو۔ واقعہ یہی
طبرانی نے بھی اس کی روایت
کیا ہے کہ انی عمدة الرحمان
۱۹۔ ترجمہ حنفی

رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وهو حائل أمامة بنت بيب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور حال ہے کہ آپ اٹھتے ہوئے لہ تھے امامہ بنت بیب کو پس
فاذا سجد وضعها وإذا قام حملها متفق عليه ومسلم وهو يوم الناس في
جب سجدہ میں گئے تو اس کو رکھ دیا اور جب کھڑے ہوئے اٹھا لیتے (یہ حدیث متفق علیہ ہے) اور مسلم کے لئے (یون ہی)
المسجد ومن انى هم بيرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله
اگر آپ امامت کر سکتے لوگوں کی مسجد میں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدا مال رسول خدا صلی اللہ
الله تعالى عليه اقلوا الاسودين في الصلوة الحية والعقب انحر
علیہ وسلم نے قتل کرو دو کالون کو نماز میں ایک ساتھ اور دوسرا بچھو ۱۵۔ چاروں نے اس کی تخریج
الاربعة وصح ابن حبان باب ستر المصلي عن ابي جهم
اور ابن حبان نے اس کو صحیح بتلایا۔ باب نمازی کے ستر کے بیان میں۔ ابو جہیم بن حارث
بن الحارث رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انسر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جان لے نمازی کے
لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه من الاثم لكان ان يقف
سامنے گذر نہی والا کہ کیا کچھ گناہ ہے اگر کسی کو اللہ تعالیٰ سے کہ جائیس پس لادن کہ اس سے یہ بہتر
اربعة خيال من ان يمين يدي متفق عليه واللفظ للبخاري وقم
ہے اس کے لئے اس کو گذرے سامنے اوس کے (یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں اور
في البزار مرقبة اخر اربعين خريفا ومن عايشة رضى الله تعالى
حدیث بزار میں دوسری سند سے واقع ہوا چالیس خصال۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
عنها قالت سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في غزوة تبوك عن
کہا در بیان کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک میں نمازی کے ستر بلکہ کے بارہ
ستر المصلي فقال مثل مؤخرة الرحل خريفا ومن سيرة
میں تو آپ نے فرمایا مانند پچھلی کڑی مجادہ کے مسلم نے اس کی تخریج کی۔ اور سیرہ میں مسجد نبوی کی
بن معبد الجهمي رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله
روایت ہے کہ خدا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانتے کہ ستر ہو کوئی قرین کا نماز میں
ليست تراحدكم في الصلوة ولو سيم اخرجه الحاکم ومن ابي ذر رضى
اگرچہ تیرا ہی ہو اس کی حاکم نے تخریج کی ہے۔ اور ابو ذر رضی اللہ عنہ
الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله يقطع صلوة الرء
روایت ہے کہ انسر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑ دیتا ہے کہ مرد مسلم کی نماز کو جب کہ
المسلم اذ لم يكن بين يديه مثل مؤخرة الرجل المرأة والحمار والكل الاسود
اوس کے سامنے مجادہ کی پچھلی کڑی کے برابر (کچھ) نہ ہو عورت اور گدھے اور سیاہ کتے کا

لہ ستہ الخواس

حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی نمازی گندگاہ میں نماز پڑھے یا جس جگہ سے کسی گندہ نیکہ احتمال ہو تو اسے کوئی چیز ملنے آگے مائل کر دینی چاہیے جو کم سے کم ایک انگلی موٹی اور ایک ہاتھ لمبی ہو۔ اگر نہ کھڑا کر سکا۔ تو خود گھونکا ہوگا۔ اگر کھڑا کرے اور کوئی شخص اس کے اندر سو گزرنے لگے تو اسے کسی طرح بکیرہ تسبیح وغیرہ سے بچانے کو یہاں سے گذر دینا نماز پڑھ رہا ہوں۔ اگر پھر بھی نہ سمجھ تو بعد نماز اسے سرزنش کر دی اور گذرنے والے کو سخت گناہہ کہ اسے حضرت صلعم نے مذکور اور ایک روایت میں شیطان کا یار فرمایا ہے ۳۰ خط کھینچنے اور یہاں سے گناہ ہوتا کہ اگر کوئی چیز ہو تو اسے ہنسی بنا دیا جائے خواہ عرصہ وغیرہ لاشعری کو آگے کھڑا کر دے اگر یہ بھی نہ ہو تو لکیر کھینچ دے یہ مسئلہ شریف اور صاحبین میں بھی ہے عمدۃ الاعیان۔ لیکن امام صاحبین کے نزدیک خط کھینچنا کافی نہیں ہوتا ۳۱ نہیں تو طحاوی الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا کہ نمازی کے آگے سے کسی چیز کا گذرنا نماز کو نہیں توڑتا اور یہ احادیث میں جو گدھے دیکھے عورت کا گدھے سے گذرنا منع ہے۔

الْحَدِيثُ وَفِيهِ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ أَخْرَجَ مُسْلِمًا وَلَهُ عَنْ
 (اساتذہ کرام! آفرین ہو کہ اس میں (روایں ہیں) کہ سیاہ کتا شیطان ہے مسلم نے اس کی تخریج کی اور اس کے لئے
 ابی ہریرۃ نخوعہ دون الکلب لابی داؤد والشیکی عن ابن عمر
 (ابو ہریرہ سے اس کی مثل (روایت ہے) بنجر (لفظ) کہنے کے اور ابو داؤد اور مسلمان کے لئے ابن عباس سے اس کی مثل
 نخوعہ دون الخیرہ وقید المرأة بالحائض عن ابی سعید الخدری
 (روایت ہے بنجر اس کے آج کے اور عورت کے ساتھ حائضہ ہو چکی قید لگائی ہے اور ابوسعید خدری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تأکلوا من لحم
 (نہاں کے عند سے روایت ہے کہ امیر مایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھتا ہو کوئی تم
 الی شیء کسائرہ من الناس واد احد ان یجتاز بین یمینہ وفلید فعا
 (میں کا کسی ایسی چیز کھٹون جو لوگوں سے اس کو چھپا دے اور کوئی ارادہ کرے اس کا گذر اس کے سامنے لے تو چاہیے کہ
 فان لک فلیقللہ فانما هو شیطان متفق علیہ وفی روایت فان معہ
 (اس کو دفع کرے پس ارادہ انکار کرے تو چاہیے کہ اسے قتل کرے کیونکہ وہ شیطان ہے دوسری حدیث متفق علیہ کہ اور ایک روایت یہ
 القرین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 (ہے کہ بیشک اس کے ساتھ (شیطان ہے)۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی
 تعالیٰ علیہ قال اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجهہ شیئا فان لم
 (تقرین کا نماز پڑھے پس چاہیے کہ اپنے سامنے کوئی چیز ڈال کر لے پس اگر نہ پاوے کچھ تو لاشعری کھڑی کرے اور اگر نہ
 یجد فلینصب عصا فان لم یکن فلیخط خطا ثم لا یضر من
 (نہ ہو تو ایک خط کھینچے پھر نہیں نقصان پہنچے اس کو جو گدھے اور اس کے سامنے احمد اور ابن ابی
 ترین یدنیہ اخرجہ احمد ابن ماجہ وصحہ ابن حبان لم یصب من
 (اس کی تخریج کی ہے اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور حقی کو نہیں پہنچا جس نے اس کے مضطرب
 نعم ان مضطرب بل هو حسن وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ
 (یہ بیکار گمان کیا بلکہ یہ حسن ہے۔ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع الصلوۃ شیء
 (کہا نہیں مایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز کو کوئی چیز نہیں ملے توڑتی اور دفع کر دے
 وادرا واما استطعم اخرجہ ابو داؤد وفی سندہ ضعف باب
 (جس قدر ممکن ہو اور ابو داؤد نے اس کی تخریج کی اور اس کی سند میں ضعف ہے۔ باب
 الحث علی الخشوع فی الصلوۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
 (خشوع در نماز پڑھنا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر مایا رسول خدا
 فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی الرجل مختصرا متفق علیہ
 (صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی ملے مختصر ہو کر (ہ حدیث) متفق علیہ ہے۔

۳۰ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک گدھا اس کے سامنے سے گذر گیا تو اس نے نماز پڑھ کر دینی چاہی۔

کا تھا نام اوس کا شامہ بن
 مثال ہے اور اہل ماکہ کا
 سردار ہے ۱۲ مترجم فقہ
 ۱۵ یہ کہنا دل سے
 ہو بلکہ زجر کے قصد سے
 ورنہ اس کی بدو عا جائز نہیں
 کہ کسی مسلمان کی گم شدہ
 چیز ادا کو نہ ملے ۱۶
 کی جائیں الخ اس حدیث میں
 سے معلوم ہوا کہ مسجد میں
 ادائیگی نماز کے لئے ہر چیز
 اور کوئی سیاسی غیر و کام
 یا بارتز نہیں جیسے حدود کا
 قائم کرنا یا قصاص لینا یا
 گم شدہ چیز کا پوچھنا اور
 ہی خرید و فروخت جیسے بیلی
 حدیث میں گذرا ہے ۱۷۔
 ۱۸ اس میں دلیل ہو کہ
 مسجد کے اندر سونا جائز ہے
 اسی طرح مریض کا اور مین
 رہنا اور اہل غمیہ نصیب نہ۔
 ۱۹ جو اوس میں ہمیشہ رکھ
 بنا ناجائز نہیں ۲۰ مترجم غنی
 ۲۱ چھاپا ہے الخ اس
 حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 وہاں رکون کی نظر دل سچھا
 کر ان کے کرتب کھا ہے تو
 حالانکہ دوسری حدیث میں ہے
 کہ عورت کو بلا ضرورت جائز
 نہیں۔ بہر حال غیر رکود دیکھا
 منع ہے خواہ وہ مرد ہی ہے۔
 یا نہ صاف اور اس حدیث

جب صحابہ کرام میں کوئی نیک مرد تو ہوتا ہے اس کی قبر پر مسجد اور اس حدیث میں جو کہ وہ لوگ بخاری میں ہے بدریں ہیں

اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بھیجا رسول خدا ﷺ نے ایک شکر پس لایا وہ (شکر) ایک مرد

اسے پس باندھ دیا اور اس کو مسجد کے ستون میں سے ایک ستون کیساتھ (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور

انہیں سے روایت ہے کہ حضرت عمر حضرت حسانؓ پر گدڑے کو دو مسجد میں شعر گوئی کر رہے تھے جس حضرت عمر نے انہیں

رف و کیا تو حسان بولے کہ میں شعر پڑھا کرتا تھا اس حال میں کہ مسجد کے اندر دو شخص ہوئے تو جو تم سے بہتر ہیں حدیث متفقہ پر اجماع

نہیں ہے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مئے کسی کو کہ ڈھونڈتا ہے کہ شدہ چیز بد میں تو جا پئے

۱۷۷۷ھ کہ کہیں نہ لوٹا اے اللہ تعالیٰ اوس چیز کو چھپ رہے کیونکہ مسجد بن بنین بنائی گئیں اس کے لئے اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اور

میں سے روایت کی کہاجہ دیکھو تم اذن کو جو فرشتہ کرتا ہے یا غیب کرتا ہے مسجد میں تو کہو کہ نہ نفع دے اللہ تیری تجارت میں اسکو

نسائی اور ترمذی نے بیعت کیا اور ترمذی نے اس کو حسن بشلایا۔

اور حکیم بن حزام رضی سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسجدوں میں حدود قائم نہ کی جائیں۔

اور انہوں میں قصاص لیا جائے اسکا احمد لود ابو داؤد نے سند ضعیف کے ساتھ

ذکر کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے دن سعد کو (تیر) بیٹھا ٹاؤس کی دیواری

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد منجمہ نصب فرمایا ہے تاکہ

اور انہیں سے رہایت ہو کہا دیکھا یمن ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ مجھے پھیر رہے تھے اور میں جیسی ہوں کہ دیکھ رہا تھا

۱۵ اس کے متعلق بعض نے کہا کہ وہ جہاد کے لئے رطانی کی مشق کرتے تھے اور یہ مسجد میں جایز ہے اور بعض نے کہا کہ یہ منسوخ ہے ۱۶ ۱۷ تھوکن الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں ٹھوکتا گناہ ہے اور پہلے ایک حدیث میں بحالت نماز ٹھوکتا کی بصورت بطرف بائیں یا نیچے بائیں پاؤں کے باہر تھی۔ وہ غیر مسجد پر محمول ہوگی جیسے پہلے ظاہر کر دیا تھا۔ اور مسجد میں تھوکن گناہ ہے جس سے سبکدوشی مت ہوتی ہے کہ اُسے دور کر دیا جائے یا چھپا دیا جائے مٹی وغیرہ سے ۱۲ شیخ نے ترجمہ مشکوٰۃ میں فرمایا کہ بعض متأخرین نے اس کی اعانت دی ہے اور بیان کیا ہے کہ لوگ گھروں کو مزیں اور منقش اور شید بنا لیتے ہیں پس اگر ہم مسجد کو مٹی کا گڑ سے سادہ بنا دیں تو شاید عوام کی نظر میں یہ حقیر معلوم ہو ۱۲ مترجم غفرلہ ۱۸ نہ پڑھے الخ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حجۃ المسجد پڑھنا چاہیے کہ موجب زیادتى ثواب واجر ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲ غرضہ لکھا نیوٹن سے فیہ۔

فِي الْمَسْجِدِ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا أَنَّ وَلِيدَةَ سُودَاءِ كَانَتْ لَهَا
 کہ وہ مسجد میں کھیل لے رہی تھے آخر حدیث تک (حدیث متفق علیہ) اور انہیں سے روایت ہو کہ ایک سیاہ لونڈی
 خباء فی المسجد فکانت تاتین فتحدث عندی الحدیث متفق علیہ
 کہنے مسجد میں خیمہ تھا پس وہ میرے پاس آکر بائیں کیا کرتی تھی آخر حدیث تک (حدیث متفق علیہ) ہے۔
 وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکن لہ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْعُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ
 مسجد میں کھانا ہے اور اس کا کفارہ اس کو تین مہینے میں بھجوا دینا ہے (حدیث متفق علیہ) اور انہیں
 عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
 روایت ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ خضر کریں گے
 حَتَّى يَتَبَايَاهُ النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْيَزْمِيَّةَ
 لوگ مساجد کے بارہ میں اس کی پانچون لے سوا یزمدی کے بخیر بکری اور ابن خنبلہ نے
 وَصَحَّ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
 صحیح بتلایا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ مَا أَمَرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ أَخْرَجَهُ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے حکم نہیں کیا ہے مساجد میں نقش و نگار کرنے کا اس کی ابوداؤد نے
 أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّ ابْنُ جَبَانَ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 شریح کی اور ابن جبان نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ عَرَضْتُ عَلَى أَجْرٍ أَمَقِّي حَتَّى الْقَدَاةُ يَخْرُجَهَا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے ہیں تاکہ کہ تنگہ کا جبکہ کوئی مسجد سے
 الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْيَزْمِيَّةُ وَاسْتُغْفِرُ بِوَصْحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ
 نکلے اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو غریب بتلایا اور ابن خزمیہ نے اسکو صحیح کہا۔
 وَعَنْ أَبِي مُتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 اور ابومتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں کوئی
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ حَدُّكَ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ
 مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے جب تک دو رکعت ۱۸ نہ پڑھ لے متفق علیہ ہے۔
 بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
 باب نماز کی صفت کے بیان میں۔ ابویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتُ مَلَأَ الصَّلَاةَ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلْ
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کرے تو (پہلے) وضو کرے تاکہ کہ پھر استقبال

شریف کی بنا پر فقہ تحقیقین
تعدیل ارکان کو واجب قرار
دیا ہے کہ اگر تعدیل ترک کر
دی جائے تو نماز بکراہت ترک
ادا ہوگی جسکا لوٹانا واجب ہے
اول حدیث میں ذکر ہے کہ
فراغت وضو کے بعد نہایت
آداب خشوع سے نماز ادا کی
جائے۔ اور سجدہ میں جا کر
جب بھی اچھی طرح سے نوا
ٹھیک کر تسبیح پڑھے اسی طرح
رکوع میں اور قنوت میں بھی
بخوبی پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوجائے
تاکہ سیدھا ہو جائے اور
دوسجدوں کے درمیان میں بھی
تعدیل کرے۔ نیز اس حدیث
میں یہ بھی مذکور ہے کہ جو
قرأت قرآن نہ یاد ہو تو یاد
کرنے تک تسبیح و تہلیل پائی
نماز ادا کرے جیسے کوئی کافر
مسلم ہو گیا ہو تو سورتین یاد
کرنے تک اس طرح نماز پڑھ کر
اور یہ بھی ذکر ہے کہ فائز
شریف اور اس کے ہمراہ کوئی
سی سورت پڑھ لیا کرے تو
معلوم ہو کہ فائز کا پڑھنا
واجب ہے ۱۲۵ نوٹ
الہ یہ حدیث مستدل شافعی
والحدیث ہے اور احناف کے
نزدیک سری حدیث معتبر ہے
جس میں وارد ہے کہ کانوں
مابرا نگاہیان کی جائیں اور
حدیث غور تو ان کی توجیہ ہے
ہے کہ جس قدر وہ...

الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُسَبِّحَ مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ أَرَفَعَهُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رُكُوعًا
وہ سجدہ ہو اور اٹھ کر کہہ پھر جو کچھ پڑھو گے قرآن سے پڑھو گے کہ وہ کیا کہے کہ قرار پکڑے تو بجا کر رکوع پھر
ارفع حَتَّى تَطْمِئِنَّ رُكُوعًا ثُمَّ اسجد حتى تطمئن رُكُوعًا ثُمَّ أَرَفَعَهُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رُكُوعًا
اٹھ کر یہاں تک کہ ہمارا سہو جائے تو کھڑے ہوں میں پھر سجدہ کر یہاں تک کہ قرار پکڑے تو بجا کر سجدہ پھر اٹھ کر یہاں تک کہ قرار پکڑے
ثُمَّ اسجد حتى تطمئن رُكُوعًا ثُمَّ أَرَفَعَهُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رُكُوعًا ثُمَّ أَرَفَعَهُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رُكُوعًا
تو بیٹھے میں پھر سجدہ کر یہاں تک کہ قرار پکڑے تو سجدہ میں پھر اسطرح اپنی تمام نمازیں ساتوں نے اسی طرح
لِلنَّجَارِيِّ وَلِابْنِ مَاجَةَ بِأَسْنَادٍ مُسْلُومَةٍ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رُكُوعًا وَفِيهِ حَدِيثُ
کی الفاظ جاری کے ہیں اور ابن ماجہ کے مسند کی اسناد سے (یوں ہے) یہاں تک کہ قرار پکڑے تو قیام میں اور اسکی مثل ہے
رُفَاعَةُ بْنِ رَافِعٍ بْنِ مَالِكٍ عِنْدَ أَحَدِ ابْنِ حَبَّانٍ فِي لَفْظِ أَحَدٍ فَافَقَ
حدیث رافع بن مالک احمد ابن حبان کے نزدیک اور احمد کے الفاظ میں (یوں ہے) یہاں تک کہ قرار پکڑے
صَلَاةُ حَتَّى تَرْتِمِحَ الْعِظَامَ وَلِلنَّجَارِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رُكُوعًا
اپنی پشت کو یہاں تک کہ رتھ آویں ہڈیاں اور نسائی اور ابو داؤد کے لئے حدیث رافع بن رافع میں (یوں ہے)
أَنَّهُ لَنْ تَمَّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسَبِّحَ أَوْ يَتَوَضَّعَ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى
کہ ہرگز نہ پوری ہوگی نماز کسی تمہارے کی یہاں تک کہ کمال کرے وضو کو جیسا کہ اسکو خدا تعالیٰ نے حکم دیا پھر
يَكْبُرُ اللَّهُ تَعَالَى وَتُحْمَدُ وَيُتَنَبَّى عَلَيْهِ وَفِيهَا فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَرَدِّ
برائی بیان کرے اسقدر لگا لے لی اور تعریف کرے اسکی اور بنا کرے اسکی اور میں اگر تیسرے ساتھ قرآن ہوتا پڑھو
وَأَلَّا فَاحْمَدُ اللَّهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُدْعِيَ دَاوُدَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُدْعِيَ دَاوُدَ
ورنہ حمد کر اللہ کی اور تکیہ کہ اور اے اللہ کہ اور ابوداؤد کے لئے اسطرح ہے کہ پھر پڑھ سورۃ فاتحہ اور جو خدا چاہے
اللَّهُ وَلِابْنِ حَبَّانٍ بِأَسْنَادٍ مُسْلُومَةٍ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رُكُوعًا وَفِيهِ حَدِيثُ
اور ابن حبان کے لئے (یوں ہے) کہ پھر جو چاہے اور ابو حمید ساعدی رحمہ سے روایت ہے کہا
قَالَ آيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجْعَلْ يَدَهُ حَذًّا وَمَنْكَبًا
دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپ تکبیر کہتے تو گرتے اپنے دونوں ہاتھ مقابل اپنے
وَأَزَاكَ أَمَّا يَدَا يَدَيْهِ مِنْ كَبِيرَةٍ ثُمَّ حَصَوْهُ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى
دونوں کے موند ہوئے اور جب کوع کرتے تو مضبوط کر لیتے اپنی دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں پر چمکتے تھے اپنی
حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا اسْجَدَ ضَمَّ يَدَيْهِ غَيْرَ مَفَارِشٍ وَلَا قَابِضَةٍ
پشت کو پھر جب سر کو اٹھائے تو سیدھے ہو جائے یہاں تک کہ لوں جائے سر پر اپنی جگہ پھر جب سجدہ کرے تو گرتے اپنی دونوں
وَأَسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ
اتھ وراکال کر نہ بچھا ہوا ہے ہونے کے لئے اپنی ہاتھوں والے اور بائیں کرے اپنی دونوں ہاتھوں کو اوپر جب دو رکعتوں میں بیٹھے تو
عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ لِيَمْنَى وَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ فَلَمْ يَجْعَلْ
اپنے بائیں پر نہایت ہلے اور نہایت آگے اور جب دو رکعتوں میں بیٹھے تو اپنے بائیں ہاتھوں کو اوپر جب دو رکعتوں میں بیٹھے تو

۱۲۵ نوٹ الہ یہ حدیث مستدل شافعی والحدیث ہے اور احناف کے نزدیک سری حدیث معتبر ہے جس میں وارد ہے کہ کانوں مابرا نگاہیان کی جائیں اور حدیث غور تو ان کی توجیہ ہے ہے کہ جس قدر وہ...

۱۰ خفیہ کے نزدیک مل

تقدوس مثل پہلے کی ہے اور اس کے لئے پہلی حدیث اور دیگر

احادیث صحیحہ مروی ہیں ۱۱ ہج ۱۰ خفوی دیرالواس

حدیث شریف سے جو معلوم

ہوتا ہے کہ حضرت مسلمؓ کے

بعد قبل شروع قرأت کچھ قدر

چپ رہتے تھے۔ ابوہریرہؓ

نے عرض کی کہ آپ چپ ہ

کر کیا پڑھتے ہیں تو آپ نے

فرمایا کہ پڑھتا ہوں اللہم

باعذ بنی الرضو احناف کے

زودیک یہ دعائیں نوہل

عاز پر محمول ہیں۔ کیونکہ فریض

کے متعلق آپ نے رعایت

مقتدیوں کی خاطر سنو

طور پر ہی نماز کی ادائیگی کو

شروع رکھا ہے اس سے زیادہ

مقتدیوں کی تکلیف کا باعث

ہوتی ہے جو غیر شروع ہو

تو یہ دعا آپ نے بجائے

سجائے اللہ پڑھی ہوگی ۱۲

۱۰ پاک ہے الخ اس

حدیث شریف سے سجا کر اللہ

حرب معمول فی زمانہ کا پڑھنا

انابت ہو کہ پڑھی جائے

اور نیز آگے ہی حدیث کو

معلوم ہو کہ تکبیر کے بعد اقو

باللہ بھی قبل قرأت پڑھنی

چاہیے ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵

اللہم اغفر لکاتبہم

و لمن سعى فيه و

لوالدہم اجمعین۔

اليسرى ونصب اخرى وقعد على مقعدته اخرجہ البخاری وحن

لائے اور دوسرے کو کھڑا کر لیٹے اور اپنی پشت منگھ کر بیٹھ جاتے ۱۰ اس کی بخاری نے تخریج کی ہے۔ اور علی

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ آپ جب کھڑے

انہ کان اذا قام الى الصلوة قال تحجت ونحی للذی فطر السموات

ہوتے نماز کو کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ اوس خدا کی طرف جسے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو

والارض للقول من المسلمين اللهم انت المالك لا اله الا انت انت ربی

مسلمین کے لفظ تک لے خدا کو بادست ہے نہیں اسے کوئی معبود بخیر تیرے تو میرا پروردگار ہے اور میں

وانعبدك لے اخیر رواہ مسلم وفی روایت لے ان ذلک فی صلوة

تیرا بندہ ہوں اس کے آخر تک مسلم نے اسکو روایت کیا اور اسکی ایک روایت (بول سہ) کہ یہ رات کی نماز میں ہے

اللیل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز کے لئے

تعالیٰ علیہ وسلم اذا کبر للصلوة سکت ہنیت قبل ان یقرأ افسالت فقال

توجہ رہتے ۱۰ خفوی دیرالواس سے ہے پس میں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ

اقول اللهم باعد بینی وبين خطایا کما باعد بین المشرق والمغرب

میں کہتا ہوں اے اللہ دور کر میرے اور میرے خطاؤں کے درمیان جس طرح دوری کی ہے کوئے مشرق اور مغرب میں

اللهم نقی من خطایا کما یقی الثوب الأبيض من الدنس اللهم اغسل

اے اللہ پاک صاف کر دے کو مجھ کو میری خطاؤں سے جس طرح پاک کیا جاتا ہے سفید کپڑا سفید سے اے اللہ دھو دے مجھ سے

من خطایا بالماء والثلج والبرد متفق علیہ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ

میری خطاؤں کو پانی اور برف سے حدیث متفق علیہ ہے اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عنه انه کان یقول سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جلالک

کہ آپ کہاتے تھے پاک ہے تو اے خدا میں تیری حمد کرتا ہوں اور برکت والا ہے نام تیرا اور برتر ہے عظمت

ولا اله غیرک رواہ مسلم بسند منقطع وللد ارقطی موصولا وهو

تیری اور میں نے کوئی معبود سوا تیرے مسلم نے اسکو سند منقطع کے ساتھ روایت کیا اور دارقطنی نے موصولا

موقوف الخوۃ عن ابی سعید الخدری مرفوعا عند المستوفیہ کان

حالانکہ وہ موقوف ہے اور اسکی مثل ابوسیدہ خدری سے مرفوعا مروی ہے یا چونکہ کے نزدیک اسکا وہیں (بول سہ)

یقول بعد التکبیر اعوذ باللہ السميع العليم من الشیطان الرجیم من

اور کہاتے تھے بعد تکبیر کے پناہ اٹھتا ہوں اللہ کے سامنے جو سننے جانے والا ہے شیطان راہ سے بچانے سے اور اسکی

ہمزہ ونحی ونفی ون عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ

دوسرے اور اسکی پھونکنے اور دم کرنے سے اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اپنے رسول خدا

بیٹھا ہے کہ دونوں سرین زمین پر رکھے اور دونوں پندلیان اور ران کھڑی کرے اور دونوں لمبے زمین پر رکھے یا یہ کہ دونوں پاؤں نکال کر ایٹریوں پر سرسوں کو ۱۲ متر جم ۱۷ احاف کے نزدیک فتح یدین صرف ایک دفعہ ہے اور اس کی دلیل میں بہت سی صحیح حدیث ہیں۔ غرضی میں غلبہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ایک دفعہ کئے اٹھائے اور ایسی ہی حدیث برادر بن عازب سے روایت ہے اور سفیان بن عروہ اور یحییٰ بن جوشبہ میں روایت کی گئی ہیں۔ ان کے جوابات بہت ہیں سب سے اچھی بات وہ ہے جو عینی شرح بخاری میں ہے کہ یہ رفع یدین شروع اہام میں تھا۔ پھر منسوخ ہو گیا اور وہ منسوخ ہونے کی یہ کہ مری بلال بن زبیر نے ایک شخص کو رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا کہ ایسا مت کر کیونکہ یہ ایک فعل ہے جسکو رسول خدا نے کبھی نہیں کیا تھا۔ اسی طرح طحاوی میں ابو کریم فیاض سے مروی ہے جو نسخ پر دلیل ہے ۱۲ متر جم غفر لہ۔

۱۷ المینی الیہ اس حدیث میں سے معلوم ہوا کہ نازیس قدم

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَفِيهِ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالحَمْدِ لِلَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے نماز کو تکبیر سے اور الحمد للہ رب العالمین

لَيْتَ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يَتَخَصَّ رَأْسَهُ وَلَمْ يَصُوبْ وَلَكِنْ يَذَلُّكَ

تھے جب رکوع کرتے تو نہ اٹھاتے تھے اپنے سر کو اور نہ جھکاتے اس کے درمیان درمیان اور تھے جب

وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَإِذَا رَفَعَ

اٹھاتے اپنے سر کو رکوع سے تو سجدہ میں نہ جاتے یہاں تک کہ سجدہ سے کھڑے ہو جاتے اور جب اپنے سر کو سجدہ سے اٹھاتے

رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ لَعْنَةٍ

تو رکوع سے اٹھتا تھا میں نہ جاتے یہاں تک کہ سجدہ سے اٹھ جاتے اور تھے پھر ہا کر کے بعد رکوع کے

الْحَيَّةِ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ الْيَمْنَى وَكَانَ يَنْفِي عَنْ عَقِبَيْهِ

القیحات اور تھے بچھاتے اپنے پاؤں بائیں کو اور کھڑکرتے دایں سے اور منع فرمایا کرتے تھے عقبہ

الشَّيْطَانَ وَيَنْفِي أَنْ يَفْرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ فَنُتَاشِ السَّيِّئُ وَكَانَ يَخْتِمُ

شیطان سے اور منع فرماتے تھے اس سے کہ بچھا دے آدمی اپنے دونوں ہاتھ کو مثل پنجہ کے درمیان اور تھے ختم کرتے

الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ أَخْرَجَ مَسْلَمٌ وَكَعَلَةٌ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

نماز کو سلام کے ساتھ اسی مسلم نے تفسیر کی اور اس حدیث کے ایک نقص ہے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنْ ابْنِ الْمُبَرِّكِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَدًّا وَمَنْكِبَيْهِ إِذَا

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں منہ ہونے مقابل جب شروع کرتے

أَفْتَلَمَ الصَّلَاةَ وَإِذَا لَزِمَ الرُّكُوعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نماز کو اگر جب سجدہ تکبیر کہتے رکوع کے لیے اور جب اٹھاتے اپنے سر کو رکوع سے (حدیث متفق علیہ ہے)

وَفِي حَدِيثٍ إِلَى حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ دَاوُدُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَجَاذِيَ بَرَأْمَنْكِبَيْهِ

اور حدیث ابو حمید میں ہے ابو داؤد کے نزدیک (ابن عیسیٰ) کہ اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ ہاتھ کے مقابلے طے آدھوٹے دونوں

تَوَكُّبًا وَلِاسْمِ عَزْمَالِكِ بْنِ الْحَكِيمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ

موتہ ورنے پھر تکبیر کرتے اور اسم کے مالک بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مثل حدیث ابن عمر کے (مروی ہے لیکن یہ کہا کہ یہاں تک کہ مقابل کرتے)

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ الْيَمْنَى عَلَى يَدِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ

تھے ان کے کانوں کے اور ان کی جگہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسا فقر پس لکھا اپنے انہی ہاتھ کو اپنے

بِإِنْ خَرَعًا وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ

ابن عمر سے نبی کریم کی ہے اور عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نماز ہے اس شخص کی جو نے نہ پڑھا سورہ فاتحہ کو (حدیث متفق علیہ ہے) اور

رَوَاتِهِ ابْنُ حَبَّانَ وَالْأَوْقَاطِيُّ الْخَزَنِيُّ صَلَاةٌ لَا يَقْرَأُ بِهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

ابن حبان کی ایک روایت میں ہے اسبیح دارقطنی کی روایں ہے کہ کافی نہیں ہوتی وہ نماز کہ نہ پڑھی جائے سورہ فاتحہ

۱۷ متر جم غفر لہ۔ ۱۷ المینی الیہ اس حدیث میں سے معلوم ہوا کہ نازیس قدم ۱۷ احاف کے نزدیک فتح یدین صرف ایک دفعہ ہے اور اس کی دلیل میں بہت سی صحیح حدیث ہیں۔ غرضی میں غلبہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ایک دفعہ کئے اٹھائے اور ایسی ہی حدیث برادر بن عازب سے روایت ہے اور سفیان بن عروہ اور یحییٰ بن جوشبہ میں روایت کی گئی ہیں۔ ان کے جوابات بہت ہیں سب سے اچھی بات وہ ہے جو عینی شرح بخاری میں ہے کہ یہ رفع یدین شروع اہام میں تھا۔ پھر منسوخ ہو گیا اور وہ منسوخ ہونے کی یہ کہ مری بلال بن زبیر نے ایک شخص کو رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا کہ ایسا مت کر کیونکہ یہ ایک فعل ہے جسکو رسول خدا نے کبھی نہیں کیا تھا۔ اسی طرح طحاوی میں ابو کریم فیاض سے مروی ہے جو نسخ پر دلیل ہے ۱۲ متر جم غفر لہ۔

جھوٹی سودھیں تم کہیں سے
 آخر قرآن تک اور اس سے
 ایسے درمیانہ بتوجہ کہ
 تک اور اطوال یعنی سوتین
 تجارت سے تروج تک ہیں ۲۰
 فقہاء کے نزدیک
 مسنون طریقہ یہ ہے کہ خریدار
 خیر کی غازی میں طواف مفصل
 اور عصر اور عشاء میں اساط
 مفصل اور مغرب میں قصار
 مفصل پڑھی جادیں۔ اس کے
 مخالف حدیثوں کے بارہ ہیں
 شیخ نے ترجمہ کیا ہے کہ ان
 سورتوں کو معین کرنے کی وجہ
 عمر فاروق کا خط ہے جو انکو
 لے کر ابو موسیٰ اشعری والی کوٹہ
 کو لکھا تھا پس اہل یرسہ
 کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم میں طول و قصر عہد ہے
 میں منظم تھا بلکہ مختص
 تھا اور بعد میں حضرت عمرؓ
 جو خط لکھا اور پر حکم ثابت ۲۱
 مقرر ہو گیا اور ان کو کوئی
 دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے اس بارہ میں ضروری
 ہوئی۔ لہذا اب سنن طریقہ
 فقہاء کا ہے ۲ ترجمہ ۲۲
 ترجمہ کی آیت اس حدیث شریف
 سے : مستحکم ہونا جس سے وہ لکھا
 ۲۳ فریقین کے علاوہ نماز
 قیام میں آپ کرتے ہوئے ہے چنانچہ
 حدیث ابو یعلیٰ بہ روایت ابن
 ۲۴ واحد : کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَيَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ
 اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور سلیمان بن سیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا تھے
 فَإِنْ طَوَّلَ الْأَوَّلِينَ مِنَ الظُّمْرِ وَلَيُخَفِّفَ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ
 فلاں شخص طہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل کرنے لگے اور عصر کی میں تخفیف کرتے تھے اور عصر سے پہلے پانچ رکعتوں میں
 بِقِصَارِ الْمَفْصِلِ فِي الْعِشَاءِ بَوَسْطِ وَفِي الصُّبْحِ بِطَوَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 مفصل پر پڑھتے تھے۔ اور عشاء میں اوسط مفصل اور صبح میں طویل مفصل پس ابو ہریرہ رضی
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا صَلَّيْتُ وَلَا أَحَدٌ شَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے کسی کو مشابہت زیادہ ہو سچے کسی کے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ
 تَعَالَى عَلَيْهِ مِنْ هَذَا أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ
 علیہ وسلم کی تا کہ یہ حدیث اس شخص کے ثناء کے لئے اسناد صحیحہ کی ہے اور جابر بن مطعم سے روایت ہے
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطَّوْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مغرب میں سورہ طور پڑھتے سنا متفق علیہ ہے
 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے
 يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلِ السُّجْدَةِ وَهَلْ لَكَ عَلَى الْإِنْسَانِ
 نماز میں جمعہ کے روز اَلَمْ تَنْزِيلِ سُجْدَةِ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان (حدیث)

۱۱ اشارہ کیا الخ اس

حدیث شریف سے معلوم

ہو کہ سجدہ کرتے وقت

۱۲ اعضا کو زمین پر لٹکا جائیگا

تاکہ مکمل سجدہ ہو ۱۳

ظاہر ہو جاتی الخ اس حدیث

شریف سے معلوم ہوا کہ

سجدہ میں بائیں ہاتھ کو چھانچا

۱۴ علیحدہ کر کے رکھ دیا کرکٹ

۱۵ سے ٹھیک کر لیا اور

تازی کر اپنی سجدہ کی جگہ

۱۶ میں ہر چیز دکھائی دے ۱۷

جب الخ یہ حدیث

بھی بتلاتی ہے کہ رکوع کے

وقت انگلیاں کٹاؤ کی

۱۸ جائیں تاکہ رانہ مضبوطی

پڑے جائیں اور قبلہ رخ ہو

اور سجدہ میں ملائی جائیں

۱۹ ان من کٹاؤ کی کوئی ضرورت

نہیں۔ ایسے ہی فقہ میں ہے

اور فقہ خلاصہ اعمادیت ۲۰

۲۱ یہ بوجہ عذر کے کیونکہ

حدیث سے ثابت ہے کہ آپ

گھوڑے سے گزرتے تھے ہاتھ

۲۲ غفلت سے کہ نبی الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ

سجدہ دن کے جلسہ میں آپ

کبھی یہ دعا پڑھتے تھے۔

چنانچہ اس طرح ہی ملا

۲۳ الخ تو یہی درجہ لکھنا ہے

الموسم اغفر لکاتبہ

۲۴ و اس میں اس شخص کا

۲۵ نام لکھا ہے اور جس

۲۶ اس میں لکھا ہے

اشارہ بیکہ الخ انہ والیدین والربین اطراف القدامین

اشارہ کیا ہے اپنی ناک کی طرف اور دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں کی طرف اور قدموں کے کناروں کی طرف (حدیث)

متفق علیہ عن ابن جبرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی

اللہ علیہ وسلم کان اذا صلا وسجد فرب بین یدین حتی یتوکل

۱۱ جب اننا زبر ہے اور سجدہ کرتے تو نشتاد کی کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کے مابین یہاں تک کہ شہ ظاہر

۱۲ متفق علیہ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

۱۳ ہوا جاتی آپ کی ہاتھوں کی سفیدی (حدیث متفق) اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سجدت فضع کفیک

۱۴ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو سجدہ کرے تو رکھ دے اپنے دونوں ہاتھ اور اٹھائے رکھ اپنی

۱۵ وارفع مرفقیك رواہ مسلم و عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ

۱۶ دونوں کوٹھیاں اسکو مسلم نے روایت کیا اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا رکع فرب بین اصابعی

۱۷ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سجدہ جب رکوع کرتے تو کشتاد کی کرتے اپنی انگلیوں کی

۱۸ واذا سجد ضم اصابعہ رواہ الحاکم و عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

۱۹ اور جب سجدہ کرتے تو ملائیے اپنی انگلیاں اسکو حاکم نے روایت کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عنہا قالت رايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلیٰ فترک راکعہ

۲۰ کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چار راکعہ سجدے نماز پڑھتے دیکھا اسکو کھڑا کرتے

۲۱ النسرلی و صحیح ابن خریجہ و عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان

۲۲ روایت کیا اور ابن خریجہ نے اسکی تصحیح کی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۳ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول بین السجدةین اللهم اغفر لی

۲۴ اور اے اللہ مجھے دو میان دونوں سجدوں کے کہ اے اللہ بخش دے مجھ کو

۲۵ وارحمنی و عافنی و ارقنی رواہ الاربعۃ لا الشیخ و الفقیہ لکے

۲۶ اور رحم کر مجھ کو اور دگر کر مجھ سے اور رزق دی مجھ کو اسکو چاروں نے ماسوائے شافعی کے روایت کیا اور

۲۷ داؤد و صحیح الحاکم و عن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان

۲۸ اور الفاظ ابو داؤد کے ہیں اور حاکم نے اسکو صحیح بنایا اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

۲۹ راى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان فی وتر من صلوٰۃ یمض یمض

۳۰ یعنی جب اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے میں جب کہ آپ طاق رکعت میں تھے تو اٹھتے

۳۱ فاذا رآہ الخ و عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ

۳۲ فرماتے تھے (اسکو بخاری سے روایت کیا) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے

۱۵ دنیا سے جدا ہوئے

لہذا اس حدیث کے آخری

جملوں سے صحت میں ہمیشہ

و عار قنوت کا بلا حاشہ بھی

پر حصہ معلوم ہوتا ہے جس پر

المصنفون و المحدثون و الابرار

محققین و محدثین و ابرار

آئندہ حاشیہ ۱۵ سے

معلوم ہوتا ہے کہ حاشہ ۱۶

باعث ثنوت پر بھی جاتی تھی

نہ بلا حاشہ جیسے اہل حدیث

کرتے ہیں ۱۲

مگر اس وقت لہذا اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ

الصلوٰۃ بغير بدو دعا یا دعا

کی قوم کے دعا و قنوت

ہرگز نہ پڑھتے تھے جسے

ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ پہلی

حدیث میں قنوت صحیح علی

الدوام ایام حادثات پر

موقوف ہے نہ عام ۱۲-۱۱

۱۵ اس میں مذہب

حنفی کی تائید ہے کہ قنوت

صحیح کی نماز میں نہیں جڑی

امام شافعی کا قول ہے ۱۳

مترجم غفرلہ

تعلیم دی لہذا اس حدیث

سے یہ کلمات و عار قنوت

معلوم ہوتے ہیں مگر جو دعا

قنوت مرقوم و معروف

اخبار کے نزدیک ہے وہ تہ

ہے جو وہ احادیث معتبرہ

سے ثابت ہے ۱۲-۱۱

قنوت شہر ابعدا رکوع بدعو علی احیاء من العرب ثم ترکہ
ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھا کہ بدعا کرتے تھے عرب کے چند قبیلوں پر پھر اسکو چھوڑ دیا (حدیث)
مستوف علیہ ولاحد الدار قطنی لیسے اوسکی مثل ہے اور سند سے مروی ہے تو فریادی کی پس پھر حال نماز جمعہ میں پس بہت
فلو یزل یقنوت حتی فارق الدنیا وکنت ان السبب صلی اللہ تعالیٰ
اموت نہ پڑھتے تھے جانتے کہ دنیا سے جدا ہونے کے اور انہیں سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کان لا یقنوت الا اذا دعا القوم او دعا علی قوم حکمہ
انہیں قنوت پڑھتے تھے مگر دو وقت کہ جب کسی قوم کے لئے دعا کرتے یا کسی قوم پر بدعا کرتے اور ان
ابن خزیمہ و عن سعید بن طارق الاشجعی لا شیعہ خیر اللہ تعالیٰ
خزیمہ نے اسکو صحیح کہا ہے اور سعید بن طارق بن اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
قال قلت لابی یابن ابی انک قد صلیت خلف رسول اللہ صلی
کہا میں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ آپ نے نماز پڑھی میں نے صحیح صحیح رسول خدا
تعا علیہ وابی بکر و عمر و عثمان علیہم اجمعین افاکانوا یقنوتون فی الفجر قال
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی کے کیا یہ سب حج میں قنوت پڑھتے تھے تو جواب دیا کہ
ابن بنی محمد رواہ الخمسة الا ابدا وود و عن الحسن بن علی
اسے بے بدعت ہے ۱۴ اسکو تابعیوں نے ابو داؤد کے سوا روایت کیا اور حسن بن علی رضی
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات
روایت ہے کہما تعلیم دی ۱۵ اسکو مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چند جملوں کی کہ
اقولہن فی قنوت الوتر اللهم اھدنی فیمن ھدیت و ما فی فیمن ھدیت
ہوں میں ونگو و تر قنوت میں ہے اللہ سیدھی راہ چلا مجھ کو اور ان لوگوں میں جنکو تو نے راہ راست دکھائی اور درگزر کر جس سے اون
تولین فیمن تولیت و بارک لی فیما اعطیت و فی شر ما قضیت
لوگوں میں کہ درگزر کی تو نے اون سے اور دوست رکھ جنکو اول میں کہ دوست رکھنا تو نے اونکو اور برکت دی جنکو ان پر تو نے نہیں کر دی
فانک تقضی لا یقضی علیک ان لا یذل من والیت تبارکت
تو نے جنکو اور پرستی اس میں ہے کہ جنکو تو نے تقدیر کیا کیونکہ تو تقدیر کرتا ہے اور تجھے حکم نہیں کیا جاتا کہ نہایت اعلیٰ و عزا و جود و ست
ربنا و تعالیت رواہ الخمسة و زاد الطارقی و البیہقی و لا یجوز من
رکعتوں اسکو برکت والا ہے تو ای رب ہمارا اور برتر ہے تو اسکو یا بچھل دے روایت کیا اور طبرانی نے زیادہ کیا اسی طرح بیہقی نے کہ نہیں
عادت زاد السنن من جہل اخر فی اخرہ و صلی اللہ تعالیٰ علی
سنت یا امام جنکو تو دشمن رکھنے لگا ہے تو دوسری سند ہے اسکی اخیر میں زیادہ کیا اور درود میں جنسا ہے خدا تعالیٰ نے
ولبیہقی عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
اور بیہقی کے لئے ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم فرماتے تھے کہ جو دعا کرتے دعا کرتے ہیں

يَعْلَمُ سَادَةً دَعَايِي فِي الْقَنُوتِ مِنْ صَلَوةِ الصُّبْرِ فِي سَنَةِ
 ہم ساتھ اوسکے قنوت میں نماز میں اور اس کی سند میں منقطع ہے

ضَعُفٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ۱۰۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ افرار یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا

عَلَيْكُمْ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَزِيكُ كَمَا يَزِيكَ الْبَعِيرُ وَالْيَضَعُ يَدَيْهِ
 علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے سجدہ کرے تو نہ بیٹھ کر طرح اور نہ بیٹھتا ہے بلکہ اور چاہے کہ رکھے اپنے دونوں ہاتھ دونوں کندھوں

قَبْلَ كَبْتِهِ أَخْبَرَنَا الثَّلَاثَةُ وَهَوَاوِيُّ مِنْ حَدِيثِ وَائِلِ بْنِ جَرْرَافٍ رَأَيْتُ
 سے پیشتر اسکی بیٹوں نے محمد بن ابی حنیفہ کی اور یہ حدیث وائل بن جریر سے (دو یہ کہہ دیکھا میں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ ضَمَّ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں کندھوں اپنے دو ہاتھوں سے پہلے رکھتے اسکی چاروں طرف

الرُّكْبَتَانِ لِلْأَوَّلِ شَاهِدًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 شہر بن ابی کیوں کہ اول (حدیث ابو ہریرہ) کے لیے حدیث ابن عمر سے شاہد ہے جسے سہیل ابن حفصہ سے

ابْنُ خُزَيْمَةَ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ مُعَلَّقًا مَوْفُوفًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
 صحیح کیا اور بخاری نے اسکو معلق موقوف ذکر کیا اور ابن عمر سے روایت ہے

تَعَالَى أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ لِلشَّهَادَةِ وَضَعَ
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب شہادت کے لیے بیٹھتے تو اپنی بائیں ہاتھ اپنے بائیں کندھوں پر رکھتے اور دائیں

يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى وَالْيُمْنَى عَلَى الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَخَمْسِينَ
 دلہنے پر اور تہ پڑھتا تھا کہ عقید کرتے اور اپنی سبب (اٹھت شہادت ہے) اشارہ کرتے اسکو

وَأَشَارَ بِأَصْبَعِ السَّبَابِ بِرَوَاهِ مُسْلِمٌ فِي رَوَايَةٍ لَهُ وَقَبَضَ خَدَّيْهِ
 مسلم نے روایت کیا اور اس کی ایک روایت میں (پون ہے) اور اپنی تمام انگلیوں کو بند کر کے

كَلَّمَ وَأَشَارَ بِأَيْدِيهِ تَلِي الْأَيْهَامَ وَابْنُ عَدَى رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
 (اشارہ کرتے اوس کی ہاتھوں سے جو انگوٹھ کے متصل ہے۔ اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے

تَعَالَى قَالَ لَتَفْتَحَ لِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا
 کہا دیکھا ہماری طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ جب نماز پڑھے کوئی تم میں سے کہ

صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقْلُ الْخِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اسْتَكْمَلَ صَلَاتَهُ
 کہ جس نے تمام نیک نمازات خدا کے لیے ہیں (اسی طرح) تمام نمازوں اور پاک چیز میں (اموال طیبہ) سلام دے گا

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
 لئے نبی اور رحمت خدا کی اور اس کی برکات سلام سچو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر کوئی دعا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لَيْتَ خَيْرَ
 اس کی کہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اوسکے شہدے اور رسول میں پھر چاہیے کہ اختیار کرے دعا سے جو زیادہ پسند ہوگی

نَمَاقَاتُ مَا جَاءَتْ مَعْتَبَرًا كَمَا جَاءَتْ مَعْلُومًا لَمْ يَكُنْ مَعْلُومًا لَمْ يَكُنْ مَعْلُومًا
 نماواقف نہ وہ جات معتبرہ) کا بھی معلوم ہے اسے علامہ شامی نے رد فرما دیا ہے کہ اس طرح کسی فقہ کا قول عمل نہیں

۱۲

۱۔ اونٹ بیٹھتا ہے اگر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طریقہ معروف کی طرح قنوت میں بیٹھنے کے خلاف نہ بیٹھنے مثلاً جیسے اونٹ وغیرہ بیٹھتا ہے کہ ظان ابوبہ تظلم ہے نیز یہی معلوم ہوا کہ سجدہ میں ہاتھ وقت تکبیر دو ہون ہاتھ پھر رکھنے زمین پر رکھو چوکی کی تقاضا و جذب و ادب ہے اور جس حدیث میں جو ساتھ ہی مذکور ہے کہ پہلے زانو رکھ کر پھر ہاتھ رکھے وہ ضعیف ہے شاید وہ منظر ای اور جاری دیکھ کر حالات کے لئے ہو اور پہلی حدیث قوی ہے ۱۲۔ ترین ابو نعیمہ ہی حدیث کا پتہ نہ ملتا فقہ شامی وغیرہ میں مفصل مذکور ہے کہ امام محمد کے نزدیک قنوت میں بیٹھنے ہی واجب ہے ہاتھ کی سب انگلیوں سے تفصیل بند کر کے بکر بیچین کے نزدیک اشہد ان لا الہ الا اللہ کے وقت سے بند کرنا آیا ہے۔ تہ پڑھنے کا عقیدہ یہ ہے کہ انگوٹھ اور اس کے ساتھ کی انگلیوں کے علاوہ باقی تینوں انگلیاں بند کر کے سبب امی کو کھٹکا رکھ کر انگوٹھ کا سبب کی جڑ میں رکھ دینے عقیدہ نہیں بخاتا ہے کہ ان لا الہ الا اللہ سبب اوپر کر دے اور اللہ کے وقت بیٹھ کر رکھ دے دوسرے طریقہ جو شامی میں مذکور ہے یہ کہ انگوٹھ سبب کا حلقہ بنا کر بیچلی دو انگلیوں کو بند کر کے سبب بطریق مذکور اشارہ کر کے سبب کو بیچنے رکھ دے اور یہ روایت ضعیف درجہ اول اشارہ کرنا بیٹھنے نہ لکھا ہے کہ تمام انگلیاں سیدھی رکھی ہوں اور وقت شہادت سبب کھڑا کر کے طریق مذکور کی طرح بیٹھ کر رکھ دے جب غوام بلکہ بعض خود کو کہو الخ اس حدیث سے وی

۱۔ فضائل الہی الاوی
صحابی میں جنگ اصداد
اسکے مابعد کے جنگوں میں
بزرگ تھے اور بیعت حدیبیہ
میں بھی پھر بنام کی طرف
سفر کر کے ذیقین میں اقامت
اختیار کر لی اور وہ ان کے
حاکم تھے اور وہ ان ہی فہات
پائی ۱۰ ۱۱ ۱۲ دعا الخ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا
سے پہلے خدا تعالیٰ کی
تقریف اور رسول مقبول
علیہ الصلوٰۃ پر درود پڑھا
دے۔ حدیث میں دعا کہ تضرع
وہی اسی طرح سے ہوتی ہے
۱۳ تو چاہتے ہیں ان کلمات
سے بھی وہی تضرع ہے
کہ پہلے یہ الہی اجد میں درود
رسمی اور بعد ازاں دعا ہو
ان سنہ دوم ہذا کی حد
و درود واجب جو بعد
درود اولہ نماز و اذیات
الخ یا یہ تضرع الہی ہے اور
دعا سنون منتخب ہے ۱۴
۱۵ حکم کیا ہے اگر
اس حدیث سے تضرع سنہ
معلوم ہو کہ درود و اذان
نماز سے پہلے پڑھا جائے جو
الغنیہ میں ہے ورنہ فی سہ
اور اس حدیث میں کہ
میں اذیات سنہ
کہیہ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸

۱۷ پناہ الخواس حدیث

سے معلوم ہوا کہ یہ دعا بھی ہے جو بعد تشہد آخر پڑھی جاتی ہے اور بڑ حرم رح نے استعاذہ ہر دونوں النیات میں وجہ قرار دیا ہے مگر باقی تمام علمائے اہل سنت صرف آخری النیات میں مستحب کہا ہے ۱۷ دعا الخواس حدیث شریف سے یہ اور دعا بھی معلوم ہوئی کہ چلے یہ بعد تشہد پڑھ لے۔ یعنی دعا کوئی مخصوص نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے مضامین دعوات میں وسیلہ پکڑنا جائز ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی عالم سے تعلیم حاصل کرنا مستحب ہے ۱۸ امام نووی نے شرح مسلم شریف میں کہا ہے کہ یہ زیادتی و برکات کی ایک راوی کی زیادتی ہے اور پندرہ صحابہ کی روایت کردہ احادیث ایسی ہیں کہ جن میں صرف درجہ اللہ ہی ہے ۱۹ مترجم غفر لہ ۲۰ علیہ وسلم الخواس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد نازید دعا پر صحت مستحب ہے جو جامع تمام منافع ہے ۲۱ اللهم اغفر لنا ولسن سخط فیہ ولوالہیم اجمعین - آمین - ثم آمین

اِذَا اخْتِصَلْتُمْ عَلَيْكَ فِي صَلَاتِكَ وَكَرِهْتَ رَضِيَ اللَّهُ
پس کیے درود پڑھیں امام آپ رجب درود میں آپ پر نمازوں اپنی میں اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
تَعَاذَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ إِذَا تَشَهَّدَ
روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تشہد پڑھے، تم
أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
میں کا کوئی تو چاہے کہ پناہ ۱۷ مانگے ساتھ اللہ کے چار چیزوں سے کہ اے اللہ بیشک میں پناہ مانگتا ہوں تیرے
عَذَابُكَ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَمِنْ شَرِّ
ساتھ عذاب دوزخ اور عذاب قبر اور زندگی اور موت کے فتنہ اور شیخ دجال کے فتنہ
فِتْنَةِ السَّيْلِ وَالْجَالِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٌ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ
کی تشرارت سے (حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کہ ایک روایت میں یوں ہے کہ جب فارغ ہو کوئی تم میں کا
التَّشَهُدِ الْآخِرِ وَكَرِهْتَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ إِذَا تَشَهَّدَ أَنْ قَالَ
تشہد اخیر سے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ عَمَّا أَدْعُو بِكَ فِي صَلَاتِكَ قَالَ قُلْ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تعلیم دیجئے مجھ کو ۱۷ دعا دعا کیا کروں اس کے ساتھ اپنی نماز میں آپ نے فرمایا
اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
تو اے اللہ بیشک میں نے ظلم کیا اپنی پرستش اور میں سخت گناہوں کو گھر تو
فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَأَرْحَمَنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ مُتَّفَقٌ
پس بخشدے مجھ کو بخشنا اپنی جانب سے اور رحم فرما مجھ پر کیونکہ تو بیشک بخش کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (حدیث متفق
وَنُؤَلِّ بِنُحْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
علیہ ہے۔ اور اہل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
تَعَالَى عَلَيْكَ فَكَانَ يَسْلِمُ عَزِيمِينَ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
پس ہی تو آپ سلام کرتے تھے اپنی داہنی جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اپنی بائیں
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ سَلَامٍ
جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسکو ابو داؤد نے سنایا ہے کہ اس کے ساتھ روایت کیا
وَنَ الْغِيَرَةِ يَسْتَعِذُّ بِاللَّهِ تَعَالَى أَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ كَانَتْ
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کرتے تھے
يَقُولُ فِي دُرُجِلْ صَلَوةً مَكْتُوبَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ يَلِكْ
تو کہے ہر نماز کے جو فرض ہوئی تھی نہیں ہے معبود کے سوا اللہ نہیں ہے کوئی شریک اسکا اس کے لئے لکھا ہے
وَلَمْ يَلِكْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَا نِعْمًا أَعْطَيْتَ لِمُعْطَى لِمَا
اور اس کے لئے تو ایسا ہر چیز پر قادر تیرے لئے والہ ہے اللہ اس کے لئے کوئی روکنے والا نہیں ہے جو تو دے اور نہیں منع دینا صاحب

۱۵ آیت الکرسی الخ
حدیث سے معلوم ہوا کہ
نماز کے بعد آیت الکرسی
وقل ہو اللہ کا پڑھنا
ثواب رکھتا ہے کہ ان
میں وحدانیت اور جمیع
صفات الہی ہی مذکور ہیں
جس میں کسی غیر کا شائبہ
نہیں ۱۲ ۱۵ پڑھنا
ہوں الخ اس حدیث
شریف سے معلوم ہوا کہ
رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ
نے نماز میں جو افعال
واقوال کئے ہوں ان
کا ادا کرنا ہر نمازی کو
ضروری ہے سو ان افعال
واقوال جو آپ کے لئے
مخصوص ہوں ۱۲ ۱۵
کھڑا ہو کر الخ اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ نماز میں
قدرت قیام ہونے کھڑا
ہونا فرض ہے اگر قیام
کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر
بہ رکوع وسجود ادا کرنا
فرض ہے کہ رکوع سے
سجدہ نچا گیا جائے۔ اگر
بیٹھ بھی نماز نہ ادا ہو کر
تولیت کر بہ اشارہ
رکوع وسجود ادا کرے ۱۲
اللهم اغفر لکاتب
ولمن سغافہ
ولوالدہم
اجمعین۔ ۱۵

رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی بسند قوی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
اور ابوداؤد اور نسائی سے سند قوی کے ساتھ روایت کیا اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے
تعاذۃ قل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ آیت الکرسی
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ پڑھے آیت الکرسی ۱۵
دبر کل صلوۃ مکتوبۃ لہ فیہ من دخول الجنۃ لا الموت رواہ
پچھلے نماز کے بعد جو فرض ہے اس میں باریک دیکھا جائے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اس کو بخاری نے روایت کیا اور
النسائی وحماد بن حبان وزاد فیہ الطبرانی وقل ہو اللہ احد
نسائی نے اور ابن حبان نے اس کو بھیج دیا اور طبرانی نے اس میں زیادہ کیا سورہ احمد اس میں ہے
عن مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ کما ریمونی اصبی رواہ البخاری
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو جیسے طرح دیکھا تم نے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اس کو بخاری نے روایت کیا اور
عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی محمد سے رسول صلوات اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو
قائم فان لم تستطع فقا علی فان لم تستطع فعلى جنب الا فاقوم رواہ
کھڑا ہو کر رکعت نہ رکھے تو بیٹھ کر رکعت نہ رکھے تو پہلو پر در نہ بیٹھ کر اس کو بخاری نے روایت کیا
البخاری عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
کہا اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار
لمریض صلی علی و سادۃ فری بہا وقال صلی علی الارض ان
سے جس نے نماز ادا کی تھی تکبیر پر آپ کے ادا کرنا نہ ہو اور فرمایا نماز پڑھو زمین پر اگر
استطعت الا فاقوم ایماء واجعل سجودک انخفض من رکوعک رواہ
طاقت رکھے در نہ بیٹھ کر اور اگر اپنے سجدہ کو زیادہ پست رکوع اس سے اس کو بیٹھ کر
البیہقی بسند قوی ولكن جابر ابو حاتم وقف باب سجود السجود
سند قوی سے روایت کیا لیکن ابو حاتم نے اس کے موقوف ہونے کو بھیج دیا باب سجدہ سہوا اور اس کے
وغیرہ من سجود التلاوۃ والشکر عن عبد اللہ بن بحیان رضی اللہ عنہ
سو سجدہ تلاوت اور شکر کے بیان میں عبد اللہ بن بحیان رضی اللہ عنہ سے روایت
اللہ تعاذۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الظہر فقام
ہے کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ادھر کو ظہر کی پس پہلی
فی الرکعتین الاولین لم یجلس فقام الناس معہ حتی اذا قضی
دو رکعتیں پڑھے کے کھڑے ہو گئے اور بیٹھے ہیں پس لوگ (بھی) آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جب نماز

۱۔ جو رکعتیں ہیں
دلیل ہیں اسی سے معلوم
ہو کہ پہلا قنود واجب
ہے کہ رکعت پر سجدہ ہو
اور کیا حدیث میں ہے
کہ سلام سے پہلے سجدہ ہو
یا لیکن سلام کی حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد
سلام کے سجدہ ہو گیا چنانچہ
کتب فقہ میں ایسا ہی ہے کہ
امام کو سر منسوب ہونے
سلام پھر رکعت ہو
کرنا چاہیے تاکہ مسنون
ہو یہ فقہی مسئلہ نہ کہ
ہو کہ نماز پوری ہو گئی
ہے۔ جو یا اس صورت میں
مکمل سلام سے قبل سجدہ ہو
اٹھ گیا۔ اور سفر کے
بارہ میں اختلاف ہے کہ
دونوں طرف یا ایک ہی طرف
سلام پھر رکعت ہو
ادھر کے ۳۔
والا اگر یہ حدیث نظر نہ
احتلاف ہے کہ حضور علیہ
الصلوٰۃ نے عصر باعشاک
نماز کی دو رکعات پڑھ کر سلام
پھر دیا پھر فارغ ہو کر سجدہ
کی اگلی جانب کی ایک رکعت
سے تمکین کر بیٹھ گئے۔
نماز میں حضرت ابوہریرہ
وغیرہ بھی تھے مگر آپ کی
سببیت و درجہ کے واسطے
بیٹھے رہے آپ سے اس بات
کا ذکر نہ کیا کہ رکعات صرف
دو ہوتی ہیں لیکن ذوالدین
لقب نام رکعت ہاتھ لے
تھے نہ تھا اسے درایت
کیا کہ یا رسول اللہ کج کی
نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول
گئے ہیں آپ نے فرمایا
میں کوئی بات نہیں جس پر
اس نے عرض کی کہ ایسا ہی
حضرت ہونے پر جس پر
باقی مجلس سے بھی پوچھ کر
دیکھ کر اسے بھی معلوم
کر چکے کہ بعد دو رکعت

الصلوة وانتظر الناس سجدتك وهو جالس وسجد سجدتين

۱۔ یہی رکعت اور لوگوں نے آپ کے سلام کا انتظار کیا کہ آپ نے حالانکہ آپ بیٹھ رہے اور سجدے سے

ثقل ان يسلم اخرج السبعة وهذا اللفظ البخاري وفي رواية

سلام پھر سب سے پہلے سلام پھر اسکی ساتوں نے تخریج کی اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی ایک

روایت میں (لوگوں نے) تمکین کی آپ پر سجدہ میں حالانکہ آپ بیٹھے ہوئے اور لوگ (دہی) آپ کے ساتھ سجدہ کر کے بجائے

ما نسو من الجلو من ابى هريرة رضي الله تعالى عنه قال صلى

کہ بیٹھ کر بھول گئے تھے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نماز پڑھی

النبي صلى الله تعالى عليه وآله إحدى صلواتي العتي ركتين ثم

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نمازوں میں سے ایک کی دو رکعتیں پھر سلام

سلم ثم قام الى خشية في مقدم السجد وضع يده عليه وفي القوم

پھر کھڑے ہوئے طرف ایک کھڑی کی مسجد کے ایک حصہ میں بیٹھا تھا اور پھر رکعت اور قوم میں

ابوبكر وعمر فهايان يكلماه وخرج سرعان الناس فقال اقصيت

ابوبکر اور عمر بھی تھے پس دوسرے وقت ان کے کلام کرنے میں اور جلدی جانے والے لوگ چلے گئے پھر لوگوں نے

الصلوة ورجل يدعو النبي طلة تعا على ذاليدين فقال يا

عز بن کبار نماز مختصر ہو گئی اور ایک آدمی تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو دونوں ہاتھ والا کہا کرتے تھے

رسول الله انسيبت ام قصرت فقال كم انس وكتم تقصرت قال بلى

پس وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ بھول گئے یا نماز مختصر ہو گئی آپ نے فرمایا نہ بھولا میں اور نہ مختصر ہوئی اس نے

قد نسيت فصلى ركتين ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجودك او

کہا ہاں آپ بھول گئے پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھر تمکین پھر سجدہ کیا مثل سجدہ اپنے کی یا اس نے

اطول ثم رفع رأسه وكبر متفوقا عليه واللفظ البخاري وفي رواية

بھی دراز تر پھر اپنا سر اٹھا یا اور تمکین پھر (حدیث) متفوق علیہ سے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ اور ایک روایت میں

سليم صلاة العصر وكأبي داود فقال اصدق ذواليدين فامواله

سکندر نماز عصر سے اور ابو داؤد کے لئے (دونوں سے) کہ فرمایا ہے کہا

نعم وهي في الصحيحين لكن بلفظ فقالوا وفي رواية له ولم يسجد حتى

اشارہ سے کہا کہ ہاں اور یہ روایت صحیحین میں ہے لیکن اس لفظ کے ساتھ کہ پس کہا انہوں نے اور اس کی ایک روایت

يقن الله تعالى ذلك عن عمران بن حصين رضي الله تعالى عنه

میں (دونوں) سے اور میں سجدہ کیا تھا تاکہ کہ آپ کو یقین دلا دیا خدا تعالیٰ نے اسکا۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی

ان النبي صلى الله تعالى عليه وآله صلى برؤسها فسجد سجدتين ثم

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا تو ان کو پس بھول گئے آپ اور سجدہ کیا دو سجدے پھر شہد پڑھا پھر سلام پھر

میں نے کہا کہ یہ حدیث اہل اسلام میں ۴

۱۰ پھر تشہد پڑھا

یہ حدیث شریف دلیل احسان

ہے کہ سجدہ سہوہ کے بعد پھر

تشہد پڑھ کر سلام پھر پڑھا

جبکہ الحدیث قبل نہیں اور

اودھر دھڑکی باتیں بنکر مثال

دیتے ہیں کہ بھاری و کم ہیں

نہیں قرآن سے یہ لاف نہ پڑ

آنا کہ درحقیقت نہیں بلکہ وہ

اس جملہ سے ساکت رہے دیکھ

اس کی نفی انہوں نے کر دی

۱۱ یعنی تین چار میں

شک ہوا اور کہیں تین پھر ایک

اور پڑھی تاکہ چار ہو جائیں اور

واقعہ میں چار ہو چکی تھیں کہ

ایک اور پڑھنے سے پانچ ہو گئیں

۱۲ یہ حدیث دو

طرح سے امام صاحب کی دلیل

ہے ایک یہ کہ جو نماز میں

شک اکثر ہو تو اوس کو سوجا

چاہئے کہ حقیقت میں کتنے

ہوئیں اور اکثر ایسا نہ ہوتا ہو

تو اول پر قائم ہو اور دوسرے

یہ کہ سجدہ سہوہ کے بعد سلام

کے ہے اور اس میں کلام کے

بعد جو سجدہ کرنے کا ذکر ہے

تو یہ حکم حضرت ابن مسعود اور

ابن ارقم کی حدیث کو ملحوظ

ہے جس سے ثابت ہوتا ہے

کہ کلام مفید نماز ہے خواہ

تھوڑا ہو یا بڑا لکھنا (ابن ارقم)

جو کہتے ہیں کہ آیت تو مؤثر ہے

قارئین سے احسان جو مرغ

کھتے ہیں قابل قبول نہیں کہ

تَشْهَدُ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنٌ وَالْحَاكِمُ صَحِيحٌ
۱۰ اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو حسن کہا اور حاکم نے اسکو صحیح کہا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
۱۱ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِكْ رُكْعًا صَلَّ
۱۲ شک کرے کوئی تم میں کا اپنی نماز میں پس نہ جائے کہ کتنی پڑھی ہیں

ثَلَاثًا أَوْ رُبْعًا فَلْيُطْرَحِ الشَّكُّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدْ
۱۳ تین یا چار رکعتیں تو چاہیے کہ دور کرے شک کو اور بنا کرے یقین پر پھر سجدہ کرے دو

يَسْجُدَ تَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَسْلِمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّيْكَ خَمْسًا شَفَعْنَ لَكَ صَلَاتُكَ
۱۴ سجدہ سے سلام پھرنے سے پہلے پس اگر پانچ پڑھا چکا ہے ہو تو شفعہ بنا دے گی یہ پانچ رکعتیں نماز کے لئے

وَأَنْ كَانَ صَلَّيْكَ ثَمَانًا كَانَتْ تَرْغِي الشَّيْطَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ
۱۵ اسکی نماز کو (بہ سبب سجدہ سہوہ کے) اور نماز پڑھی پوری کرنے کے لئے تو ہو گئے (یہ دونوں سجدے) باعث قوت و حلیہ طاعت

أَبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
۱۶ اسکو سلم نے روایت کیا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُكَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ هَذَا
۱۷ پس جب سلام پھرا آپ نے تو آپ کی ہاتھ لگائے اللہ کے رسول کیا نماز میں کوئی نئی بات ہو گئی آپ نے فرمادہ کہ

قَالَ صَلَّيْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَنِي رَجُلٌ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ
۱۸ انہوں نے کہا آپ نے رکعت پڑھیں اتنی اور اتنی کہا پس موزا اپنے دونوں پیروں کو اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور سجدہ

يَسْجُدَ تَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّحًا فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَنِي
۱۹ کہے دو سجدہ کے پھر سلام پھرا پھر اپنے چہرے کو ہم پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نئی بات ہوئی تو میں تم کو

الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنَا كُفَرٌ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنَسِي كَمَا تَنْسَوْنَ
۲۰ اوسکو خبر دیت لیکن میں تمہاری مثل آدمی ہوں بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو

فَإِذَا نَسِيتَ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُطْرَحِ الصَّوْبُ
۲۱ پس جب بھول جا یا کروں تو مجھے یاد دلاؤ اور جب تم میں کا کوئی نماز میں شک کرے تو چاہئے کہ ٹھیک بات کو سوچو

فَلْيَتَمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ
۲۲ پھر اسی کے ساتھ تمام کرے پھر دو سجدہ کرے (حدیث متفق علیہ ہے) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ پس

فَلْيَتَمَّ ثُمَّ يَسْجُدْ وَلْيَسْلِمَ أَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ
۲۳ پانچ امام کی پھر سلام پھرنے پر سجدہ کرے اللہ کے لئے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور سجدہ

يَسْجُدُ السَّهْوُ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلامُ وَلَا أَحَدٌ ابْنِ دَاوُدَ وَالسَّيِّدُ مِنْ حَاشِيَةٍ
۲۴ سہوہ کے سلام اور کلام کے بعد ۱۱ اور احمد اور ابو داؤد اور شاہی کے لئے حدیث

حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد
سلام کے سجدہ سہوہ او اگر
جو ہی احناف کا قول ہے بھلا
شافعی جیسے وہ قبل سلام
کے قائل ہیں ۱۳
نذر جائے الزیہان سے
معلوم ہوا کہ جو نمازی و درکت
بڑھ کر قعدہ کئے بغیر سجدہ
اٹھ جائے تو پھر لوٹ کر نہ
بیٹھے بلکہ دو سجدہ سہوہ کر کے
اگر تھوڑا سا اتنی مقدار اور
ہو کہ قعدہ کے قریب ہے
تو پھر بیشک قعدہ میں تشهد
پڑھ لے اور سجدہ سہوہ نہ
کرے ہی مذہب احناف ۱۴
۱۵ جو لجا ئے الخ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ
امام کا سہوہ امام اور مقتدی
پر واقع ہو جاتا ہے لیکن
مقتدی کا سہوہ مقتدی
کو بھی مضر نہیں یعنی مقتدی
پر بھی سجدہ سہوہ نہیں۔
جب جائیکہ امام پر بخلاف ہو
امام کے کداس سے امام
مقتدیوں ہر ایک کے سجدہ ہو
واجب ہو جاتے ہیں ۱۶۔
۱۷ فرمایا الخ یہ حدیث
بھی استدلال احناف ہے
کہ بعد سلام دو سجدہ سہوہ
ادائے جائیں ۱۸
سجدہ کیا الخ اس سے معلوم
ہوا کہ سجدہ تلاوت واجبہ
نیز سورہ اشقت میں جات

عبد اللہ بن جعفر رَوَوْحًا مِّنْ شَاكٍ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَةً تَلَا
عبد اللہ بن جعفر سے مروی (ماریون ہے) جو شک کرے اپنی نماز میں تو چاہیے کہ سجدہ کرے دو سجدہ کے بعد
بَعْدَ مَا يَسْلُمُ وَصَحَّاحُ ابْنِ حَرْمَاتٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ
سلام نہ پھیرنے کے اور ابن حرمات نے اسکو صحیح کہا ہے۔ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
تَعَاذَنَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَاكَ أَحَدُكُمْ فَقَامَ
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کا کوئی شک کرے تو اسے دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کر
فِي الرُّكْعَتَيْنِ فَاسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَمْضِ وَلَا يَعُودْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ
تو چاہیے کہ اگر نماز کے بعد اٹھ کر (دو رکعتیں پڑھ کر) اور چاہیے کہ سجدہ کرے دو اور اگر
فَإِنْ لَمْ يَسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ
قریب تمام نہیں تو چاہیے کہ بیٹھ جاوے اور اگر سجدہ سہوہ نہیں اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ اور
مَاجَةَ وَالْذَّاقِطِيُّ وَالْفُظْلِيُّ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ عَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
دارقطنی نے روایت کیا اور الفاظ اسی کے ہیں سند ضعیف کے ساتھ۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے
تَعَاذَنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى مَنْ خَلَفَ
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے اس پر جو امام کے پیچھے ہو سہوہ کا سجدہ پس اگر
الْإِمَامُ سَهْوًا فَإِنْ سَهَا الْإِمَامُ فَعَلَيْهِ وَعَلَى مَنْ خَلَفَهُ رَوَاهُ الْبُزَارُ
امام بخاری نے روایت کیا اور اس پر بھی جو اس کے پیچھے ہیں اسکو بزار اور
وَالْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ عَنِ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَاذَنَ عَنِ النَّبِيِّ
ابن ابی شیبہ نے سند ضعیف سے روایت کیا۔ اور ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا
اللَّهُ تَعَاذَنَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يَسْلُمُ رَوَاهُ أَبُو
فرمایا کہ آپ نے ہر سہوہ کے لئے دو سجدہ ہیں سلام پھیرنے کے بعد اسکو ابو داؤد اور
دَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَاذَنَ اللَّهُ
ابن ماجہ نے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
عَنْ قَالَ سَجَدَ نَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا السَّمَاءُ
ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا سورہ اذات سمار اشقت میں
أَشَقَّتْ وَأَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
اور ابی ہاشم ربیع بن اسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
تَعَاذَنَ قَالَ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السَّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
فرمایا کہ عزمین سے سورہ ص اسکا سجدہ میں سے جن کا حکم کیا گیا اور میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اللَّهُ تَعَاذَنَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
وسلم کہ اس میں سجدہ کرتے تھے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵ حنفیہ کے نزدیک

ادن دون میں سے پہلا

سجدہ تلاوت کا ہے اور

دوسرا نماز کا ۱۲ مترجم غفرلہ۔

۱۵ واقعہ حدیث سنو

نفل کا ہے جیسا کہ مفصل

حدیث سے معلوم ہوتا ہے

جو ربیع بن عبد اللہ سے

روایت کی گئی ہے ۱۳

یہ امام شافعی وغیرہ کی دلیل

ہے کہ سجدہ تلاوت منقطع

اور امام صاحب کی دلیل وہ

حدیث ہے جسکو امام سلم نے

روایت کیا کہ حکم کے لئے اکرم

سجدہ کا پس انہوں نے

سجدہ کیا اور جنت میں داخل

ہوئے اور جب سجدہ کا حکم کیا

گیا ہے پس اگر سجدہ کو

میں تو میرے لئے دفع ہے

اور اس حدیث کا جواب یہ ہے

کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس نے

اس وقت سجدہ کیا تو یہ مکمل

وجوب فی الحال نہیں ہے بلکہ

عاسم ہے اور وہ میں

سجدہ کرنا جائز مع الکرہتہ

تشریح ہے ۱۲ مترجم غفرلہ۔

۱۵ سجدہ پر اگر اس حدیث

سے معلوم ہو کہ قرآن شروع

کے وقت جو سجدہ تلاوت تھے

ان پر آپ ضرور سجدہ کرتے

اور سب سامعین بھی۔ یہی

مذہب احناف ہے اور امام

شافعی وغیرہ جو سجدہ تلاوت

کے قابل نہیں اس رد ہوتا ہے ۱۱

تَعَالَى عَلَيْهِ سَجْدًا بِالْجَمْعِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 سورہ نجم میں سجدہ کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
 تَعَالَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْعُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ نجم پڑھی اسکو بخاری نے روایت کیا۔
 عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورہ نجم پڑھی۔
 تَعَالَى عَلَيْهِ الْجَمْعُ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهِمَا مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْلَانَ
 پھر اس میں آپ نے اسجدہ نہ کیا (حدیث متفق علیہ ہے۔ اور خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے)۔
 اللَّهُ تَعَالَى قَالَ فَضَلَّتْ سُورَةُ الْجَمْعِ لِمَسْجِدَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي
 روایت ہے کہ فضیلت دی گئی ہے سورہ جمع کو دو مسجدوں کی وجہ سے اسکو ابو داؤد نے مرسل
 الْمُرَاسِيلُ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ مَُوْصُولًا مِنْ حَدِيثِ عَقْبَةَ بْنِ
 میں روایت کیا اور اسکو احمد اور ترمذی نے مفصلاً حدیث عقبہ بن عامر سے روایت کیا۔ اور یہ روایت
 عَامِرٌ وَزَادَ مِنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيهَا فَلَا يَمُورُ أَهْلُهَا وَسَدَّ ضَعِيفٌ عَنْ عَمْرِو
 کہا کہ پس جو ادن دونوں کا سجدہ نہ کرے وہ ان کو نہ پڑھے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ اور عمر رضی اللہ
 اللَّهُ تَعَالَى قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا نَتَّبِعُ بِالْجَمْعِ مَنْ سَجَدَ فَقَدْ صَاحَبَ
 عنہ سے روایت ہے کہ اے لوگو بیشک ہم گذرے ہیں آیت سجدہ ۱۵ پر پس جس نے سجدہ کیا وہ حق
 وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا نَتَّبِعْ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رَأْيِ اللَّهِ تَعَالَى يُفَضِّلُ
 یا سنت کو پہنچا اور جس نے سجدہ نہ کیا اس پر کچھ گناہ نہیں اسکو بخاری نے روایت کیا اور اس میں یہ ہے
 السُّجُودُ لَا أَنْ تَسَاءَ وَهُوَ فِي الْمَوْطِ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 کہ اللہ تعالیٰ نے سجدہ فرض نہیں کیا مگر یہ کہ ہم چاہیں اور یہ روایت مرطابن نے روایت کی۔ اور ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسُّجُودِ قَرَأَ
 عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر قرآن پڑھتے تھے پس جب سجدہ تک پہنچتے تو تہنیر
 وَسَجْدًا مَعَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَبُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ بَكْرٍ
 کہتے اور سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے اسکو ابو داؤد نے ابی بسین سے روایت کیا جس میں یہ ہے۔
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ شَدِيدٌ خَرَّ سَاجِدًا
 اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ جب آپ کے پاس کوئی ایسا حکم آتا جو آپ کو سخت
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ النَّسَائِيِّ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 اور سجدہ میں گر پڑتے تھے ترمذی نے نسائی سے روایت کیا۔ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے
 قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ
 روایت ہے کہ جب سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم طویل سجدہ کیا پھر اٹھ کھڑا ہوا اور فرمایا کہ جب

سجدہ پر اگر اس حدیث سے معلوم ہو کہ قرآن شروع کے وقت جو سجدہ تلاوت تھے ان پر آپ ضرور سجدہ کرتے اور سب سامعین بھی۔ یہی مذہب احناف ہے اور امام شافعی وغیرہ جو سجدہ تلاوت کے قابل نہیں اس رد ہوتا ہے ۱۱

حدیث سے معلوم ہوا کہ
سید بن جابر نے سنن جریر سے
موسلم بن - ایسے ہی فقہین

مصر سے ہے ۱۲
عصر الخ اس حدیث سے
چار رکعت نماز عصر سے پہلے
پڑھنا بطور استحباب ثابت
ہوئی ہے جو موجب عظیم

۱۳ احمدی

کے نزدیک یہ نماز فرض مندرجہ
سے پہلے مستحب ہے مگر امام ابو
حنیفہ رحمہ کے نزدیک مستحب
نہیں - فقہار نے اس کی
علت تاخیر ہو جانا نماز مندرجہ

میں لکھا ہے اہل حدیث
اپنی دلیل میں یہ حدیث پیش
کرتے اور امام صاحب کی
دلیل ابو داؤد کی ملاؤں سے

روایت ہے کہ ابن عمر سے
ورایت کیا گیا دو رکعتوں
سے قبل مغرب فرمایا نہیں
دیکھا میں نے کیوں نہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
میں کہ پڑھتا ہوں ان کو اور
جواب اس حدیث کا اول تو
یہ ہے کہ یہ حدیث مذکور کے

معارض ہے لہذا امر مج کوئی
ثالث ہونا چاہیے اور حدیث
ابن حبان جو ذکر کیا جاتی ہے
اس میں تاخیر اس کی نہیں
کہ آپ نے نفل ہی پڑھے
تھے بلکہ برکات اس کے
پر اعتراض ہے کہ آپ نے قضاء

التواضع أشد تأملاً من على ركني الفجر متفق عليه
نوافل سے زیادہ سخت اور دئے ملے جبر کبری کے اوس سے جزئی دونوں رکعتیں پر (حدیث) متفق علیہ ہے اور مسلم نے
الفجر خير من الدنيا وما فيها وعن ام حبيبة أم المؤمنين رضي الله
لئے (دونوں سے) جزئی دونوں رکعتیں دنیا اور جو کہ اوس میں ہے اوس سے بہتر ہیں - اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
تعاظمها قالت سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه يقول من صلى
سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے جس نے نماز پڑھی
اشتی عشرة ركعت في يوم وليتي بي لخير بيت في الجمر رواه
بارہ رکعتیں ایک دن اور ایک رات میں تو بنایا جائے گا اوس کے لئے اوس کے بدلے ایک گرجت میں اوس کو مسلم نے
مسلم وفي رواية تطوعاً ولليتي بي نحوه وزاد اربعاً قبل الظهر ركعتين
روایت کیا اور ایک روایت میں (یوں ہے) کہ پڑھے نفل اور ترمذی کے لئے اوس کی سٹل ہے اور زیادہ کیا یہ لفظ کجا زہر سے
بعدها وركتين بعد المغرب ركعتين بعد العشاء وركتين قبل
پہلے اور دو رکعتیں اوس کے بعد اور دو رکعتیں بعد مغرب اور دو رکعتیں بعد عشاء اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے اور
صلاة الفجر والخمس عنهما من حافظ على أربع قبل الظهر أربع بعد
پانچون کے لئے ام حبیبہ سے (یوں ہے) جو حافظت کرے چار رکعت بر قبل فجر کے اور چار رکعت پر بعد فجر کے تو مسلم نے
حرم الله تعالى النار عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول
کر دیکھ اگر اللہ تعالیٰ اوس کے اور دوزخ - اور ابن عمر سے روایت ہے کہ ادا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو
الله صلى الله تعالى عليه وسلم رحمه الله امرأ صلى أربعاً قبل العصر رواه
اللہ تعالیٰ اوس مرد پر جس نے پڑھیں چار رکعتیں عصر سے پہلے اوس کو احمد اور ابو داؤد
أحمد وأبو داؤد والترمذي وحسنه وابن خزيمة وصححه
اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اوس کو حسن کہا اور روایت کیا اوس کو ابن خزيمة نے اور صحیح ثلثا اوس کو - اور علیہ
عبد الله بن مغفل الزبي رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى
بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
عليه السلام قال صلوا قبل المغرب صلوا قبل المغرب ثم قال في الثالثة
کہا نماز پہلو مغرب سے پہلے نماز چھو مغرب سے پہلے پھر نماز تیسری بار (یوں) اوس نے ہے
لئن شاءوا كهيت ان يتخذها الناس سنة رواه البخاري وفي رواية
جو چاہے وہ چاہے آئے آپ کے اوس کو بنا لیں لوگ سنت اوس بخاری نے روایت کیا اور ابن حبان کی
ابن حبان ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صلى قبل المغرب ركعتين
ایک روایت میں (یوں ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھیں اور
وليسلم عن ابي رضي الله تعالى عنه قال كنا نصل ركعتين بعد
النس سے (یوں ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر سجدے دو رکعتیں نماز پر آفتاب کے پسند

اصحیح سے الخواص میں

سے بھی چلتے گزری ہوئی
حدیثوں کی طرح معلوم
ہوتا ہے کہ آپ سنت فخر
بہت ہلکی پڑتے تھے تو یعنی
اُن میں چھوٹی قررت پڑھتے
۵۲ اسکو الخ اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ پہلی رکعت
سنت فخر میں سورت الفجر
اور دوسری میں قل ہوا اللہ
پڑھتے تھے اور یہ بھی
قررت قلیل ہی ہے ۱۲۔
۵۳ یفضل وقول آپ کا
بطور عبادت انہیں۔ بلکہ
آرام کے قصد کو تھا جیسا کہ
امام مالک بھی اسی طرف
گئے ہیں۔ کنذافی شریح
السعادت ورو المختار ۱۳
۵۴ محمد صلیات غفرلہ
ایک رکعت الخ بظاہر لعل
حدیث یہاں سے دو ترکی
ایک رکعت ہونے کا تسلل
کہ تین میں جو نہیں ثابت
ہوتا بلکہ مزید ہے کہ آپؐ
فرمایا کہ دن و رات میں نوافل
دو دو رکعت پڑھنے زیادہ
افضل ہیں اور جس نے نماز
و تراویح پڑھی ہو (اپنی
بیداری پر اعتما کے باعث
کہ ایسے آدمی کو دتر آخر
رات میں پڑھنے زیادہ
ثواب ہیں) کہ نوافل دو
دو رکعات پڑھ رہا تھا کہ
پسے طلوع فجر کا ڈر ہوا کہ

سُرُوبُ الشَّمْسِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَانَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا

اور حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم اہم کو دیکھتے ہیں کہ حکم کرتے اور نہ منع

وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا اللَّهُ تَعَالَى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

فرماتے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیکہ پڑھتے تھے:

وَمَا عَلَيْكُمْ أَلَّا يَخَافُوا الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ هَتَاكُنِي

اُن دو لکھن کو جو بار سب سے پہلے دیکھے گئے تھے۔ یہاں تک کہ میں کہاں تک تھی کہ سورہ فاتحہ پڑھنے لگی۔

اَوَّلُ اَمْرٍ اَبَامُ الْكِتَابِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِمْ اِنِى هُمْ بِرِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى

پڑھی یا نہیں (حدیث) سنائی گئی

اور ابوبکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان لیسے صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی رکعتی الفجر قل یا ایہا الکافرون
نے پڑھا دو نمون رکعتوں پر مشتمل قل یا ایہا الکافرون اور قل ہوامنم امدد مسکو ۵۷

۱۰۰

وَقَالَ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ
مُسْلِمٌ فِي رِوَايَتِهِ كَمَا - اِدْر عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْهُ فِي صَلَاةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

355

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ اصلى (یعنی البیضا) ضطج علی شقیفہ
 جب فجر کی دور کھین پڑھ لیتے توالہی داہنی کرٹ پر لیٹ تھ جاتے

و

۱۰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوا سُلُوكَ الْفٰسِقِیْنَ ۚ ذٰلِكَ سَبْعٌ مِّنْ اَمْرٍ لِّتُنْفَرُوْا عَنْهُمْ ۖ وَیَحْمِلُوْا زِنٰتَهُمْ فَاَنْقَضُوا صُبْحًا ۚ وَلَیْسَ لَهُمْ شِرْكٌ ۚ لَّئِنْ رَاَوْهُم بِطٰرٍ عَلٰٓتُهُمْ ۙ لَّیْسَ لَهُمْ كَلِمَةٌ ۙ وَّلَیْسَ لَهُمْ جَعْلٌ ۭ لِّمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَخَالِدًا

اللہ سے اللہ کا شہید کیا کہ اسے اچھا دار اور نیکو بنی صلوٰۃ علیہ وسلم نے جب پڑھ چکے کوئی تہنہ کہ درگشتین نماز صبح سے پہلے توبیخت جائے

فليضطربوا على جنودنا الذين رويهم

(۱) اور اپنی کردہ پر اسکو احمد اور ابرار دود اور تندی نے روایت کیا اور اس سے اسکو عجمی نقلایا

وَبْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ صَلَوةُ اللَّيْلِ مَنِّي مَنِّي فَإِنَّ أَخْيَسِي حَدَّ لَمْ يَصِدْ رَافِعَةً

راست کی تازہ دوا دے۔ میں کہیں جس جگہ دے کوئی قسم میں کا صبح ہو جانے سے تو بڑھی ایک کون گدے

و جلالہ کو بری و عاشق علیہ السلام و لکھنؤ

کہ دیندار بھی اوس کے لئے اس راہ کو نہ چھوڑے۔ چکی مشفق علیہ۔ اور لیکن جو کے لئے (ان کے لئے) اور اس کو

صَلَاةَ النَّاسِ وَالنَّاسِ مِنْهُمْ اَمْنًا وَنُورًا - السَّالِمِينَ

صَدَقَ الْبَيْتُ وَالْهَيْكَلُ مَعْنَى وَقَالَ الْمَسَارِيُّ هَذَا خَطُّ

[illegible]

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

البرکات سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جو اس کے لئے بہترین ہے، اس کے لئے بہترین ہے۔

Journal of Management Education 36(8) 907-924

۱۵ حق ہے الخراس

حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر واجب ہیں جو بھی قول امام ابو حنیفہ رحمہ کا ہے بخلاف صاحبین رحمہ کہ وہ سنت قرار دیتے ہیں۔ رکعات میں تین قول ہیں پانچ اور تین۔ ایک کا ہیں میں سے بروئے عقل ونقل احناف کے نزدیک تین کا قول معتبر ہے کہ غیر الامور اور سطحا۔ اور پہلی حدیث کہ دو رکعت کو ایک کی زیادتی سے ترک کر دیا کرو۔ ۱۶ کیونکہ واجب فرض سے کم ہوتا ہے اور سنت کو مراد طریقہ مسلوکہ ہے جو واجب و فرض سب کو شامل ہے اور اس کے وجوب کی دلیل ایک وہ حدیث ہے جسکو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نیا کی مہلت سے لئے ایک اونٹ کی جو عمر نعم سے بہتر ہے الخ اور دوسری حدیث وہ جواب داؤد نے مرفوعاً حدیث کی کہ وتر حق ہے پس جو تین پڑھے وہ ہم میں سے نہیں اور اس کی تعداد رکعات میں صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا جو کہ تین ہیں اس سے زائد نہ کہ چنانچہ امام بخاری نے روایت کیا ابو العالیہ سے دو رکعت کیا گیا اس پر اس نے کہا کہ جولوگ

وَسَلَّمَ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ أَخْبَرَنَا مَسِيْدُ بْنُ
 ابْنِ يُوْبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ لَوْ
 حَقَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مِنْ أَحَبِّ أَنْ يُؤْتِيَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمِنْ أَحَبِّ أَنْ يُؤْتِيَ
 بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمِنْ أَحَبِّ أَنْ يُؤْتِيَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْأَدْبَعُ
 لَا الزَّيْدِيُّ وَصَحَّحَ ابْنُ جَبَانَ وَرَوَّحَ النَّسَائِيُّ وَتَفَرَّقَ ابْنُ
 أَبِي طَالِبٍ خُذِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَيْسُ الْوُثَيْقِيُّ كَمَا لَمْ يَكُنْ يَكُنْ
 سِتَّةً سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالزَّيْدِيُّ
 وَحَسَنٌ وَالحَاكِمُ وَصَحَّحَ ابْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَامَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ انْظَرَوْهُ مِنْ
 الْقَابِلَةِ فَلَمْ يُجِزْهُ وَقَالَ ابْنُ خَشِيْتٍ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكَ لَوْ تَرَوَاهُ
 ابْنَ جَبَانَ وَنُخَارِجَةُ بْنُ حَدَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَمَّا كَمْ يَصَلُّوهُ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حَجِّ النَّعِيمِ
 قُلْنَا وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَوْ تَمَّ بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ
 الْفَجْرِ رَوَاهُ الْحَسَنُ وَالزَّيْدِيُّ وَصَحَّحَ ابْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْ أَبِي عَمْرٍو جَلَسَ خَوْفَهُ مِنْ

ابن جابر نے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر نماز سے بہتر ہے اور اس کی تعداد رکعات میں تین ہیں اس سے زائد نہ کہ چنانچہ امام بخاری نے روایت کیا ابو العالیہ سے دو رکعت کیا گیا اس پر اس نے کہا کہ جولوگ

حدیث سے بھی و ترون کا
تین رکعت ہونا ثابت تو

ہے اور یہ بھی معلوم ہوگا
رات کو گھڑے آپ چاہے

رکعت بھی نوافل ادا کرتے
اور یہ بھی معلوم ہو کہ حضور

علیہ الصلوٰۃ کی نیند وضو کو
نہیں توڑتی ۱۰

پس ختم الخ اس سے معلوم
ہوگا کہ آپ نے تمام رات

میں وتر پڑھے یعنی اول
اور درمیانہ اور آخر رات

طلوع فجر تک گو چاہے عشر
کے بعد طلوع فجر تک جائز

ہیں خواہ کسی وقت پڑھ
لے مگر دوسری احادیث

سے معلوم ہوتا ہے جو کہ
کو نہ جاگ سکے وہ پہلی

ہی رات میں پڑھ سکے
کہ قضا نہ ہو جائیں اگر ایسا

شخص ہو جو ضرور آخری
رات میں بیدار ہو جائے

اسکے لئے آخر رات میں
کا پڑھنا مستحب ہے ۱۱

مستحب ہو الخ اس حدیث کو
معلوم ہوگا کہ قیام رات

مستحب نہ واجب نہ ہے اگرچہ
آپ زجر فرماتے اور یہ بھی

معلوم ہوگا کہ جس عبادت
کو مقرر کر لیا ہو اس میں

نہ کرے اور اور سپرد و امانیت
خیال کہ جو موجب اجر

عظیم ہے اور یہ بھی معلوم

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ

روایت کرتے ہیں اپنے باپ کو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ہی ہے

فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَبُسْتِ لَيْتٍ وَتَحْتِ الْحَاكِمِ

پس جو نہ ادا کرے اس کو ہمیں نہیں ہے ہم سے اس کی ابو داؤد نے ایسی سند کو خرچ کی جو زہم سے اور حاکم نے اس کو

وَلَمْ يَشْأَهُدْ ضَعِيفٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ أَحَدٍ وَرَضِيَ

میں کہا اور اس کے لئے شاہد ضعیف جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احمد کے نزدیک - اور عایشہ رضی اللہ عنہا کو

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي

ہے کہا نہیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ کرتے رمضان میں اور نہ غیر رمضان میں عجیب رہ

رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى أَحَدٍ عَشْرَةٌ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ

رکعت پر کہ پڑھتے تھے چار رکعتیں پس نہ پوچھ ادن کی خوبی اور

حَسَنِينَ وَطَوِيلِينَ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حَسَنِينَ وَطَوِيلِينَ

ورازی کو پھر پڑھتے تھے چار پس نہ در یافت کر ادن کی خوبی اور ان کی درازی

ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَبْلَ أَنْ تَوْتِرَ

پھر پڑھتے تھے تین رکعتیں سلم حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھتے

قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي عَلَيَّ ثَلَاثَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي مُتَفَرِّقًا عَنِّي فِي رَوَاتِهِ لَهَا

بیشتر سو رہتے ہیں تو آپ نے فرمایا عایشہ کہ میں سوئی ہوں اور لیٹ نہیں سوتا (حدیث متفق علیہ) اور ان کی ایک

عَمَّا كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسُجْدَةٍ وَيُكْرَهُ رَكَعَتِي الْفَجْرِ

روایت میں عایشہ رضی اللہ عنہا سے (کون ہو) نماز پڑھ کر کے تھے رات سے دس رکعتیں اور وتر پڑھتے تھے ایک رکعت اور

فَإِنَّكَ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پڑھتے تھے دس رکعتیں فجر کی پس یہ تیرہ ہوتی ہیں - اور انہیں سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ

نماز پڑھتے تھے رات کو تیرہ رکعتیں وتر پڑھتے تھے ان میں سے پانچ کے ساتھ کہ نہیں بیٹھتے تھے

لَا يَحْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي الْخُرُوجِ وَهَذَا قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتِرَ

کبھی رکعت میں اگر ان کے آخر میں اور انہیں سے روایت ہے کہ تمام رات کو وتر کیا کرتے تھے رسول خدا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا فِي الْفَجْرِ فَاثْنَتَا وَتَوَدُّ إِلَى الشَّحْرِ مُتَّفِقًا عَلَيْهِمَا وَكَانَ يُصَلِّي

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو دو رکعتیں پڑھتے تھے فجر اور دو رکعتیں (حدیث متفق علیہ) اور جب اللہ

اللَّهُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تُكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ مُتَّفِقًا

لے عبد اللہ دست ہو مثل فلان شخص کی کہ یہ رات کو جاگتا کرتا تھا پھر اوسو رات کا جاگتا چھوڑ دیا متفق علیہ ہے -

حدیث سے بہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وتر سنت واجب

جو قول صاحبین و بعض

اکثر کہتے ہیں مگر واجب اور فرض

تو اس سے بھی زیادہ محبوب

ہوتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا

کہ آخری نماز رات میں کی

وتر ہو ۱۲ ۱۳ دو وتر الیٰ

یعنی ایک رات میں دو وتر

نہیں بلکہ ایک ہی دفعہ پڑھ

جاتے ہیں یہ نہیں کہ پہلے

پہلی رات میں پڑھ کر پھر

آخری میں بھی پڑھے یہ نہیں

ہو سکتا ۱۴ ۱۵ وتر

الخ اس سے بھی معلوم ہوا کہ

وتر میں رکعات ایک سلام

سے ہیں جو یہی قول احناف

ہے ۱۶ ۱۷ ترا کے

الخ اس سے معلوم ہوا کہ وتر

کا آخر وقت تا طلوع فجر ہے

اگر قبل صبح صادق نہ پڑھ سکو

پھر وتر قضا ہو گئے ۱۸ ۱۹

پڑھے الخ اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ وتر واجب ہیں

چو کہ ان کے فوت ہو جانے

پر ان کے قضا کر لینا حکم

ہے ۲۰ ۲۱ یہ زیادہ

الخ اس حدیث سے صریح

دہی تفصیل شامت ہوتی

ہے جو صنف طہ کے تہ

۲۲ ۲۳ میں نہ گور ہوئی کہ آخر

رات میں یقینی جانے والے

کو آخر شب وتر پڑھنے افضل

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَوْتَرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ فَإِنَّ اللَّهَ يُرْجِي لَوِ تَرَوَاهُ خَمْسَةً وَخَمْسِينَ

کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر سے دوست لے رکھتا ہے وتر کو اسکو پانچون نے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح کہا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ جَبَلُ الْخَصْلُوتِ بِاللَّيْلِ وَتَرَا

اور ابن عمر سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں بنی صلعم سے فرمایا کہ وہ اپنی اخیر کی نماز رات کو وتر (حدیث)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ طَلْحِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ تَرَا

متفق علیہ ہے۔ اور طلح بن علی سے روایت ہے کہ اسناد میں نے رسول خدا کو فرماتے ہوئے کہ ایک رات میں دو

لَيْلَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثُ وَخَمْسَةً وَخَمْسِينَ عَنْ أَبِي زَكَبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

وتر نہیں ہیں بلکہ اسکو احمد اور بیہون نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کی تصحیح کی۔ اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ

يُؤْتِي سَبْعَةَ أَسْمَاءٍ لَكَ أَهْلًا وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَهُوَ

بھ رسول خدا صلعم وتر پڑھے ہی ساتھ سب اسم ربک الا علی اور قل یا ایہا الکافرون قل هو اللہ احد کو روایت کیا

أَحَدٌ أَبُودَاوُدَ وَالتَّسْلِي وَزَادُوا لَيْسَ لَكَ فِي الْخَيْرِ كَيْفَ أَبُودَاوُدَ وَالتَّسْلِي

اسکو احمد اور ابو داؤد اور تائی نے زیادہ کیا تائی نے اور سلام آہن پھیرتے ہیں آخر میں ابو داؤد اور تائی

فَخَوَّاهُ عَنْ عَائِشَةَ وَفِيهِ كُلُّ سُورَةٍ فِي رُكْعَةٍ وَفِي الْخَيْرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

کے لئے اوسکی مثل ہے عایشہ رضی اللہ عنہا سے اور اوس حدیث میں (ہوں ہے) کہ ہر سورت ہر رکعت میں اور اخیر رکعت

وَمُعَوَّذَاتَيْنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخَذَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْتَرُوا قَبْلَ أَنْ تَصْبُحُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ جَبَلٍ وَابْنُ دَرَكٍ

وتر یہ صبح کرنے سے پیشتر روایت کیا اسکو مسلم نے اور ابن جہان کے لئے (ہوں ہے) جو مختص ہوا ہے

الصُّبْحِ وَلَمْ يَتَرَفَّ وَلَا تَرَكْ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَا عَنِ ابْنِ

صبح کو اور نہ تر پڑھے ہوں اوس کے لئے تو اس کے لئے وتر نہیں۔ اور انہیں کو روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أَوْتَرِي فَلْيَصِلْ إِذَا صَبَّحَ أَوْ ذَكَرُوا أَنَّ خَمْسَةَ أَلْفِ التَّسْلِي عَنْ جَابِرِ بْنِ

نے جو مختص سو جائے وتر سے یا پھول جا دی اسکو جائیکہ پڑھے تھے جب صبح ترے یا یاد کرے اسکو پانچون نے یا سوائی کے

اللَّهُ تَعَالَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ مِنْ خَيْرِ اللَّيْلِ فَيُؤْتِرُ

روایت کیا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کسی کو نہ اٹھا

أَوَّلَ مَنْ جُمِعَ أَنْ يَقُومَ الْخَيْرَ فَيُؤْتِرُ خَيْرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ

آخر رات کی قیامت کے کہ وتر پڑھے اول رات میں اور خیر اللہ کے کہنے کی تو چاہیے کہ وتر پڑھے آخر رات میں کہ کہہ نماز

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي سَلَامٍ وَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

تر رات کو شامت وہ لکھ ہے اور یہ زیادہ بہتر ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں فرمایا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

فجر سے رات کے نوافل اور دو رکعت
 خفت ہو جائے ہیں جن میں کو
 صرف دو رکعتوں کا ٹوٹنا واجب
 ہے باقی کا مسح نیز یہ بھی
 معلوم ہو چکا ہے ایسے متغیر وقت
 جاگ اٹھ کر جس میں صرف
 دو رکعت ہو سکتا ہے نہ باقی نوافل
 تو صرف دو رکعتوں کو پڑھنے والا
 زیادہ الخ بعض حصہ
 اس روایت حضرت عائشہ رضی
 سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور
 علیہ الصلوٰۃ والسلام چاشت
 کے نوافل چار رکعت بھی اور
 جمعہ پر اٹھنے والے چاہتا زیادہ
 بھی پڑھتے تھے جیسے ایک بار
 مسئلہ حدیثوں کے ثابت ہوتا
 ہے کہ آپ نے آٹھ بار وہ رکعت
 بھی پڑھی ہیں۔ اور درمیان
 حدیث سے معلوم ہوتا ہے
 کہ سفر سے دہلی کے علاوہ
 آپ نوافل چاشت پڑھتے تھے
 اور آخر حدیث سے معلوم ہوتا
 ہے کہ آپ کو اپنے چاشت
 کی نماز پڑھنے سے بھی نہیں دیکھا
 گو میں پڑھتی تھی۔ یہ حصہ ثانی
 باقی روایتوں کے خلاف ہو
 اسے اس پر عمل کیا جائے کہ
 پہلے انہیں اس بات کا علم نہ تھا
 تو جب ان کو معلوم ہوا۔ تو
 پھر نماز چاشت حضور علیہ
 الصلوٰۃ والسلام روایت یحییٰ یا اپنے
 عائشہ رضی سے سامنے ان ہام
 میں نماز چاشت نوافل ہو گئی
 بارہ الخ اس روایت
 سے بلکہ رکعت نماز چاشت ثابت
 ہوتی ہے یعنی کبھی چار اور کبھی
 بارہ اور کبھی آٹھ پڑھتے تھے
 الخ الخ اس روایت
 حضرت عائشہ رضی سے آٹھ رکعت
 چاشت ثابت ہوئی ہیں چونکہ
 روایت اول حضرت عائشہ رضی
 میں یہ جگہ بھی تھا کہ چار رکعت
 پڑھتے اور کبھی زیادہ بھی
 پڑھتے بارہ الخ لہذا کو منظور
 اس روایت سے چاشت ثابت ہوا
 چاہے کہ حضرت عائشہ رضی سے
 یہ روایت ثابت ہوئی ہو یا نہ ہو
 لیکن اس روایت سے ثابت ہوا
 ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 نماز چاشت نوافل پڑھتے تھے

۱۳۔ مسلمانوں کی طرف سے جو بعض قصبات و غیرہ میں لوگوں نے مسلمانوں کی برائیوں سے وہ غمزدہ و نا قابل قبول خلافِ حدیث کیجئے ہیں۔

عَلَيْهِمْ قَالِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوُشْ

فرمایا جب یہ مطلق ہو جائے تو ہر نماز رات کی اور دن کے چلے گئے لہذا دتر پڑھ لیا کرو علیہ وسلم سے

فَاَوْتُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَارَاهُمُ الْيَوْمُ مِنَ عَمَلِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

عسکری سے پہلے اسکوڑی نے دوا کیا۔ اور عابدی رشتی اللہ سے دوا کر کے رکھے

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا مِنْ رَبِّهِ فِي حُلَّةٍ خَضْرَاءَ

سواء اللہ رواۃ مسلم و لہ عنہا انہما سیکت ہل کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اور ادا کیے لئے اذن سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

Handwritten musical notation on a five-line staff. The notation includes various note values, including minims, crotchets, and quavers, along with rests. The ink is dark and the handwriting is fluid, typical of 18th-century manuscript notation.

چاشت کی نماز پڑھتے تھے اور یوں نے کہا نہیں مگر جب آتے اپنے سفر سے اور کمرے کے لئے عیاشی رنٹ سے (روان)

رسول الله صلى الله عليه وسلم

جی ہے کہ بہنیں دلچسپا میں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ کر نماز پڑھتے ہوں چاشت کی نفل کہلی اور میں انکو ہر روز پڑھتا ہوں

رَبِّدِينِ ارْتَمِ رَحْمَةً لِّلَّهِ تَعَاذُنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اور میری اہم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غار اودن لوگوں کی

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لعلکم تفلحون

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھے، چاشت کی بارہ رکعتیں تو

عشرة ركعت بنى الله لك قصرًا في الجنة رواه الترمذي واستغبر عن

بنا دیا اللہ تعالیٰ اوس کے لئے ایک محل جنت میں اسکو ثمری نے روایت کیا اور غریب بتلایا۔

عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وآله عليّ بيتي

یہ ہے کہ اگر وہ اس کے لئے تیار ہو جائے تو اس کی مدد کر دے گا۔

(۱) یہ ہے کہ اگر وہ اس کے لئے تیار ہو جائے تو اس کی مدد کر دے گا۔

فصلی الھے ثانی رعایت رواہ ابن جہان فی عجیب باب صدقہ
کی تمار پڑھی آگے سے کہتے ہیں اس پر ابن جہان نے اپنی صحیحین روایت کیا۔ باب تمار جماعت اور

وَقَالَ لَهُمْ خُذُوا هَذِهِ السَّيْفَ فَإِنَّ فِيهَا بَلَدًا كَثِيرًا مِّنَ السَّيْفِ

اجماع علماء مسلمین عبد اللہؑ کے لیے رسول اللہ ﷺ کے نام پر ان کے

11

فہرست کتب و رسائل

SECRET

[illegible]

وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَلَكَ الْبُنَّارُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ رَجُلٌ عَنْ

کہ بچیں جو اور اسی طرح نگاری کے لئے ابرسید سے روایت ہے اور کہا درجہ کا لفظ (پکائے جڑے گی) - اور بہتر

الْبِيْهَمِ نَزْرَةً رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرْجُوَ فَيُخَيَّبَ لِمَ أَهْمِي

[illegible]

سبحانہ کہ دران نماز کہ پیش از آنکه بچرخد اگر دین کسی کو کہ در نماز چرخد پھر عاقلان ایسے لوگوں کی طرف جو نہ جانے

ہوں مزار میں تو ان کے گھر دن کو جلا دوں

قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان کر

اگر جان کنوں ادین میں کا بیگم دہ یاد گچا مولیٰ دہ یاد دہ گھولن الجھون کو
 اے جان کنوں ادین میں کا بیگم دہ یاد گچا مولیٰ دہ یاد دہ گھولن الجھون کو

متفق علیہ ہے اور الفاظ، بخاری کے ہیں۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ اس مفسر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وہ کے لئے علیہ السلام افضل الصلوٰۃ کے مبارک وقتیں صلوٰۃ الجشاء وصلوٰۃ
وسم کے زیادہ و نگران گذارنے والی نماز صلوٰۃ تھوون پر نماز عشاء اور صبح کی ہے کہ

اور ان جان لیوے کو کیا کچھ ہے ان غاروں میں تو البتہ آستے و دامن میں آگے سینہ باموسن یہ کہیں کہیں نہ پاؤ گے (یعنی علیہ السلام)

اور انہیں سے روایت ہے کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاس ایک آدمی نامی سگھ اور عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہودی مسیح فریضہ لاہوتی دعاہ فقال هل سمع الیہذا
 تیرے لئے کوئی لایا والا کہ ہے مجھ کو سمجھ میں تو رسول خدا صلعم نے اسکو جھٹلایا پس جب وہ واپس ہو گیا تو بولیا اوسکو اور فرمایا

بالصلوة قال نعم قال فليجب وأهـ مسلمون ابن عباس رضي الله عنهما

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ قَالَ مَنْ مَعَ الْيَتَامَى فَلَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ

صلوة لئلا من عبد ربه ابن ماجه والدارقطني وابن حبان والحاكم
 ابن مكيه عزريه اسنو ابن ماجه اور دارقطني اور ابن حبان اور الحاكم نے روایت کیا

اور اسکا اسناد و مسلم کی شرط کے موافق ہے۔ لیکن انھیں اس کے حقوق و امتیاز کو توڑنا چاہیے۔ اور اس کا یہ

۱۵ پڑھو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی نماز پڑھ کر جماعت کے پاس حاضر ہو جائے اور وہ وقت ایسے ہوں جن میں داخل کر دینے میں تو امام کے ساتھ یہ نیت نفل شرع رخصت اس کے نفل ہو جائے

۱۶ پیروی لڑے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کی پیروی مقتدی لوہر حال کرنی چاہیے کہ امام کی تکبیر و رکوع و سجود بغیرہ کے بعد خود یہ کام دے۔ لیکن آخر میں پیروی ہے کہ امام بعد سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں۔ یہی نسخ ہے ۱۷

۱۸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے متصل وہی مقتدی کھڑے ہوں جو ذی علم سجدہ عاقل بالغ ہوں تاکہ وہ سرے کمر درجہ کے پیچھے کھڑے ہوں کہ اگر امام کو نعتہ یا خلیفہ بنانے وغیرہ کی ضرورت پڑے۔ تو پیچھے والوں کو یہ کام لے ۱۲-۱۳-۱۴

اللھم اغفر لکاتبہ وللمن سجد فیہ ولوالدیہم اجمعین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن اسود رضی سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عَلَيْهِمْ صَلَوةُ الصَّيْحَةِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا إِذَا

صلی اللہ علیہ وسلم جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ چکے تو اچانک آپ دو آدمیوں کے ساتھ

ہو برجلین کہ یصلیا فدا عابرا ما ترعد فرائضہما فقال لہما ما منعکم

میں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پس آپ نے ان کو پکارا پس وہ لائے گئے اس حال میں کہ ان کی

ان تصلیا معنا قال قد صلیت فی رحلتنا قال فلا تفعلوا اذ صلیت

شاہد کا گوشت کا پیرا تھا پس آپ نے ان کو فرمایا کہ کس چیز نے منع کیا تم کو اس سے کہ نماز پڑھو گے اس کے ساتھ تو انہوں نے

فرحکم ثم اذکم الامام ولم یصل فصلیا مع فانیہا لکم نافلا رواہ

جب ہم نماز پڑھ چکا کہ اپنے رکوع پر پھر باد امام کو اور نہ پڑھی ہوا اس نماز پڑھو گے اس کے ساتھ کیونکہ (دوسری نماز)

احمد الفظال والثلاث وحتی التزم وان جبان عن ابی ہریرۃ

تمہارے لئے نفل ہو جائے گی اور اس کا احمد نے روایت کیا اور الفاظ اسی کے ہیں اور ترمذی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کی تصحیح

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکم جلیل لکم ما جعل

اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ نماز پڑھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہیں کہ امام اسنے ہی کہ اسی کی پیروی ملے

الامام لیوتہ بہ فاذا التزم فکبروا ولا تکبروا حتی یتکبروا اذ کعبہ فاکعبوا

کی جائے پس جب وہ تکبیر کے وقت بھی تکبیر ہو اور نہ تکبیر کہو جب تک وہ تکبیر نہ کرے اور جب رکوع کرے تو رقع

ولا ترکعوا حتی یرکعوا اذ قال سمع اللہ لیس حمدا فقولوا اللہم ربنا لک الحمد

کر دو اور نہ رکوع کرو جب تک وہ نہ کرے اور جب کو سمع اللہ لمن حمدہ تو کہو اللھم ربنا لک الحمد

واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتی یسجدوا فاذا صلی قاعا فصلوا

اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور نہ سجدہ کرو جب تک وہ نہ کرے پھر جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھو

قیاما واذا صلی قاعا فصلوا قعودا اجمعین رواہ ابو داؤد وھذا

اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو سب بھی بیٹھ کر ادا کرو اس کو ابو داؤد نے روایت کیا

واصل فی الصیحین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس کی اصل صحیحین میں ہے۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فی اصحابہ تاخر ا فقال تقد موافقوا

وسکتے اپنے صحابہ کو (جماعت کے اندر) پیچھے کھڑا ہوتا دیکھا تو فرمایا کہ آگے آ جا کر دو اور میرا اقتداء کیا کرو اور

لی ولیا تم یلمز بعد کم رواہ مسلم عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہما

تمہارا اقتداء تمہارے ساتھ پیچھے کے لوگ کیا کریں اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اور زید بن ثابت رضی سے روایت ہے کہ کہا کہ خلیفہ

عن قال جبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجة محصفة فصل فیہا فقتبہم

کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز کا سا حجرہ پس اس میں نماز پڑھی میں لوگ آپ کی تلاش میں ہوتے

یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی روایت صحیح ہے اور اس کی روایت صحیح ہے

عہ بیٹھ کر امام کی متابعت ہی نماز پڑھنا دوسری امامیت سے منہ پر پائی جاتا ہے۔

۱۵ فرض الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ فرض الخ

کے علاوہ باقی سنت و

نفل نمازین گہروں میں طبعی

فرض میں ۱۲ ۱۳ دراز

الخ اس حدیث سے معلوم

ہوا کہ نماز فرض میں اتنی

مقدار قوت مسنونہ پڑھی

جائے جو مقتدیوں پر

شان و شکل نہ گزرے

کیونکہ زیادہ لمبائی پر آپ

نے معاذ پر سخت زجر

کیا ۱۲ ۱۳ میں لوگ

حضرت ابو بکر رضی کی حرکات

دیکھ کر امام کی پیروی کرتے

تھے اور مرض موت میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی خود امام ہوئے لوگ بھی

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۲ مترجم غفرلہ ۱۳

ہلکا الخ اس حدیث سے

حدیث حاشیہ سلمیٰ

تفصیل معلوم ہوتی ہے

کہ باجماعت نماز میں یوں

کے حال کا ضرور خیالی

کیا جائے اور اگر تنہا

نماز پڑھے تو جس طرح

اس کی مرضی ہو ۱۲-۱۳-

اللھم اغفر لکاتبہ

ولمن سعى فيه و

لوالد یھم اجمعین

امین ثمر ۲ ملین

یارب العلمین

اللّٰهُ رَجُلٌ فَجَاؤُا يَصَلُّونَ بِصَلَاةِ الْخَدِيثِ وَفِيهِ أَفْضَلُ صَلَاةٍ

اور اگر آپ بھی نماز پڑھنے لگے آخر حدیث تک اور اسی حدیث میں (ابو بکر) ہے بہتر نماز آدمی کی اپنے گہروں سے

الرَّعْنِ فِي بَيْتٍ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَانَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ماسوا فرض الخ کے (حدیث) متفق علیہ ہے اور جابر رضی سے روایت ہے کہ معاذ نے اپنے ساتھیوں کو

صَلَّيْ مَعَاذُ بِأَحْسَنِ الْعِشَاءِ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عشاء کی نماز پڑھا ۱۴ پس دراز کی گہر تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْكُمْ وَأَنْ تَزِيدَ أَنْ تَكُونَ بِمَعَاذٍ مَتَانًا إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَأَقْرَأْ بِشَرِّ

کیا ارادہ کرتا ہے تو اسے معاذ کہ ہو وقتہ میں ڈالنے والا لوگوں کو جو اب امام بنے تو لوگوں کا تو پڑھا کر سورہ دھن

وَضْعُهَا وَسَيِّئُ اسْمِ رَبِّكَ لَا عَلَا وَأَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلُ إِذَا بَغَضَ

وہیما اور سب اسم ربک الاعلا اور اقرا باسم ربک اور واللیل اذا بغض (حدیث)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَانَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قِصَّةِ صَلَاةِ رَسُولِ

متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں اور عائشہ رضی سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ رِضٌ قَالَتْ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ

وسلم کے لوگوں کو نماز پڑھا تاکہ میں جیکو آپ بیمار تھے کہ آپ تشرف لائے آپ یہاں تک کہ

عَنْ سَيَّارٍ أَيْ بَكْرَةَ فَكَانَ يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَامًا لِيَقْدِرَ

بیشتر سے ابابکر رضی کی باتیں جانتا ہے لوگوں کو نہ بیٹھ کر نماز پڑھائے کہ ابوبکر بکھڑے ہو کر پڑھتے رہے کہ اقتدا کرتے

أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَبَقِيَّةِ النَّاسِ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ

ابو بکر رضی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اقتدا کرتے تھے لوگ نماز ابو بکر رضی اللہ عنہ کا (حدیث)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

متفق علیہ ہے ۱۵ ۱۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ قَالَ إِذَا أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيَخُوفُ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ

جب امام بنے کوئی تم میں کا لوگوں کا تو جانتے کہ ہلکا کرے (نماز کو) کیونکہ ان میں چھوٹے (بچے) ہیں اور

وَالضَّعِيفَ وَذَلِكَ حَاجَةٌ فَإِذَا صَلَّيْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ مُتَّفَقٌ

بورہ اور ضعیف اور ضرور تمہارا ہی اور جب تنہا پڑھے تو پڑھے جس طرح چاہے (حدیث) متفق علیہ

عَلَيْهِمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبِي جُنْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ہے اور عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے کہا میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا قَالَ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنِ حَلَمًا وَلْيُؤْذِنِ

یاس نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سے فرمایا ہے جب آجائے وقت نماز کا تو چاہئے کہ اگر ان پڑھے کوئی

أَكْذَرُكُمْ قُرْآنًا قَالَ فَنُظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرُ قُرْآنًا مِنِّي

تم میں کا اور چاہئے کہ امام بنے تم میں کا اگر دوسرے قرآن کے کہیں غور یا انہوں نے میرے قرآن کوئی زیادہ

میں نے نابالغ کی امامت
جائز ہو نیچر استدلال نہیں
ہو سکتا اس لئے کہ اس واقعہ
کی خبر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہیں ہوئی ورنہ
آپ ایسی نماز کے اعادہ کا
مفتوح حکم فرماتے جس میں
امام کی وجہ سجدہ کی حالت میں
کل جہانے جیسا ابوداؤد
کی مفصل روایت میں ہے
اور اعلیٰ کا کہیں ذکر نہیں
معلوم ہوا کہ آپ کو اس کی
اطلاع نہیں پہنچی ۱۲ اشعری
۱۳ امام صاحب کی
نزدیک ایک سنت کا جاننے
والا مقام ہے قاری پلوی
کی دلیل رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کا حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم
فرمانے حالانکہ اس میں
ابن کعب بھی موجود تھے
جو قاری زیادہ متبع اندر
حدیث کا جواب یہ ہے کہ ابوبکر
کی امام بنانے کا واقعہ اشعری
جہان نے اسی پر عمل کرنا بہتر
ہے ۱۲ اشعری
اس حدیث سے صفوں کا
سید عالم کا ہونا ثابت
ہوتا ہے مگر وہوں کو برابر
لکھو اور مؤلف سے اس کو برابر
برکھ صف سیدھی ہو جاتی ہے
چونکہ مذہب احناف ہے
نہ کہ کچھ کچھ سے باز کر

فَقَدْ مَوْنِي وَأَنَا ابْنُ سَيِّدٍ أَوْ سَبْعِ سِينِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
قرآن میں مجھ سے لہذا مجھ کو آئے کر دیا انہوں نے لہذا حالانکہ میں چھ یا سات سال کا تھا اسکو بخاری نے اور ابوداؤد
وَالنَّسَائِيُّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
اور نسائی نے روایت کیا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ كَانُوا
نے امام بنے قوم کا اچھا ملے پڑھنے والا انہیں کا قرآن شریف کو پس اگر اچھا پڑھنے میں
فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءٌ فَاعْلَمْ بِالْسَّنَةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السَّنَةِ سَوَاءً فَاقْدَمْ
سب برابر ہوں تو زیادہ جہانے والا او میں کا سنت رسول کو پھر اگر اس میں بھی برابر ہوں تو وہ جو ہجرت میں مقدم
هَجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً فَاقْدَمْ سَلَامًا وَفِي رَوَايَةٍ سَيِّئًا وَلَا
ہو اور اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو وہ جو سلام میں پرانا ہو اور ایک روایت میں ہے کہ عمر میں جو پرانا ہو
يَوْمَ تَجْعَلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانٍ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتٍ عَلَى تَكْوِينِهِ
امام بنے کوئی شخص دو مرتبہ شخص کا اسکی سرداری کی جگہ اور نہ بیٹھے آدمی دو مرتبہ شخص کے گھر میں اسکی مخصوص جگہ
بِأَذْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَا بِنَاجِيَةٍ مِنْ حَبِيبٍ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
ابوداؤد کی اجازت سے اسکو مسلم نے روایت کیا اور ابن ماجہ کی حدیث جابر سے (بول ہے) اور نہ امام بنے عورت مرد کی اور نہ
زَجَلًا وَلَا أَعْرَافِيٍّ مَهْجَرًا وَلَا فَاحِرًا وَمِنْ أَسَادَةِ وَادِ عَنْ أَنَسِ
دہقان جابر کا اور نہ بدکار ایمان دار کا اور اس کی اسناد درویش ہے اور انس
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ قَالَ صَوِّفُوا
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیک سنو کہ روایتی صفوں اور مردوں کی
وَقَارِئُوا بَيْنَهُمَا وَحَادُوا بِالْأَعْنَاقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَحُجَّابُ بْنُ
کہ اذن کے درمیان اور برابر رکھو گردنوں کو اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان
حَبَابُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
نے اسکو صحیح بتایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
لِللَّهِ تَعَالَى خَيْرُ صُفُوفٍ الرِّجَالُ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ
علیہ وسلم نے بہتر صفوں کے مردوں کی پہلی اونہیں کی ہے اور شران میں کی آخر اونہیں کی ہے اور
صُفُوفٍ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ
مردوں کی بہتر صف بچوں اونہیں کی ہے اور بدتر اونہیں کی پہلی اونہیں کی ہے اور ابن عباس رضی اللہ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ ذَاتَ
سنت سے روایت ہے کہ نماز میں نبی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات
لَيْلَةٍ فَمَنْتَ نِسَاءً فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَتَأْتِي مِنْ
تین تین آگے ایسی اونہیں کی ہے

۱۵ پسند الخ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ
جس قدر جماعت زیادہ
ہوگی زیادہ ثواب ہوگا ۱۳
۱۶ معلوم ہوا کہ امت
عورت کی عورتوں کے لئے
درست ہے جیسا کہ مولانا
عبدالحیؒ نے مسک محقق
کے اندر لکھا ہے اور اسکو
لئے ان کا رسالہ شفعہ
انبیاء راجی جماعت الناس
کا ہے ۱۲ مترجم غفرلہ
۱۷ اس سے معلوم
ہوا کہ نبیؐ اگر عطا طہو
قواور کا امام بننا جانتا تو صحیح ہے
۱۸ جسے الخ اس
حدیث سے معلوم ہوا
جو شخص یمالت ایمان
فوت ہوا اور کا جنازہ
پڑھا جائے اور جو شخص
ایمان رکھتا ہوا کے
پیچھے نماز جائز ہے خواہ
فاسق و فہم ہی کیوں
نہ ہو۔ لیکن اس کے
سلامہ متقی علول امام
ملنے پر متقی کے پیچھے
فضل ہے۔ فاسق وغیرہ
کے پیچھے غیر افضل ۱۲
اللهم اغفر
لکاتبہ ولین
سعی قیہ ولوالدہم
اجعین۔ امین۔

عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَازُ مَرْدٍ كِي مَرْدٍ سَاحَتْهُ زِيَادَةُ بَهْتَرِي

أَنْكِي مِنْ صَلَوةٍ وَحَدِّهِ وَصَلُوةٍ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَنْكِي مِنْ صَلَوةٍ مَعَ

اَوْ سَكِي تَنَهَا نَمَازُ سَاحَتْهُ نَمَازُ بَهْتَرِي سَاحَتْهُ نَمَازُ بَهْتَرِي سَاحَتْهُ نَمَازُ بَهْتَرِي

رَجُلٍ وَمَا كَانَ أَكْثَرُ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

بُرْهَانِي سَاحَتْهُ اَوْ حَقِيقَةُ زِيَادَةُ بَهْتَرِي سَاحَتْهُ اَوْ حَقِيقَةُ زِيَادَةُ بَهْتَرِي

وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّاحُ ابْنِ جِبَانَ وَابْنُ أَبِي وَرْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ابْنُ

اَوْ رَسَائِي سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَأَمَّا هَؤُلَاءِ أَنْ تَوَافُرَ أَهْلُ إِسْكَوَابُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّاحُ

نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي خَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي خَالٍ

بِتَابَا وَصَحَّاحُ ابْنِ جِبَانَ وَابْنُ أَبِي وَرْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

اسْتَحْفَافُ ابْنِ أَبِي خَالٍ مَكَتُومٍ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ أَعْيَى رَوَاهُ أَحْمَدُ أَبُو دَاوُدَ

خَلِيفَةُ نَبَايَا ابْنِ أَبِي خَالٍ مَكَتُومٍ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ أَعْيَى رَوَاهُ أَحْمَدُ أَبُو دَاوُدَ

نَحْوَهُ ابْنُ جِبَانَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ أَبِي خَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَيَّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي

وَصَلُّوا أَخْلَفَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ

اَوْ نَمَازُ بَهْتَرِي سَاحَتْهُ اَوْ نَمَازُ بَهْتَرِي سَاحَتْهُ اَوْ نَمَازُ بَهْتَرِي

وَحَنَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اَوْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلْقَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ

وَصَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلْقَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ

كَأَيِّصْنَعُ الْإِمَامُ رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ بَابُ صَلَاةِ السَّافِرِ

اَوْ نَمَازُ بَهْتَرِي سَاحَتْهُ اَوْ نَمَازُ بَهْتَرِي سَاحَتْهُ اَوْ نَمَازُ بَهْتَرِي

وَالرَّيْضِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا فَرَضْتُ الصَّلَاةَ

اَوْ رَسَائِي سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي

رَكْعَتَانِ فَوُتَّ صَلَاةَ السَّفَرِ أَمَّتْ صَلَاةَ الْحَضَرِ مَثَوُوعًا عَلَيْهِ وَبِالْخَارِ

اَوْ رَسَائِي سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي سَاحَتْهُ اَوْ رَسَائِي

جو ہر جمعہ کرتے ہر روز
پر دلالت کرتی ہے اس کو
حقیقی جمعہ کہنا مراد نہیں ہے
اس آیت شریف کے کہ
إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا بَاقًا
مُتَوَقِّفًا۔ کہ مومنوں پر
ہر نماز اپنے اپنے وقت میں
فرض ہے اور یہاں مجازی
و صورتی جمع مراد ہے کہ یہ
وقت سفر یا جنگ کا تھا کہ
بوجہ ضرورت ایک نماز کو
مؤخر کر کے پڑھتے تھے کہ
اس کے ادا کرتے دوسری نماز
کا وقت داخل ہوجاتا تو اسے
بھی ساتھ پڑھ لیتے تاکہ
زراعت سے سفر یا جنگ کا
اشتغال کمین ۱۲۔ ۱۳
الذیہ حدیث بھی حدیث
اولیٰ کی طرح وارد ہے جس
تقریب غزوہ معلوم ہوئی ہے
کہ بوقت جنگ ضرورت کی
لئے جمعہ از روئے صورت
کرتے تھے۔ ورنہ حضور صلی
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
سے عنایت آیت شریف
کیسے ممکن تھا حالانکہ کتاب اللہ
میں وارد ہے کہ اِنَّكَ لَعَلَّ
خَلْقٍ عَظِيمٍ کہ آپ
کما حقہ عالم فرمان مہید
ہیں۔ گویا وہ آپ کی خصال
مبارک ہی ہونگی مین ۱۲۔
اللہم اغفر لہم و لمن سواہ

تَمَنَّى عَشْرَةً وَلَا غَرْجَ لَهُ أَقَامَ بِتَبُوكَ عَشْرِينَ يَوْمًا يَقْصِرُ الصَّلَاةَ
سے روایت ہے کہ اٹھارہ روز اور نو گنے چار روز سے (دیں گے) کہ مقیم رہے تبوک میں بیس دن قصر کرتے رہے نماز کو
و رَوَاتُ ثِقَاتٍ إِلَّا أَنَّهُ اخْتَلَفَ فِي وَصْلِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
اور راوی اسکے نقد میں مگر یہ کہ اس حدیث کے موصول ہونے میں اختلاف ہے اور انس رضی سے روایت ہے
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ
کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہتے کرتے آفتاب ڈھلنے سے پہلے تو
الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجُمِعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ
مؤخر کرتے تھے کہ وقت عصر تک پھر اترتے اور اون دو کو جمع لے لیتے ہیں مگر قبل جانا آفتاب
الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحَلَ صَلَّى الظُّهْرُ ثُمَّ رَكِبَ مُتَفَوِّعًا عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ
قبل سفر کر کے تو پہلے نماز پڑھ لیتے تھے پھر سوار ہوتے متفق علیہ ہے اور حاکم کی
الْحَاكِمُ فِي الْأَرْبَعِينَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ صَلَّى الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ ثُمَّ رَكِبَ
ایک روایت میں اربعین کے اندر سنا دیکھ کے ساتھ دیوں ہے کہ نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے
وَأَنَّ نَعِيمًا فِي مَسْجِدِهِمْ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَزَالَتِ الشَّمْسُ
اور ابو نعیم کے لئے کتابہ سے خارج ہیں جو دائیہ میں مسجود بھی ہے دیوں ہے کہ آیت سے اسباب سفر کرنے اور قضا
صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ ارْتَحَلَ وَنَافِلَاتُ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ
پڑھ چکا ہوتا تو ظہر اور عصر دونوں کی نماز پڑھتے پھر سفر کرتے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
تَعَالَى عَنْ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ
کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک میں پس آپ
تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا وَرَأَى
نماز پڑھتے تھے ظہر اور عصر کی اکٹھی اور مغرب اور عشاء کی اکٹھی ۱۴ اس کو مسلم
مُسْلِمٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
سے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْصِرُ الصَّلَاةَ فِي أَقَلِّ مِنْ أَرْبَعَةِ بَرَدٍ
جسے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قصر کرو نماز کو کم میں چار براد سے
مِنْ مَكَائِلَ عَسْفَانَ رَوَاهُ الدَّارِ قُطَنِي بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَالصَّحِيحُ
کہے عسکان تک رسکو دارقطنی نے ہسنا و ضعیف سے روایت کیا اور صحیح ہے
أَنَّهُ مُوَقِّفٌ لَذَا الْخَرْجِ ابْنُ خُرَيْمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ قَالَ
کہ وہ موقوف ہے ہر طرح خرچہ کی اس کی روایت ہے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الَّذِينَ إِذَا سَاءَ وَ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری کے وہ لوگ ہیں کہ جب وہ سہو

۱۔ ذیل الہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جمعہ کا وقت زوال سے شروع ہوا تب ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز جمعہ سویرے پڑھی جائے تاکہ دُور سے آنے والے لوگ وقت پر اپنے گھر وں کو واپس نہ جائیں ۱۲۔ قیلوہ الہی یہ حدیث پہلی کی طرح جلدی نماز جمعہ ادا کرنے پر دلیل ہے کہ راوی کہتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن قبل اوار نماز جمعہ قیلوہ نہ کرتے تھے اور نہ ہی کھانا کھاتے بلکہ بعد ادا کی جمعہ پڑھنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳۔ جمعہ الہی اس سے معلوم ہوا کہ کوئی جمعہ وعید کی ایک رکعت پڑھی جانے کے بعد جا کر ملے تو دوسری رکعت بعد سلام امام پڑھ کر نماز جمعہ وعید ختم کرے اور اسکا جمعہ وعید ادا ہو گئی ۱۴۔ خطبہ الہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑا ہو کر پڑھنا ہی مشروع ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھا کر پڑھنے کی روایت کرے وہ جھوٹ ہے مگر خطبہ کے درمیان بیٹھا نہ سہل ہے کہ پہلا خطبہ ختم کر کے دُور سے

الشَّيْطَانُ ظِلٌّ يَسْتِظِلُّ بِمُتَفَقِّعِهِ وَالْفَقْدُ لِلْبَخَارِيِّ فِي لَفْظِ سَلَامٍ لَنَا
 تھا اور اس کا سایہ کہ اس کے سایوں میں چلیں ہم حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں اور سلم کے لفظ
 يَجْمَعُ مَعَهُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ يَرْجِعُ ثُمَّ يَنْبَغِي الْفَيْءُ وَكَانَ سَهْلُ بْنُ
 میں یوں ہے کہ ہم جمعہ پڑھنا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آفتاب ڈل جاتا پھر لوٹتے ہم اور پھر وہی کرتے
 سَعْدُ بْنُ رِضَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ
 سایہ کی اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے گھر قیلوہ کرتے تھے ہم اور نہ کھانا کھاتے تھے مگر بعد جمعہ کے حدیث
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْفَقْدُ لِمُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں
 عَلَيْهِ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ رِضَى اللَّهِ تَعَالَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے
 يُخْطِبُ قَائِمًا فَجَاءَتْ عَيْرٌ مِنَ الشَّامِ فَأَقْتُلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ
 تھے میں آیا ایک قافلہ شام سے پس چلے گئے لوگ اس کی جانب یہاں تک کہ نہ باقی رہے
 إِلَّا اِتِّمَاعَتُ رَجُلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 اگر بارہ ہوتی اسکو مسلم نے روایت کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے یا ایک رکعت کو نماز جمعہ ملے سے اور اس کے
 وَغَيْرَهَا فَلْيُضِيفْ إِلَيْهَا أُخْرَى وَقَدْ تَمَّتْ صَلَاةُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ
 سوائے تو چاہے کہ ما دے اور سوائے دوسری اور اسکی نماز پوری ہو گئی اسکو شافعی اور ابن ماجہ اور دارقطنی
 مَا جَاءَتْ وَالِدَاقُطْنِي وَالْفَقْدُ لِمُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِكُنْ قَوِي أَبُو حَامٍ إِسْلَامُ
 لے روایت کیا دارقطنی اور مسلم میں اور ایک روایت میں ابوجام نے اس کے مرسل ہو چکی ہو گئی کہ
 وَكَانَ جَابِرُ بْنُ رِضَى اللَّهِ تَعَالَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 كَانَ يُخْطِبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُخْطِبُ قَائِمًا مِنْ أَمَّاكَ أَنْ
 کھتے خطبہ پڑھتے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جاتے تھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پس جو بھی کوئی
 كَانَ يُخْطِبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ أَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ رِضَى اللَّهِ
 خبر دے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے وہ جھوٹا ہے اسکو مسلم نے روایت کیا اور جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو
 خَطَبَ أَمْرًا عِنْدَهُ وَعَلَا صَوْتَهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَانَ مِنْ مَنَازِلِ
 سرخ ہو جاتیں آنکھیں لگیں اور بلند ہوتی آواز آپ کی اور سخت ہوتا غصہ آپ کا یہاں تک کہ

جَنِّشَ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّكُمْ وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ
 كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْمَعَادِ حَجُّ الْبَيْتِ وَشَرُّ الْأُمُورِ عَدَاوَاتُهَا وَكُلُّ بَدْعٍ
 ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ لَمْ يَكُنْ فِيهَا خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمِلُ اللَّهُ وَبَيْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِنْ ذَلِكَ وَقَدْ عَلَا
 صَوْتُهُ فِي رِوَايَةٍ لَمْ يَكُنْ فِيهَا خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَلَا مِثْلُ لَوْ مِنْ يَضِلُّهُ فَلَاهُ
 لَوْلَا النَّسَاءُ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ طَوَّلَ
 صَلَاةُ الرَّجُلِ وَقَصُرَ خُطْبَتُهُ مِثَّتْ مِنْ فِقْهِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 أَمَّ هِشَامُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ مَا أَخَذْتُ مِنَ الْقُرْآنِ
 الْجَمْدَ إِلَّا عَنِ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا كُلُّ
 جَمْعَةٍ عَلَى الْبَيْتِ إِذَا خُطِبَ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَلَّمَ يَوْمَ
 الْجُمُعَةِ وَالْأَمَامُ يُخْطَبُ فَهُوَ كَمَنْ لَمْ يَخْلُصْ أَشْفَارُ وَالَّذِي يَقُولُ
 لَهُ الْيَمِينُ لَيْسَتْ لِي جَمْعَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ لَا يَأْتِي بِهِ وَهُوَ يُفَسِّرُ
 حَدِيثَ ابْنِ مَرْثُودَةَ فِي الصَّحِيحِينَ مَرْفُوعًا إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ

۱۰ جموع الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں پہلے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کر لینے کے بعد یہ کلمات پڑھے جو پہلی حدیث میں ہیں میں امام احمد خان فقیر الحدیث کتاب اللہ الخ اور اس میں یہ ہیں سن بعد اللہ الخ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خطبہ پڑھتے وقت جوش اور زور سے پڑھا جائے جسکا سامعین پر اثر ہو ۱۱ غفر الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ تنہا نماز پڑھنے والے کو نماز کا مبارک امر کا تقاضا کی نشانی ہے اور اس طرح خطبہ کا اختصار بھی مع خطبہ کے جامع مانع ہو نیکی ۱۲ یہاں سے معلوم ہوا کہ آپ خطبہ میں بسا اوقات سورہ ق کی آیات تلاوت فرما کر وعظ فرماتے چونکہ یہ فریضہ و دنیوی مصالح و موعظا و پروردگار ہی ہے ۱۳ احمد نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت بات کرنی سخت منع ہے بلکہ اس کو یہ کہنا بھی کہ چپ کر اور یہ مذہب احناف ہے لیکن یہ جمعہ میں وارد ہے کہ بات کرنے والے کی نماز جمعہ ہی نہیں ہوتی زجر پر محمول ہے کہ کافی تفسیر ۱۴ جموع الخ اس حدیث سے

معلوم ہوتا ہے اگر کوئی نماز جمعہ پڑھے اور اس میں کلمہ نہیں پڑھے تو اس کا نماز صحیح نہیں ہے بلکہ اس میں کلمہ پڑھنا ضروری ہے

۱۵۔ یہ فرمان آپ کا کلام کی
 پہلے تھا اور یا وہی
 شخص کی خصوصیت ہو یا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے خطبہ بند کر دیا تھا
 اتنی دیر کے لئے ۱۲ مترجم۔
 ۱۶۔ جمعہ الخ اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ گاہے آپ
 مسجد گھات جمعہ میں سے الیکٹر
 سورہ جمعہ اور دوسری میں
 سورہ منافقون پڑھتے
 تھے اور گاہے ان کی غیر
 جیسے آیت کا ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔
 الخ اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ آپ گاہے نماز جمعہ
 وغیرہ میں کی ایک رکعت
 میں سورہ اللہ کے اور
 دوسری میں سورہ التائید
 پڑھتے تھے ۱۲۔ ۱۳۔
 کہ الخ اس حدیث کو
 معلوم ہوا کہ پہلی نماز
 کے خاتمہ پر کلام کر لیا
 مسجد سے نکل جانے کے
 بعد دوسری نماز شروع
 کی جائے تاکہ یہ نہ معلوم
 ہو کہ پہلی ہی نماز سے ہے
 تاکہ فرض نفلوں کے
 مخلوط ہو جائیں ۱۲۔ ۱۳۔
 اللہم اغفر
 لکاتبہ ولین
 سعی فیہم والیہم
 اجمعین ۱۴۔ ۱۵۔
 ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔

انصبت يوم الجمعة والامام يخطب فقد لغت وعن جابر رضي
 عنہ کہ جمعہ کا روز اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے لغو ہو ہو کر کام کیا اور جابر
 اللہ تعا عند قال دخل رجل يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم
 سے روایت ہے کہا داخل ہوا ایک شخص جمعہ کے روز اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 يخطب فقال صليت قال لا قال ثم فصل ركعتين فممنوع عليهما
 خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا اگرچہ خطبہ پڑھ رہے ہوں اور دو رکعتیں سورہ توحید میں پڑھ رہے ہوں
 ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله تعالى وسلم كان
 اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 يقرأ في صلاة الجمعة سورة الجمعة والمنافقين رواه مسلم وعن
 نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور منافقین اس کو مسلم نے روایت کیا اور مسلم کے لئے نہان بن
 النعمان بن بشير كان يقرأ في العيدين في الجمعة بيده اسم ربك الاعلى
 بشیر سے روایت ہے کہ پڑھا کرتے تھے وہ عیدین ۱۵۔ اور جمعہ میں حج اسم
 وهل انك حديث الغاشية وعن زيد بن ارقم رضي الله تعالى عنه
 اور اہل ایک حدیث الغاشیہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 قال صلى النبي صلى الله تعالى وسلم العيد ثم رخص في الجمعة وقال
 کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید کی پھر رخصت دی جمعہ میں اور فرمایا
 من شاء ان يصلي فليصل رواه الخمسة الا الترمذي وصححه ابن خزيمة
 جو چاہے کہ پڑھے پس چاہئے کہ پڑھے اس کو یا انھوں نے سوانح مذی کے روایت کیا اور صحیح کہا اس کو ابن خزيمة نے
 وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله
 اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تعا عليها اذا صلى احدكم الجمعة فليصل بعدها اربعاً رواه مسلم
 جب نماز پڑھے جمعہ کی تم میں کا کوئی تو چاہئے کہ پڑھے اس کے بعد چار اس کو مسلم نے روایت کیا
 وعن السائب بن يزيد ان معاوية رضي الله تعالى عنه قال له
 اور سائب بن یزید سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہا جب
 اذا صليت الجمعة فلا تصلها بصلوة حتى تنكلم او تخرج فان رسول
 تو جمعہ کی نماز پڑھے پھر صلوات کے ساتھ کوئی نماز یہاں تک کہ کلام کرے تو یا نکل جاوے تو کیونکہ
 الله صلى الله تعالى وسلم امرنا بذلك ان لا توصل صلوة بصلوة
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہم کو اس کا کہ نہ ملاوین ہم ایک نماز دوسری نماز سے
 حتى تنكلم او تخرج رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله
 یہاں تک کہ نکل کرے یا نکل کرے ہم اس کو مسلم نے روایت کیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

تَعَالَى عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَلَ ثَمَرًا لَمْ يَجْعَلْهُ

سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے پھر آدھے جمعہ میں

فَضْلًا مَا قَدْ رَكْعَةً ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْزَعَ الْأَمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يَصَلُّ مَعَهُ

پس نماز پڑھے صفہ راہی تقدیر میں ہو پھر چپ ہو جاوے یہاں تک کہ فارغ ہو جاوے امام ابو حنیفہ

غَفْلَةً مَا بَيْنَ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پھر اس کے ساتھ نماز ادا کرے تو بخیر ہے جلتے ہیں اس کے وہ گناہ جو اس کے اور جمعہ دوسرے کو درمیان میں

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: فَبِأَيِّ

ہوئے اور میں روز کی زیادتی ہے اس کو سلم نے روایت کیا اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ

سَاعَةٍ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

کے دن کا ذکر فرمایا میں فرمایا ہے کہ دس دن میں ایک گھڑی ہے کہ نہیں موانی ہو تا اس کو کوئی مسلمان اس حال میں کہ وہ کھڑا ہو

شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ آيَةً وَأَشَارَةً يَقْلِبُهَا مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ فِي رَوَايَةِ مُسْلِمٍ

نماز ادا کرنا ہو کہ دعا کرے خدای عزوجل سے کسی چیز کی مگر وہ تپا ہے اس کو وہ چیز اور اشارہ فرمایا اپنے ہاتھ سے کہ بیان کرتے تھے اذان

وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي قَالٍ

گھڑی کی حدیث متفق علیہ ہے اور سلم کی ایک روایت میں ہے وہ گھڑی نازک ہے اور ابو بردہ رضی اللہ عنہ روایت ہی وہ اپنے باپ سے کیا

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْأَمَامُ

سنائیں سلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ وہ گھڑی امام کے خطبہ کیلئے بیٹھنے اور نماز پورے کرنے

إِلَّا أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الدَّارَقُطْنِيُّ أَنَّ مِنْ قَوْلِ أَبِي

کے درمیان میں ہے۔ اس کو سلم نے روایت کیا ہے اور دارقطنی نے اس کو ترجمہ دی کہ وہ ابو ہریرہ کا قول ہے۔

بَرْدَةَ وَفِي حَدِيثٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عِنْدَ ابْنِ مَاجَةَ وَجَابِرٍ عِنْدَ

اور حدیث عبد اللہ بن سلام بن ابی مہاجر کے نزدیک اور حدیث جابر میں ابوداؤد اور

أَبِي دَاوُدَ وَاللَّسَّائِي أَنَّهُمَا مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ اخْتَلَفَ

لسائی کے نزدیک یہ ہے کہ وہ گھڑی مابین نماز عصر کے غروب آفتاب تک اور بیشک اختلاف کیا گیا

فِيهَا عَلَى أَكْثَرِ مِنْ أَرْبَعِينَ قُلًا أَمْلَيْتُ هَافِي شَرْحِ الْبُخَارِيِّ عَنْ جَابِرٍ

ہے اس گھڑی کی یقین میں چالیس سال سے قول سے زیادہ جگہ شریفی شرح بخاری میں لکھا ہے اور جابر

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَضَتْ السَّنَةُ أَنْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ فَصَاعِدًا

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا گذشتہ سنت یہ کہ چالیس سال سے یا زیادہ میں جمعہ سے اس کو

جَمَعَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جَنْدَبٍ رَضِيَ

دارقطنی نے روایت کیا اسناد ضعیف کے ساتھ اور سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ

اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِمَنْ مَنِينَ

عندہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بخشش جا کرتے تھے مسومین

۱۰ نماز لڑنے اس سے یہ

مراد ہے کہ ہر شخص کو جمعہ کو دن

عمل کر کے مسجد میں اگر سنت

پڑھ کر وقت خطبہ امام چپکا

بیٹھ کر امام سے نماز جمعہ بطریق

مشرعہ ادا کرنے پر بڑا ثواب

ہے اور یہ مراد ہیں جسے اہل

ظہر کہتے ہیں کہ اگر خطبہ ہی

ہو تا ہو جب بھی سنت پڑھ کر

قائم خطبہ تک چپکا بیٹھتا ہے

۱۱ وہ ہیں ایک یہ

جو حدیث کتاب میں ہے وہ

طلوع غرے طلوع آفتاب

تک (۱۱) زوال کے وقت (۱۲)

وقت اذان جمعہ (۱۵) وقت

نماز جمعہ (۱۶) زوال آفتاب

اور نماز جمعہ کے درمیان (۱۷)

زوال سے ایک سال

جانے کے وقت (۱۸) (۱۹)

کی آخری گھڑی (۲۰) جمعہ کے

دن کی گھڑی (۲۱) وہ

خطبہ کے درمیان (۲۲) جمعہ

کے درمیان کی دنوں کے وقت

(۲۳) طلوع آفتاب کے بعد

پہلی ساعت (۲۴) طلوع

آفتاب کے وقت (۲۵) زوال

کے بعد جب تک سایہ نصف ہوا

ہو (۲۶) زوال کے بعد سے

جب تک سایہ نصف ہو گیا

زوال سے کہ امام کے خطبہ

جانے تک (۲۷) زوال سے

عزوب آفتاب تک (۲۸) ۱۵

کو خطبہ جانے نماز کے تکبیر

ہونیکے مابین (۲۹) امام کے

خطبہ کو جانے کے وقت (۳۰)

جمعہ کی اذان سے اور امام

کے باہر نماز تک (۳۱) تکبیر کے

وقت (۳۲) اذان اور امام کے

باہر آئے اور تکبیر کے وقت

(۳۳) خطبہ کر کے منبر پر پہنچنے

خطبہ شروع ہونے تک (۳۴)

خطبہ شروع ہونے کو ختم خطبہ

(۳۵) جب امام دونوں میں

بیٹھے (۳۶) جب امام منبر سے

اُترے (۳۷) جب امام اور لوگ

اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں

(۳۸) جنوقت رسول خدا جمعہ

کے دن صلی اللہ علیہ وسلم

معلوم ہوا کہ خطیب میں آیات قرآنیہ کا پڑھنا سنون ہے کہ انہیں سے وعظ و نصیحت کی جائے نہ کہ راہ و گام کی غیر متعلق باتوں و قصوں سے واجب ہو الخ اس سے بھی معلوم ہوا کہ نماز جمعہ ذیل کے چار اشخاص کے علاوہ سب پر واجب فرض ہے یعنی غلام اور عورت اور بیمار اور نا بالغ لڑکے پر فرض نہیں ۱۲۔ جمعہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ حاشیہ ۱۱ کے چار کے علاوہ ایک مسافر شخص پر بھی جمعہ فرض نہیں جسکے ترک پر اسے گناہ ہو لیکن اگر یہ اشخاص جنبہ فرض نہیں اگر اوکروین تو جمعہ ادا ہو جائے گا عدم فرضیت ذمہ حرت کے باعث ہے ۱۳۔ لاشی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوقت خطبہ کسی لاشی یا کمان وغیرہ جیسی اشیاء پر کیے لگا کر خطبہ پڑھنا مسنون ہے جیسے بعض فقیہ خطیبوں کا تعامل ہے اور جو خطیب ایسا نہیں کرتے وہ غلطی پرین ہاتھ میں عصا وغیرہ لیا کریں ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ رَوَاهُ الْبُزَارُ بِإِسْنَادٍ لِّئِنْ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
اور عورتوں کے لئے ہر جمعہ میں اسکو ترمذی نے نرم اسناد سے روایت کیا اور جابر بن سمرہ رضی اللہ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ
عندہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں آیات قرآنیہ پڑھا کرتے تھے
يَقْرَأُ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ يَذْكُرُ النَّاسَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَصْلُهُ فِي مُسْنَدِ
ترجمہ صحت فرماتے تھے لوگوں کو اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور اسکی اصل مسلم میں ہے۔
عَنْ كَارِقِ بْنِ شُهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
اور طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَجُمُعَةٍ حَقٌّ فَرَجَبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ أَوْ عَلَى رُبْعَةٍ أَوْ مَلُوكٍ
فرمایا جمعہ ایک حق ہے جو واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت کے لئے اگر چار پر ۱۵ ایک غلام
وَأَمْرًا وَصَبِيٍّ وَبَرٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ كَرِيمٌ مَعَ طَارِقِ بْنِ شُهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
دو عورت سوم نابالغ چہارم بیمار اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور کہا کہ انہیں سنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ طَارِقِ بْنِ شُهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حاکم نے اسکی یہ روایت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے تخریج
مَوْسَى بْنُ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
کی ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ
تَعَالَى عَلَيْهِ لَيْسَ عَلَى مُسَافِرٍ جُمُعَةٌ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ عَنْ
علیہ وسلم سے مسافر پر جمعہ نہیں ۱۵ روایت کیا اسکو طبرانی نے اسناد ضعیف کے ساتھ اور
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عندہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تَعَالَى عَلَيْهِ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلَنَاهُ بِوُجُوهِِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
جب منبر پر پہنچے کھڑے ہوتے تو ہم اپنے چہروں سے آپ کی طرف متوجہ ہوتے اسکو ترمذی نے
بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَكَشَّاهُ مِنْ حَدِيثِ الْبَرَاءِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَتِيفٍ عَنْ
اسناد ضعیف سے روایت کیا اور اسے نے شاہد سے حدیث براء سے ابن خنیسہ کے نزدیک - اور
لِحَاكِمِ بْنِ سَوْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
حکم بن سون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاضر ہوتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
تَعَالَى عَلَيْهِ فَمَقَامٌ مَتَوَكِّفٌ عَلَى عَصَا أَوْ قَوْسٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ
سائغ جمع میں ایس کھڑے ہوتے آپ لاشی گناہ یا کمان پر ٹیک لگا کر اسکو ابو داؤد نے روایت کیا
صَلَاةُ الْخَوْفِ عَنْ صَلَاحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
باب خوف کی نماز کے بیان میں صالح بن خوات سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اوس سے جس نے نماز

لہ خوف الخراس حدیث

سے طریق اور نماز خوف پڑھا

طور معلوم ہوا کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کا

دو جماعت بنا کر ایک جماعت

سے صرف ایک رکعت پڑھا

دی جبکہ وہ جماعت دشمن کے

سامنے چلی گئی اور دوسری جماعت

جو پہلے دشمن کے مقابل

کھڑی تھی وہ آئی اور اپنی دوسری

رکعت آپ نے اس کو پڑھائی

جب یہ صف مقابلہ دشمن چلی

گئی اور آپ نے سلام پھیر دیا

کہ سرفہر اور پہلی جماعت اگر

بلا قرات اپنی نماز ادا کر گئی

کہ گویا امام کے پیچھے ہے اور جب

یہ جماعت اپنی نماز ختم کر کے

برقائدہ دشمن چلی جائے گی

تو پھر دوسری جماعت اپنی دوسری

نماز شدہ رکعت قرات کر

اوا کر کے سلام پھیرے گی کیونکہ

یہ مسنون بین غیر کتب فقہ

بین مطو ہے کہ آئے اس طرح

اسکے کیا ہوگا کہ آپ کے علاوہ

کسی دوسرے کے پیچھے دوسری

جماعت نماز پڑھتی ہوگی۔

وغیرہ وغیرہ کہ آپ کے پیچھے

نماز کا ادا کرنا بڑی فضیلت کا

باعث ہے اگر آنحضرت کے

علاوہ اور کسی وقت ایسی صورت

واقع ہو جائے تو بلا گمانہ اللہ

سے دو جماعت کے کہ نماز پڑھتی

جاسیے اگر حدیث کی طرح کیا

جائے جب بھی نماز پڑھا

عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةُ الْخَوْفِ أَنْ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ

جیسی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات رقاہ کے دن نماز خوف کرنا کہ ایک گروہ نے نماز

و طَائِفَةً وَجَّاهُ الْعَدُوَّ وَفَضَّلَ بِالَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ثَبَّتَ قَائِمًا وَأَمَّا

جیسی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا پس آپ نے ایک گروہ کو ایک

لَا نَفْسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعَدُوَّ وَجَّاهُ الطَّائِفَةِ الْآخَرِ

رکعت پڑھائی پھر کھڑے رہے آپ اور اپنی نماز ادا کر کے لوہری کی اور چلے گئے پھر صف بستہ ہو گئے سامنے

فَضَّلَ بِرُكْعَةٍ الَّتِي ثَبَّتَ جَالِسًا وَأَمَّا لَا نَفْسِهِمْ ثُمَّ

دشمن کے اور دوسرے گروہ یا پس اس کو وہ پڑھائی جو باقی رہی بھی پھر آپ بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی نماز پڑھ

سَلَامُهُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا الْفَرْقُ مَسْلُومٌ وَوَضَعْنِي الْمَرْفَعَةَ مِنْ مَنَادَةٍ

کر لی پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیر دیا حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور ابن منذر کی تصنیف

عَنْ صَلَاحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ

کہہ کتاب معرفت واقع ہوا صحابہ بن خوات سے روایت ہے ابیہ سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کا کیا

عَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ جَدِّ فَوَازِنَا الْعَدُوَّ

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کی جانب پس نہ میری ہم نے دشمن سے اور

فَصَافِنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا فَاقَمَتْ لَفَافَةً

صف بستہ کھڑے ہوئے اُن کے بالمقابل تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی اور ایک گروہ

مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرُكْعَةً بَيْنَ مَعَهُ وَسَجْدًا سَجْدًا تَبَعْنَاهُ

آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن پر متوجہ ہوا اور رکوع کیا آپ نے اپنے ساتھ کے گروہ کیساتھ اور سجدے سے دو

الْأَصْرُ فَمَا كَانَ الطَّائِفَةُ الَّتِي لَمْ تَصِلْ فُجَاءًا وَأَفْرَكَهُمْ رُكْعَةً وَسَجْدًا

سجدہ پھر چلے گئے اُس گروہ کی جگہ جس نے نماز نہیں پڑھی تھی اور آگاہ دوسرے گروہ پس آپ نے اُن کے ساتھ رکوع کیا اور سجدہ

سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ أَحَدٍ مِنْهُمْ رُكْعَةً لِنَفْسِهِ رُكْعَةً وَسَجْدًا سَجْدَتَيْنِ

لکے دو سجدہ پھر سلام پھیر دیا پھر کھڑا رہا ہر ایک اُن میں سے اور رکوع کیا اپنے آپ اور کے دو سجدے (حدیث)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْفَرْقُ الْبَحَارِيُّ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ

متفق علیہ اور الفاظ بخاری کے ہیں اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کا حاضر ہوا میں رسول

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْخَوْفِ فَصَفُّنَا صَفَيْنِ حَلَفَ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف میں میں ہم نے دو صفیں بنائیں ایک صف میں بیٹھے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْعَدُوَّ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا بَرَّ إِلَّا لِلَّهِ صَلَّى

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حال یہ ہے کہ دشمن ہمارے اور قبلہ کے مابین تھا پس نبی

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَنَا جَمِيعًا ثُمَّ رُكْعَةً جَمِيعًا ثُمَّ رُكْعَةً رَأْسًا مِنْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سب کو مخاطب کیا تو ہم سب نے رکوع کیا پھر آپ نے اپنے گروہ کو مخاطب کیا

۱۵ پہلے الا اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ ہر دو عیدین
ادا کرنے کے بعد خطبہ پڑھنا

مسنون ہے کہ حضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول

تھا ۱۲ ۱۳ نہ بعد الخ

اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ نماز عید سے پہلے اور بعد

عید گاہ بین کوئی نفل نہیں

پڑھتے تھے اور عید گاہ

سے مابقی پر گھر اگر نوافل

پڑھتے تھے تو جیسے آئندہ

حدیث سے ثابت ہوتا ہے

۱۴ بلا اذان الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ عید

کی نمازوں کے لئے اذان

واقامت نہیں ۱۵ ۱۶

حنفیہ کے نزدیک رکعت

اولیٰ میں فرست سے پہلے

چاندیکبر میں اور رکعت

ثانیہ میں قنارت کے بعد

اور وہیل اسی باب میں ابو

موسے اور حذیفہ اور ابن

مسعود کی احادیث ہیں جو

آگے آ رہی ہیں ۱۲ مترجم

۱۷ پڑھتے الخ اس سے

معلوم ہوا کہ آپ گاہے

نماز عیدین کی ایک

رکعت میں سورہ ق

اور دوسری میں سورہ

الفرقان پڑھتے ۱۸-۱۹

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمْ يَصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

الْعِيدِ رَكَعَتَيْنِ كَرِيصِلَ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا أَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيدِ لَا أَذَانَ وَلَا أِقَامَةَ أَخْرَجَهُ أَبُو

دَاوُدَ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا فَإِذَا رَجَعَ إِلَى

مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ

بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصُوفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ عَلَى صُفُوفٍ مُعِظَمٌ

وَيَأْتِيهِمْ مِنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأَوَّلِ وَ

خَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهَا بِكَلِمَةٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَنَقَلَ

الترمذي عن البخاري عن ابن أبي ذوق قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

عن قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفطر

الترجمي عن البخاري عن ابن أبي ذوق قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

عن قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفطر

الترجمي عن البخاري عن ابن أبي ذوق قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

عن قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفطر

الترجمي عن البخاري عن ابن أبي ذوق قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

عن قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفطر

الترجمي عن البخاري عن ابن أبي ذوق قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

عن قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفطر

الترجمي عن البخاري عن ابن أبي ذوق قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

عن قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفطر

الترجمي عن البخاري عن ابن أبي ذوق قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

عن قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفطر

الترجمي عن البخاري عن ابن أبي ذوق قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

عن قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفطر

الترجمي عن البخاري عن ابن أبي ذوق قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

۱۵ بدل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید کے دن جس راستہ سے انسان جائے اسکے علاوہ دوسرے راستہ سے وہیں ہونا مکلف پر شارع اسلام کی ہدایت ہو اور بہت مواضع نمازی کے لئے شہادت عبادت دین ۱۲ بدل الخ کتب تواریخ اسلام میں ہے کہ سب سے پہلے عید الفطر اسلام سلسلہ میں واقع ہوئی کہ جیسے یہود کے لئے دودن خوشی کے تھے ان سے نکلا اللہ تعالیٰ نے فطر اور اضحیٰ کا دن بخشنا ۱۲

۱۶ بدل الخ معلوم ہوا کہ عید کا دن پیادہ چل کر آنا ناجائز منہج ۱۲

۱۷ مسجد الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ ضرورت بارش وغیرہ کے باعث مسجد میں عید کا پڑھنا جائز ہے ۱۳

۱۸ موت الخ یہاں سے معلوم ہوا کہ سورج دیکھ کر کہیں کسی دلی نبی بزرگ وغیرہ کی موت و حیات کے غیب نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ حکم الہی ہے جب یہ دیکھو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور نماز بخون و سحر پڑھو حتیٰ کہ ان سے بہ تکلیف دُور ہو جائے ۱۴

بَقِيَّ وَاقْتَرَبَتْ أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْعِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ أَخْرَجَهُ الْبَخَّارِيُّ

سورہ فی اور اقتربت اسکی مسلم نے تخریج کی اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا تو راستہ بدل لیتے اس کی بخاری نے تخریج کی

وَلَا بِي دَاوُدَ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْعِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ أَخْرَجَهُ الْبَخَّارِيُّ

اور ابوداؤد کے لئے ابن عمر سے اسکی مثل ہے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا تو راستہ بدل لیتے دودن کے لئے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْعِيدِ خَالَفَ الطَّرِيقَ أَخْرَجَهُ الْبَخَّارِيُّ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور مدینہ کے لئے دودن کے لئے آج میں وہ پھیل گیا کرتے

فِيهِمَا فَقَالَ قَدْ أَبَدَ لَكُمْ اللَّهُ بِمَا خَيْرٍ مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ أَخْرَجَهُ الْبَخَّارِيُّ

تھے تو یہ بے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اللہ سے بہتر سلسلہ بدل دیا عید الفطر اور (۲) عید الفطر کے دن ابوداؤد

أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

اور ترمذی نے صحیح اسناد کے ساتھ اسکی تخریج کی اور صحیح بنیاد اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

مِنَ السُّنَنِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنٌ عَنْ

سنت یہ ہے کہ جاوے عید کو پیدل سلسلہ اسکو ترمذی نے روایت کیا اور اسکو حسن بتلایا اور ابو

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَتَمَّ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدِ فَضَلَّى

بریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان لوگوں کو عید کے دن بارش پڑی پہنچے پس ان کو

بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْا الْعِيدَ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو

ابی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانی عید کی مسجد میں سلسلہ اسکو ابوداؤد نے نرم

دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ لَيْسَ بِإِسْنَادٍ يَابِ صَلَوةِ الْكُسُوفِ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

اسناد کے ساتھ بیان کیا باب کہن کی نماز کے بیان میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

سے روایت ہے کہ کہن کا آفتاب کو زمانہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم میں جس دن

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ

انتقال ہوا صاحبزادہ ابراہیم کا تو لوگ کہنے لگے کہن کا آفتاب ابراہیم کے انتقال

لَمُوتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

کے باعث تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک آفتاب اور چاند

لَا يَتَكَيَّنُ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا

دو نشان میں خدا تعالیٰ کے نشانیوں میں سے ہیں کہ کسی کی موت ہے اور نہ کسی کی زندگی کی

رَأَيْتُمَا فَاذْعُرَا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَسِفَ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ

دیکھو پس جب تم ایسا دیکھو تو دعا کرو خدا تعالیٰ سے اور نماز پڑھو یہاں تک کہ کھل جاوے حدیث متفق علیہ ہے اور

صلوہ احسان کے نزدیک نماز رکعت کی ایک رکعت میں ایک رکوع ہے اور یہ فعل بنی گئے جو بخاری میں ثابت ہے اور یہی فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت ابن مسعود ثابت ہے اور اوداد اور ابن ماجہ اور نسائی اور ترمذی وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے اور خطبہ اس میں نہیں ہے اور احادیث میں جو یہ آتا ہے کہ خطبہ پڑھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حقیقت میں خطبہ نہ تھا بلکہ مقصود اس سے اون لوگوں کی ترویج تھی جو کہتے تھے کہ ابراہیم کا انتقال کی چیز سے شروع کریں ہوا کہ اس عقیدے کا ابطال بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا تھا لیکن خلاصہ اور تفصیل کا ضمیمہ اور ہنا یہ وغیرہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کی مسنونیت کو ترجیح دی ہے ۱۲

صلوہ قیام اللہ بیان سے معلوم ہوا کہ نماز خسوف یعنی سورج کا راز میں قیام رکوع و سجود میں ہو بدین عرض کہ نماز اس وقت ختم ہو کہ وقت سورج گرہن نہ

الْبَخَارِيُّ حَقٌّ تَجَلَّى وَبِخَارِي مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَعْلَى حَقٌّ يَنْكُشُ مَا بَكُمْ وَنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

اور دعا کرو خدا تعالیٰ سے یہاں تک کہ دور ہو جائے وہ جو تمہارے ساتھ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ جَهْرًا فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ يَقْرَأُ فِيهِ فُصْلًا أَرْبَعًا

صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز سے پڑھی کہ نماز میں قرأت اوسکی اور کہے چار

رُكْعَاتٍ فِي رُكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعٍ سَجْدَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هَذَا لَفْظٌ مُسَلَّطٌ فِي

سجدوں میں (حدیث متفق علیہ ہے) اور یہ الفاظ مسلط ہیں اور اوسکی ایک روایت

رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ فِي مَنَاقِبِهِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

میں ہے پس بھیجا ایک بکار نے وایک کو بکار سے نماز تیار ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ

وَسُورَةَ الْحَاجَّاتِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ

رکوع کیا رکوع طویل پھر رکوع اور قیام کیا طویل لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا

الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ

پھر رکوع کیا طویل اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر

قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ

کھڑے ہوئے دیر تک لیکن پہلے کھڑے ہوئے اتنے کم پھر رکوع کیا طویل اور یہ پہلے

دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ

رکوع سے کم تھا پھر قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا

ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ سَجَدَ

پھر رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر اٹھا سر اٹھا اور سجدہ کیا

ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّى الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبَخَارِيِّ

پھر لوٹے اور آفتاب روشن ہو گیا تھا پس لوگوں کو خطبہ سنایا (حدیث متفق علیہ ہے) اور الفاظ بخاری

وَفِي رِوَايَةٍ لِسُلَيْمِ بْنِ جَبْرِ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَلَاثِينَ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ

کے میں اور سلم بن جبیر روایت میں ہے کہ نماز پڑھی آپ نے جب کہ کہہ کیا آفتاب ۴ رکوع چار

سَجْدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَهُ عَنْ جَابِرٍ صَلَاتُ سِتِّ رُكْعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجْدَاتٍ

۶ رکوع ۶ سجدہ میں اور علیؓ سے کہ نماز پڑھی ۶ رکوع ۶ سجدہ میں جابرؓ سے کہ نماز پڑھی ۶ رکوع ۶ سجدہ میں

۱۰ ہوا الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ اندھی بھی موجب درد و خوف و عذاب ہے جس کے باعث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم زانو کے بل ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! مجھے ایسا ہی عذاب عذاب کے لئے موجب عذاب واقع ہوئی ہے ۱۳۷ھ زلزلہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زلزلہ کے وقت میں بھی دعا و نماز نفل ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دُور کرے کہ یہ بھی سخت خوف و عذاب کا محل ہے ۱۴۱ھ ۱۴۲ھ نکلنے والے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بارش بند ہو جانے پر کہ جس وقت بارش کی ایسی بندش ہو جائے جو ضرر واقع ہو کہ پانی سوکھ جائے اور کھیتی باڑی جل جائے تو اعلان کیا جائے کہ سخت دُپر کے وقت تمام لوگ جمع نام نہاں عاجزی سے بچنے پڑنے کہیں وہ زمین اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں ناری کرنے کے لئے جمع ہو کر عید کی طرح دو رکعت نماز استسقاء پڑھیں جس میں خطبہ بھی پڑھیں اور دعا کریں۔ اور امام غزالی کے نزدیک نماز نہیں صرف دعا ہے مگر یہ بھی نماز کے قائل ہیں

وَلَا يَدَاوُدُ عَنْ أَبِي بَنٍ كَيْبٍ صَلَّى فِيهِمْ خَمْسَ رَكَعَاتٍ سَجْدَةٍ وَتَمِيمٍ
اور داؤد کو دے گئے ابی بن کعب سے (یوں روایت ہے کہ نماز پڑھی آپ نے پس پانچ رکوع کئے اور سجدہ
وَفَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
قَالَ مَا هَبَّتِ الرِّيحُ قَطْرًا أَحَبُّ إِلَيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ عَلَيْهِ رَكَعَتَيْنِ
کہ میں جانتی تھی ہوا لے کبھی مگر پھر جاسے کتنی ۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں زانوں پر
وَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ
اور فرماتے تھے اے اللہ! تو اسکو رحمت اور طہارت کے لئے عذاب اسکو شافعی اور طبرانی نے روایت کیا
عَنْ أَنَسٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي زَلْزَلَةِ سِتِّ رَكَعَاتٍ أَرْبَعٍ
اور انیس سے روایت ہے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زلزلہ میں چھ رکوع اور چار
سَجْدَاتٍ وَقَالَ هَكَذَا صَلَاةُ الرِّبَايَاتِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَ الشَّافِعِيُّ
سجدوں کی اور کہا اسی طرح سے نماز حوادث کی اسکو بیہقی نے روایت کیا اور شافعی نے
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلَهُ دَوْلَةَ رِبَايَاتٍ
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل ذکر کیا نہ کسی اور سے باب
صَلَاةُ لَا يَسْتَسْقِئُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ
استسقاء کی نماز کے بیان میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انکے ۱۴۰ھ نبی صلی اللہ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا مَخْشَعًا مَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے میں عاجزانہ طریق سے نیچے کو جھکے گھڑا و نماز
رَكَعَتَيْنِ مَكَائِيصَ فِي الْعِيدِ لَمْ يَخْلُطْ خُطْبَتُهُمْ هَذِهِ رَوَاهُ خَمْسَةٌ وَخَمْسَةٌ
پس پڑھیں دو رکعتیں جس طرح پڑھتے ہیں عید میں خطبہ نہیں پڑھتا ہے اس خطبہ کی طرح اسکو پانچوں نے روایت کیا اور
الزَّيْلَعِيُّ وَأَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ جَبَانَ وَابْنُ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَتْ
تسلی نے اسکی تصحیح کی اور ابو عوانہ اور ابن جبان نے اور عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
شَكَكَ النَّاسُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَ الْمِطْرُ فَأَمَرَ بِمَنْزِلِ
شکایت کی لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہیں ہوئی آپ نے حکم فرمایا منبر کا چابیچہ
فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمِصَلَّةِ وَوَعَدَ النَّاسَ بِوَمَا خَيْرُ حَوْثٍ فِيهِ فَوَجَّهُوا جِهَاتِهِمْ
وہ آپ کیلئے عید گاہ میں رکھا گیا اور خبر دی گئی لوگوں کو جہاد کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جو نہت کو چمک گیا
حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمَنْرِ فَلَمْ يَرَوْا حَيْثُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكُومُ جَدِّ
آفتاب میں بیٹھنے آپ منبر پر نہیں تھیر گئی اور منبر کی آواز نہ سنی گئی کہ تم شکایت کرتے ہو
دِيَارَكُمْ وَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ
شہروں میں قیام ہو جانے کی اور حالانکہ خدا تعالیٰ نے تمکو علم دیا ہے اس کا کہ دعا کرو تم ادھر سے

نزدیک استقار میں جاتے
مسنون نہیں لیکن جماعت

کے ساتھ بھی درست ہے

اور خطبہ بھی مسنون نہیں

کیونکہ وہ جماعت کے تابع ہے

اور مسنون اذیس صرف دعا

اور استغفار ہے اور دلیل

یہ ہے کہ روایت کیا گیا ہے

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے بارش طلب کی

جب کہ خطبہ میں اور کوئی دعا

غیر آپ سے مروی نہیں

اور صاحبین کے نزدیک غار

اور خطبہ وغیرہ مسنون

ہر ایک کی دلیل ہے

آئمہ حدیث دلیل

الحام صاحب رحمہ ۱۲

۱۳ فرمایا اللہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

سب بارش کے لئے صرف

دعا ہی کی جاتی ہے جیسے پہلے

ایک شخص کی عرض پر خطبہ جبہ

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھ

اٹھا رکھا فرمایا کہ اللہ ان

الجزیرہ میں حدیث میں ہوا

نہ وار دہے کہ اس طرح ہی

یا کوئی اور شخص جب کہ مسجد

میں خطبہ ہوئے پھر عرض

کونے لگا کہ بارش بہت بر

کے باعث سخت نقصان

ہو رہا ہے دعا فرمائی کہ

بند ہو جبہ اپنے بندش

کی دعا زبانی ۱۲ ۱۳

قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَخَلْقُكَ

وہ کہہ دے کہ اسکا کہ قبول کرے گا تمہاری دعا پھر فرمایا سب تعریف خدا کے لئے جو قیامت کے دن کا مالک

نہیں کوئی معبود سوا خدا کے کہ تمہارے جو چاہتا ہے اسے خدا تو اللہ ہے نہیں ہے کوئی معبود بجز تم سے تو یہ کیا ہے اور ہم

انزل علينا الغيث واجعل ما أنزلت علينا قوة وبلاغاً إلى حين

میں نازل کر ہم پر بارش اور کر اس کو جو تو ہم پر بارش کر سبب قوت او مفاد کہ ہو چنانہ زمانہ دراز تک

ثم رفع يديه فلم يزل حتى رأى بياضاً لبطيخ ثم حوّل إلى الناس

پھر اٹھا ہاتھ اپنے ہاتھوں کو اور اٹھائے رکھا یہاں تک کہ دیکھی گئی

ظهرة وقلب رداءه وهو رفع يديه ثم أقبل على الناس ونزل

کی طرف اور پلٹا اپنی جاکو اور آپ اٹھائے ہوئے تھے

وصلى ركعتين فأنشأ الله تكاسحاً فوجدت بوقت ثم أمطرت

میں سے اور پھر اس سے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر اٹھائے ایک ایک بار اس کا اور پھر چمکی

رواه أبو داود وقال غريب وإسناده جيد وقصة التحوّل غريبة

اسکو ابو داود نے روایت کیا اور کہا کہ غریب ہے اور اسناد اسکا اچھا ہے اور چادر پلٹنے کا قصہ

من حديث عبد الله بن زيد وفيه فوجاه إلى القبلة يدعوا ثم

حدیث عبد اللہ بن زید سے (مروئی ہے) اور اس میں دو رکعتیں ہیں منوجہ ہوئے آپ طرف قبلہ کی کدعا کرتے تھے پھر

صلى ركعتين جهر فيهما بالقراءة وليلة أرقطني من رسول أبي جعفر

غار پڑھی دو رکعتیں کہ اذان میں آواز سے

الباقر وحول رداءه ليتمّ الحظّ وعن أنس رضي الله تعالى عنه

اور پلٹا اپنی جاکو تاکہ خطبہ پلٹ جائے (فوج سالی سے) اور انس رضی اللہ عنہ

أن رجلاً دخل المسجد يوم الجمعة والبيتى صلى الله تعالى عليه وآله

کہ ایک شخص جمعہ کے روز مسجد میں داخل ہوا

قائم يخطب فقال يا رسول الله هلك الأموال وانقطعت السبل

ہوئے اٹھ بڑھ رہے تھے میں عرض کیا اس نے یا رسول خدا سوال ہلاک ہو گئے اور راستے

فادع الله عز وجل يغثنا فرفع يديه ثم قال اللهم اغثنا اللهم

بند ہو گئے میں دعا کیجئے خدا تعالیٰ سے کہ بارش دے ہم کو پس آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا اللہ

اغثنا فذكر الحديث وفيه الدعاء يا مساك ما متفق عليه وحسن

ای خدا بارش دے ہم کو اسے خدا بارش دے ہم کو کہ کیا اور اسی بقدر حدیث میں دعا یہ بارش بند ہو گئی (حدیث)

رضي الله تعالى عنه أن عمر رضي الله تعالى عنه كان إذا قحط استسقى

مستحق علیہ سے اور انہیں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لوگ

مستحق ہیں پڑھتے تو بارش طلب کرتے

امتی و حرم علی ذکورہم رواہ احمد والنسائی والترمذی و صحیحہ
اور حرام کیا ہے ادا کے مردوں سے کہنے کو احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کی تصحیح

عن عمران بن حصين رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى

عَلَيْكُمْ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ إِذَا نَعِمَ عَلَى عَبْدِهِ نِعْمًا أَنْ يَرَىٰ أَثَرًا

نَعْمَتُهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ هِيَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ وَالْمَعْصُومِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قال ابي علي النبي صلى الله عليه وسلم

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اچھا بچہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے دو کھجوریں دیں۔

ہوئے تھے سو اپنے فرمایا کہ تیری ماں نے مجھ اس کے رہنے کا حکم دیا مسلم نے رواایت کیا اور اس پر بنت ابوبکر رضی اللہ

عینہ سے لدا بیت ہے کہ اوستے رسول صلعم کا جبہ نکالا جسکا گریبان اور دونوں

ہستیں اور دونوں کشاد گئیں ریشم سے کاغذ کی گھڑی تھیں اسکو بوداؤ نے روایت کیا

اور اس کی اصل سہل ہے اور زیادہ کیا کہ وہ جبر حضرت عائشہ کے پاس پھر سے غارت خانوں ہو گئی تھیں اور اس کی اصل سہل ہے اور زیادہ کیا کہ وہ جبر حضرت عائشہ کے پاس پھر سے غارت خانوں ہو گئی تھیں اور اس کی اصل سہل ہے اور زیادہ کیا کہ وہ جبر حضرت عائشہ کے پاس پھر سے غارت خانوں ہو گئی تھیں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بہاؤ زاد البخاری کا ادب مفرد و کان پلبدہ لوفیہ الجمۃ لکھا

وَقَدْ أُوتِيَ مُحَمَّدٌ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِيهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكُرُهَا ذِمَّةً لِلذَّاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

ابن حبان و غيره في صحيحه في قوله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

10-10-1974

معلوم ہوا کہ دعا موت
منہ ہے۔ اگر بہت ہی کثرت
ہو تو یہ کہ اللہم الخ۔

لہ سلم کلف ایام
پر کفارہ ذنوب سابقہ
کے لئے وقت موت میں کثرت

ہوتی ہے جسکی وجہ سے
اوس کی بیشائی پر پیدہ آتا
ہے یا یہ کہ ایام انداز آدمی

دنیا سے طلال روزی کمانے
کی مشقت ہی کرتے کرتے
جلدیتا ہے ۱۲ مترجم غفر

لہ یعنی وقت مرگ
اس کلمہ کو اوس کے ساتھ
پڑھو تاکہ اوسکو بھی اسکا

خیال پیدا ہو یا پانی ہے
مترجم لہ یس الخ
اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ مردہ و میت پر سورۃ
یس کا پڑھنا تو آب کا
باعث ہے ۱۲

دعا کا دل اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ میت پر چننا
چلانا منہ ہے کہ یہ مویب

گناہ اور بندھیدی ہے۔
نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ باہر
سے جانے والا شخص میت

کے لئے دعا مغفرت
جیسے اللہم غفر الخ نیز یہ
بھی معلوم ہوا کہ میت کی

آنکھیں بھی بند کر دی جائیں
یہ ہی تمام احادیث راوی
حالت پر کرتے ہیں کہ

لَا يَمْنَنُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضُرِّ نَفْسٍ فَإِنْ كَانَ كَأَيْدٍ مُّثْمِنَةٍ فَلْيَقُلْ
کرتے کوئی تم میں کاموت لہ کی وجہ سے تکلیف کے جواب میں نازل ہوئی ہو اور اگر مجبوراً خواہش کرتی ہی ہو تو چاہئے کہ

اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا
لے اللہ زندہ رکھ تو مجھ کو جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور وفات سے مجھ کو جبکہ وفات میرے لئے بہتر ہو

لِي مُّتَّفِقٍ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرِيْقَةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَاهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
(حدیث متفق علیہ ہے۔ اور بریقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۵۵ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بَعْرَ الْجَبِينِ وَأَهَ الثَّلَاثَةِ وَصَحَّاحُ ابْنِ
و سلم سے فرمایا ابراہیم کہ مرنا ہے بیشائی کے پسینہ سے۔ سے اسکو تینوں نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکو

مَعْبَانٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَاهُ مَا قَالَ قَالَ
تصحیح بنیایا۔ اور ابوسعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دونوں نے کہا فرمایا رسول

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقِنَا مَوْتَ كَمَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَوَاهُ
حدیث صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مردہ کو لا الہ الا اللہ کے تعلقین کرو اسکو مسلم

مُسْلِمٌ وَالْأَنْبِيَاءُ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَاهُ عَنْ
اور چاروں نے روایت کیا اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو اپنے مردوں پر سورہ یس لہ اسکو ابو داؤد نے روایت

وَصَحَّاحُ ابْنِ حَبَّانٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَاهُ قَالَتْ دَخَلَ
کیا وراہان نے اسکو صحیح کیا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
خ صلی اللہ علیہ وسلم اور یحییٰ شوبہ ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے

فَاغْمَضَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ اتَّبَعَ الْبَصَرُ فَضَمَّ نَاسٍ مِنْ
ہا اور کہی بیٹا کی بھٹ لگی تھی پس اپنے اوٹکی آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا کہ جب روح قبض ہو جائے تو ناکھڑا کر کے بیچھے

أَقْبَلُ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَحْزِنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَوَعِّدُكُمْ
کئی یہ ہے پس چھوڑ کر لوگ انکے کھردارے کو اپنے فرمایا مرنے والے کا رونا نہ کرنا اور نہ ہی کسی کی کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں

عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي سَلَمَةَ وَأَدْفِنْ دَرَجَتِي فِي
اور یہ جو تم کہتے ہو پھر دایا ابوسلمہ کو بخش دے اور ہا یہاں دونوں میں اسکا درجہ بلند ہوا اور اسکی قبر میں تراخی

لَمْ يَلِدْ بَيْنَ وَاسْتِغْفِرْ لِي فِي قَبْرِي وَفِي قَبْرِي وَخَلِّفْ فِي عَقِبِي وَادْفِنْ
فرمایا اور ان میں روایت کی اور خلف میں اسکا دوسرے بیچھے اسکو سلم نے روایت کیا

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى
ورعائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہی معلوم نے جو وقت وفات پائی۔

۱۵ جبریکسہ عابدین کی
چادر میں میں روٹی کے تھے
سے بھول نقوش و غیرہ نکلتے
گئے ہوں ۱۱ متر جم ۱۵
میں نے اسی حدیث کو کہا
کہ میت کو ڈھانکنا عجب
اور اوسکو بوسہ دینا عجب
ہے اور میت پاک ہو جس
نے اشکار کیا اور جوابہ پاک
یہ افعال آپ کے بعد عباد
کے از خود ہیں۔ ہذا
دلیل نہیں ہو سکتی ۱۱-۱۲
۱۵ یہ اسلئے ہو کہ وہ
کوئی کپڑا موجود نہ تھا اور
مرد کے لئے دو کپڑے کفن
کفایت میں ۱۱
شعارائے بیان سے معلوم
ہو کہ بزرگان دین کے
کپڑوں سے بعد موت بھی
استغاثہ جائز ہے کراسکے
باعث میت پر اللہ تعالیٰ
کچھ سہولت و آرام فرماتے
ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ بیری کے پتوں سے جوڑ
دادہ پانی سے طاق و نہ
غسل دیا جائے اور آخرین
مواضع سجود پر کافر لگانے
جائے اور غسل دہنی جانا
سے شروع کیا جائے۔ اور
نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ
عورتوں کے سر کے بال
میں جھٹک کر کے پیٹھ کے نیچے
رکھائیے جائیں ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

یٰۤاَبَا بَكْرٍ مَّقْبِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مَعْلَقَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ
حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ الزَّيْدِ وَحَسَنُ بْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي
سَقَطَ عَنْ أَحْلَمَ فَمَاتَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكِفْنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي بِخَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَجِدُ مَوْتَانَا أَمْ لَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي
دَاوُدَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلُونِي
ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ ذَلِكَ بِيَّاءٍ وَسِدْرٍ وَنَحْلٍ
فِي الْخَيْرَةِ كَافِرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافِرٍ فَلَمَّا فَرَغْنَا أَذْنَاهُ فَالْتَمَسَ الْيَمَانُ
حَقَّهِ فَقَالَ اشْعُرْنِي يَا هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِبَدَانَ هِيَ كَمَنْهَا
وَمَوَاضِعُ الْأَوْضَاعِ مِنْهَا وَفِي لَفْظِ الْبُخَارِيِّ فَضْفَرُ شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

کون کا نام ہے۔ حکم
 ہر ایک کو پڑھون میں
 کہیں ہر ایک کو پڑھون
 علامہ کفین میں دہوتا چار
 مسئلہ یا تو آپ نے
 اور سیکھے عبد اللہ کی خاطر
 سے دیکھا کیونکہ وہ مروجہ
 تھے پاس وہ جس کے عبد
 بن ابی نے بلکہ وہ حضرت
 لباس کو اپنا کپڑا پہنایا
 تھا اور سکا بدلہ نیا میں پورا
 فرما یا ۱۲ متر علم ایچے
 انہیں اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ میت کو ایسے اچھے کپڑوں
 میں دفنایا جائے جو حالت
 زندگی میں پہنے جا رہے تھے
 اور پہننا تھا۔ چنانکہ اسی
 بنا پر واروہ کہہ دوں کہ
 لئے سفید کپڑے پہنے جات
 زندگی بہتر و اچھے میں بعد
 موت بھی ایسے ہی کپڑے کا
 کفن دیا جائے ۱۲
 امام اشعری کے نزدیک
 شہید پر نماز نہ پڑھی جائے
 اور امام غزالی نے عبد اللہ علیہ
 زہد ایک اوسپہ نماز ہے
 کیونکہ ان راجع اور حاکم اور احمد
 اور دارقطنی اور طبرانی اور
 بیہقی اور ابو داؤد وغیرہ کی
 میں مذکور حدیث ہے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اوپر نماز پڑھی
 اور ظاہر ہے کہ مثبت ثانی
 پر مقدم سو فی ہے ۱۲ واللہ اعلم۔

فَالْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَفَنَ رَسُولُ
 خدا نے اس کو اپنے پیچھے لپیٹ لیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں دیا گیا رسول خدا
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ثَلَاثَةِ أَتَابِ بَيْضِ سُحُولٍ مِّنْ كُفَيْنِ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں جو سفید تھے ۱۔ سحول کے جسے ہونے سولی نہیں تھا
 لَيْسَ فِيهَا قَبِيضٌ وَلَا عِمَامَةٌ مُّتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 اس میں کوئی کرتہ اور نہ عمامہ (حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
 عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَاءَ ابْنُ أَبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی مرگیا تو اس کا بیٹا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُعْطِيَ قَبِيضَكَ الْفَنَ فِيهِ فَأَعْطَاكَ يَا
 کے پاس آیا اور عرض کیا ابنا کر تعزیت فرمادیجئے تاکہ اپنے باپ کو اس میں کھون کروں پھر اسکو کرتہ
 مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 دیکھا ۱۲۔ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا مِن ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ
 وسلم نے فرمایا پہنو اپنے سفید کپڑے ایسے کہ وہ تمہارے اچھے کپڑوں میں سے ہیں
 ثِيَابِكُمْ وَكَفِنُوا فِيهَا مَوْتَكُمْ رَوَاهُ الْحَمْدُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّاحُ الزَّيْدِي
 اور انہیں میں اپنے مرنے والوں کو اس کو بیاچھولنے لسانی کے سوا روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا
 وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا أَحَدَكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 لے لے اللہ علیہ وسلم نے جب کفن دے کوئی تو میں کو اپنے بھائی کو تو چاہئے کہ اچھا لے کفن اس کا روایت کیا اسکو
 عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ
 ملنے اور انہیں سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے دو آدمیوں کو واحد
 مِنْ قَتْلِ أَحَدٍ تَوْبَةً أَحَدٌ ثُمَّ يَقُولُ لَهُمْ أَلَا تَأْخُذُ الْفَقْرَانِ فَقَدْ مَاتَ
 کے مقتولوں میں سے ایک کو توبہ میں پھر فرماتے کون سا دن میں کا یا وہ ہے از روی حصول قرآن کے پڑھنے
 فِي الْحَبْرِ وَلَمْ يُخْصَلُوا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَلِيٍّ
 میں دیکھو ان کے رکھنے اور نہ غسل دے کہے اور نہ ملے اور نہ نماز پڑھی اور نہ غسل دیا اور نہ ان کو
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
 اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سننا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے ان کے کہ
 تَعَالَى فِي الْكُفْنِ فَإِنَّ بَسْلَبَ سَرِيحًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَائِشَةَ
 کہ کفن میں کیونکہ وہ جلدی خوب چمکتا ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

۱۲۔ ان میں سے ایک حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے بھائی کو کفن کرے اس کو اللہ تعالیٰ سے ایک توبہ ملے گی۔

پھر صرف آپ کے لئے
نہیں تھا۔ اب کسی کے لئے

جوازہ آپ کے سامنے حاضر

لا کرو گیاتھا چاہیہ کہ بعض
احادیث میں اس کی تفسیر

بھی آئی ہے ہر عمر کے
حقیق کے نزدیک سینہ کر

مقابل حضور ہو یہ عالم کہ

وہاں ہی ہے کہ سینہ سے اپر
سے اور تھوڑے مہرے اور سینہ کے

بچے پیٹ اور ٹانگیں ملے
میضا را ایک عورت کا لقب

ہے اور مسجد میں نماز پڑھنا
کسی عذر سے تھا ورنہ مسجد

جنازہ کی نماز پڑھتا مسنون
نہیں اس لیے کہ ایک شخص

اس کا مسنون ہونا ثابت

پہلے ہوتا تھا جبکہ ایب جم
تھیں معاہدہ کی نماز میں مسجد
میں ہوتا تھا۔

در میان منورین دفت پائی
مساکر و انتن در هر که

تو خفا میں اس نے کہا انہیں لاؤرجاتے
رہتے مانتے مساجد میں ۳

منزج عکس یہ حدیث
حقیقی مستند ہے کہ نماز

جنازہ میں چار کبیرین میں
جو احادیث اس سے نکلے

ان کے متعلق امام نووی نے

۲۷۔ نہایت بڑا و عظیم۔ یہاں اس کی اصطلاح تین اہم احوال سے ملتی ہے جن میں قرارت نہیں ہے لیکن تاہم اس کی حیثیت و ماحولہ و فائدہ پر بھی بات ہے۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹

ان کے متعلق امام نووی نے مریض مسلم بن مکہ سے کہ یہ مرنے والے ہیں اور اجماع اس کے نسخہ کی دلیل ہے اور چار کثیرین یا اجماع ہونا اس عند اللہ وغیرہ کی نقل

لے بیٹے ہمارے نہیں ہے

لے لے کر رسول خدا سے

اللہ علیہ وسلم سے اسکا طہار

ثابت ہے مگر اس سے علم

صاحب کے قول کا ابطال

نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ

بھی اسکے جواز کے قائل

ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ بنیت

قرت نہ ہو بلکہ بہارادہ

دعا ہو اور کہنا اذ نکاشی

عن دہل ہے ۱۲ مترجم۔

۱۱ دعا اور الخ اس حدیث

سے نماز جنازہ کی دو دعا

معلوم ہوئی جو مرد و عورتیں

گویا یہ بھی درست ہو اگرچہ

مرد و دعا بہتر ہے جو حدیث

آئینہ دین وادہ ہے مجاہد

قائل ہے ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶

الخ اس حدیث مرقعہ دعا

جنازہ برائے میت اللہ

لحیت الخ بتامہ مذکور ہے

جس میں کچھ زیادتی بھی ہے

اور پہلی حدیث صرف

صحیح مسلم میں ہے اور یہ

صحیح مسلم اور پارہائی کتب

احادیث میں بھی وارد ہے

اللہم اغفر لکاتبہ ولن سخی

فسیہ ولوالدہیم اجمعین

آمین۔ یا رب العالمین۔

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَأْخُرَ

صَلَاتِهِ فَخَيْرٌ تَقْدِمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَأَخَّرَ ذَلِكَ فَتَضَعُونَهَا عَنْ

رِجَالِكُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَكُلُّ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يَصِلَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا

حَتَّى تَذْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ

الْعُظْمَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لِسَالِحٍ حَتَّى تَوْضَعَ فِي الْحَدِّ وَالْبُخَارِيِّ مِنْ

تَبَعِ جَنَازَةِ سَالِحٍ إِيَّانَا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يَصِلَ عَلَيْهِ

يَقْرَعُ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدُهُنِ

سَالِمٍ عَنِ أَبِيهِ أَنْ ذَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَوَرِثَتُهُ

أَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ الْحَمَّسِيُّ وَصَحَّاحُ ابْنِ حِبَّانَ وَأَعْلَى الشَّكَاوِيِّ وَطَائِفَةُ

بَارَأَ سَائِلَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ رَفِينَا عَنْ أَبِيكَ

الْجَنَازَةَ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا

فَلَهُ مِائَةُ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ

مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ

مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ

مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ مِائَةٍ

۱۔ جنزادہ الخواس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازہ لیجانے میں مشروع جاری کی جائے تاکہ اسے اپنے ٹھکانے لگا دیا جائے ۱۲۔ ۲۔ قیراط زور سے حساب دینا رکاب و حواصیل ہوتا ہے یعنی اتنی مقدار ثواب حاصل ہوتا ہے اور بیان قیراط سے پہاڑ اُحد کی طرح مرکب ہے ۱۱۔ ۳۔ ام صاحب کے نزدیک فضل جنازے کو پیچھے ملتا ہے دلیل یہ کہ ابن طاووس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ چلے یہاں تک کہ دفن پائی مگر پیچھے جنازہ کے ہر ترجم ۴۔ ام عطیہ الخواس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو جنازہ کے ہمراہ جانا منع ہے ۱۲۔ ۵۔ یعنی اسکا بھی ثبوت ہے مگر حنفیہ کے نزدیک سنون طریقہ جانب قبلہ سے دفن کرتا ہے جیسا کہ ترمذی کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہی صوفی کے چہانہ کو قبہ کی جانب سے قبر میں داخل کرنا ثابت ہے ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔

تعلیٰ عنہ نے داخل کربلا سے کو قبر کی بائیں طرف سے اور فرمایا کہ بہت سے ۱۵۔

ابوداؤد نے اسکی تخریج کی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے در روایت کرتے ہیں نبی صلی

اور علیہ وسلم سے فرمایا جب اے رخصتم لے اپنے مردوں کو غیروں میں تو کہو بسم اللہ اعلیٰ

رسول اللہ ﷺ ابراہیم اور یوسف علیہ السلام کی ساری ساری محنتیں جہان کے اسلوب میں

اور دار فظنی نے اس میں موقوف ہونے کی علت بیان کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا

لِلّٰهِ عَلَىٰ لِقَا عَيْدِهِمۡ ۖ وَالۡسَّيِّئَاتِ لِلۡسَّيِّئَاتِ حِيَٰرَۃٌ ۚ اٰمَنَ

[Handwritten musical notation]

ابو دائود نے ایسے اسناد سے روایت کیا جو مسلم کی شرط کے موافق نہ اور زیادہ کہا ان ماہر نے حدیث ام

يا ايه يهون سعيدا بي بي و دايي صبي الله تعان فان يحداي

١٣٠

نکد اور قائم کر دے۔ چوبہ بھی ایسی ہیں۔ قائم کرنا جب طرح کیا گیا۔ سوال خدا سے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

سید احمد رضا بن سید محمد علی بن سید ابوالحسن

100

اور اسلوبِ انجمن سے بیچ کر ہمارے لئے اور مسلمانوں کے لئے اہمیت سے دیوں گے۔

که منتهی و امارت
که منتهی و امارت

وَرَزَّ عَامِرُ بْنُ رَسِيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

[illegible]

میں نے یہ قطعہ اور تثنیہ کے قمر سیرت کتب شریفہ ذیل میں اس (سیرت) میں اب اسرار و اسرار کے آداب

رواه الشيخان في الصحيحين

وَيُؤْتِي السَّحَابَ شِكْلًا ۖ سَائِبٌ رَّجِيمٌ

سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوئے میت کے دفن سے تو کھڑے ہوئے اور سیرا در فرماتے

سے معلوم ہوا کہ میت کے

بسم الله الرحمن الرحيم

سلا تور ماہ اس

مسئمت کے اعضا کا فوٹونا

ایسا ہی کناہ ہے جیسے بجا

الخامس عشر من شهر رمضان

مواکہ قبر حد بنائی جائے

مستحقے اگر زمین زبردستوں

عنزورۃ قبر شق بنانی جائیگی۔

سید کا

جیسا ہے۔ اور کئی بھی نہ ہو۔

اور اسپر مبد و لیر باجی

کوئی بیٹھتا ہے اس کے اپنے

اس غدیہ کے علوم ہوا

میں لب مٹا کی میت کی قبر

پروانا بھی سمجھیں۔ کتاب

وہ علیہ وسلم نے اس کا

ہے امت کے بزرگان دین

۱۳۴۰

۱۰۲ تثبیت الزام حدیث
 سے معلوم ہوا کہ دفن میت
 کے بعد میت کو لئے بخشش
 احوال و جواب منکر بخیر
 میں ثابت قدم رہنے کی
 کی جائے ۱۷ ۱۸ کہ الخیر
 کلمات بھی اس اثر میں وارد
 ہیں کہ لوگوں کے واپس آ
 جانے کے بعد کہ جائیں ۱۹
 ۲۰ سنۃ الخیر اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ پہلے اپنے
 مردوں کو بھی زیارت تہجد
 سے منع فرمایا تھا تاکہ
 ممنوعات شرعیہ کے ترک
 نہ ہوں۔ روایت چلا میں دنیا
 قبروں سے مدونہ حاصل
 کیا کہین یا پوچھا یا نہ
 کرنے لگ جائیں چونکہ
 اسلام تھا جس میں شعائر
 اسلامیہ شائع نہ ہوتے
 تھے جب شائع ہو گئے تو اپنے
 زیارت قبر کی اجازت
 دیدی کہ وہاں سے جا کر
 عبرت حاصل کرو اور موقوف
 کو قرآن مجید سے پڑھ کر
 ثواب بخشو ۲۱ ۲۲
 الخیر اس سے معلوم ہوا کہ
 کے لئے زیارت قبور منع تو
 کہ جاہل طائفہ ہے جو عنوما
 شرمیہ سے باز آئے والا
 نہیں۔ اہل ماش را شد اور نیز
 غیر مجرموں سے غلط و غلط
 دفعہ کا خوف ہے ۲۳
 نوٹ: اس حدیث سے

استغفر من الذنوب وسأل الله التثبيت فأنزل الله رسالاً رواءاً أبو داود
 معقوت طلب کر رہا ہے بہائی کے لئے اور تثبیت ۱۰۲ کی اوست نے دعا مانگو کیونکہ وہ اب سوال کیا حال کا اسکو
 وحی الحاکم و بن ضمرۃ بن حبیب أحد التابعین قال كانوا
 داؤد نے روایت کیا اور حاکم نے اسکی تصحیح کی اور ضمر بن حبیب تابعی سے روایت ہے کہ انھوں نے لوگوں کو منع کیا تھا جب
 یستحبون إذا سوي على الميت قبرة وأنصرف الناس عن أن يقال
 میت کی قبر کو ہموا کر دیا جائے اور لوگ دبا سننے لوٹ آئیں اس بات کو کہ کہا جائے اوس کی قبر کے پاس
 عند قبره یا فلان قل لا إله إلا الله ثلاث مرات یا فلان قل بئى الله
 اے فلان کہہ لا الہ الا اللہ تین بار اے فلان کہہ
 ویدینی الاسلام و بنی محمد رواه سعید بن منصور موقوفاً للطبرانی
 اور بنی اسلام اور بنی محمد بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکو سعید بن منصور نے موقوفاً روایت کیا اور طبرانی
 نحوه من حدیث ابی امامۃ رفوعاً مطولاً وعن بريدة بن حصیب
 کہ ہے مثل اوس کے ہے حدیث ابوامامہ سے موقوفاً طویل حدیث۔ اور بريدة بن
 الأسلمی رضی اللہ عنہما عن قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه
 اسکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ افر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے تمکو منع کیا
 كنت نهيتكم عن زیارة القبور فزوروها رواه مسيل زاد الترمذی
 کیا تھا قبروں کی زیارت سے میں زیارت کو ادا نہ کی اسکو سلم نے روایت کیا ترمذی نے زیادہ کیا
 فانها تذکر الائمة زارة ابن ماجه من حدیث ابن مسعود وزهد
 کیونکہ وہ یاد دلائی ہے اسوقت کو زیادہ کیا ابن ماجہ نے حدیث ابن مسعود سے اور دنیا سے رغبت
 الدنيا عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله
 بتائی ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہم لعن زائرات القبور اخرجہ الترمذی وصحیح ابن حبان
 نے قبروں کی زیارت کر کے والی عورتوں پر لعنت کیا فرمائی ترمذی نے اسکی تخریج کی اور ابن حبان
 ابی سعید الخدری رضي الله تعالى عنه قال لعن رسول الله صلى الله
 نے اسکو تصحیح کیا اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 تعالى علیہم الناحية والمستمعة اخرجہ أبو داود عن أم عطية
 علیہ وسلم نے نوٹ کر کے والی اور اوسکے سنی والی پر ابوداؤد نے اسکی تخریج کی اور ام عطیہ
 رضي الله تعالى عنها قالت اخذ علي رسول الله صلى الله تعالى عليه
 رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اہم لیا ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کہ نوٹ کریں ہم
 أن لا ننسح متفق عليه وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى
 اہ حدیث متفق علیہ ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۰۲ تثبیت الزام حدیث
 سے معلوم ہوا کہ دفن میت
 کے بعد میت کو لئے بخشش
 احوال و جواب منکر بخیر
 میں ثابت قدم رہنے کی
 کی جائے ۱۷ ۱۸ کہ الخیر
 کلمات بھی اس اثر میں وارد
 ہیں کہ لوگوں کے واپس آ
 جانے کے بعد کہ جائیں ۱۹
 ۲۰ سنۃ الخیر اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ پہلے اپنے
 مردوں کو بھی زیارت تہجد
 سے منع فرمایا تھا تاکہ
 ممنوعات شرعیہ کے ترک
 نہ ہوں۔ روایت چلا میں دنیا
 قبروں سے مدونہ حاصل
 کیا کہین یا پوچھا یا نہ
 کرنے لگ جائیں چونکہ
 اسلام تھا جس میں شعائر
 اسلامیہ شائع نہ ہوتے
 تھے جب شائع ہو گئے تو اپنے
 زیارت قبر کی اجازت
 دیدی کہ وہاں سے جا کر
 عبرت حاصل کرو اور موقوف
 کو قرآن مجید سے پڑھ کر
 ثواب بخشو ۲۱ ۲۲
 الخیر اس سے معلوم ہوا کہ
 کے لئے زیارت قبور منع تو
 کہ جاہل طائفہ ہے جو عنوما
 شرمیہ سے باز آئے والا
 نہیں۔ اہل ماش را شد اور نیز
 غیر مجرموں سے غلط و غلط
 دفعہ کا خوف ہے ۲۳
 نوٹ: اس حدیث سے

۱۔ اس حدیث میں
 جمہور کا یہ قول جو کہ میت
 کو اوس وقت عذاب دیا
 جائے گا۔ کہ لپٹاؤ پر
 رونے کی وصیت کر گیا ہو
 یا اپنا زندگی میں نوحہ کرے
 طور پر اونکی کہ نسبت کرنا ہو
 واللہ اعلم ۲۔ مترجم ۳۔
 یہ معافیت اوس وقت ہی کہ
 جب رات کو دفن کرنے میں
 کسی بات میں نقص کا خوف
 ہو ورنہ نہیں جیسا کہ اگلی
 حدیث اس پر والہ ۴۔
 ۵۔ کھانا لے کر جانے
 سے معلوم ہوا کہ اہل
 مصیبت کی دعوت کی جائے
 لیکن اہل مصیبت کو طعام
 کرنا ہرگز نہیں چاہیے بعض
 ملکوں میں سٹوس جڑا سمیت
 شروع رواج ہے اور یہ
 بات ایک حدیث میں مرہوم
 کہ ایک میت والو دعوت
 آپ کی مع صحابہ کو آپ نے
 قبول فرمائی تھی جس
 کہ اس مال کا کچھ بلع نہ ہو
 اور خیرات کرے والا ۶۔
 استطاعت ہو ۷۔
 قبرستان الزمرہ حدیث کہ
 قبرستان میں جا کر گدھے
 دغا پرھنے کی ہدایت کی
 گئی ہے ۸۔
 آنکھوں کے لالہ سے معلوم ہوا
 کہ بلا نوحہ صرف درد و غم
 کے باعث رونا موجب عذاب

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَنْبَغِي عَلَيْهِ مِنْهُ
 ذرا یا میت کو عذاب دیا جائے گا جسے اس کی جڑ میں ہو جو اوس کے لئے کہ نوحہ کیا جاوے اور
 عَلَيْهِ لَمَّا نَحَى عَنْ الْغَيَةِ بْنِ شَعْبَةَ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 (حدیث شریف علیہ سے اور اوں دونوں کے لئے اوس کی مثل ہے معینہ بن شعبہ سے۔ اور اس نے
 قَالَ شَهِدْتُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْفَنُ وَرَسُولُ اللَّهِ
 (حدیث روایت کی کہما حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے دفن پر اور رسول
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِنْدَ الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهَا تَدْمَعَانِ
 (حدیث اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے تھے پس رکھا میں نے آپ کی آنکھوں کو بہا رہی تھیں تو مجھ کو جاری تھے
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 روایت کیا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْفِنُوا مَوْتًا كَرَبِّ اللَّيْلِ إِلَّا أَنْ تَضْطُرُّوا
 (میت دفن کر دینے نہ دو جو رات میں مگر یہ کہ مجبور ہو جاؤ اس کی طرف
 إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي مَسْلُوكِهِ قَالَ زَجْرَانُ يُقَابِرُ
 اس کی ابن ماجہ نے تخریج کی اور اس کی اصل مسلم میں ہے لیکن کہا کہ تحت منہ کیا اس سے کہ دفن
 الرَّجُلُ فِي اللَّيْلِ حَتَّى يُصَلِّىَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ
 کیا جائے آدمی رات میں نہ یہاں تک کہ نماز پڑھی جائے اوس پر۔ اور عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا جَاءَنِي جَعْفَرُ حِينَ قُتِلَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 جعفر کی موت کی خبر آئی جبکہ وہ مقتول ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْنَعُوا لَالِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ الْغَيْشَلُ أَخْرَجَهُ
 بنا کر کروا دو جعفر کے لئے کھانا تاکہ جو کھادوں کے پاس ہی نہ آئے جو اوں کو مشغول کر دے گی۔
 الْخَمْسَةَ الْوَسْطَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 (حدیث میں) اس کی پانچویں نے سوائسائی کے تخریج کی۔ اور سلیمان بن بردہ کو روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُولُوا
 لئے آپ کو کہاتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم دیتے تھے ان کو جب جائے وہ قبرستان میں اس کی کہ
 السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَنَا أَنَا اللَّهُ
 کہیں سلامتی ہو جو ہم پر ملے گھر والو یا خدا اور اور مسلمانو اور مشابہ ہم اگر چاہے گا
 تَعَالَى بِكُمْ لَا حَقَّوْنَ لَسَّالُ اللَّهِ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةُ رَوَاهُ عَنْ
 خدا تعالیٰ تمہارا رحمت ملے والے ہیں سوال کرتے ہیں ہم اللہ سے اللہ سے عافیت کا اس کو
 ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 روایت کی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبروں پر پسں آیا

اسے مستحب الخ اس سے معلوم ہوا کہ قبور کی زیارت ان کی طرف مستحب ہو کر کی جائے اور یہاں دوسری جا مذکور سے گویا آپ کبھی کبھی یہی دعا پڑھتے تھے۔ مرت الخ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میت کے دفن ہو جانے کے بعد اسے بڑا نہ کہا جائے۔ کہ جو اس کے اعمال تھے ان کے پاداش است مل گئی ہے تہا یہی ہر گونہ ناکام و بے فائدہ ہے۔ مستحب و فضیلا اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ زکوٰۃ منسب ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اغنیاء پر فرض ہے اور اس کے مستحق فقراء میں ۱۲-۱۳ آؤٹ ہو وہ بچہ جس پر ایک سال گذر کر دوسرے میں قدم رکھا ہو ۱۲-۱۳۔

ہے ہون الخ یعنی آؤٹنی کا ایسا بیتہ لازم ہوتا ہے جس کے دو سال گذر کر تیسرے میں پاؤں ہو ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ الخ غفر کا تسمیہ من - یعنی ذبیہ۔

وَسَلَّمَ يَقْبُورُ الْمَيِّتِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
 اُن پر مستحب لکھ ہوئے۔ اور فرمایا سلامتی ہو یہ تم پر اے قبروں
 يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفْنَا وَنَحْنُ بَالِئُكُمْ رَوَاهُ
 والو بخشدے اللہ تم کو اور تم کو اتم پہلے ہو اور ہم پیچھے روایت کیا اس کو
 الرَّزْمِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ وَكَانَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
 ترمذی نے اور کہا حسن ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الْأَمْوَالَ فَإِنَّهُمْ قَدْ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بڑا کہو سب مڑوں کو کیونکہ وہ پہنچے گئے اس کو جو
 أَقْضُوا إِلَيْهِ مَا قَدْ مَوَّارُوا الْبَخَارِيُّ رَوَى الرَّزْمِيُّ عَنْ الزُّهَيْرِيِّ
 انہوں نے پہلے کیا اس کو بخاری نے روایت کیا اور ابی ہریرہ نے روایت کیا اس کو ترمذی نے منبر سے
 لَكُنْ لَكِنْ قَالَ فَوَدَّ الْأَحْيَاءُ كِتَابَ الزُّكُوفِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 اس کی مثل نہیں کہا کر دے تکلیف دوزندوں کو۔ کتاب زکوٰۃ کے احکام میں۔ ابن عباس
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذَ
 رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ رضی اللہ عنہ کو
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ
 یمن کی طرف پس ذکر کیا حدیث کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا اور
 عَلَيْهِمْ صَدَقَاتُ أَمْوَالِهِمْ يُخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ مُتَقَرَّرٌ
 صدقہ اُن کے مالوں میں لیا جائے اُن کے مالداروں کو اور واپس لیا جائے اُن کے فقیروں کو اور
 عَلَيْهِمُ الْفَقْرُ الْبَخَارِيُّ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
 متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ اور انس رضی اللہ عنہ کو روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَاتِ الَّتِي فَرَضَهَا
 اُن کو لکھا یہ فرض صدقہ ہے کہ منہ عن کیا ہے اس کو
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں پر اور وہ زکوٰۃ کہ حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے
 فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ الْأَبْلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسَةِ
 اس کا لینے رسول کو ہر چوبیس اُونٹوں میں یا اوس سواریں ہر چوبیس میں ایک بکری
 فَادْبُلُغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ خَيْسًا وَثَلَاثِينَ فِيهَا بَيْتٌ مِثْلُ بَيْتِ قَائِلٍ
 پچیس چوبیس کو پہنچ جاوے پچیس تک تو اوس میں بنت الخ خاص ۵۵ ماہ بس اورو
 ثَلَاثِينَ بَيْتٍ لَوْ فَادْبُلُغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ خَيْسًا وَارْبَعِينَ فِيهَا بَيْتٌ
 تریس بے پہنچ جاوے چھتیس کو پچیس تک تو اوس میں بنت

لَبُونٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَارْتَبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فِيهِ بِحَقِّ طَرِيقِ الْحَجَلِ
 لبون ہے جس جب پہنچ جائے چھالیس کو ساٹھ تک تو اس میں لے حد ہے دس جتنی ہے
 فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسِينَ وَسَبْعِينَ فِيهِ بِحَقِّ طَرِيقِ الْحَجَلِ فَإِذَا
 قابل پھر جب پہنچ جاوے اسیٹھ کو پچھتر تک تو اون میں جتنی ہے چھ جتنی ہے
 بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى سِتِّينَ فِيهِ بِحَقِّ طَرِيقِ الْحَجَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً
 چالیس نوے تک تو اون میں دو بنت لبون ہیں اور جب پہنچ جاوے ایک سو تین کو ایک سو تین
 وَارْتَبَعِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ فِيهِ بِحَقِّ طَرِيقِ الْحَجَلِ فَإِذَا زَادَتْ
 تک تو اون میں دو حد ہے قابل جتنی نہ پھر جب زیادہ ہو جائیں ایک سو تین پر تو ہر
 عَلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ فِيهِ كُلُّ ارْتَبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ فِي كُلِّ خَمْسِينَ
 چالیس میں بنت لبون ہے اور ہر چار میں ایک حد ہے اور وہ مخصوص کر کے
 حَقًّا وَمِنْ لَحْمِكُمْ مَعَهُ إِلَّا ارْتَبَعٌ مِنْ لَابِلٍ فَلَيْسَ فِيهِ مَقْصِدٌ إِلَّا
 ہوں اس کے پاس ہر چار کو سنت تو اون میں صدقہ نہیں ہے مگر
 أَنْ تَشَاءَ رِبَّهَا وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمِيَّهَا إِذَا كَانَتْ رُبْعِينَ
 کہ چاہے مالک چاہے بکریوں کی زکوٰۃ میں جب چالیس ہوں ایک سو تین تک
 إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ
 ایک بکری ہے پھر جب ایک سو تین پر زیادہ ہو جائیں دو سو تک تو اون
 فِيهِ مِائَتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ ثَلَاثٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثٍ
 میں دو بکریاں ہیں پھر جب زیادہ ہو جائیں دوسرے تین سو تک تو اون میں تین بکریاں ہیں
 شَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثٍ مِائَةٌ فِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٍ فَإِذَا كَانَتْ
 ہیں اور جب تین سو پر زیادہ ہو جائیں تو ہر سیکڑہ میں ایک بکری ہے اور جب تین
 سَاعَةً الرَّجُلُ نَاقَصَةً مِنْ ارْتَبَعِينَ شَاةٍ شَاةٍ وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا
 چر بکری والی آدمی کی چالیس بکریوں کی ایک بکری کہ ہو تو اون میں زکوٰۃ نہیں ہے
 صَدَقَاتُ الْإِنِّ أَنْ تَشَاءَ رِبَّهَا وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مَتَفَرِّقٍ وَلَا يَفَرِّقُ بَيْنَ
 مگر یہ کہ چاہے مالک اس کا اور نہ جمع کیا جائے دس یا تیرے متفرق کے اور نہ بکریوں کی
 يَجْمَعُ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَزِيدُ جَعْلَ بَيْنَهُمَا
 جائے دس یا تیرے خوف اور جو نصاب کہ دوسرے کیوں میں ہو تو اون میں ایک
 بِالْأُيُوتِ وَلَا يُخْرِجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تِسْ أَسْبَابُ
 دوسرے سے لوٹائیں راہ اور نہ نکالا جائے زکوٰۃ میں زیادہ عمر لگے دال جانور اور نقصان دہ چیزیں راہ
 الْمَصَدَّقِ فِي الرِّقِّ فِي مِائَتِي دَرَاهِمٍ رُبْعُ الْعِشْرَةِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِسَبْعِينَ
 مگر یہ کہ چاہے صدقہ لینے والا اور چاندی یا تین دو سو یا دس یا تیرے یا پچھتر یا پچھتر یا پچھتر یا پچھتر

لے جس میں تین
 سال گذر کر چھت
 لگ گیا ہو ۱۳
 جو پانچ سال میں
 لگ گیا ہو ۱۴
 یہ دو فو حکم سماعی اور
 مالک دو وزن کو شاعلی ہیں
 سماعی کے لئے مطلب
 یہ ہوا کہ اگر کسی کے پاس
 ایک سو میں بکریاں ہوں
 جن میں ایک بکری آتی
 ہے تو سماعی اون کو
 چالیس چالیس تین بکری نہ
 کر دے تاکہ اس میں تین
 بکریاں لازم ہو جائیں
 دو شقصوں کی چالیس
 بکریاں ہوں الگ الگ
 جن میں کسی پر زکوٰۃ نہیں
 تو سماعی اون کو جمع
 کر کے تاکہ ایک بکری
 لازم ہو جائے اور مالک
 کے لئے یہ مطلب کہ مثلاً
 اگر کسی کی چالیس بکریاں
 ہوں جن میں ایک پوری
 بکری آتی ہے تو اون کے
 ساتھ کسی دوسری آدمی
 کی چالیس بکریاں ملائے
 تاکہ لپٹے آپ کو نصف
 بکری دینی پڑے یا مثلاً
 کسی کی بیس بکریوں کو
 کی بیس بکریوں کے ساتھ
 شریک نہیں جن بکری
 آتی تو وہ اب جمع نہ ہوتے

سے معلوم ہو گا کہ اگر
 زکوٰۃ کی وصولی میں
 جاؤر لازم ہے وہ نہ
 ہے تو اس سے چھوٹا
 یا بڑا لیکر حسب ذکر حدیث
 کی بیشی دہیوں میں کرے
 کہ اگر چھوٹا حیوان مثلا
 ہے تو بیشی کے پورے
 مال و مل سے لے کر
 مقدار مفروضہ سے بڑا
 حیوان ملا ہے تو اس میں
 کی بیشی عامل مالک
 کو واپس کر دیوے
 سے بیع کاے کا کیا
 بچہ اور ہر بالغ سے نیاز
 جز یہ کا کیا جائے اور عاری
 مذہب سے معاف کی طرف
 یہ ایک قبیلہ ہے میں میں
 جہاں کے کپڑے مشہور
 ہیں ہ مترجم ۳۵ پایزن
 الخ اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ عامل کو چاہیے کہ
 جہاں کسی کے جانوروں
 خود یا بیٹوں گھاٹیوں یا
 گروہ میں وہاں جا کر ان
 سے زکوٰۃ وصول کرے
 نہ یہ کہ ان کو چاکا ہل کر
 بنا کر تکلیف دے کہ وہ نام
 روبرو ہمارا لاکر اسے زکوٰۃ
 ادا کریں۔ کہ عامل کو چاہیے
 تکلیف نہیں جیسے مالدار
 کو سے
 اس حدیث سے معلوم ہوا
 ہے کہ غلام

فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا لِمَنْ يَشَاءُ رِثَا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنْ أَهْلِ
 بھوں کو ایک سو سونے تو ان میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ چاہے مالک ان کا اور وہ شخص کہ اس کے پاس
 صَدَقَةُ الْجَزَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَزَعَةٌ وَعِنْدَهُ حَقٌّ فَأَتَاهَا
 کے اونٹ جزعہ کی زکوٰۃ کو پہنچ گئے ہوں اور اس کے پاس جزعہ ہو نہیں اور اس کے پاس حق ہو
 تَقْبِلْ مِنْهُ الْحَقَّ وَيَجْعَلْ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَالَا وَعِشْرِينَ
 تو اس سے حق ملے لے لیا جاوے اور اس کے ساتھ دو بکریاں اور لے اگر میرا آجائیں یا بیٹوں
 دَرَاهِمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقِّ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحَقُّ
 درہم اور جس کے پاس کے اونٹ حد کے صدقہ کو پہنچ گئے ہوں اور اس کے پاس حق نہ ہو البتہ اس کے
 وَعِنْدَهُ الْجَزَعَةُ فَإِنَّمَا تَقْبِلُ مِنَ الْجَزَعَةِ وَيُعْطِي الْمَصَادِقَ عِشْرِينَ
 پاس جزعہ ہو تو اس سے جزعہ لے لیا جائے اور زکوٰۃ دینے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں
 دَرَاهِمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَاهِ الْبَخَارِيِّ وَنِ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 درہم ویرے اس کو بخاری نے روایت کیا۔ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت یہ کہ نبی
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ فَاِمْرَأَةً أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف روانہ کیا پس ان کو حکم دیا یہ کہ یمن کے ہر گروہ میں
 تَلَاكِيْنِ بَقَرَةٍ تَلْبَعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مَسْنَةً وَمِنْ كُلِّ حِلْمٍ
 سے ایک گائے بیچ کر یا بکریاں اور ہر چالیس سے ایک مسنہ اور ہر بالغ سے ایک ویرہ
 دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاظِرًا وَاهِ الْخَمْسَةِ وَاللَّفْظُ لِرَأْسِ حَسَنِ الزَّمَانِ
 یا اس کے برابر معافی اس کو یا بچوں نے روایت کیا اور الفاظ احمد کے ہیں اور ترمذی نے
 وَأَشَارَ إِلَى اخْتِلَافٍ وَصَلَّمَ وَصَحَّاحُ ابْنِ حَبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَمَنْ عَمْرُو بْنُ
 ایک حسن کہ ہے اور اس کے سرمول ہوئے ہیں اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے اور ابن حبان کہو صحیح اور حاکم
 شَعِيبُ بْنُ أَبِي عَجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 شعیب روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باب کو دہلنے والا ہے کہا ذہاب و ترمذی اسے اللہ علیہ وسلم
 تَوَخَّذْ صَدَقَاتِ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مِثْلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ وَدَّ
 کہ اپنے جا ہی صدقے مسلمانوں کو ان کے پائوں کے اور اس کے احمد نے روایت کیا اور ابو داؤد کے لئے
 وَلَا تَوَخَّذْ صَدَقَاتِهِمْ إِلَّا فِي دَوْرِهِمْ وَمَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 نہ لے، ورنہ نہ لے جائیں ان کے آمدنے گردان کے ہوں میں۔ اور ابو ہریرہ کی روایت یہ کہ
 تَعَاظِمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ
 رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مسلمان پر اس کے
 فِي عَبْدِهِ وَأَقْرَبِيهِ صَدَقَةُ رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 غلام اور اس کے گھرم سے پر صدقہ اس کو بخاری نے روایت کیا (اسم کے لئے یوں ہی) نہیں و غلام

۳۵ پایزن
 الخ اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ عامل کو چاہیے کہ
 جہاں کسی کے جانوروں
 خود یا بیٹوں گھاٹیوں یا
 گروہ میں وہاں جا کر ان
 سے زکوٰۃ وصول کرے
 نہ یہ کہ ان کو چاکا ہل کر
 بنا کر تکلیف دے کہ وہ نام
 روبرو ہمارا لاکر اسے زکوٰۃ
 ادا کریں۔ کہ عامل کو چاہیے
 تکلیف نہیں جیسے مالدار
 کو سے
 اس حدیث سے معلوم ہوا
 ہے کہ غلام

۱۰ صدقہ فطر الخ

اس حدیث کو معلوم ہو کہ خدمت کے غلاموں

کے صدقہ فطر مالک پر

واجب ہے نہ زکوٰۃ ۱۲-۱۳

۱۱ باہر الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

انہیں جاندوں پر زکوٰۃ

ہے جو اکثر سال

باہر منت چر گاہ میں چرے

پھر ہیں۔ اگر اکثر سال

گھر میں قیوٹا چارہ کھلایا

جائے تو پھر ان پر زکوٰۃ

نہیں ۱۳ ۱۴ ایک سال

آخر اس حدیث سے معلوم

ہوا کہ چاندی کے دو سو

درہم پر جب کہ ان پر

ایک سال گزر جائے تو

پانچ درہم زکوٰۃ میں لازم

ہوتے ہیں۔ اس طرح

سال گزرنے پر بیسٹ

وینار سونے سے نصف

وینار لازم ہوتا ہے ۱۵

۱۶ کام کرنے والے

الخ اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ جو چارہ

کام کچ کے لیے رکھے

ہوں۔ ان پر زکوٰۃ فرض

نہیں ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶

الْأَصْدَقَةُ الْفِطْرُ عَنْ بَهْزِينَ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ سَائِجِرَةٍ فِي أَرْبَعِينَ

بَنْتٍ كَبُونٍ لَا يَفْرَقُ إِبِلٌ عَنْ حَسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مَوْجِرًا

بِهَافِلَةٍ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَذَاكَ أَخَذَهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَنْ مَن

عَزَائِمِ رَبِّنَا إِبِلٌ لَالٌ مُحْدِثٌ مَنَاشِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَلَّقَ الشَّافِعِيُّ الْقَوْلَ بِعَلَى ثَبُوتِهِ وَكَانَ عَلَى

اللَّهِ تَعَالَى عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ

لَكَ مَا تَادِرُهُمْ وَحَالَ عَلَيْهِمُ الْحَوْلُ فَفِيهِمْ خُمْسَةٌ دَرَاهِمٍ وَلَكِنْ

عَلَيْكَ شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عَشْرُونَ سِنًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ لِأَبِي دَاوُدَ كَانَ بَعْلًا عَشْرًا وَفِيهِمَا سَقَى
 اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو داؤد کے لئے یوں ہے کہ یا ہو (زین) بعل کے لئے تو اس میں سوا
 بِالسَّوَانِي وَالنَّصْرُ نَصْفُ الْعَشْرِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ مَعَاذِ
 ہے اور وہ کہیں جو اس حدیث کے پانی میں نہ گریں کہ ہو اون میں چالیسواں حصہ ہے۔ اور ابو موسیٰ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ
 اور معاذ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو فرمایا کہ تم کو صدقے میں
 تَأْخُذْ فِي الصَّدَقَاتِ مِنْ هَذِهِ الْأَصْنَافِ الْأَرْبَعَةِ الشُّعْبَرُ وَالْخُفَّةُ
 ان کے چار قسموں سے یعنی خنجر، شمشیر، کتبہ و تیر
 وَالزَّبِيبُ الْخَرُّ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ مَعَاذٍ قَالَ
 اور جھوٹے سے اسکو طبرانی اور حاکم نے روایت کیا اور ابوقتیبہ کے لئے معاذ بن ابی
 فَأَمَّا الْفَتَاءُ وَالْبَطِينُ وَالرَّثَمَانُ الْقَصَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ہے کہ بچے بہر حال ہمیشہ بڑبڑ اور اٹار اور گناہیں نہیں بیشک معاف فرمایا اس سے رسول خدا
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْنَادُهُ ضَعِيفٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکا اسناد ضعیف ہے۔ اور سہل بن ابی حفصہ رضی اللہ عنہ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سے روایت ہے کہ فرمایا تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
 إِذَا خَرَصْتُمْ فَنُحْذِرُ أَوْ دَعَا الثَّلَاثَ فَإِنْ لَمْ تَدْعُوا الثَّلَاثَ فَأَعْلَمُوا
 انذار کرو مگر ایسے ایسے (مقدار زکوٰۃ) اور چھوڑ دو کہ ایک تہائی پس اگر نہ چھوڑو ایک تہائی تو
 الرَّابِعَ رَوَاهُ النُّسَّاءُ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَكَحَّابٌ ابْنُ جَبَانٍ وَالحَاكِمُ عَنْ
 چھوڑ دو جو تہائی اسکو یا چون نے روایت کیا سو ابن ماجہ کے اور ابن جہان اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا۔ اور
 عَتَابُ بْنُ أَبِي سَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
 عَلَيْهِمْ أَنْ يَخْرُصَ الْعِثْبُ كَمَا تَخْرُصُ الْخُلُوفُ وَتُؤْخَذَ كَوْنُ زَبِيدَا
 کہ انذار کیا جائے انکو کہ جسطرح انذار کیا جاتا ہے انکو کہ اور لی جائے اوس کی زکوٰۃ منقطع
 رَوَاهُ النُّسَّاءُ وَفِيهِ انْقِطَاعٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَيْنٍ جَدِّ
 ہاں اسکو یا چون نے روایت کیا اور اس میں انقطاع ہے۔ اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں کہ
 أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَتُهَا وَفِي يَدَيَّاهُمَا مَسَكَنَتَا
 ہے وہ اپنے والد سے کہ ایک عورت آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس کے ساتھ ایک بچی تھی
 مِنْ دَهْقَالٍ لَمْ يَأْتِ بِهَا نَحْوُ زَكَاةٍ أَتَى لَهَا قَالِ لَيْسَ لَكَ
 وہ بچی کے ہاتھ میں دو تھالیں تھیں کہ ان سے زکوٰۃ لیا گیا اس زکوٰۃ ذیل سے جو تھالیوں میں تھیں اور ان کے پاس

۱۔ بعل وہ بھیل یا بھتی
 جس کو اس چیز سے پانی نہ
 دیا گیا ہو جس میں بارش
 کا پانی ہوتا ہے۔ نیز یہ بھی
 معلوم ہوا کہ جس کیفیت میں
 بارش یا چشموں وادیوں کو
 بلا اجرت پانی دیا جائے
 ان میں پورا عشر ہے اگر
 زمین عشری ہو اگر ہرٹ
 وغیرہ چیزوں سے تکلیف
 سیراب کیا جائے تو پھر ان
 میں نصف عشر ہے ۱۲۔
 ۲۔ چار الخ اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ صرف گندم
 و جو و منقہ و کجور میں زکوٰۃ
 ہے نہ کاروں وغیرہ کلٹی
 اور خرپوز و تربوز و انار میں
 نہیں ہے لیکن احناف کو
 نزدیک زکوٰۃ ہے چونکہ یہ
 حدیث ضعیف ہے ۱۳۔
 ۳۔ چھوڑ دو الخ اس حدیث کو
 معلوم ہوا کہ سیوہ و منقہ
 وغیرہ کی زکوٰۃ بطور انذار
 یعنی عاینہ ہے۔ اور نیز یہ بھی
 معلوم ہوا کہ جب دو تہائی
 کی زکوٰۃ لی جائے تو ایک
 تہائی مال مالک کو چھوڑ دے
 اگر نہ چھوڑ سکے تو چھوڑ دے
 ہی چھوڑ دے ۱۴۔
 ۱۵۔ فرمایا الخ اس حدیث شریفہ
 سے معلوم ہوا کہ عتور کے
 زبور میں بن زکوٰۃ ہے جو
 بن مذہب احناف ہے جو
 اگرچہ بنا بر دوسری

۱۔ بعل وہ بھیل یا بھتی
 ۲۔ چار الخ اس حدیث
 ۳۔ چھوڑ دو الخ اس حدیث کو
 ۴۔ فرمایا الخ اس حدیث شریفہ
 ۵۔ بن مذہب احناف ہے جو

۱۔ یہ حدیث زیور
 میں زکوٰۃ واجب ہونے
 کی دلیل ہے جیسا کہ فقہ
 اس کے قائل ہیں ۱۲ مترجم
 ۲۔ جس کے متعلق قرآن
 مجید میں وعید آئی ہے
 کہ جو لوگ کنز جمع کرتے
 ہیں الخ ۱۲ مترجم ۳۔
 فروخت الخ اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ ان
 ہی اشیاء میں زکوٰۃ
 لازم ہے کہ جو بغیر غرض
 تجارت رکھی ہوں ۱۲۔
 ۴۔ یہ ایک مقام ہے
 سمندر کے کنارے کہ
 اس کے اور مدینہ طیبہ کے
 درمیان پانچ روز کا راستہ
 ہے اور صدقہ سے مراد
 اس حدیث میں پانچواں
 حصہ ہے جیسا کہ امام
 اعظم رحمہ اللہ ہر جہاں جویم
 اس حدیث کے کہ فی
 الرکاز الخ ۱۲ مترجم
 ۵۔ خزانہ الخ
 یعنی اگر کسی کو ویران
 جگہ سے خزانہ ملے
 تو اس میں سے اُسے
 پانچواں حصہ حاکم
 دقت کو دینا ہوگا۔ رکاز
 کے مال کی طرف۔ اگر
 ملو کہ زمین سے ملے تو
 پھر ۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔
 ہوگا کہ مالک اگر آگے
 وصول کرے ۱۲۔ ۱۳۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَوَاءٌ لَّكَ مِنْ تَارَفَاتِهِمَا رَوَاهُ
 ابون کو بھینکد یا اسکو بیوں نے روایت کیا اور اسکا واسکا قوی ہے اور مالک نے اسکو بروایت عائشہ صحیح کہا ہے
 الثَّلَاثُ وَاسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَصَحَّ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَن
 ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا كانت تلبس اوصاحا من ذهب
 فقالت يا رسول الله انك زهوقا ل اذا اديت زكوة فليس يكنزوا
 ابوداؤد والدارقطني وصحح الحاكم عن سمر بن جندب رضي الله
 تعالى عن قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي في الأسواق
 الصدوقين الذي ليعده للبيع رواه ابوداؤد واسناده لين و
 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه السلام قال في الرکاز الخمس خمس علیہ عن عمرو بن شعيب
 عن أبي عرجة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال في كنز وجد رجل في خربة ان وجدته في قرية
 مسكونة فغزاه وان وجدته في قرية غير مسكونة ففيه و
 في الرکاز الخمس اخرج ابن ماجه باسناد حسن عن بلال
 بن الحارث رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اخذ من المعادن الفيلبية الصدوق رواه ابوداؤد
 قبلہ کہا میں نے اس سے صدقہ لیا اسکو ابو داؤد نے روایت کیا۔

۱۵ صاع کا وزن
ساڑھے تین سیر ہوتا
ہے انگریزی روپیہ کے
چالیس روپیہ کے
وزن کا سیر مراد ہے
مترجم ۱۵ آداو
اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ چھ گھوڑوں سے
ایک صاع صدقہ فطر
واجب ہر شخص پر خوا
غلام ہو یا خد مرد
ہو یا عورت چھوٹا
ہو یا بڑا ہر ایک نگران
پر واجب ہے۔ کہ غلام
اور چھوٹوں سے صدقہ
فطر ادا کرے عید گاہ
جانے سے قبل ۱۵
پاک الخ اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ صدقہ
فطر دونوں کے لیے ہر
اور بخش باقوں کو طہارت
کے لئے واجب ہوا
ہے۔ نیز مساکین کے
پرورش
دل جمعی و عید مساکین کے
لئے قبل خروج بھڑت
عید گاہ ادا کیا جائے
۱۵ یعنی ادا ہو جاتا
ہے۔ اگرچہ وہ فضیلت
حاصل نہیں ہوتی۔ جو
بالخصوص صدقہ فطر
میں قبل نماز ادا کرنے
کے اندر ہے ۱۳ مترجم

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَرَأَ
باب صدقہ فطر کے بیان میں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقرر کیا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع سلہ چھوڑوں کو یا ایک صاع
مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ
جوہوں سے غلام اور آزاد سلہ مرد اور عورت بچوں اور بڑوں کے پر مسکینوں میں
الْمَسْكِينِينَ وَآمَرَ هَآنَ أَنْ تُدَى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ مُتَّفَقٌ
سے اور حکم فرمایا اس کے بارے میں کہ وہ لوگوں کے نماز کو جانے سے پرستہ ادا کیا جائے
وَأَبْنُ عَدِيٍّ وَالذَّارِقُطَنِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ أَخْبَوْهُمُ عَنْ الطَّوْأَفِ
متفق علیہ اور ابن عدی اور دارقطنی کے لئے اسناد ضعیف (یوں ہی) کہ ابے نیاز کرو و ادوں کو اس
هَذَا الْيَوْمِ وَمَنْ ابْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا
دن (غوراک کی تکریریں) پھر نے سے۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نُعْطِيهِمَا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَوَايَةٍ أَوْ صَاعًا
تھے ہم دیا کرتے تھے صدقہ فطر زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک صاع تینوں سے
مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبَدٍ
یا ایک صاع چھوڑوں کے یا ایک صاع جوئے یا ایک صاع کشمش سے
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَا أَنَا فَلَا
رحدیث (متفق علیہ ہے۔ اور ایک روایت میں یوں ہی یا ایک صاع پیڑ سے کہا ابو سعید نے بحال
أَزَالَ أَخْرَجَاهُ كَمَا كُنْتُ أَخْرِجُهُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
میں پس ہمیشہ نکالتا ہوں اس کو جھڑک میں نکال کر تھا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں اور
وَسَلَّمَ وَابْنُ دَاوُدَ أَخْرَجَهُ أَبَدًا صَاعًا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
ابو داؤد و عسے لئے (یوں ہی) کہ نہیں نکالتا ہوں میں ہمیشہ ہر ایک صاع۔ اور ابن عباس رضی اللہ
تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَعْمَةً
عنہ سے روایت ہے کہ فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو پاک سلہ کر کے دلا
لِلصَّيَّامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالْوَقْتُ طَعْمَةً لِلْمَسْكِينِ مَنْ أَذَاهَا قَبْلَ
واسطے اور زکا کے یہود اور غنہ و باقوں سے اور کھانا داسے مسکینوں کے پس جوادا کرتے اس کو ناؤ کو
الصَّلَاةِ فِي زَكَاةٍ مَقْبُولَةٍ وَمَنْ أَذَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فِي زَكَاةٍ مِنْ
پہلے تو وہ صدقہ مقبول ہے اور جوادا کرے اس کو بعد نماز کے تو وہ ایک صدقہ سے بھجلا اور صدقات کے
الصَّاقَاتِ وَهَذَا أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَ الْحَاكِمُ بَابَ قِيَمَةِ النَّظْمِ
اس کو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور حاکم نے اس کی تصحیح کی۔ باب فضلی صدقہ کے بیان میں

اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ ابُو داود وَصَحَّاحُهُ ابْنُ خَرِزْمَةَ وَابْنُ مَجْنَانٍ وَالحَكَمُ
 سے جس کی پرورش کرنا ہے احماد اور ابو داؤد نے خرزیمہ کی اور ابن خزمہ اور ابن مہمان اور حاکم نے اسکو صحیح کہا۔
 بَحْنًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَقَالَ اَحْمَدُ
 اور ابنین کی روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ لے کر تو ایک شخص بولا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَ دِينَارٍ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِعَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدَ
 اے رسول خدا میرے پاس ایک دینار ہے تو آپ نے فرمایا کہ اسکو اپنے اوپر صدقہ کرے اوس نے کہا میرے پاس
 اَخْرَقَ قَالَ تَصَدَّقْ بِعَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدَ اَخْرَقَ قَالَ تَصَدَّقْ
 اور یہ آپ نے فرمایا اسکو اپنے بچے پر صدقہ کرے اوس نے کہا میرے پاس اور یہی آپ نے فرمایا اسکو اپنی بیوی
 عَلَى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدَ اَخْرَقَ قَالَ تَصَدَّقْ بِعَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدَ
 پر صدقہ کرے اوس نے کہا میرے پاس اور یہی آپ نے فرمایا اسکو اپنے خادم پر صدقہ کرے اور یہی آپ نے فرمایا
 اَخْرَقَ قَالَ اَنْتَ بَصْرِيَّةٌ رَوَاهُ ابُو داود وَالتَّسَالِي وَصَحَّاحُهُ ابْنُ مَجْنَانٍ وَالحَكَمُ
 پاس اور یہی آپ نے فرمایا تو اسکو زیادہ جان بولا اسکو ابو داؤد اور تسانلی نے روایت کیا ابن مہمان اور حاکم نے اسکو صحیح کہا
 وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
 اِذَا انْفَقَتِ الْمَرْءَةُ مِنْ طَهْرٍ بِمِثْقَالِ غَيْرِ مَقْصِدَةٍ كَانَ لَهَا جَزَاءُ زَوْجِهَا
 خرچ لے کر عورت ایسے کھانے کی کچلے سے رات کال کہ اسن کریمہ مالی مذہب تو اس کیلئے خرچ کرنے کا اسے ہر
 اَجْرٌ كَمَا اَلَسْتُ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ جَزَاءِ بَعْضٍ شَيْئًا
 اس کے خاوند کے لئے اوس کے کما نیکا جس پر اور خزانچی کو ملے اوی کی مثل نہیں کہ کر نیکا بعض اون کا بعض کے قواب رہے
 مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ مِنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْحَدَّثَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةً
 (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ آئی زینب ابن مسعود کی بیوی
 ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّكَ اَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ
 پس عرض کرنے لگی کہ اے رسول خدا آپ نے حکم دیا تھا آج صدقہ کا اور میرے پاس
 عِنْدَ حَلِيٍّ فَأَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِفَرَعِمَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَوَلَدِ
 میرا زبور تھا تو میں نے اس کے صدقہ کو نیکا ارادہ کیا پس ابن مسعود نے کہا کہ میں اور میرا بیٹا زیادہ
 اَحَقُّ مَرْتَضَاتٍ بِعَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا ابْنُ مَسْعُودٍ
 سخی میں ہیں بنسبت اون کے کہ صدقہ کرے تو ابوسعید پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن مسعود نے سخی کہا تیرا خاوند
 زَوْجُكَ وَوَلَدُكَ اَحَقُّ مَرْتَضَاتٍ بِعَلَيْهِمْ رَوَاهُ ابْنُ مَجْنَانٍ وَابْنُ
 اور تیرا بیٹا زیادہ سخی ہے بنسبت علی کے کہ صدقہ کرے تو اون پر اسکو انجاری نے روایت کیا۔ اور ابن عمر
 عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَرَى الرَّجُلُ
 (حدیث) اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سوال کرنا میرا ہے آدمی

۱۱ صدقہ الخواص
 حدیث سے معلوم ہوتا
 کہ نفلی صدقہ جب ہی
 باہر فقرا و مساکین کو
 دیا جائے جب اپنی
 ضروریات اور بچوں
 اور بیوی و خاوند کی
 ضرورتوں سے زائد ہو
 ۱۲ سخی الخواص
 حدیث سے معلوم ہوتا کہ
 بیوی کو نفلی صدقہ بچہ
 مسکین و غریبوں کو دلا
 کو دینا بہ نسبت بیکانوں
 کے زیادہ افضل ہے کہ
 مثل مشہور ہے کہ پہلے
 خویش بوردہ و دلش
 اسی بیوی احادیث کا مائل
 ہے ۱۳ خراج
 الخواص سے معلوم ہوتا
 کہ جب شوہر بیوی کو
 جبکہ صدقہ و غیرات
 کی اجازت دیدے تو
 بیوی کو اتنی مقدار صدقہ
 دینا واجب تھا اب یہی
 بیوی اور خادم اور خازن
 کے لئے برابر کا قواب
 ہوگا۔ کہ ایک دوسرے
 سے کمی نہ پوری کی
 جلتی ۱۲-۱۳-۱۴

۱۵ فروردین ۱۳۲۵

حدیث کو معلوم ہوا کہ
بیجا طور پر سوالی سوال کرنے
والے کے چہرہ پر قیامت
کے دن ہڈیوں کے بغیر
وزرہ پھر گوشت کا ٹکڑا
نہ ہوگا۔ یعنی بلا ضرورت
مش سوال کرنا سخت
گناہ ہے ۱۲۷۵ زیادہ
الٰہی اس حدیث کو معلوم
ہوا کہ ناجائز طور سے
جو کوئی سوال کرے جیسے
مال جمع کرنے وغیرہ کے
لیئے تو اسے وہ سوال کرنا
گویا دوزخ کی چنگاریوں کا
جمع کرنا ہے خواہ کوئی زیلہ
جمع کرے یا کم ۱۲۷۶
لکڑیوں الٰہی اس حدیث کو
محنت و مزدوری کی مانگنے
کے پر نسبت زیادہ مفیدیت
معلوم ہوئی ہے کہ جو کوئی
سوال کر نیکا مستحق ہوا کہ
یہی سوال کر کے کھانے
سے اپنی محنت کو کما کر
کھانا بہر حال اچھا ہے
۱۲۷۷ بادشاہ الٰہی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ
مجبوری سے کسی کی باعث
سول کرنا جائز ہو وہ بھی
بادشاہ وغیرہ ایسے
اشخاص سے جو سوال کو
حل کر دیں۔ اگر مجبوری کے
علوہ سوال کیا جائے تو
نہ اسے جو چیز چھپا ہوئے

سَأَلَ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ وَجْهُهُ مُضْغَةً لِحِمِّ مُتَّفِقٍ
لوگوں سے یہاں تک کہ آجیگے قیامت کے دن اس حال میں کہ نہ ہوگا اوس کے چہرہ پر محض اسے گوشت کا
عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
روایت ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرُ أَفْئِدَتُهُمْ سَأَلَ
جو شخص بھی کہ سوال کرے لوگوں سے اُن کے اموال کا یہ قصد زیادہ کرنے کے لئے مال کے نوسواں کے بغیر
سَأَلَ فَلَيْسَتْ قِلَّةٌ أَوْ لَيْسَتْ كَثْرَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
کہ سوال کرتا ہے چنگاری کا پس چاہتیہ کہ کم کرے (سوال کو) یا زیادہ کرے اسکو ملنے روایت کیا۔ اور زبیر بن عوام
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ یہ کہ لیوے کوئی
يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ جَبَلَهُ فَيَأْتِي بِحِزْمَةِ أَحْطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا
کمز میں کہ اپنی رسی کو پس لائے بوجہ لکڑیوں کا لٹا اپنی پشت پر پھر فروخت کرے اسکو
فَيَكُفَّ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ
اور خدا تعالیٰ اسکی قیمت کے برابر ہی رکھے اوس کی دھات کو بہتر ہے اوس کے لئے لوگوں کو سوال کرنے کی دیریں اسکو
مَنْعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
منع کر دیں اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور سمیرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسْكَ كَمَا تَحْسَبُ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا کہو جیسے ہو سکی کہ گھسے گا آدمی وہ
بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلَ سُلْطَانًا أَوْ نِيًّا يَرْتَدُّ
لوگروں کے لئے چہرہ کو اگر یہ کہ سوال کرے آدمی کسی بادشاہ کے یا کسی ایسے حاکم میں سوال کرے جس کو چاہے
مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ بَابُ شَيْمِ الصَّدَقَاتِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
ہو اسکو ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا اسکو۔ باب صدقات کی تفہیم کے بیان میں۔ ابوسعید
لَحْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبین مہال پر
تَحِلُّ الصَّدَقَةِ لِعَيْنِي إِلَّا الْخُمْسَ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِكَ
صدقہ ملدار کے لئے ہر جا پر آدمیوں کے لئے اوس کے وصول کرنے والے اور اوس شخص کے لئے جس نے
أَوْ غَارِمٍ أَوْ غَارِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُسْكِينٍ تُصَدَّقُ عَلَيْهِ مِنْهَا فَاهِدٌ
ہو کہ اپنے مال کو خرچ کرے یا بچا آدمیوں کے لئے اور اللہ کے راستہ میں دانا کر کے والے کے لئے یا اوس مسکین کے لئے جس پر ان
مِنْهُ لِعَيْنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَاعْلَمْ
میں تو فی سہل گئی ہر جگہ روایتی ہمارا کو مدد دے اسکو احمد ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُ مِنْ

الصدقة فقلب فيها البصر فراهما جلدان فقال ان شئتما

عَظِيَّتُهَا وَاحْظِي فِي الْغَنِيِّ وَالْإِقْوَى يَكْنُسُ وَاهِ أَحْمَدُ قَوَاهِ

أَبُو دَاوُدَ السَّكَنِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ مُحَارِقِ الرِّهَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْسَكَ رَجُلًا

الْأَحَدُ ثَلَاثَ رُحُلٍ يَحْمِلُ حِمْلًا ثَقِيلًا لَهُ مِثْلَةُ حِمْلِهِ يُصَدِّقُهَا

تَمَّ يَسْكُورًا، أَصَابَتْهُ حَالَةٌ، أَحْتَا حَتَّى مَلَ فَنَحَتْ لَهُ

السَّائِلُ يَحْتَضِرُ لَصَبًا قَامًا مَرَّ عِلَشًا وَجَاهًا صَالِحًا وَاجِيًّا

لَقَدْ تَلَّيْنَاكَ مِنْ دُونِ الْحِمْلِ قَوْمَهُ لَقَدْ صَامَتْ فُلَانًا فَاقِيَتْ حَمَلَتِ

[illegible]

پس : ہواں سورون سے ماسو

میں نے اس کو بھی دیکھا ہے اور اس کو صاحبِ اوقاف نے دیکھا ہے اور اس کو دارو اور ابن

اور عبد المطلب بن ربیعہ بن رت رضی اللہ عنہما

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ جاریہ میں

[illegible]

لِيَحْمِلَ وَلَا لِيَحْمِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ مَطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَلِبِ مِنْ خَيْرِ

زَكَاتِنَا وَخَيْرِ هِمَزَلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَلِبِ بَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَأَجَارُوهَا

الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَرَّاحَ الصَّدَقَاتِ مِنْ بَنِي خَزُومٍ فَقَالَ لِي رَافِعُ

أَصْحَابِي فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنَ الْفِئَةِ وَ

إِنَّا لَأَحْمِلُ لَنَا الصَّدَقَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ وَابْنُ خُوَيْمَةَ وَابْنُ

جَبْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِي عَمْرَ الْعَطَاءِ فَيَقُولُ أَعْطَاهُ أَفْقَرُ مِنِّي فَيَقُولُ

خَذْهُ فَمَقُولُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ

مَشْرُوفٍ أَسْأَلُ خِزْدَةً وَمَالًا فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسُكَ وَآخِرُ كِتَابِ

الصِّيَامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ ذَلِكِ
صدقات لینا حاکم
ہے لیکن بنی مطلب کو
بطور تفضیل کے دیدیا
گیا تھا ۱۲ مترجم غفرلہ۔

۱۳ یعنی تجھے
اوس میں سے حصہ
مل سکتا ہے اور تو
بوجہ غلام ہونے کے
اوس کا مستحق ہے ۱۴ ترجم
۱۵ ابن عبد اللہ
نے ہتھ دین بتا دیا
کہ اس پر اجماع ہے۔

کہ صدقہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور بنی
ہاشم اور اون کے
غلاموں کے لیے ملال
۱۶ میں ۱۲ مترجم غفرلہ۔

۱۷ عمر الخیر اس
حدیث کو معلوم ہوا کہ
جب کوئی بزرگ قوم
کسی کو کوئی عطیہ اس
مانگے بغیر اس سے دید
اسکا لینا اور جمع کرنا
جائز و مشروع ہے
اگر۔۔۔ سے نہ ضرورت ہو
تو جب بھی سیکر کسی پر
صدقہ کر دینا چاہیے ۱۲

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷

کتب دوزخ کے بیان میں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ لَا تَقْدِرُ مَوَاضِلَ بِصَوْمِهِ يَوْمَ كَلَامِهِ
 عليه وسلم نے کہ رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھو اور نہ دو دن پہلے گزردہ شخص
 الرَّجُلُ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُمَارِ بْنِ
 جو روزہ ملے رکھا کرتا ہو وہ اس دن روزہ رکھی متفق علیہ ہو۔ اور عمار بن یاسر
 يَا سِرِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص روزہ رکھے اور دن جس کے رمضان ہونے نہ ہونے کا شک
 فَقَدْ عَصَى بِالْقَاسِمِ ذِكْرُ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا وَوَصَلَهُ الْخَمْسَةُ وَحْدًا
 شک ہے کیا جاتا ہو پس ناخانی کی اوس نے ابوالفتاسکی اسکی بخاری نے متعلق طور پر ذکر کیا اور یابون نے
 ابْنُ خُرَيْجَةَ وَابْنُ جَبَانٍ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
 اسکو موصول بھڑایا اور ابن خزيمة اور ابن جبان نے اسکی بھیجی۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَلَمْ يَقُولْ إِذَا لَا يَتَمُوهُ فَانْفِرُوا
 کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جب کچھ تم کہتے ہو در رمضان کہ پانہ دی
 فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ مُتَّفِقٌ وَلَمْ يَسْلَمْ فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ
 اظہار کر دیا پس اگر (ابو عبیدہ وغیرہ کی وصی) پوشیدہ ہو جائے جائز تم پر تو اندازہ کر لو ملے اوسکا روایت
 فَأَقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ وَكَلْبُخَارِيِّ فَأَكْمَلُوا الْحَدَّةَ ثَلَاثِينَ وَكَانَ فِي
 متفق علیہ ہو لورسل نے کون کون کے پس اگر پوشیدہ ہو جائے تو پندرہ یا تیس دن اور بخاری کی کہلے (یون پر) پس
 حَدِيثُ ابْنِ هُرَيْرَةَ فَأَكْمَلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ
 شمار کرو تیس دن اور اس کے لئے حدیث ابو ہریرہ ہیں یون پر پس پوری کو و کثرت شعبان کی تیس دن۔ اور ابن عمر
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ تَرَاءَ النَّاسُ الْهَلَكَ فَاخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے ہر جگہ اندیکھایس میں نے خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ النَّاسَ يَصِيَامُونَ وَرَأَيْتُ
 کہ میں نے دیکھ لیا چاند تو آپ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزے رکھنے کا حکم
 أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَ الْحَاكِمُ وَابْنُ جَبَانٍ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 دیا ہے اسکو احمد بن حنبل نے روایت کیا اور حاکم اور ابن جبان نے اسکو صحیح کہا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ
 عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ فَقَالَ إِنِّي
 اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کنواری آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ بیشک میں نے
 رَأَيْتُ الْهَلَكَ فَقَالَ اشْهَدْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اشْهَدْ
 جان دو بھائی تو اسے فرمایا کیا تو کواری ویت ہے کہ میں نے کوئی معبود کو نہیں دیکھا تو اس نے یہ بیان کیا
 أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَادْزَنِي فِي النَّاسِ يَا بَلَاءُ لِيَصُومُوا
 تو کواری بیتا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اوسنے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا ہے اعلان کر دے

۱۔ روزہ الخ اس
 حدیث سے معلوم ہوا کہ
 رمضان شریف سے
 پہلے ایک یا دو دن روزہ
 رکھنا منع ہے مگر کہ جس کی
 ان دنوں روزہ رکھنے
 کی عادت ہو ۱۲۔
 شک الخ اس حدیث
 سے معلوم ہوا۔ کہ
 یوم شک کا روزہ منع
 ہے۔ اگر کوئی عالم
 رکھے تو جائز ہے کہ وہ
 شک کی طور پر نہ رکھیگا
 بلکہ یقیناً نفسی نیت
 کر کے رکھے گا ۱۳۔
 یعنی ہینہ کے دن شمار
 کر لو جو تیس ہوتے ہیں
 مترجم غفرلہ ۱۴۔
 یہ دلیل ہے کہ ایک مرد
 عادل کی گواہی رمضان
 کے لیے کافی ہے۔
 جبکہ آسمان میں علت
 ہو ۱۵۔ مترجم ۱۶۔
 اس سے معلوم ہوا کہ
 خبر مستدر الحال کی معتبر
 ہے جیسا کہ طحاوی
 نے بیان کیا ۱۷۔
 مستہجم غفرلہ۔

۱۵ امام اعظم رحمہ کے نزدیک

رمضان کے روزے کے
لیجئے رات کو نیت ضروری
نہیں۔ اس کی دلیل بہت
سی میں منجملہ اور کے ایک
مہ حدیث ہے جو صاحب
فتح القدیر نے بخاری اور
مسلم کی حدیث کہی ہے
کہ سلمہ بن اکوع سے دوا
ہے کہ رسولِ مسلم نے ایک
سلمی مرد کو مکہ دیا کہ جس
کھا لیا ہے پس وہ باقی
دن ٹھہرا رہے اور جس نے
انہیں کھا یا پس چاہیے
کہ روزہ رکھے الخ و سری
و میل وہ حدیث ہے جو آگے
اسی کتاب میں آ رہی ہے اور
یہ جو حدیث ہے کہ رات کو
نیت نہ کرے تو اوس کا
روزہ نہیں سوا اس میں تشریح
رمضان کے روزے کے
ہو سکتا ہے کہ قضا یا کفارہ
یا نذر غیر معین کا روزہ
جو جس میں امام اعظم صلی
کے نزدیک بھی رات
سے نیت کرنا ضرورت ہے
دوسرے یہ کہ عیبت کے
میں بھی ہو سکتے ہیں کہ اپنا
میں بھی نیت ہو لیکن رات
سے روزہ کی ہو یا یہ صراہ
ہے کہ اوس شخص کا کافرا ذہ
نہیں بڑا رات کو نیت کا
شرط ہونا اس کو جب ہی
ہو سکتا ہے کہ ان احتمال کو
اصل رویا جائے اور اگر

۱۲۰ - در این کتاب

[illegible]

ۛ میں وہ ایک کھانا ہے جو کئی اندھ کھجور اور آٹے سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس طرح اس برتری الخواص میں سے معلوم ہوا کہ بہبود خوب و برج جلدی نظیر کیا جائے کہ مرصہ خیرہ ذرا ہے یا نہ ہے۔ اس خواص میں ہیٹھ کو معلوم ہوا کہ

۱۵ کھجور الخا صحت

سے معلوم ہوا کہ کھجور

سے روزہ کا افطار

مستحب ہے۔ اگر کھجور نہ ہو

تو پانی سے ہی کرے

۱۶ وصال یک لحظہ

دو یا تین روزے اس طرح

رکھنا کہ درمیان میں کھایا

بیا کچھ نہ چا دے ۱۷ مترجم

۱۸ آپ نے یارضا

غصہ میں اون کو تہدید

کی عرض سے منہ مایا

اور مذہب پر ہی کہ اس طرح

روزہ رکھنا مکروہ ہے

تقریباً ۱۲ مترجم

۱۹ پس جب کوئی

نفس پر اطمینان ہو اور

جماع کا خوف نہ

ہو اوسے بوسہ لینا

وغیرہ افعال درست

۲۰ ہیں ۱۲ مترجم

امام صاحب اودام محمد

رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک

روزہ میں بچھنے لگوانے

میں کوئی مصنف یقیناً نہیں

البتہ بخوف فقہ مشہور

وصنعف مکروہ تنزیہی

سے ۱۲ مترجم قفرۃ

اللہم اعفدکما تبتہ

لمن سقى فیه ولوالعظیم

اجمعین - آمین - یا

رب العالمین - ۱۲

۱۲ - ۱۱ - ۱۰ - ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقِطْ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جب افطار کرے کوئی تم میں کا تو یا ہے کہ افطار کرے کھجور یا پھل

عَلَيْهِمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَقِطْ عَلَى مَاءٍ فَإِنْ ظَهَرَ سَرَاهُ فَالْحَسْبُ

اگر نہ پائے تو پانی سے افطار کرے یا پانی پر کیڑا کہ وہ پاک کر دے والا ہے اسکو باجھون نے روایت کیا اور ابن

وَحْشٍ ابْنُ خُرَيْبٍ وَابْنُ حَبَّانٍ وَالحَاكِمُ وَابْنُ هُرَيْرَةَ وَفِي

ترمذی اور ابن حبان اور ابی حاتم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بخور روایت ہے

اللَّهُ تَعَالَى قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَىٰ أَهْلِ

کس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سہ سے پھر سب سے ایک

فَقَالَ جُلُوسُ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ تَوَاصِلُ رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَتَيْكُمْ

مجلس بولا مسلمان میں سے ہیں بیشک آپ تو وصال کرتے ہیں سارے رسول خدا آپ نے فرمایا اور کون تم میں

مِثْلِي لَنْ يَأْتِيَ بِطَبْعِي بَعْزٌ وَيَسْقِيَنِي فَلَمَّا أَبَوْنَا نَبِيَّهُوَ عَزَّ وَصَلَّ

کا میری مثل ہی بیشک میں شب گذارتا ہوں اس حال میں کہ کھانا ہے جبکو میرا رب اور پلانا جو جبکو پس جب

وَاصِلٌ بِمُؤَمَّتِهِ يَوْمًا رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ كُنَّا خَرَّ الْهَلَالَ بَيْنَكُمْ

انکار کیا انہوں نے اس سے کہ ہمارے وصال کو تو وصال کر لیا آپ نے اون کی ایک نذر پھر ایک روز پھر انہوں نے کھانا کھیا

كَامَلِكٌ لَمْ يَجِدْ جِئْنَا ابْنًا نَبِيَّهُوَ عَزَّ وَصَلَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

بیا رسول اللہ کا تو آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی کھانا نہ کھاتا تو اور زائد وصال کرے اور یہ لڑکا دیکھا کہ عذاب دینا وادب

تَعَالَى عَلَيْهِ مِنْ لَمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلُ وَالْجَهْلُ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ

احادیث متفق علیہ ہے۔ اور انہیں کی روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ دلائے پھر جسے جھوٹ کا نام

فِي أَنْ يَدْعُ طَعَامَهُ وَشَرِبَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ أَبُو دَاوُدَ وَالْفُطْ

مجلس سے اوس جھوٹ کی اور جھوٹ تو انہیں جو عداقت سے لے کر کوئی حاجت کہ کھڑی کھانا اپنا اور پینا اسکو بخاری اور

لَهُ وَابْنُ عَاصِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

اور ابو داؤد نے روایت کیا اور الفاخاری کے ہیں۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ کھانے رسول اللہ صلی اللہ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَلَمْ يَقْبَلْ هُوَ صَائِمٌ وَيَبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ كَانَ

علیہ وسلم بوسہ لیتے تو حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے تھے لیکن یہ بات تھی کہ آپ اپنے نفس پر قادر زیادہ ہو

أَمَّا كَمُورٍ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْفُطْرُ الْمُسْلِمِ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فِي

بہ نسبت کہاری وحدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں اور زیادہ کیا ایک روایت میں رمضان

رَمَضَانَ وَابْنُ عَسَايَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَذَا ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کے اندر۔ اور ابن عسائی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصحیح

عَلَيْهِمَا أَجْمَعٌ وَهُوَ حَرَمٌ وَأَجْمَعٌ هُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ

مگر انے حالانکہ آپ مجرم تھے اور بچھنے لگوانے آپ نے اس حال میں کہ آپ روزہ دار تو اسکو بخاری اور

۱۲ - ۱۱ - ۱۰ - ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱

۱۲۲
 ۱۵ یعنی اظہار کا
 خوف ہو گیا لگنے والے
 کے لیے اس وجہ سے کہ
 اوسکو کرمی بہت ہوئی
 اور لگنے والے کے لئے
 اسوجہ سے کہ شہید کچھ
 خون منہ میں چلا گیا ہو۔
 واللہ اعلم بالصواب
 ۱۶ اکمل الخ اس
 حدیث سے معلوم ہوا کہ
 رمضان شریف کو
 دن میں شرمہ لگانا مضاف
 نہیں رکھتا چونکہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے
 خود لگا یا ہے جو اس سے
 اعتزاز کرتے ہیں وہ چلا
 ہیں ۱۷ بحوالہ الخ
 اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ جو شخص رمضان
 میں بھول کر کھانی لے کر
 اسکا روزہ نہیں ٹوٹتا نہ
 ہی اسپر قضاء کفارہ
 لازم ہوتا ہے۔ چونکہ
 بھول امت محمدیہ معاف
 ہے۔ اگر دوسرا آدمی
 دیکھ رہا ہو تو کھانے
 پینے والا کمزور ہو تو اسے
 داخلا ع کرے۔ ورنہ
 اطلاع کر دے تاکہ باز آ
 جائے۔ ایسے ہی کتبہ فقہ
 دہیرہ میں ہے ۱۸
 قصدا الخ اس سے معلوم
 ہوا کہ خود بخود نے آج
 سے روزہ نہیں ٹوٹتا
 اگر فوراً تھے کرے تو

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان التی صلی اللہ تعالیٰ
 اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک شخص پر
 علیہ السلام علی جبل بالبقیع وهو یحتمل فی رمضان فقال فطر
 (مستطام) بقیع میں حالانکہ وہ بقیع لگا رہا تھا رمضان کے اندر تو آپ نے فرمایا اظہار کیا ہے بقیع لگا
 الحاجم والحجم رواہ الخمسة إلا الترمذی وصحیح أحمد وابن حزم
 والے اور لگائے والے نے اسکو بائچون نے سوا ترمذی کے روایت کیا اور احمد اور ابن حزم یہ اور ابن حبان
 وابن حبان عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قل
 نے اسکو صحیح کہا۔ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقل وہ امر کہ کر دیا گیا
 ما کرہت الحجام للصائم ان یجفف فی طالب الحج وهو صائم
 بقیع لگوانا روزہ دار کے لیے اوس کی وجہ سے یہ ہے کہ جعفر بن ابی طالب نے بقیع لگائے حالانکہ روزہ
 فطر بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال فطر ہذان ثم رخص
 وارخص پس ان پر رخص ہوا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں نے اظہار کر لیا ہے
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد فی الحجام للصائم فکان انس یحتمل
 رخصت فرمائی رخصت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں بقیع لگانے کے اندر روزہ دار کے لئے اور انس جو کہ بقیع
 صائم رواہ الدارقطنی وفواہ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی
 لگائے ہو حالانکہ روزہ دار ہوئے تھے اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور اسکو قوی بنایا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اکمل الخ رمضان وهو صائم رواہ ابن ماجہ یاسناد
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے شرمہ لگانا یا رمضان میں حالانکہ آپ روزہ دار ہیں اسکا بن ماجہ نے اسکا ضعیف کیا
 ضعیف قال الترمذی لا یصح فیزنی وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ
 روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ اس سے اسے میں کوئی چیز صحیح نہیں۔ اور ابوسہیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں
 عن قال قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم من نسی هو صائم فاکل واشرب
 نہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھول جائے حالانکہ وہ روزہ دار ہو پس کھائے یا
 فلیتم صوماً فانما اطعمہ اللہ وسقاه متفق ولحاجکم من افطر
 بقیع لگا یا ہے کہ پڑا کرے ایسی روزہ کو اسے کہ کہا یا ہے اسکو خدا نے اور ملا ہے اسکو (حدیث)
 فی رمضان ناسیا فلا قضاء ولا کفارة وهو یحتمل عن ابی ہریرۃ
 مسلم علیہ جو اور عالم کہتے ہیں جو اظہار کرے رمضان میں بھول کر تو اسپر قضاء لازم نہیں ہے اور کفارہ کو
 رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ذرعا
 اور ابوسہیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فطر یا رخصت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کو ذرعا آ جاوے
 الفی فلا قضاء علیہ ومن استقاء فعلیہ القضاء رواہ الخمسة
 تو اسپر قضا لازم نہیں اور جو قضا لگے تو لاوی تو اسپر قضا لازم ہے اسکا بائچون نے روایت کیا اور

چھوٹا نسخہ ہے

۱۵ ایک موضع ہے

مکہ مدینہ کے مابین عسکان

کے نزدیک تین میل کے

فاصلہ پر ۱۲ متر جم غفرلہ

۱۵ سافریکے لیے فطہ

وصوم دونوں جبائز

ہیں۔ اگر قوت رکھتا

ہو تو روزہ رکھتا بہتر ہے

اور حدیث و بیہی کی طرف

رشدید کی قوت اقل رہ

صوم جائز ہے۔ اور ایک

ادوں کو نافرمان کہنا اس

وجہ سے تھا کہ انہوں نے

اوسوقت رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی

نہ کی بہت رحم غفرلہ

۱۵ رخصت الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

سفر میں افطار بہتر اور

روزہ رکھنا بھی جائز

ہے۔ اگر تکلیف نہ ہو

ہو ورنہ روزہ کر دینا

جیسے حدیث ماریہ سے

معلوم ہوتا ہے ۱۵

بوتر سے الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ بہت

بوتر سے یا بوتری کو روزہ

کے بدلہ فدیہ طعام

مشروع ضرر کو دینا

روزہ سے کافی ہوجاتا

ہے جس کی قضا بھی لازم

ہے بشرطیکہ وہ شخص

بعد میں روزہ رکھنے کے

قابل نہ ہوں ۱۳

وَأَعْلَى أَحَدٍ قَوَاهِ الدَّارِ قُطِيٍّ وَمِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

احمد نے اسکو محل کہا اور دارقطنی نے اسکی تفسیر کی۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ

ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے فتح مکہ کے سال میں مکہ کی طرف رمضان کے بعد

فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كَرَاءَ الْغَيْمِ فَصَامَ النَّاسُ حَتَّى دَعَا بِقَدْحٍ

پس آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے آپ مقام کراء الغیم لے میں پس لوگوں نے بھی روزے

مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبُوا فَبَقِيَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ لَيْلٌ

رکھی پھر آپ نے ایک پیالہ پانی منگایا اور اوسکو اٹھایا یہاں تک کہ سب لوگوں نے اسکو دیکھ لیا پھر آپ

بَعْضُ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ وَفِي لَفْظٍ فَبَقِيَ لَيْلٌ

بہی گئے بعد میں عرض کیا کہ بعض لوگوں نے تو روزہ پانی رکھا آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں اور ایک

النَّاسُ قَدْ شَرِبُوا عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاقْتَمَانُهُمْ تَطَوُّنٌ فِي مَا فَعَلَتْ عَائِشَةُ

لفظ (تطوون) ہے کہ عرض کیا گیا کہ آپ کو بعض لوگوں پر روزے شاق ہیں ادا کیے سوائے ان کے کہ وہ آپ کے

مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبُوا وَاهُ مُسْلِمٌ وَمِنْ حَمْزَةِ ابْنِ عُمَرَ وَالْأَسْلَمِيُّ

مغل کو دیکھتے ہیں (یعنی ابہار کرتے ہیں) تو آپ نے ایک پیالہ پانی بعد عصر منگایا پس آپ نے اسکی روٹی

أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةَ عَمَلِ الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ

۱۵ اسکو سے روایت کیا۔ اور حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو روایت ہے کہ انہوں نے کہا اے رسول خدا

جَنَاحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ هِيَ رَخَصَةٌ مِنَ اللَّهِ مِنْ خِذِّ

میں اپنے اندر سفر میں عذہ رکھنے کی قوت ہاں ہوں تو پھر روزہ رکھو میں کوئی مضائقہ ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

بِهَا فَحَسَنٌ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَصْلُهُ

لے فرمایا یہ رخصت ہے کہ اگر قوت ہے کی جانب کو پس چاہئے اسکو تو اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے تو اسکو پھر بھی

فِي الْمُتَّفِقِ عَلَيْهِ مِنْ حَيْثُ عَائِشَةُ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عَنْ ابْنِ

کچھ مضائقہ نہیں اسکو سے روایت کیا اور اس کی اصل متفق علیہ ہیں کہ حدیث عائشہ سے کہ حمزہ بن عمرو نے

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَ رَجَسَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ أَنَّ لَفْظَ وَيُطْعِمُ

سوال کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رخصت دی گئی بہت بڑھ چکی ہے لے لے یہ کہ وہ افطار کرنا

عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُسْكِنًا وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَاهُ الدَّارِ قُطِيٍّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّاحُ

اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھلائے اور اوس پر قضا لازم نہیں اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور حاکم نے اور اسکو

وَمِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

دونوں نے صحیح کہا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

عَلَيْهِ فَقَالَ هَلَكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ

پس عرض کیا اوس نے کہ ہاں بہت ہیں لے رسول خدا فرمایا آپ نے کس چیز نے ہاں کہا مجھ کو اوس نے

فَسَأَلَ ابْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ

۱۵ پیر الخ اس حدیث

سے پیر کے دن روزہ رکھو

کی بھی مفیدیت ثابت

ہوئی۔ کہ حضرت علی

اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر

اور مبعوث ہونے اور نزول

مقران حمید کا دن اول ہو

۱۶ یہ جب کہ ہر سال

روزے اسی طرح رکھا

کرے اس لیے کہ ایک مرتبہ

ایک کرنا ایک سال کے

روزوں کے برابر ہوتا ہے

کیونکہ ہر دن کا روزہ دس

دن کے روزہ کی برابر ہے۔

لہذا ایک ماہ کے روزے

تین سو روزوں کی برابر ہیں

بھر بعد میں چھ دنوں کے

برابر ساڑھے دو دنوں کے

بس ۳۶۰ تین سو ساڑھے

کا حساب پڑا ہو گیا ۱۲

منہج غفرلہ ۱۳

الخ اس حدیث سے معلوم

ہو کہ کسی مصلحت کی باعث

آپ اکثر نفلی روزے

رکھتے اور کبھی نہ رکھتے اور

روزہ رمضان تو ہمیشہ

رکھتے تھے۔ اور نفلی

روزوں سے شبانہ کے

روزے بکثرت رکھتے

تھے ۱۴۔ اللہ اعف عنہ

لکا جہ دامن سے فیض

دوالدیم اجمعین آمین۔

عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ وَلَدْتُ فِيهِ وَبُعِثْتُ

اور پیر کے دن کے روزے سے سوال کئے گئے تو فرمایا یہ دن جو کہ پیدا ہوا میں اس میں اور نبی بنایا گیا

فِيهِ وَانْزَلَ عَلَيَّ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ ابْنِ اَيُّوبَ لَا تَصَارِي

میں اس میں اور نزول دی ہوا مجھ پر اس میں اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کو

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ مَنْ صَامَ

روایت کر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کے روزے پورے پورے روزے

رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ

کے چھ روزے کے بعد تو جو کہ یہ ستر تمام عمر کے روزوں میں سے ہے اس کو مسلم نے روایت

مُسْلِمٌ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخَدَّيْ حَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

کیا۔ اور ابوسید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ

علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی بندہ وہ روزہ رکھے جس دن خدا تعالیٰ کے راستہ میں

اللَّهُ إِلَّا بَاعَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ عَنْ نَفْسِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا مُتَقَوِّ

کر دے اور دیکھ خدا تعالیٰ اس دن کے فضائل اور اس کے پھر جو ایک کو ستر سال کے راستہ کی مقدار (حدیث)

عَلَيْهِ الْفُطْرُ الْمُسْلِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ

متفق علیہ سے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابی بنی رسول خدا صلی اللہ علیہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَفْطُرُ

وہ روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ کہہ دیتے تھے کہ افطار رکھ لینے کہیں گے اور افطار کرتے تھے

حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہاں تک کہ کہہ دیتے تھے کہ روزہ نہیں رکھیں گے اور نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال

اسْتَكْمَلَ صِيَامَهُ شَهْرًا قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ مَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ

کیا ہو آپ نے کسی مہینہ کے روزوں کو کبھی گرامضان کے اور نہیں دیکھا میں نے آپ کو کسی مہینہ میں ماہ

مِنْهُ صِيَامًا مِثْلَ شَعْبَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْفُطْرُ الْمُسْلِمِ عَنْ ابْنِ ذَرٍّ

شعبان سے ماہ روزے بہت ہوتے (حدیث) متفق علیہ سے اور ابن ذرّی سے روایت ہے اور ابی ذرّی رضی اللہ عنہ سے

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

روایت کر کہ اس کو دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ روزے رکھیں

تَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَ أَكَامٍ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَارْبَعَةَ عَشْرَةَ وَخَمْسَةَ عَشْرَةَ رَوَاهُ

یہ تین دن تیرہ چوبیس چوبیس پندرہ (تاریخ) اس کو ثانی اور ترمذی نے روایت

النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَبَّابُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

کیا اور ابن جابر نے اس کو صحیح مستلزم۔ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر کہ

معلوم ہوا کہ جن عورت
کا شوہر گھر موجود ہو تو
اُسے فرضی روزہ کے
بغیر نقلی روزے سوائے
اجازت شوہر جائز
نہیں ہیں ۱۲
دو دن الیٰ اس حدیث کو
معلوم ہوا کہ عبد الفطر
ومید الفطر کے دن روزہ
رکھنا منع ہے لیکن یہ
تشہیق کے دنوں میں
حسب حدیث آئندہ چونکہ
یہ وہابی رب العالمین
کے دن ہیں ۱۳
ذی الحجہ کی گیس رحویں
بارہویں تیرہویں کو ایام تفریق
کہتے ہیں ۱۴ مترجم غفرلہ
۱۵ قرہ بانی کا
جاوہر جو حاجی لوگ ان
ایام میں ذبح کرتے ہیں
۱۶ مستخرج -
مثلاً تیرہ یا چودھویں
تاریخ اوسکو روزہ
رکھنے کی عادت ہوا
اوسدن جمعہ واقع ہو
جائے - تو درست ہے -
ورنہ مکروہ ہے اوسدن
تخصیص کر کے روزہ رکھنا -
۱۷ مترجم عفی عنہ ۱۸
اللهم اغفر
لکاتبہ ولسن
سعیہ
ووالدہم آجمعین

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا یحیل للزاة ان تصوم
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں عورت کو کہ روزہ رکھے اس حال
وزوجھا شاھدا الا باذن من متفق علیہ واللفظ للبخاری و ابوداؤد
میں کہ اوس کا خاوند موجود ہو سکے مگر اس کی اجازت سے (حدیث) متفق علیہ ہی اور الفظ بخاری کے
خیر رمضان و ابن ابی سید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سوا
ابن ابوداؤد نے زیادہ کہا سوا رمضان کے - اور ابوسید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن ۱۵ روزہ رکھنے سے عبد الفطر کے دن اور سومن
المتفق علیہ و ابن ابی شیبہ الہدیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
ذی الحجہ (محبہ الفطر کے دن) متفق علیہ ہے - اور نبیؐ ہدیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام التشریق ایام کل شرب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام ۱۶ تشریق کھانے اور پینے اور خدا تعالیٰ کی یاد
و ذکر اللہ عزوجل رواہ مسلم و ابن عساکر و ابن عمر رضی اللہ
کے دن ہیں ۱۷ اسکو مسلم نے روایت کیا - اور عاصمہ و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
تعالیٰ عنہما قال لا یخص فی ایام التشریق ان یصمن الا لمن
کہا نہیں رخصت دی گئی ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی مگر اوس کے لئے
یحید الہدیٰ رواہ البخاری و ابن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
جو ہدیٰ ۱۸ نہ پاوے اسکو بخاری نے روایت کیا - اور ابوسید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہ
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا یخصوا لیلۃ الجمعة بقیام من یلین
کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا استحضار کو شب جمعہ کو بچھڑا اور ان کو بچھڑا شب خیر کے لئے
الایام الا ان یتکون فی صوم احدکم رواہ مسلم و ابن
عزیز کہ ہر اوسدن جمعہ کہ جس دن کو ایام تشریق کا روزہ رکھا کرتا ہو اسکو مسلم نے روایت کیا - اور
ایضا قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یصوم احدکم
اونہیں ہی روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ روزہ رکھے کوئی تم میں کہ
یوم الجمعة الا ان یصوم فی ما قبلہ او یوما بعدہ متفق علیہ و ابن
جموع کے دن مگر یہ کہ روزہ رکھے ایک دن اوس کی بیستہ یا ایک دن اوس کے بعد (حدیث) متفق علیہ ہے - اور
ایضا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا انتصف شعبان
نیز اونہیں سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ شعبان نصف گزر جائے تو
فلا تصوموا رواہ الخمسة واستنکرہ احمد و ابن الصماء
روزہ نہ رکھو اسکو پانچوں نے روایت کیا اور احمد نے مستنکر بتلایا اس کو - اور صماء

۱۱ اسلئے کہ اوس دن

روزہ رکھنے میں اوس کی

تعلیم ہے جس سے یہودی

مشابہت لازم آتی ہے۔

تو اگر کوئی اوس دن روزہ

رکھے تو ایک دن اوس کے

ساتھ اور ملائے تاکہ مخالفت

ہو جائے یہودی کی مترجم

۱۲ شعبہ الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ آپ ہفتہ

واقار کے روزہ روزہ رکھتے

تھے۔ یہودی کی مخالفت کے

باعث کہ ان کے نزدیک

یہ ایام عید ہیں۔ اس سے

معلوم ہوا کہ حاشیہ

کی حدیث نسخ ہے ۱۳۔

۱۴ اسلئے کہ اوس

روزہ ارکان حج ادا کرنے کی

وجہ سے مفت و عفت

زیادہ پڑتی ہے مترجم

۱۵ ہمیشہ الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

ہمیشگی روزہ رکھنا منع

ہے گویا کہ اس نے

روزہ رکھا نہ ادا کیا۔

یعنی روزہ کا ثواب اس نے

ہوا۔ اور عفت میں

جھوکا پیاسا رہا چونکہ

اسوجہ سے کئی مموعات

کا ارتکاب لازم آتا ہے

اور طاقت بشریہ سے

بھی بعید ہے کہ حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

کبھی ایسے روزے نہیں

بُنْتُ بَشَرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا

بنت بشری روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکھو بشریت

يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِمَّنْ لَا

تھ (یعنی) کے دن مگر اذن میں کہ فرض ہوں روزے تم پر مگر پس اگر نہ پاوے کوئی تم میں کا

لِحَاكِهِ عَيْنٌ أَوْ عَوْدُ شَجَرَةٍ فَلَمْ تَضَعْهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُ ثِقَاتٍ

مگر چھال درخت انگور کی یا کڑی کسی درخت کی یا پھینے کے چاہے اس کو پا بچوں نے روایت کیا اور اوس کے

لَا أَنْ مَضَطَّبٌ وَقَدْ أَنْكَرَ مَالِكٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ مَسْنُونٌ

رجال ثقہ ہیں مگر یہ حدیث مضطرب ہے اور اس کے انکار کیا ہے اور ابو داؤد نے کہا کہ یہ مسنونہ

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جن دنوں میں اکثر روزہ

عَلَيْهِ أَكْرَمَ مَا كَانَ يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ يَوْمَ السَّبْتِ يَوْمَ الْاِحْدَاثِ

رکھا کرتے تھے وہ سب سے اعلیٰ اور بیش اکا روزے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دو دن عید کے دن

يَقُولُ لَنَا يَوْمَ عِيدِ الْيَهُودِيِّينَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَخَالَفَهُمْ لَخُرْجَاهُ

ایں مشرکوں کے لئے اور میں اوس کی مخالفت چاہتا ہوں اس کی خیر جاننے کی

النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خَرِيزَةَ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اور ابن خریزہ نے اس کو صحیح بتلایا اور یہ الفاظ اوس کے ہیں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عوف کے دن (مقام) عوف میں روزہ رکھنے

عَرَفَ يَعْرِفُ رَوَاهُ أَحْمَدُ غَيْرَ الزَّيْدِيِّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خَرِيزَةَ وَالْحَاكِمُ

سے تھ اس کو پا بچوں نے ماسوا زیدی کے روایت کیا اور ابن خریزہ اور حاکم نے اس کو صحیح بتلایا

وَأَسْتَكْرَهُ الْعَقِيلِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

اور عقیلی نے اس کو منکر بتلایا۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مِنْ صَمِّ الْاِبْرَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روزہ رکھا اوس نے جس نے روزہ رکھا ہمیشہ کہ (حدیث)

مُتَّقٍ عَلَيْكَ فَيَسْلُبُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَلْفِظُ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ يَاب

متقی علی تو اور سلم نے ابوقتادہ کو یوں کہا کہ روزہ نہ رکھا اوس نے نہ افطار کیا۔ باب اعتکاف اور

الْاِعْتِكَافُ قِيَامُ رَمَضَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

قیام رمضان کے بیان میں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا أَغْفَرَ لِي

نسرمانہ جو شخص کھڑا ہوا رمضان کے لئے ایمان و احتساب سے میں نے اس کی گناہوں کو

مفت کرنے سے کہہ
ہے اور یا کہ مراد اقبال

انہم بستر ہے ۱۳
مترجم ۱۵ اعتکاف

الہ اس حدیث اور ذیل
کی حدیثوں سے ثابت

ہوتا ہے کہ آپ آفرینہ
رمضان میں صبح کی نماز

پڑھ کر اپنی جائے اعتکاف
میں چلے جاتے۔ اور بغیر

ضرورت انسانی نہ نکلتے
اور بحالت اعتکاف بیمار

پڑی وجہ نہ کہیں
نکلتا اور باشرت

عموت سب منہ ہے مگر
مسجد میں بیٹھے ہوئے

زوجہ کو اپنی حالت کی
دستی جائز ہے ۱۲۔

۱۵ اور اگر نیت اعتکاف
کے ساتھ جنازہ میں جانے

کی بھی نیت کر لی ہو
تو اس کے لئے نکلتا

درست ہے مترجم۔
۱۵ یہی قول

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کا ہے ۱۲ مترجم غیر

۱۵ امام صاحب کے
نزدیک اعتکاف اوس

مسجد کیساتھ مخصوص
ہے جس میں پانچون

منازین ہوتی ہوں
مترجم غفرلہ۔

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵

۱۵ اخیرہ الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ لیلۃ

القدر آخری ہفتہ میں

ہے جبکہ نصف صبح کی

خوابوں کو اس پر متفق ہونا

۱۶ سنیوں کی

اس حدیث کو معلوم ہوا

کہ رمضان کی ہر تیسری

کی رات کو لیلۃ القدر

ہوتی ہے اور لیلۃ القدر

کی تعیین میں جالسین

قول ہیں جو فتح الباری میں

مذکور ہیں ۱۷ الخ

اس حدیث کو لیلۃ القدر

کی رات کی دعا معلوم

ہوئی کہ دعا کی جتنی

۱۸ اس سے یہ لازم

نہیں آتا کہ رسول اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم کو

مزار مقدس کی زیارت

کے لیے سفر کرنا درست

ہو کہ چونکہ حدیث کے معانی

چند بیان کیے گئے ہیں

مختلفہ اور کتب میں

کہ مساجد میں کھڑے

ان تین مساجد کے لیے سفر

دست ہے کیونکہ مساجد

اس صورت میں مستثنیٰ کی جاتی

سے ہو جائے گا۔ جیسا کہ

ہونا چاہیے۔ اور رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کے

کے مزار کی زیارت کی

نتیجہ کی طرف توجہ دینا

ہو سکتا ہے جبکہ مساجد

لَا أَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهِ رَوَاهُ الدَّارِقُطِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالرَّازِيُّ وَتَفَقَّهَ

کہ لازم کرے اور ان کو اپنے اوپر اس کو دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا اور راجح اس کا موقوف ہونا ہے

أَيْضًا وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ جَاءَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چند لوگ صحابہ بنی عبد اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَرَادَ اللَّيْلَةَ الْقَدْرَ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ

لیلۃ القدر خواب کے اندر دکھلائے گئے ہفتہ اخیرہ میں تو

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ

کہ تم سب کی خوابیں آخر ہفتہ پر متفق ہوئی ہیں اس کو خوابوں کا ٹکڑا ہونا کہ

فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ مِنْ كُنْ مَخْرِيضًا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ

ملاش کرے ہفتہ اخیرہ میں (حدیث) متفق علیہ

وَمُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

اور معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں بنی صلعم سے

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

فہر ما آپ نے لیلۃ القدر کے بارے میں کہہ دیا سنیوں کے ساتھ رات ہے

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالرَّازِيُّ وَتَفَقَّهَ وَقَدْ اخْتَلَفَ فِي تَقْيِينِهَا عَلَى

اس کو ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کا موقوف ہونا اغلب ہے اور شب قدر کی تعیین میں جالسین

الرَّابِعِينَ قَوْلًا أوردتها في فتح الباري عن عائشة رضي الله عنها

قول ہیں جنکو میں نے کتب میں مذکور کیا ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلَيْتَ أَنْ عَمِلْتُ أَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ

کہا میں نے کہا میں نے لے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی شب قدر ہے تو ان میں سے

مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قَوْلِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ رَحِيمٌ الْعَفْوَ عَفَا عَنِ

تو میں کہوں (کہا میں نے) آپ نے فرمایا کہ اللہ اللہ! تو عفو کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے

رَوَاهُ الْحَمْدَةُ غَيْرَ ابْنِ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الزَّيْدِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي

اس کو پاچوں نے ابو داؤد کے سوا روایت کیا اور زہری اور حاکم نے اس کو صحیح کہا۔ اور ابو سعید خدری رضی

الْحَدَّثِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ باندھو جائیں

لَا شَدَّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي

کیا نہ ہو زمین مسجدوں کی طرف مسجد حرام کے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)

هَذَا وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا كِتَابُ بَابِ فَضْلِ بَيَانِ

(حدیث) متفق علیہ ہے۔ کتاب حج کے احکام میں۔ باب حج کی فضیلت اور ان کے

کے مزار کی زیارت کی

نتیجہ کی طرف توجہ دینا

۱۵ حج الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ نابالغ

بچہ کے لیے بھی حج نفل

ہے جبکہ ثواب کرنا

دلے کو ہوگا۔ ایسا ہی

جس عبادات نابالغ میں

سی کرے دلے کو سعی کا

ثواب باقی کرے گا نابالغ

کو ہوگا۔ نذا فی الثانی

۱۶ حج الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

جس میت چھ روزوں

ہو اتھا۔ کہ قبل ازینگی

حج فوت ہو گیا تو اس

سے حج کا احکام ناجائز

ہے۔ کہ میری عبادت

مشرک دھیمان مل

ونفس ہے ۱۷

حج الخ اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ میت سے

حج نذر بھی لو کرنے کو

ادھا ہو جاتا ہے ۱۸

بوغ الخ اس حدیث کو

معلوم ہوا کہ جو شخص

بحالت نابالغی حج

کرے اور بعد بوغ

بھی اسپر حج فرض ہو

جائے تو اسپر وہ اس وجہ

لازم ہے۔ ایسے ہی غلام

کا حال ہے کہ جب حج

اول آزاد ہو جائے مگر

مشتدہ و لا حواف

اور میری تعارف ہو

مَنْ أَنْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ أُمْرَأَةً صَبِيًّا فَقَالَتْ هَذَا

ابن ابی ہریرہ کہ آپ نے فرمایا خدا کا رسول تو آپ کی طرف ایک عورت نے بچہ اٹھایا اور

حج قال نعم ذلك خير رواه مسلم وعنه قال كان الفضل بن

دریافت کرنے لگی کیا اس کے لئے حج ملے گا آپ فرمایا ہاں اور میرے لئے تو اب یہ کو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابی ہریرہ

عباس رَدِيف رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فَمَاءَتْ أُمْرَأَةٌ

روایت کر کہا تھے فضل بن عباس مجھے سوار ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ایک عورت قبیلہ

مِنْ خَتَمِ جَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ الْبَنِي

ختم سے آئی ابی الفضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھتی تھی اور رسول خدا

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ يَصُوفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّيْءِ الْآخِرِ

صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا چہرہ اور جانب کو پھیرتے تھے پس اس نے

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَ

عرض کیا ہے رسول خدا اللہ تعالیٰ کا فرض اپنے بندوں پر ہے اس نے بایا ہے میرے

أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَنْتَبِهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَجْزَعُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ذَلِكَ

کو ایسے حال میں کہ وہ بہت بوڑھا ہے کسواری پر نہیں چڑھ سکتا کیا میں اس کی طرف حج ملے گا کہ

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِمُ اللَّفْظُ لِلْبَخَارِيِّ عَنْهُ أَنَّ أُمْرَأَةً مِنْ

آپ نے فرمایا ہاں اور میرے لئے حج الوداع کا ذکر ہے (حدیث) متفق علیہ لفظ البخاری سے کہ میں۔ اور ابی ہریرہ روایت کر

جُهِينَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنِي

کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت آئی تھی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا کہ میری ماں نے حج

نَذَرَتْ أَنْ يَحْجَّ فَلَمْ يَحْجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَجْزَعُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حَتَّى عَمَّا

کرنے کی نذر مانی تھی پس نہ حج کیا اس نے یہاں تک کہ مر گیا تو میں اس کی طرف حج ملے گا کہ اس نے اپنے

الْأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى رَأْسِ دِينَ أَكُنْتُ قَنْبِيَهَ أَقْضُوا اللَّهُ فَاللَّهُ حَقُّ

حج کو اس کی طرف کی کیا رہتی ہو کہ اگر میری ماں پریشاں ہوتا تو اس کو ادا کرتی اور اگر فرض خدا کا کیونکر اللہ تعالیٰ

بِالْوَفَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

ذکر وہ اسے ادا کرے حج کے لیے اس کو بخاری نے روایت کیا۔ اور ابی ہریرہ روایت کر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

إِلَيَّ صَبِيٍّ حَجَّ تَمَّ بَلْغُ الْحَنْثِ عَلَيْهِ أَنْ يَحْجَّ حَجَّةَ أُخْرَى أَوْ يَمَّا

علیہ وسلم نے جو بچہ حج کرے پھر بچہ بلوغ کو پہنچ جائے تو ابھی سے لازم ہے کہ دوسرا حج کرے اور جو نابالغ ہو

عَبْدٌ حَجَّ تَمَّ أَعْتَقَ فَعَلَيْهِ حَجَّةُ أُخْرَى أَهْ إِنْ لِي شَيْبَةٍ وَلِيَّ مَقِي

حج کرے پھر آزاد ہو تو اسپر دوسرا حج لازم ہے کہ میرا بچہ اگر بچہ ہو تو میری شیبہ اور میری

وَرَجَالَ ثَقَاتٍ إِلَّا أَنَّهُ خَلِيفٌ فِي مَرْبَعِهِ وَأَيْضًا مَوْفُ

روایت کیا ہوا کہ میری شیبہ کے لئے میری جگہ پر میرا خلیفہ ہے اور میری جگہ پر میرا خلیفہ ہے

وَأَيْضًا مَوْفُ

اور میری جگہ پر میرا خلیفہ ہے

۱۵ محرم وہ جبکہ
 کسی حال میں نکاح ورت
 نہ ہو ۱۲ مسترجع ۱۳
 ۱۵ عورت الزانیہ
 عورت کو - عز کی
 محرم یا شوہر کے
 بغیر نہ بچاؤ ہے ۱۴-۱۵
 ۱۵ شہرہ اوس شخص
 کا نام ہے جس کی طرف
 سے یہ شخص قائل حج کو
 گیا تھا۔ اسے کہتے ہیں
 کہ لبیک ہو جیو شہرہ
 کی جانب ہو کیونکہ وہی
 کا حج ہے ۱۶
 ۱۵ بیعتات وہ مقام ہیں
 جہاں سے اسلام
 باندھا جائے ۱۷
 ۱۵ ایک گاؤں ہے طائف
 چمکے نزدیک کہ سے
 دو منزل کے فاصلہ
 پر ۱۸
 ۱۵ دو منزل پر ایک
 پہاڑ ہے ۱۹ مترجم
 غفر لہ ۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-
 اللہم اغفر لکاتبہ
 ولین سعی فیہ
 ولو الدیہم
 اجمعین الامین
 ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶

وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ يَقُولُ لَا يَحِلُّ
 اور انہیں سے روایت ہے کہ اس میں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو
 رَجُلٌ يَأْتِيهِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا شَافِرَ امْرَأَةٍ أَوْ ذُو مَحْرَمٍ
 کہ ہرگز نہ تنہا ہی کہے کوئی مرد کسی عورت کے پاس حال میں کہ عورت کیساتھ ملے اسکا رشتہ دار موجود ہو اور
 فَمَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَةً وَ
 نہ سفر کرے عورت نہ محرم کیساتھ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا اے رسول خدا میری عورت
 إِلَيَّ الْكُتَيْبَةُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا أَوْ كَذَا قَالَ لَنُطْلِقَ بِهَا مَعَكَ امْرَأَتَكَ
 حج کے لیے نکلی اور میرا نام فلاں فلاں جہادوں میں جانے کے لیے لکھا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ اپنی عورت
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لَلْفُظِ لِمُسْلِمٍ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 کے ساتھ حج اور اگر متفق علیہ ہے اور اللفظ ظہر کے ہیں۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لِبَيْتِكَ عَنْ شَبْرَةَ قَالَتْ مَنْ شَبْرَةَ قَالَ الْخَرَمِي
 ایک شخص کو لبیک عن شہرہ کہتے سنا اس نے دریافت کیا کون شہرہ اوس نے کہا میرا بھائی
 أَوْ قَرِيبٌ قَالَ حُجَّتْ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ فَجَعَلَ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ جَعَلَ
 یا کہ غریزہ ہے آپ نے کہا تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے
 شَبْرَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَ ابْنُ جَبْرِ وَالرَّاجِزُ عَنِ ابْنِ
 حج کو پھر شہرہ کی طرف سے حج کرنا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن جابر نے اسکو صحیح بتلایا
 وَقَالَ وَعَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فَقَالَ
 اور ترجمہ احمد کے نزدیک اس کے موقوف ہونے کو ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ خطبہ شہرہ کا حکم رسول خدا صلی اللہ
 أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمْ الْحَجَّ فَقَامَ أَقْرَبُ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَقَالَ فِي كُلِّ عَامٍ يَأْتِي
 علیہ وسلم نے پس فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کو لازم فرمایا ہے۔ پس اقرب بن حابس نے اٹھ کر عرض کیا کہ ہاں
 اللَّهُ قَالَ لَوْ قُلْنَا لَهَا لَوْ جِئْتَ الْحَجَّ مَرَّةً فَمَا زَادَ فَبُهِتَ طَوَّعَ رَوَاهُ التَّيْمِيُّ
 سال میں یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہوں کہ ان کو واجب ہو جائے ہر سال میں (یعنی حج)
 غَيْرَ التَّيْمِيِّ أَصْلَهُ فِي مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا لَوِ ائِثْ
 ایک دفعہ فرمیں ہے اور جو اس کو دیکھ ہو وہ نقل کرے اسکو یا بخیر۔ یا ترمذی کے اسناد روایت کیا اور یہ اس کی سند ہے
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 وَقَدْ لَأَهْلَ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ وَلَا هِلَ الشَّامِ الْحُجَّةَ وَلَا هِلَ بَيْتِ
 کے لیے ذوالحلیفہ کے لیے اور اہل شام کے لیے اہل بیت کے لیے ذوالنزال کے
 تَرْتِزُ الْمَنَازِلَ وَلَا هِلَ الْيَمَنِ كَيْلًا هُنَّ أَهْلُ قَلْبٍ تَحْكُمُهُنَّ مِنْ غَيْرِ هُنَّ
 ذوالحلیفہ کے لیے اہل یمن کے لیے یہ واقعہ آیت کے لیے ذوالنزال کے لیے ذوالحلیفہ کے لیے

اور انہیں سے روایت ہے کہ اس میں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو

مِنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أُنْشَأَ

کے اور پر سے گذرین اور نوکون میں سے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کریں اور جو ان سے اندر کے پہننے والے ہیں
حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

اسلام باندہین جہان سے حج کے لئے چلنا شروع کیا ہو یہاں تک کہ اہل مکہ کو متفق علیہ ہو۔ اور عائشہ رضی
تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ

اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیقات مقرر کیا اہل عراق کے لئے ذات لہ عراق ہلو
عَرَقَ ذَوَا أَدَاوَدَ وَالسَّكَنِ وَأَصْلَهُ عِنْدَ مَسَلَمٍ مِنْ بَيْتِ بِلَالَةَ

ابو داؤد اور شانی نے روایت کیا اور اس کی اصل مسلم کے نزدیک حدیث جاری ہے مگر یہ کہ اس کے لوی
لَا وَبِشَكِّ فِي نَفْعِهِ وَفِي حَجِّهِ الْبَخَارِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلَدِ وَقَّتْ ذَاتَ

نے اس کے نفع ہونے میں شک کیا اور صحیح بخاری میں یہ ہے کہ عمر بنی جہنم نے بیقات مقرر
عَرَقَ عِنْدَ أَحْمَدَ ابْنِ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

کیا ذات عرق کو اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی کے نزدیک ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ
عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الشَّامِ الْحَقِيقَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیقات مقرر فرمایا اہل شام کے لئے عقیق
بَابُ وَجوبِ الْأَحْرَامِ وَصِفَاتِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

باب احرام کے وجوب اور اس کے طے کرنے کے بیان میں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا

لکے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج واداع میں پس بعض ہم میں سے وہ تھے جنہوں نے
مِنْ أَهْلِ بَعْرَةَ وَمِمَّنْ مِنْ أَهْلِ بَجْرَةَ وَمِمَّنْ مِنْ أَهْلِ بَجْرَةَ وَأَهْلِ

احرام باندہ عمرہ کا اور بعض وہ جنہوں نے احرام باندھا حج اور عمرہ دونوں کا اور بعض وہ جنہوں نے
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِمَّنْ مِنْ أَهْلِ بَعْرَةَ فَمِنْ أَهْلِ

اسلام باندھا صرف حج کا اور احرام باندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا
مِنْ أَهْلِ بَجْرَةَ أَوْ جَمْعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ كَانَ مِمَّنْ

بھتا عمرہ کا وہ۔ حلال ہو گیا اور میں نے احرام باندھا حج یا جمع کیا وہاں حج اور عمرہ کے وہ حلال
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَابُ الْأَحْرَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

جو یہاں تک کہ دونوں ذی الحجہ ہوتی متفق علیہ ہے۔ اسے احرام اور اس کے متعلقات کی بیان میں ابن
عَنْهَا قَالَ مَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ مُتَّفَقٌ

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احرام باندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے
عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۱۵ ذات عرق کے

نزدیک ایک موضع کا

نام ہے طیبی نے کہا کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے اہل شام کے

لئے کوئی بیقات ذکر

نہیں فرمایا اور سلم نے

کہا یہ حدیث ضعیف ہے

مسند جم ۱۵ عقیق

یہ بھی ایک مقام کا نام

ہے۔ جسے رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم نے

اہل شام کے لئے بیقات

مقرر فرمایا ۱۵

نبی سلم کے احرام

اسے میں روایات مختلف

ہیں کہ آیا وہ نماز کے بعد

سجد ذی الحلیفہ سے

باندھا یا جب سواری پر

آپ سیدھی بیٹھے یا جب

بیراکی ہندی پر چڑھے

اور سب میں تطبیق کی

موسر تہ ہی جو ابو داؤد

نے روایت کیا ہے۔

اور حلیفہ کے نزدیک حاجی

کو اختیار ہی۔ خواہ نماز

کے بعد احرام باندھے یا

جب ٹوٹ نیکہ علیہ

کذلک الموطا المجلد ۱۲

مسند جم غفرلہ ۱۲-۱۳

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵

۱۵ بلند انجاس

حدیث کے معلوم ہوا کہ
احرام کے وقت پکار کر
آواز کی جائے ۵۲

کپڑے الخ اس حدیث
میں لباس غصم کی
تفصیل ہے کہ اسے کیا
پہنا جائز اور کیا ناجائز

ہے۔ چنانچہ ارشد
ہوا کہ رستیا ہوا کپڑا
قیص و گریبی و پا جاے
ادر کوٹ اور موزے پہننے
نا جائزہ این۔ ایسے ہی
جو کپڑا زعفران یا
ویس سر رنگا ہوا ہو اگر
کسی کی جوتی نہ ہو۔ تو
موزوں کو ٹخنوں کا جگہ
سے کاٹ کر جوتی کی شکل
بنان کر ان کا استعمال جائز

ہے ۱۳^{۱۴} دوس
ایک زرد گھاس ہے
جس کو کپڑے وغیرہ
رنگے جاتے ہیں ۱۲
مسترجم ۱۵ پیش
الخ یعنی اولم کو پہلے
خوشبو لگانا اول سے

پہلے ہی کہہ دیا کہ اس کا نام جج
متیل طو اٹھ گیا
بھی خوش ہو گیا۔

الخ اس حدیث پر معلوم ہوتا ہے کہ بجا ملت احرام نہ نکاح کر دیا جائے نہ ہی پیشاب منقذی دیا جائے مگر اس کے علاوہ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي جِدْتُ قَامِرِي أَنْ أَرَامِحِي

فمن رآه آتے میرے پاس جبریلؑ پوس مکہ دیا مجھ کو اسکا کہ حکم دون اسنے صحابہ کو اسکا کہ بلند

أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاهُمْ بِالْأَهْلَالِ وَأَهْلِ الْجَنَّةِ وَتَحْتَ الثَّمَرِ

وَابْنُ جَبَانٍ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
 ﷺ

عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمُ بَرَكَاتٌ أَهْلًا لَمْ يَغْتَسِلْ وَاهُ الْبَرِيذِي

حَسَنًا وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْكَ سَيِّدُ مَا يَلِيسُ الْحَرْبُ مِنَ الشَّيْءِ قَالَ لَا يَلِيسُ الْقَيْصُ

لا العمامة ولا السراويل ولا الدرائس ولا الخفاف إلا أحد

لَا يَجِدُ عَيْنٌ فَلْيَسْ أَحْفَنُ وَالتَّقَطُّعُ مَا اسْفَلَ مِنَ اللَّعِينِ وَلَا
خَرْتِيَانِ قَدِ احْتَبَرْتُمَا بَيْنَ دَوْنِ جَمَلِكُمْ هُوَ رُكُونُ كَيْفِيَّةٍ أَدْرَسَتْ

تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ لَا الْوَدِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

واللفظ برسليہ وعن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کُنْتُ طَائِفَةً
 علیہ سے اور الفاظ سلم کے ہیں ۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بھی کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایحرامہ قبل ان یحرم ولجاءہ

قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ مُتَفَرِّعًا عَلَيْهِ وَعَنْ عُمَانَ بْنِ عَقْلٍ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَذَابُ رُؤُوسِ كُلِّ لَاحِقٍ صَدَقَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْفِكُ الْمُحْرَمُ وَلَا

يُنْكِرُ وَلَا يَخْطُبُ وَأَهْ مَسِيلٌ وَمِنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ فِي قِصَّةِ

پیناٹ اسکول کے روایت کیا۔ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اون کے نقل کیا

شکاکہ کرتے تھے جسہ میں اس حوالی میں کہ وہ غیر مجرم ہے کہانی و پایا رسول خدا ﷺ اللہ علیہ وسلم نے آیت

۱۵ نہیں الخ اس

حدیث کو معلوم ہوا کہ
غیر محرم اگر کوئی مشکار
کریں اور کسی محرم نے اس
میں کسی قسم کا اشدہ
دکنا یہ تک بھی نہ کیا ہو
تو وہ گوشت سب کو کھانے
کھانا جائز ہے بخلاف
ہو ۱۲ ۱۵ مکہ اور
مدینہ کو مابین مدینہ
کی طرف نزدیک ایک
مقام ہے اسی طرح وہاں
بھی یعنی پہننے کی بخش
کے باعث نہیں دلپیر
کیا بلکہ اس لیے کہ میں
اب ضرورت نہیں ۱۲
۱۳ قتل الخ اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ تو ذی
جس نوک کو بحالت جرم
قتل کرنا جائز ہے۔ جیسے
سانپ بچھو وغیرہ الخ ۱۳
۱۴ محرم الخ اس کو
معلوم ہوا کہ بحالت اہل
سبکی لگانا جائز ہے۔
اگر سر کے بالوں کو کچھ کٹ
گئے ہوں۔ تو ان کا
سند یہ دینا پڑے گا
۱۵ جو میں الخ اس
حدیث کو معلوم ہوا کہ
بضرورت بطور عبودیت
بال سند و اگر قدیم تر
جائز ہے جیسو اس حدیث
میں مذکور ہے کہ ستر
مذاکر ہدف کی طاقت ہوا

لَا صَبَاءَ وَلَا تَوَاحُشٍ بَيْنَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَوْ شَارَ الْبَيْتِ
صحابہ سے اور وہ محرم تھے کیا تم میں سے کسی نے اور کا حکم دیا ہے یا اشارہ کیا ہے مشکار
قَالَ لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الصَّحَابِ
طرف کسی چیز سے اہل بیت نے کہا نہیں سہ تو آپ نے فرمایا کھاؤ اس کو باقی گوشت کی حدیث متفق علیہ ہے اور
بِحَمْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صاحب بن جابر نے لکھا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں گئے
عَلَيْهِمْ حَارًا وَحَشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بُوْدَانٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِمْ قَالُوا
ہریشہ آیا حالانکہ آپ مقام ابواء غنہ میں تھے یا بُوْدَان میں پس آپ نے اس کو ان کو دیا اور
لَا تَأْكُلُوهُ نَزَدَهُ عَلَيْكَ لَا أَنَا حَرَمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ
نہہ لیا کہ ہم نہیں لوہا ہے جتنے اس کو کراہوم سے کہ ہم محرم ہیں۔ (حدیث متفق علیہ ہے) اور عائشہ رضی
لَعَالِي عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ نَحْسٌ مِّنْ
روایت ہے کہا یہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی جانور ہیں کہ ان میں سے
الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يَقْتُلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْعُقُوبُ وَالْحَرَاةُ
ہر ایک کے قتل سہ ہے جائز وہ حلال اور حرم ہیں پھیل اور
وَالْغَرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
کوا اور بچہ اور کشت کا کھنڈال (حدیث متفق علیہ ہے) اور ابن عباس رضی
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ أَجْنَبٌ وَهُوَ
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی لکھا کہ آپ محرم تھے
مُحَرَّمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ كَيْسِ بْنِ جَرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
تھے (حدیث متفق علیہ ہے) اور کعب بن جحرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی یا نبی میں رسول
الْحَسَنُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس حال میں تھے کہ جو میں رہی تھیں میرے چہرہ پر پس دیا
مَا كُنْتُ أَرَى الْوَجْعَ بَكَرٍ بِكَ مَا أَرَى أَجْدَ شَاةٍ قُلْتُ قَالُوا
آپ نے کہ گمان نہ تھا میرا کہ کھلیں پہنچو گھٹو گھٹو کہ میں دیکھتا ہوں کیا کوئی بکری یا بکری میں نے
فَضَمْتُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمْتُ سِتَّةَ مَسَاكِينَ كُلَّ مَسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ
کہا میں نے فرمایا تیس روزے رکھیں دن یا کھلا چھ مسکینوں کو ہر مسکین کے لئے نصف صاع
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَدَى اللَّهُ تَعَالَى
متفق علیہ ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فتح کر دیا اللہ تعالیٰ نے
عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَكَلَّمَ فِي النَّاسِ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ کو توڑنے والے اللہ تعالیٰ نے ان کو ان میں کھلا

۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

فَخَذَلَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَبَسَ عَنْ مَكَّةَ
فَيَقِيلُ وَسَلَطَ عَلَيْهِمْ هَارِسُوكَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَأَتَاهَا لَمْ يَحِلَّ لَهَا كَانِ
فَتَبَى وَأَتَاهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ هَارِ وَأَتَاهَا كَنْ يَحِلَّ لَهَا بَعْدَ
فَلَا يُفَرِّصُ صَيْدَهَا وَلَا يُحْتَلُّ شَوْكُهَا وَلَا يُحِلُّ سَاقِطُهَا إِلَّا لِمَنْشِدٍ مِنْ
فَقِيلَ لَقَتِيلٌ فَمَوْجِبُ الظَّالِمِينَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لَا إِلَا ذَخِيرًا رَسُولُ اللَّهِ
فَرَأَاهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ لَا إِلَا ذَخِيرٌ مُتَّفَقٌ وَنَ عِبْدُ اللَّهِ
بَنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا أَهْلَهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ
كَحَرَمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَلَاتِي مَا وَمَدَّ يَمِينِي مَا دَعَا
إِبْرَاهِيمَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّمَ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَائِينَ
أَلَا تَوَدُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بَابُ صِفَةِ الْحَجِّ وَدَخَلَ مَكَّةَ وَنَ جَابِئِينَ
عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ حَجَّ جَمَاعَةً حَتَّى إِذَا انْتَبَهَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ ابْنَتُ
حَجَّاسٍ قَالَتْ غَسَلْتُ وَأَسْتَفْرِغْتُ بِثَوْبٍ أَحْرَقِي صَلَّيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَبَهَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ ابْنَتُ حَجَّاسٍ قَالَتْ غَسَلْتُ وَأَسْتَفْرِغْتُ بِثَوْبٍ أَحْرَقِي صَلَّيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

وَأَتَاهَا كَنْ يَحِلَّ لَهَا بَعْدَ

۱۵ قصص الخواتم

کی اونٹنی کا نام تھا چونکہ
قصص چالاک و جری
اونٹنی کو کہتے امین اور
یہ اونٹنی سب اونٹنیوں
آگے رہتی تھی اس لیے اس کا
نام قصص رکھا گیا۔ اس
حدیث شریف میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی
بعد احرام جمیع کیفیات حج
بیان کی گئی ہے کہ بیدار
ہوئے آپ نے یہ تکبیر پڑھا
اللہم الخ اور جب غار کعبہ
تشریف لائے تو حجر
اسود کو بوسہ دیا اس کے
بعد تین بار رمل کی ادھر
چار بار معمولی طور پر چال
سے طواف کیا پھر مقام
ابراہیم کے پاس آکر
نفل شکرانہ طواف
جو واجب ہیں ادا کیے۔
پھر عسکر کی طرف ہلکے
آہستہ بوسہ دیکر دروازہ
سے صفایا کی طرف
نکل گئے جب اس کے
قریب گئے تو یہ آیت
رات الصفاء والمردۃ من
شف رات اللہ پڑھی۔
پہلے و غفار پڑھ کر بیٹھ
کو دیکھ اس کی طرف
توجہ ہو کر تحمید و تکبیر کی
اٹے آخر ۱۳ ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ
اور احرام باندھ اور سولہ آئے مسجد میں نماز گزاری پھر قصص پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب لے گئے آپ کو
عَلَى الْبَيْتِ أَهْلًا بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
مقام مسجد پر تو آواز بلند کی آپ نے ساتھ تو یہی کہ حاضر ہوں میں تیری خدمت کو لائے خدا حاضر ہوں میں نہیں تو
لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ حَتَّى إِذَا
کوئی شریک تیرا حاضر ہوں میں بیشک حمد و نعت تیرے لیے ہے اور ملک نہیں جو کوئی شریک تیرا یہاں تک کہ جب ہم غار
أَتَيْنَا الْبَيْتَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا إِلَى مَقَامِ
کعبہ کو آئے تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور تین بار آگے چلے چار بار پھر آگے مقام ابراہیم میں پہنچ کر
إِبْرَاهِيمَ فَصَلَّى ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا
پڑھی پھر لوٹے حجر اسود کی طرف اور اس کو بوسہ دیا پھر نکلے آپ دروازہ کی صفائی طرف پس
فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ رَاتَ الصَّفَا وَالْمُرْدَةَ مِنْ شَعَرِ اللَّهِ أَبْدَأَ بِهَا
جب صفا سے نزدیک ہوئی تو پڑھا رات الصفا والمردۃ من شعری اللہ شروع کرتا ہوں اس سے
بَدَأَ اللَّهُ يَوْمَ فَرَّقَى الصَّفَا حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّاهُ اللَّهُ
کہ شروع کیا خدا نے اس سے تو چڑھے مقام صفا پر یہاں تک کہ دیکھا غار کعبہ کو پھر تشریف ہوئے آپ اور
وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ
خدا نے اسے ایک ہی بت بیان کیا اور اس کی بڑائی کی اور کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ نہ پیدا ہوا نہ ہو گیا
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ نَصْرَ عَبْدِ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ
کلی شے پر قادر لا الہ الا اللہ سچا کر دیا اور اس نے اپنے وعدہ کو اور مدد کی اپنے بندہ کی اور شکست دی گروہوں
وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ مِنَ الصَّفَا إِلَى الْمُرْدَةِ حَتَّى
کو پہنچے پھر ان اذکار کے مابین دعا کی تین بار پھر اترے مقام صفا سے مردہ کی جانب یہاں تک کہ
إِذَا انْصَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى إِلَى
جب چلے کو آئے دونوں قدم آپ کے مقام بطن وادی میں تو دوڑے آپ یہاں تک کہ جب چڑھ گئے تو چلے مقام
الْمُرْدَةِ فَفَعَلَ عَلَى الْمُرْدَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِيهِ
مردہ کی جانب اور کہا مردہ پر جس طرح کیا تھا صفا پر پس ذکر کی پوری حدیث اور اس میں بیان
فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ التَّوْبَةِ تَوَجَّهَ إِلَى الْمِنَى وَرَكِبَ الْمَبِيتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پس جب توبہ کا دن ہوا تو توبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور سوار ہوئے بنی صفا علیہ وسلم
عَلَيْهِمَا فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ
پس وہاں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی نماز پڑھی
مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَجَازَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَحَّاهُ
بچھڑھڑھائی رہے تھیں اب کہ آفتاب نکل گیا تو قصور سے ڈالیں کہ آپ نے حکم دیا

بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يَكْبُرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلُ حَصَى الْخَيْفِ

مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ الْضَرْفَ الْمُنْتَهَى ثُمَّ رَكِبَ سَوْدُ اللَّهِ صَلَّى

وادی سے پھر لوٹے تھائے ذبح کی طرف نہ اور تہائی کی پھر سوار ہوئے رات کو لڑا صید اللہ تعالیٰ علیہ سلاۃ و فاضلہ ابیت فضلہ بیکۃ الظفر و اولہ امیں

علیہ وسلم اور لوٹ آئے طرف خانہ کعبہ کی پھر مکہ میں ظہر کی بن زہرہ بھی اس کے ساتھ

مُطَوَّلًا مِنْ خَزِيَّةَ بِنْتِ رَاضِي اللَّهِ تَعَالَى الْعَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ سَلَامٌ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْکَیْتِیْهِ فِی حَجْرٍ اَوْ عَمْرَةٍ سَأَلَ اللّٰهَ

تھے جہاں رخ ہوتے تلبیہ کو حج یا عمرہ میں تو انکے مذاق کے

رِضْوَانِ وَالْحَنَّةِ وَاسْتَعَاذَ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ وَاهِ الشَّافِعِ بِسْمِ

اوسکی رہنمائی اور حقیقت اور پناہ مانگتے اوس کی رحمت کی سادہ دو نسخے اسکو شافی نے اسناد ضعیف

ضعیف و حسن جابر بن روفی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت کیا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے:

تَعَالَى عِلْمِي نَزَّ هُنَا وَمِنْ كُلِّ مَنَةٍ وَأَنْتُمْ وَأَمْرٌ حَالِكٌ وَفِي

ہیں نے وہاں نہ رہا کی ہے اور مقام میں تمام ذمہ اور فرائض کی تکلیف لے لیا ذمہ کو اپنے ذمہ پر

ہمنا و عفو کما موقف و وقف ہمنا و جع کما موقف و عفو

اور میں نے یہاں وقت کیا ہے اور مقام غرض سب بشیر نے کی جگہ ہے اور پھر اہلین ایچک اور مقام حج سب

عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَخْلَعْ إِلَى الْكَفَّةِ وَخَطَا مَرَّةً أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا

مستفی علیہ وسلم انکم رضوا اللہ تعالیٰ عنہما البکار لبقا مملکت

اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے لشکرِ عقیق لائے تھے

کلمہ میں مگر قلب پر مشتمل ہے۔ معام ذی طوی میں کلمہ ناسخ اور عمل کرتے تھے اور ذکر کرتے تھے اس فعل کو رسول فرمایا

امام ابن عباس رضی اللہ عنہ کے روایت ہی کہ وہ مجسمہ بود کو

لوہو نہ مار گئے تھے اور اوس سچے کردار کے لئے جسے اس کو مار گئے مرنے والے تھے اور یہی سچے مرنے والے تھے۔

لافت ماز

اس حدیث سے معلوم

وادی سے پھینکنی چاہیے۔

جنین ہر ایک لپٹا
تکلم ہو کہ ہا

۵۲ حومت مہنی

بین سے ۱۲ متر جسم

۵۳ حرم کے اندر

مکے نزدیک ایک

مقام ہے المسترعم

۱۰۰

در کرمه

امام مالک سے روایت ہے

کہ یہ بدعت سے اور

مت صنیعیان نے

اس روایت کا شاذ ہونا

بیان کیا اور مستخرج

اصل الیٰ یعنی
جہ کہ

جس کے اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکتبہ شریف میں نشر و اشاعت

۱۱۲ تو ادپکی جانب

سے داخل ہوتے اور

جاتے ہوئے نیچے طرف۔

حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ طوافِ رکن کی پہلی تین گردشیں خوب اچھل کود کر ہونی چاہئیں۔ تاکہ گھر پر ہیست بیٹھے۔ باقی چار طواف معمولی روحانی چال پر ہونی چاہئیں۔
لہ بوسہ الخ یعنی عمر رضی اللہ عنہ نے جب اسود کو بوسہ دیا کہ جبلا کے عقیدہ فاسدہ کی بیچ کنی کے لئے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں بوسہ دیتا ہوں ورنہ تو پتھر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ ضرر۔ لہذا ایسے اعمال میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ کہ غیر اللہ کو صاف مانع نہ سمجھیں۔
لہ چھڑی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے حجر اسود کو چھڑی لگا کر پھر چھڑا کر بوسہ دیا۔ اور اکثر احادیث میں خود حجر اسود کو بوسہ دینا ثابت ہے اسکی یہ ہے کہ آپ کو بعض شیطونین حجر اسود بوسہ دے دیتے تھے کہ جگر ل

وَعَنْهُ قَالَ أَرَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنْ يَرْمُوا نَلَّةً
 اور انہیں سے روایت ہے کہ حکم کیا اور ان کو بھی اللہ علیہ وسلم نے تیز لہ چلنے کا تین بار۔ اور اپنی رشتہ
 أَشْوَاطُ وَيَسْتَوِ الْأَرْبَعُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ مَثْفُوفٌ عَلَيْهِ وَعَنْ قَالَ لَمَّا ر
 کے موافق چلے چار بار دونوں رکنوں کے درمیان (حدیث) مٹھو علیہ سے۔ اور انہیں روایت ہے کہ انہیں دیکھا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لَيْسَتْكَ مِنَ الْبَيْتِ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ
 میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چوتھے ہونے کا ذکر کیا اسوا دونوں رکنوں یا انہوں کے اسکو
 الْبَايِنَيْنِ وَاهُ مُسَلِّدٌ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَبَّلَ الْحَجْرَ
 مسکن روایت کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بوسہ دیا حجر اسود کو
 وَقَالَ لِي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ
 اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان دے نہ نفع اور اگر نہ دیکھتے میں رسول خدا
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لَيْسَتْكَ بِقَبْلَةٍ مَا قَبَّلْتُكَ مَثْفُوفٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ أَبِي طَيْفٍ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھے پتھر دیتے ہوئے تو نہ بوسہ دیتا میں نہ کہ جو مٹھو علیہ سے۔ اور ابو طیف بنی
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِطَوَافٍ
 اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے
 بِالْبَيْتِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ يَحْجُو وَيَقْبِلُ الْحَجْنَ وَاهُ مُسَلِّدٌ وَعَنْ
 پتھروں سے حجر اسود کو پتھر سے چمکے ہوئے یا سبھی اور چمکے ہوئے پتھروں کو اسکو مسکن نے روایت کیا اور
 يُعَلِّقُ بِنَ امِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 علیہ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طواف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تَعَالَى عَلَيْهِ مَضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرٍ وَاهُ الْخُمْسَةُ إِلَّا النَّسَاءَ وَصَحَّ
 مسکن نے ساتھ سبز پارے کے اسکو پانچوں نے سوائے نسائی کے روایت کیا اور اسکو تہذیبی
 التَّمِيدُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ يُهْلُ مِنْهَا
 صحیح بتلایا۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے تہلیل کرتے والے تہلیل کرتے تھے پسرا
 أَهْلٌ فَلَا يَمُكِّرُ عَلَيْهِ وَيَكْبِرُ مِنْهَا الْمَكْبِرُ فَلَا يَمُكِّرُ عَلَيْهِ مَثْفُوفٌ عَلَيْهِ وَعَنْ
 اوسپر انکار نہیں کرتے تھے اور ہم میں کوئی نہ دلتے تکبیر کہتے تو پتھر ان پر بھی انکار نہ کرتے تھے (حدیث) مٹھو
 ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 علیہ سے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بھیجا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب اور بوجھ کے لئے
 عَلَيْهِ فِي الثَّقَلِ وَقَالَ فِي الضَّعْفَةِ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ مَثْفُوفٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ
 یا ضعیفون (دور قوت اور بیچون) کے واسطے مزدلفہ کی رات میں (حدیث) مٹھو علیہ سے۔ اور عائشہ رضی اللہ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ اسْتَاذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 انعام سے روایت ہے کہ اجازت چاہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سودہ سے مزدلفہ کی رات

لَيْلَةَ الْمُرْدَلِفَةِ أَنْ تَدْفَعُ قَبْلَهُ وَكَانَتْ يَرْطَةُ يَعْقِبُ ثَقِيلَةً فَإِنْ
 يَسْأَلُ لَوْثَ جَابِلِينَ أَوْ يَسْأَلُ لَوْثَ جَابِلِينَ بُوَيْجِلَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ يَرْطَةُ يَعْقِبُ ثَقِيلَةً فَإِنْ
 لَهَا مَتَقْنٌ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ
 الْإِسْرَافِي وَفِيهِ انْقِطَاعٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
 أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ الْفَتْحِ فَوُضِعَتْ
 الْحِجْرَةُ قَبْلَ الْفَتْحِ ثُمَّ مَضَتْ فَافْضَتْ وَاهِ ابْنُ دَاوُدَ وَاسْنَادُهُ
 عَلَى شَرِّ مُسْلِمٍ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ
 يَعْنِي بِالْمُرْدَلِفَةِ فَوْقَ مَعْنَاهُ نَدَامَ وَقَدْ وَقَفَ بِرُؤَاةِ قَبْلِ
 ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حُجَّاهُ وَقَضَى تَفَثَهُ رَوَاهُ الْحَسَنُ
 الْبَزْزِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ
 كَانُوا لَا يَفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ شَوْقٌ يَبْدُوَانِ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِقُهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأَسَاقَةُ بْنُ
 زَيْدٍ قَالَا لَمْ يَنْزِلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَدِينَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ حَتَّى رَجَعَ حِجْرَةُ الْعَقْبَةِ
 فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبِيعَةِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ حَتَّى رَجَعَ حِجْرَةُ الْعَقْبَةِ

۱۔ مت الخ یعق

طلوع سورج سے

پہلے کنکریاں پھینکتی

آپ نے منہ منہ

۲۔ عیڑ الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

جو شخص بروقت مزدلفہ

میں پہنچ کر روانگی سے

قبل غرض پر رات

یا دن کی جسز میں توف

کر دے تو اس کا حج ہر گز

۳۔ افاف الخ

اس سے معلوم ہوا کہ عا

کفار سنوں سے کہ جب

کفار بعد طلوع سورج

واپس آتے اسلئے حضور

صلی اللہ علیہ وسلم قبل

طلوع سورج ۱۵ پس

ہو تے تھے ۱۳ ۱۴

برابر الخ اس حدیث کو

معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ

کی ری تک رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ

پڑھتے رہے ۱۳ ۱۴

اللهم اغفر لکاتبہ ولکن

سنتا فیہ ولولہ الذبحم

اجمیں - آئین ۱۱-۱۲-۱۳

رواه البخاری عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

عقبہ پر اسکو بھی روایت کیا۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

البيت عن يسارة ومنى عن بئر منى وري الجمرات بسبع حصيات

کیا فائزہ ہے اسکو اپنی بائیں جانب اور منی کو اپنی داہنی جانب اور کنکریں ماریں جو برسات کنکریں

وقال هذا مقام الذي ازلت علي سورة البقرة متفق عليه

اور منیٰ کے مقام پر یہ ۲۵۰ جام سے سورہ بقرہ پڑھ کر ڈال دینا (متفق علیہ ہے) اور جب

جابر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کنکریں ماریں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وہ

ولم الجمره يوم النحر واما بعدك فاذا زالت الشمس اذلت

کو دوسری بار پھر اسے دلت اور اس کے بعد جب آفتاب ڈھل گیا اسکو مسلم نے روایت کیا۔

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه ما كان يرى الجمره

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کنکریں ڈالتے تو جسمہ قریبہ کو سات

الذي يسبع حصيات يكبر على اثر كل حصاة ثم يتقدم ثم

کنکریں کرے جس سے پھر چھ حصیوں کے پیر کے پڑ جاتے تو پھر نرم جگہ میں

يسهل فيقوم طويلا مستقبل القبلة ثم يدعوا فيرفع يديه

جگہ سے پھر بلند ہو کر کھڑے ہوتے ہیں پھر دیکھ کر ہاتھ اٹھاتے اور دعا

ثم يري الوسطى ثم يأخذ ذات الشمال فيسهل ويقوم مستقبل

کرتے ہیں اور دونوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اور پھر اپنے سر مبارک پھر ذات عقبہ

القبلة ثم يدعوا فيرفع يديه ويقوم طويلا ثم يري جمره ذات

جمرہ پر کنکریں ڈالتے ہیں اور

العقبه من بطن الوادي لا يقف عند هاتم منصور فيقول

اور اس کے پاس ہاتھ من پھیر لے گا۔ ان کو کہہ چکا ہے کہ

هكذا رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه يفعله رواه البخاري

اور کنکریں اتنے اسی طرح دیکھ میں نے رسول خدا کو کرتے ہوئے

وعنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال اللهم

اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خداوند مہربان! میں نے اپنے لئے دعا کی ہے کہ

ارحم المخلصين قالوا والمقصرون يا رسول الله قال في الثالثة و

پھر کنکریں ڈالتے ہیں اور بال کہنے والوں پر اے رسول خدا تو آپ نے تیسری بار میں فرمایا اور بال

المقصرين متفق عليه عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي

کرتے ہیں دعا میں بر اویش متفق علیہ ہے۔ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

له كعب الخ

اس حدیث سے کنکری

مارنے وقت کی کیفیت

ذکور ہے۔ کہ ابن مسعود

رضی کے وقت بیت

اللہ کو بائیں اور منیٰ

کو داہنے ہاتھ رکھ کر

اور کہنے کے مقام پر

سورہ بقرہ نازل

ہوئی ۱۲۳ جمرہ

اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ آپ عید الفطر کے دن

یہی جمار چاشت کے

وقت اور اس کے بعد

دوال سوچ کے بعد

بچی جمار کرتے ۱۲۴

منزلے الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ دون

کو بعد اكمال افعال

ج سہ منہ انا بنبت

کرتلنے کے زیادہ افضل

ہے چونکہ اپنے سر منڈانے

والوں کے لیے دعا رخصت دوبا اور کرتلنے

والوں کے لیے دعا بھی

صحابہ کے کہنے پر ایک

باری ہے لیکن عورتوں

کو سر منڈانا سوا کرے

کرتلنے سے منع ہے ۱۲۵

۱۴ امام صاحب کے

نزدیک حج مفروض ہے

والا اگر لا علی سے ارکان

میں قسرتیم و تاخیر

جسے تو اوپر دوم لازم

نہیں۔ تو ہو سکتا ہے

کہ یہ سوال کرنے والے

حج انسداد ملے ہوں

لہذا مذہب حنفیہ کے

تفاوت نہ ہوگی۔ یہ حدیث

اور اگر متع یا قرآن ولے

بھی ہوں تو یہ کہا جاسکتا

ہے کہ اغل ولا حرج کے

یہ معنی نہیں کہ بسبب

لا علمی کے ایسا کرنے میں

کچھ گناہ نہیں اور دوم کا

ذکر نہ کیسا۔ واللہ اعلم

۱۵ طلال ہو گئی الحز

رہی جمار اور سرسبز لانی

کے بعد خوشبو لگائی

جائز ہو جاتی ہے۔ مگر

یہی سے قربت جائز

میں ہوتی ۱۳ ۱۴ غزون

پرانی اس حدیث سے

تاہم ہو گیا کہ عذر تو کو

صرف کرتا رہا۔ کے

بالون کا جائز ہے جبکہ

صلہ کے حاشیہ میں

ذکر کیا گیا ہے ۱۵

کیونکہ پانچ زمزم کا بلانا

اون ایام میں بنی مطلب کے

سپرہ تھا۔ اور جب س

ان کے سردار تھے ۱۶

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حُجَّةِ

الوداع فجعلوا يسألون فقال رجل لم أشعر فخلقت قبل أن يجر

قال أذبح ولا حرج وجاء آخر فقال لم أشعر فخرت قبل أن

أرعى قال أرم ولا حرج فما سئل يومئذ عن شيء قدم ولا

آخر إلا قال اغل ولا حرج متفق عليه ومن الميسور بن عمر

رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ قَبْلَ

أَنْ يُحْلِقَ وَأَمْرًا صَحَابَهُ بِذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَنَحْوُهُ رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ

فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ الطَّيِّبُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْبُخَارَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَ

إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَنَحْوُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ حَلْقُ الْبُخَارِ وَلَا حَلْقُ الْبُخَارِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ خَيْرٌ وَنَحْوُهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَسْتَاذَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِمْ نَبِيٌّ بَدَأَ بِكَامِلٍ فِي حَلْقِ الْبُخَارِ فَخَلَّتْ قُلُوبُهُمْ لَهُ

وَنَحْوُهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وَنَحْوُهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وَنَحْوُهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وَنَحْوُهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

۱۴۲ دسویں جزا

حدیث سے معلوم

ہو کہ حضرت رافع

کو حضرت صلوات اللہ علیہ

وسلم نے منیٰ کی

شب باقی سے مستثنیٰ

تسار دے دیا۔ اور

فرمایا کہ نہ کہوں ربی جہار

کریں۔ پھر اس کے بعد

دوسرے دن پھر

غیر کے دن پھر وہی

کے دن ۱۲

۱۲ دن اس حدیث کو

معلوم ہوا کہ حضرت

صلوات اللہ علیہ وسلم نے

روس کے دن یعنی

ماہ ذی الحجہ کیا ہو

تاریخ ایک جہاں

خطبہ افضال دارکان

چ پر بیان فرمایا۔ اور

فرمایا کہ کیا یہ ایام

تشریق کے درمیان

مؤذن میں سے نہیں ہر

یعنی ۱۲ ہے ۱۳

الجزیرہ ان سے معلوم

ہوا کہ مؤذن کا حج

بیت اللہ کا طواف

اور صفاد مروه کے

دوسرے دن کر کے

نام ہے ۱۲-۱۳

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رخص لوعاء الايل في البيوت

هذا صلوات اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی اونٹوں کے چرواہوں کو شب باقی کرنے کی سزا سے جا کر

عن مین یزید یوم النحر ثم یزیدون الغد ومن بعد الغد یومین

کہ گھڑی مارین دسویں ۱۴ تا پانچ پھر گھڑی مارین کل آئندہ کو اور پھر بدسویں کو دو روز اور پھر

ثم یزیدون یوم النحر رواه الحمسة وصححه المزمذی ابن حبان

جہاں رواہ یون اور بن اسکو پانچوں نے روایت کیا اور ترمذی اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا

وعن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی

اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا خطبہ سنایا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ علیہ یوم النحر الحدیث متفق علیہ وعن سائر بن

نے سربانی کے دن آخر حدیث تک متفق علیہ ہے۔ اور سائر بن ہشام

بن ہشام رضی اللہ عنہما قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا خطبہ سنایا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

علیہ یوم الرعد فی قال الیس ہذا اوسط ایام التشریق الحدیث

روس کے دن ۱۴ اور فرمایا کیا یہ ایام تشریق کا درمیان نہیں ہے آخر حدیث

رواہ ابو داؤد بسناد حسن وعن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان

تک اسکو ابو داؤد نے اچھے اسناد سے روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال کما طوافی بالبيت وسعیہ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تمہارا سہ خانہ کوہ کا طواف کرنا اور صفاد مروه کے

بین الصفاء والمروة یفیک کحک عمی تک رواہ مسلم وعن

درمیان اور تمہارے حج اور عمرہ کے لینے کافی ہے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سات بار

لم یزمل فی السبع الذی افاض فیہ رواہ الحمسة الا الترمذی

میں نہیں کرتے جو اٹھ مذکرتین اسکو پانچوں نے ماسوا ترمذی کے روایت کیا اور صاحب نے

صححه الحاکم وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ

اسکو صحیح بتلایا۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

تعالیٰ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء ثم رقد قد

ظہر سے ظہر اور عصر اور مغرب و عشا کی پہرہ پوڑی دیر سوئے محض صمت م میں پھر سوار

بالمحصب ثم ركب إلى البيت فطاف به رواہ البخاری وعن

مگر پہلے خانہ کعبہ کی صوف کو پس آئے اور کچھ طواف کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهُمَا تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ أَيْ النُّزُولِ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایسا نہیں کیا کرتی تھیں یعنی مقام

بِالْأَبْطَحِ وَتَقُولُ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْبَطْحِ مِثْلُ مِثْلِهَا اور نہ کیا کرتی تھیں کہ اس کے سوا نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس میں

كَانَ مَازِلًا أَسْمَهُ لَخُرُوجِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

اسم سے آئے ہیں کہ اس میں اس کے باہر آسان زیادہ تھا اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عباس

تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا أَيْ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ أَخْرَجَهُمْ بِالْبَيْتِ لَا

سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ان دونوں کو کہ آخر زمانہ اوقات حج کا خانہ کعبہ میں ہو گا یہ کہ آپ نے مخفی

أَنَّهُ خُفِيَ عَنِ الْحَاضِرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ

فرمانا کہ حقیقی ظنی عورت پر (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پڑھنا میری اس مسجد میں

مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ لَا السَّيِّئَاتِ أَحْلَى

بہتر ہے ہزار نمازوں سے اس کے سوا دوسری مسجدوں میں یا سوا مسجد حرام کے اور سب حرام میں

وَصَلَاةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةٍ فِي مَسْجِدِي هَذَا عَائِشَةُ

نماز پڑھنا بہتر ہے میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک سو نماز کی بہتر اسکو

صَلَاةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ جِبْرَانَ بَابُ الْفَوَاتِ وَالْحَصَرِ

احمد نے روایت کیا اور ابن جبران نے اسکو صحیح بتلایا۔ باب حج سے رہنا اور گھر جانے میں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا قَدْ أَحْضَرَ رَسُولُ اللَّهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک میرے لئے رسول خدا صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَخَرَّجَهُ

علیہ وسلم نے جس سر نہایا آپ نے اور اپنی عورتوں سے ہم بستری کی اور اپنی بیوی

حَتَّى أَغْمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

تو کر کسی بیان تک کہ سال آئندہ میں عمرہ ادا کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا

عَنْهَا قَالَتْ فَخَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضَبَاعَةٍ بَيْتَ

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعت پر بیدار ہو کر

الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پاس توفہ بولیں کہ رسول خدا میں حج کا ارادہ کرنا چاہتا

أَرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں حج چاہتا ہوں اور میں بیمار ہوں کہ میرے لئے حلال ہونے کی چیز

عَلَى كَذِبٍ مِنْ مَرِيضٍ يَدْعُو أَنْ يَكُونَ لَهُ حَجٌّ

بیمار کے کذب سے کہ وہ کہتا ہے کہ میرے لئے حلال ہونے کی چیز

یعنی مقام

الْبَطْحِ مِثْلُ مِثْلِهَا

تھیں ہے اصل امام ابو

حنیفہ رضی اللہ عنہ

نہر آیا کہ وہ ان میں

اچھا ہے اگر نہ آئے

تو کچھ لازم نہیں آتا

مترجم

اس حدیث سے بعض

مساجد کی فضیلتیں معلوم

ہوئیں کہ مسجد نبوی

میں ایک نماز کا ادا کرنا

اس کے غیر میں ہزار

نمازوں سے افضل ہے تو

مسجد (بیت اللہ شریف)

حرام کے اور مسجد حرام

میں ایک نماز کی ادائیگی

مسجد نبوی میں ایک سو

نمازوں کا کرنے سے

افضل ہے

آپ عمرہ کی نیت

سے تشریف لے گئے

تھے اور حدیبیہ میں

پہنچ کر مشرکوں نے

آپ کو گھیرا ۱۲ مترجم

غفرلہ ۱۲-۱۳

اللهم اغفر لکاتبہ

سے انہی دو لکاتبہ

جمعین آمین - ۱۳

اَنْ يَحْلِيَ حَيْثُ حَلَسَتْهُ مَتَقِي عَنِ الْبَحْرِ بْنِ

روایت سے بیان کیا کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے

عَلَيْهِ مِنْ كِسْرٍ أَوْ عَجْرٍ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْبَحْرِ بْنِ قَابِلٍ قَالَ عَلِيٌّ

ہاں تک کہ پاؤں ٹوٹ جائے یا ٹانگہ اسی طرح تو وہ طلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال جو کھانا لایا

فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ رَوَاهُ

ہے عمر نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا

الْخَمْسَةَ وَخَمْسَةَ الْبُرْجَانِ كِتَابُ الْبُيُوتِ بَابُ شُرُوطِهِ

تو وہ دونوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا

وَمَا فِي عَنَّا عَنْ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ سَمِعْتُ أَيْ الْكُتُبِ طَيْبٌ قَالَ عَمَلُ النُّحُلِ

میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا

بَيْدَهُ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ فِي جَابِرِ

میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا

عَلَيْهِ يَقُولُ عَامُ الْفَتْحِ وَهُوَ بَيْتُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ حَمْدٌ لِلَّهِ

میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا اور وہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے روایت کیا

۱۔ ہاں تک کہ پاؤں ٹوٹ جائے یا ٹانگہ اسی طرح تو وہ طلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال جو کھانا لایا
۲۔ ہاں تک کہ پاؤں ٹوٹ جائے یا ٹانگہ اسی طرح تو وہ طلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال جو کھانا لایا
۳۔ ہاں تک کہ پاؤں ٹوٹ جائے یا ٹانگہ اسی طرح تو وہ طلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال جو کھانا لایا
۴۔ ہاں تک کہ پاؤں ٹوٹ جائے یا ٹانگہ اسی طرح تو وہ طلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال جو کھانا لایا
۵۔ ہاں تک کہ پاؤں ٹوٹ جائے یا ٹانگہ اسی طرح تو وہ طلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال جو کھانا لایا
۶۔ ہاں تک کہ پاؤں ٹوٹ جائے یا ٹانگہ اسی طرح تو وہ طلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال جو کھانا لایا
۷۔ ہاں تک کہ پاؤں ٹوٹ جائے یا ٹانگہ اسی طرح تو وہ طلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال جو کھانا لایا
۸۔ ہاں تک کہ پاؤں ٹوٹ جائے یا ٹانگہ اسی طرح تو وہ طلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال جو کھانا لایا
۹۔ ہاں تک کہ پاؤں ٹوٹ جائے یا ٹانگہ اسی طرح تو وہ طلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال جو کھانا لایا
۱۰۔ ہاں تک کہ پاؤں ٹوٹ جائے یا ٹانگہ اسی طرح تو وہ طلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال جو کھانا لایا

۱۱ دریافت کیا

۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسے ہونے لگی بین اگرچہ مرحلے تو چوبیس اور اس کے ارد گرد کے کھی کو نکال کر باقی استعمال کیا جائے کہ پاک ہو ۱۳

۱۴ قریب الخیر

۱۵ حدیث بھی پہلی کی مؤید ہے مگر اس میں یہ زیادتی ہے کہ گھٹلے ہوئے کھی میں مرحلے سے تمام ناپاک ہوجاتا ہے جس کے قریب بھی نہ جانا چاہیے بخاری سے

۱۶ وہ ہم شمار دیا ہے جو مکروہ کھی بھی پاک کے طرق سے پاک ہوکتا ہے جسے کتب فقہ مطول میں بالتفصیل

۱۷ مذکور ہے ۱۸

۱۹ بیج ملی کی درست ہے اور یہی کی حدیث تنزیہ و عدم نفع پر محمول ہے۔ لہذا قال النووی

۲۰ مترجم ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶

فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ عَنْهَا فَقَالَ الْقَوَّاهُ وَمَا حَوْلَهَا

۱ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے ارد گرد کا کھی بچھین کر اور باقی

۲ وَكُلُّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ زَادَ أَحْمَدُ فِي السَّكَنِيِّ فِي سِتِّينَ جَمْعًا وَكُنْ

۳ کو کھا کر اسکو بخاری نے روایت کیا اور احمد اور ابن ابی شیبہ نے زیادہ کیا کہ جسے ہونے لگی بین اور ابو ہریرہ

۴ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۵ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعْدُ بْنُ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا

۶ تَعَالَى عَلَيْهِ إِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ فَإِنْ كَانَ جَمْدًا فَالْقَوَّاهُ

۷ کھی میں گر جائے تو اگر وہ چٹا ہو یا ہوا ہو تو اسکو اور اس کے ارد گرد کے کھی کو بچھین کر باقی

۸ وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ نَعَافًا فَتَقْوُوعُ رَوَاهُ أَحْمَدُ أَبُو دَاوُدَ وَ

۹ اور اگر پستلا پستلا ہو تو اس کے قریب نہ جاؤ اسکو احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا

۱۰ حَكَمَ عَلَيْهِ الْبُخَارِيُّ أَبُو حَاتِمٍ يَالُوْهُمِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ

۱۱ اور جب کسی اور ابو حاتم نے اس کے وہم ہونے کی حکم کیا اور ابو زبیر سے روایت ہو کر

۱۲ جَارًا عَنْ ثَمَنِ السِّنْدُورِ وَالْكَلْبِ فَقَالَ زَجْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۳ کیا میں نے جارسے بلی سے اور کتے کے زرج میں تو انہوں نے کہا سنت میں فرمایا نبی صلی

۱۴ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ لَا كَلْبَ صِيدَ

۱۵ اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسکو مسلم نے اور نسائی نے روایت کیا اور وہ لفظ زیادہ کیا کہ اگر کتا شکار

۱۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيْرَةٌ فَقَالَ

۱۷ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ آئے میرے پاس بریرہ اور اس نے کھی لی کہ میں نے اس کے

۱۸ ابْنِي كَاتِبَتْ هَلِي عَلَى سِتْمِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَةٌ فَأَعْيَنِي

۱۹ بدل کر دو اوقیوں کے کاتب ہو گئی ہوں۔ (اسطرحے) کہ ہر سال میں ایک اوقیہ دوں لفظ میری اطاعت

۲۰ لَنْ أَحَبَّ أَهْلَكَ أَنْ أَعْلَمَ هَلْ كُنْ وَتَكُونُ وَلَا عِلَّ لِي دَفْعَةٌ فَلَمَّا

۲۱ تو میں تمہارا کہ اگر تمہارا کہ اسکو پسند کر کے میں ان کو آئیے اور ان کو ادا کروں اور میری دلا میرے دلوں

۲۲ بَرِيْرَةٌ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتُ لَهَا فَا بَوَّاعِيهَا فَجَاءَتْنِي مِنْ جَنَابِ رَسُولِ

۲۳ تو میں کر سکتی ہوں پس بریرہ کھی لے کر آئی کہ اس کے پاس اور اس کو جا کر کہا اسکو اللہ کیا پسند و ان کو اس آئی

۲۴ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتُ ابْنِي قَدْ عَرَضْتَ لَكَ عَلَيْهِ

۲۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس نے کھوہ کھوہ کا انکار کرتے ہوئے فرمایا اگر وہ نہیں

۲۶ فَا بَوَّالًا أَنْ يَكُونَ أَوْلَاكُمْ فَمِمْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ

۲۷ سے (قرآن میں منظور ہے) پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی سے حضرت عائشہ

۲۸ فَخَبَرْتُ عَائِشَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَفَقَالَ خَذِيهَا

۲۹ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے فرمایا اسکو لے

۳۰

۱۵ آزاد کیا ہوا غلام

بوقت موت جو کچھ مال

وغیرہ چھوڑے اگر اسکا

کوئی وارث نہ ہو تو آزاد

کرنے والا اسکا مالک ہے

اوسکو دلا کہتے ہیں

مترجم ۱۵

اگرچہ دلا اون کے لیے

مان لی جائے لیکن جب

حکم خداہ ولا تہاری

ہی ہوگی۔ کیونکہ تم اوسکی

آزاد کرنے والی ہو ۱۲

مترجم غفرلہ ۱۶

مرجائے الخ اس حدیث

سے معلوم ہوتا ہے کہ تم

باندیوں کی خرید

وفروخت منع ہے اور مالک

اس سے نفع حاصل کر سکتا

ہے اور مالک کے مرجائے

کے بعد آزاد ہو سکتی ہے ۱۷

۱۵ سائیکو کرایہ پر

لیئے کردہ ہے البتہ عاقل

لینا اور دینا حسرت بلکہ عجب

ہے پھر اگر اسپر بطور کرم

مل جائے تو مصنا یعہ بہنوں

۱۶ فروخت الخ یعنی

آپ زائد از ضرورت

پانی کے فروخت سے منع

فرمایا ہے ۱۱ - ۱۲ - ۱۳

۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷

وَأَشْزَرِي لَهُمُ الْوَلَدَ فَإِنَّمَا الْوَلَدُ مِلْسٌ أَعْتَقَ فَفَعَلْتَ عَاقِبَتَهُ

اور دلا رکھو انہیں کے لیے مشروط رکھو کیونکہ دلا رکھنے والے سے جو آزاد کرے چند بچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابا ہی کر دیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کون میں کھڑے ہوئے اور خدا تعالیٰ

النَّاسِ فَمَحَمَّدٌ لِلَّهِ وَأَنْتَ عَلَيْهِمْ قَالِ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ بَجَالِ

کی حمد و ثنا کے فرمان پر حال حمد و صلاۃ کے بعد میں کیا حال ہے ادن کو کون کا جو شرط لگائے

لِيَشْتَرِي طَرَفًا شَرِيطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرِيطٍ طَرَفًا

ایں ایسی شرطوں کی جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں جو کون شرط کہ خدا کی کتاب میں نہ ہو پس وہ

كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ فَإِنْ كَانَ مِائَةً شَرِيطًا قَضَاهُ اللَّهُ أَحَقُّ وَشَرِيطًا

باطل ہے اگرچہ وہ سو شرطیں ہوں اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑ کرنا زیادہ سزاوار ہے اور اگر کسی

اللَّهُ أَوْ قِيَامَ الْوَلَدِ مِلْسٌ أَعْتَقَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَلِلْفِطْرِ الْخَارِي عِنْدَ

شرط زیادہ و مضبوطی اس کے سوا نہیں کہ دلا رکھنے والے کے لیے (حدیث) مطلق یہ ہے اور الفطر کا حصہ

مُسْلِمٌ قَالَ أَشْزَرِيهَا وَأَعْتَقِيهَا وَأَشْزَرِي لَهُمُ الْوَلَدَ عَنْ ابْنِ

بخاری کے بیان اور مسلم کے نزدیک (یعنی یہ) کہا خرید لو اسکو اور آزاد کرو مشروط آزادوں کو لےنے والے کی سزا دین

قَالَ نَهَى عَمْرُ بْنُ عَبْسٍ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ فَقَالَ لَتُبَاءَ وَلَا تُوَهَّبُ

عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ابن عباس فرمایا حضرات عرس کے ام و لاؤں کی بیعت سے پس کہا کہ نہ فروخت کی جائیں

وَلَا تُورَثُ لَيَسْتَمْتِعُ بِهَا مَا بَدَلَهُ فَإِذَا مَاتَ فِي حُرَّةٍ رَوَاهُ

اور نہ میری بی بیوں اور نہ وراثت میں دی جائیں مالک جعفر کا ہے نفع حاصل کرے اگرچہ وہ میرا بیٹا ہو تو

أَبِي هَفْصٍ وَمَالِكٌ قَالَ لَفَعَهُ بَعْضُ الرِّوَاةِ فَوَهَبُ بْنُ جَبْرِ

ام ولد آزاد ہو سکتا ہے اور مالک نے روایت کیا اور کہا بعض راویوں کو اس حدیث کو اس طرح کہنا صحیح ہے اور

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِيْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ وَلِيْنِي

جا بر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم فروخت کیا کرتے تھے اپنی ام و لاؤں کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَا يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ

زندہ تھے نہیں بیچتے تھے اس میں کوئی گناہ اسکو نہ تھا اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا اور ابن

وَابْنُ مَكْجَاءَ وَالْدَّارِقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ جَبْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

جابر نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے

عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَبِيعُ سَرَارِيْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ وَلِيْنِي

روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بیٹے پالائے

عَنْ بَعْضِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ زَادَ فِي رَوَايَةٍ عَنْ بَعْضِ فَضْلِ الْمَاءِ

فروخت سے کچھ حصہ کے ساتھ روایت کیا اور ایک روایت میں زیادہ کیا کہ اوٹ کر ۱۰۰ پر ڈالنے کی بیعت کیا

۱۵۰ کراہیہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوادہ پر ڈالنے کے لیے کراہیہ پر دینا منع ہے کہ یہ قبیح کمال ہے۔ یہی مذہب احناف اور قطار حنفیہ ہے کذا فی الموطا ۱۳۱

۱۵۱ حل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حل کے حل کی بیع جو ایام جاہلیت میں کی جاتی تھی ناجائز ہے اور اس میں جو تغیر حل محصل کی ہے وہ احناف ابن لاہویہ اور احمد کی بیان کردہ ہے ۱۲۔

۱۵۲ جلا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلاقہ وغیرہ کا فروخت اور بیع کرنا جائز نہیں ۱۲۔

۱۵۳ کسکولون الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیع حصات اور ہوسکے کی بیع ناجائز ہے اور بیع حصات وہ ہوتی ہے کہ خریدار کسکری ڈالتا ہو جس چیز پر کسکری پڑ جائے وہ چیز اس کی ہوگی اور بیع ہوگئی ۱۲۔

۱۵۴ ماہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص غلام خریدے تو پھر وہ آگے ماہ کے بغیر نہ بنا نہیں فروخت کر سکتا

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۰ کراہیہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوادہ پر ڈالنے کے لیے کراہیہ پر دینا منع ہے کہ یہ قبیح کمال ہے۔ یہی مذہب احناف اور قطار حنفیہ ہے کذا فی الموطا ۱۳۱

۱۵۱ حل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حل کے حل کی بیع جو ایام جاہلیت میں کی جاتی تھی ناجائز ہے اور اس میں جو تغیر حل محصل کی ہے وہ احناف ابن لاہویہ اور احمد کی بیان کردہ ہے ۱۲۔

۱۵۲ جلا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلاقہ وغیرہ کا فروخت اور بیع کرنا جائز نہیں ۱۲۔

۱۵۳ کسکولون الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیع حصات اور ہوسکے کی بیع ناجائز ہے اور بیع حصات وہ ہوتی ہے کہ خریدار کسکری ڈالتا ہو جس چیز پر کسکری پڑ جائے وہ چیز اس کی ہوگی اور بیع ہوگئی ۱۲۔

۱۵۴ ماہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص غلام خریدے تو پھر وہ آگے ماہ کے بغیر نہ بنا نہیں فروخت کر سکتا

وَأَخْرَجَهُ فِي عُلُومِ الْحَدِيثِ مِنْ رِوَايَتِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَافَرِ
 اور عالم نے علوم الحدیث میں بروایت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور مذکور اس لفظ سے کہ میں نے فرمایا
 يَلْقَظُ نَهْيًا عَنْ بَيْعٍ وَشَرْطٍ وَمِنْ هَذَا أَخْرَجَ الطَّبْرَاذِيُّ فِي الرُّسُطِ
 بیع اور شرط اور اس سند کی بیان کیا اسکو طبرانی نے الاصل میں اور اس حدیث عربی ہو۔
 وَهُوَ غَرِيبٌ قَالَ نَهَى سَوْدَةُ بْنُ سَوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ بَيْعِ
 اور انہیں سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیانیہ بیع سے منع ہے۔
 الْغُرَبَاءِ رَوَاهُ مَالِكٌ قَالَ يَلْقَظُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ ابْنِ
 اسکو مالک نے روایت کیا کہ فرمایا ہے جبکہ عمرو بن شعیب کہ یہ حدیث۔ اور ابن عمر کہ یہ حدیث
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ ابْتِغِ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتَ
 روایت ہے کہ فرمایا میں نے بازار سے زیتون پس جب میں اسکو مستحق ہو چکا
 لَقِيَنِي رَجُلٌ فَلَعَطَنِي بِرِيحٍ حَسَنَةٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ يَدِي بِالرَّجُلِ
 تو مجھے ایک شخص ملا اس نے مجھے اچھا فامہ لفع دیا پس میں نے اس شخص کے ہاتھ پر مارنے
 فَخَذَرْتُ رَجُلًا مَرَّ خَلْفِي بِذِي لَيْعٍ فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ ابْتِغِ
 کا ارادہ کیا کہ اچھا ایک شخص نے میرے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑ لیا پس میں نے دیکھا کہ وہ زید بن
 حَلَيْتُ ابْتِغِ حَتَّى تَخُورَ رَأْسُكَ رَحِمَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ فروخت کر اسکو جہاں تو نے اسکو خریدنا بیان ہو کہ محفوظ کرے تو اسکو
 نَهَى أَنْ يَبَاعَ السَّلْعُ حَيْثُ تَبَاءَعَتْ حَتَّى يَخُورَ رَأْسُكَ رَحِمَكَ
 اسلحہ کا نہ بیع کیا جائے جہاں بیع ہو گیا ہو کہ اسکو جہاں تو نے اسکو خریدنا بیان ہو کہ محفوظ کرے تو اسکو
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ وَصَحَّحَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 بیان ہو کہ محفوظ کر لین اسکو دو اگر اپنے ملک میں اسکو اچھا اور ابو داؤد سے روایت کیا اور الفاظ ظاہری کے ہیں اور ابن عمر
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أبيعُ الرِّبْلَ بِالْبَيْقِيعِ فَأبيعُ بِالذَّنَائِيرِ وَأَخَذَ
 اور انہیں کو روایت ہے کہ میں نے عرض کیا ہے کہ تو فرما میں فروخت کرتا ہوں اونٹ مقام بقیع میں پس فرمادے
 الذَّنَائِيرُ وَأبيعُ بِالذَّنَائِيرِ وَأَخَذَ الذَّنَائِيرُ أَخَذَ هَذَا مِنْ هَذَا وَوَعِظَ
 ہوں دنایز کے عوض اور دنایز ہوں دنایز یا فرمادے کہ ہاں درازم کے عوض اور دنایز ہوں دنایز یا فرمادے کہ ہاں درازم کے
 هَذَا مِنْ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ
 بدلا اور دنایز ہوں یا اس کے بدلہ تو فرمادے کہ اسکو بدلا اسلحہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں سے کوئی مضائقہ اس میں کہ بیوے کو اسکو
 بَيْعُكُمْ مَا لَمْ تَتَفَرَّقُوا وَبَيْنَكُمْ شَيْءٌ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 اسی دن کے دفع سے جب تک تم جدا نہ ہوئے پس اس حال میں کہ تمہارے درمیان میں کوئی چیز ہو اسکو بیچو لیکن نہ آیت
 قَالَ نَهَى سَوْدَةُ بْنُ سَوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ بَيْعِ
 اسکو بدلا اسکو بدلا یا۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں جو چیز ہو اسکو بیچو لیکن نہ آیت

۱۵ یعنی بائع کو
 خسریہ یا ایک درہم یا
 دو درہم اس شرط پر
 دے کہ اگر میں نے اس
 بیع کو خرید لیا تو وہ درہم
 میں میں محسوب ہوگا اور
 اگر نہ خرید لیا تو وہ درہم
 میرا ہے ۱۴ مترجم
 جس کا تم میں سے کسی
 قبضہ نہ کرے ہو ۱۵ مترجم
 ۱۵ اس کے یہ ہے
 میں کہ ایک آدمی کوئی چیز
 خریدنے لگا تو وہ دوسرے
 نے اگر اسکی زیادتی
 کر دی۔ حالانکہ اس کا
 خرید سے کا ارادہ نہ ہو
 بلکہ اس عرض سے تاکہ
 خسریہ یا کو اتنی ہی قیمت
 پر خریدے کہ غنیمت ہو
 جائے ۱۶ مترجم۔ گدازنے
 الموطا۔ ۱۳ محمد حیات شہیدی
 ۱۵ منع الخ اس
 حدیث سے معلوم ہوا کہ
 ایسی بیع ناجائز ہو
 جس میں کوئی شرط
 غداوت شریع کی جائے ۱۷
 اللہ اعلم
 لکاتہ ولین یحیی
 فیہ روالدیہم چین

مین بیان کیا کہ ہمارے
 نزدیک مزایہ لے کہتے
 ہیں کہ کجور یا انگور و زیتون
 کے اوپر کے خشک کجور یا
 انگور سے وزن کر کے بیچے
 جاویں۔ اور کم و بیشی
 معلوم نہ ہو۔ اور محافل سے
 کہتے ہیں کہ بالوں کے اندر
 کے گھبون صلابت کیے ہوئے
 گھبون کے ساتھ فروخت
 کیے جاویں۔ اور کم و بیشی
 معلوم نہ ہو اور یہ معلوم
 ہیں اور اگر زمین ہونے
 کے کرایہ میں گھبون دیئے
 جائیں تو اس کو رخی و بولتے
 ہیں ۱۲ مترجم
 یعنی یہ کہ مثلاً باغ کسی
 باغ کے بھل فروخت کرے
 اور اوس میں سے کچھ بھل
 مستثنیٰ کرے ۱۲ مترجم
 ۱۳ ماسہ یہ ہے
 کہ آدمی دوسرے کے کچھ
 کو ہاتھ لگائے پس یہ ہی
 بیع ہو گئی۔ اور مذکورہ یہ ہے
 کہ ایک شخص دوسرے
 کی طرف پرٹا پھینکے۔ اور
 دوسرا اُس کی طرف
 پھینکے۔ پس اسی کو بیع بھی
 جائے ۱۲ مترجم
 کیونکہ اس کو دھوکہ دیا
 گیا یہ کہہ کر کہ مال اسی شخص
 سے فروخت ہو۔ جسے اور
 اسی میں اس سے کم یک یا

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمے عن الحاقلة والمزابنة والمخابرة وعن الثنيلة
 محافل اور مزایہ سلہ اور مخاریج اور ثنیلہ سے سلہ مگر یہ کہ وہ متفق اور معلوم ہیں
 رواہ الخمسة إلا ابن ماجه وصححه الترمذي وعن ابن قتيبة
 اسکو بخیر نے ابن ماجہ کے سوا روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور انس رضی اللہ عنہ کو
 اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 روایت ہے کہ ما یمنع منہ ما یمنع اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عن الحاقلة والمخابرة والمزابنة رواہ
 عن حماد اور ماسہ اور سائبہ اور مزایہ سے اسکو بخاری نے
 البخاری عن طاووس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال
 روایت کیا۔ اور طاووس سے روایت ہے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہی نے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تلغو الزکات ولا بیع حاضرا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ طاعات کو نہ زکاتوں سے (یعنی باری کو نہ جو ابھی تک نہیں وصول
 لیا دلت لابن عباس ما قولہ لا بیع حاضرا قال لا یكون
 نہیں ہونے) اور فروخت کرے تھری گاؤں واسطے کہ بیچنے میں ہے ابن عباس سے اس جملہ کا مطلب یہ ہے
 سمسار متفق علیہ واللفظ للبخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
 ابی ہریرۃ سے کہ اس کا دلال نہ ہے متفق علیہ ہے۔ اور ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تلغو الحلب فمن
 منہ ما یمنع منہ ما یمنع اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لو آگے سے جابر کے مال کو پس جو اسکا طریق
 تلغو فاشتری فاذا انی سیدہ السوق فهو بالخیار مسئلہ و قال
 آگے ہا کر مال خریدے اور پھر اس مال کا مالک بازار میں آکر اسکا رخ و بھو تو اس کو خریدنے کا مالک ہوا پس یہی ہے
 فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یبیع حاضرا ولا یشتر
 اور انہی سے روایت ہے کہ ما یمنع منہ ما یمنع اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ فروخت کرے سفہری کا مال
 ولا یبیع الرجل علی بیع اخیه ولا یخطب علی خطبہ اخیه ولا
 کے بیع اور کسی کے بھائی پر بھائی نہ بیچائے (جس کو بیعت خریدنے کی نہ ہو) اور نہ بیع کرے آدمی سے اپنے بھائی کی
 سأل المرأة طلاقا خیرا لثقیف ما فی انالیہا متفق علیہ و یسل
 بیع پر اور نہ بیع نام دے نکاح کا لے بھائی کے بیع نام پر اور نہ بیع عورت کی بیعت کی طلاق کو مال کو اور نہ اس کو
 یسل علی سوم اخیه عن ابی ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 میں (یہ حدیث) متفق علیہ اور اس کے بیچے یوں ہے کہ نہ بھائی کو نہ بھائی کے بیچے بھائی کو اور انصاری سے روایت ہے

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمے عن الحاقلة والمزابنة والمخابرة وعن الثنيلة
 محافل اور مزایہ سلہ اور مخاریج اور ثنیلہ سے سلہ مگر یہ کہ وہ متفق اور معلوم ہیں
 رواہ الخمسة إلا ابن ماجه وصححه الترمذي وعن ابن قتيبة
 اسکو بخیر نے ابن ماجہ کے سوا روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور انس رضی اللہ عنہ کو
 اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 روایت ہے کہ ما یمنع منہ ما یمنع اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عن الحاقلة والمخابرة والمزابنة رواہ
 عن حماد اور ماسہ اور سائبہ اور مزایہ سے اسکو بخاری نے
 البخاری عن طاووس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال
 روایت کیا۔ اور طاووس سے روایت ہے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہی نے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تلغو الزکات ولا بیع حاضرا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ طاعات کو نہ زکاتوں سے (یعنی باری کو نہ جو ابھی تک نہیں وصول
 لیا دلت لابن عباس ما قولہ لا بیع حاضرا قال لا یكون
 نہیں ہونے) اور فروخت کرے تھری گاؤں واسطے کہ بیچنے میں ہے ابن عباس سے اس جملہ کا مطلب یہ ہے
 سمسار متفق علیہ واللفظ للبخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
 ابی ہریرۃ سے کہ اس کا دلال نہ ہے متفق علیہ ہے۔ اور ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تلغو الحلب فمن
 منہ ما یمنع منہ ما یمنع اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لو آگے سے جابر کے مال کو پس جو اسکا طریق
 تلغو فاشتری فاذا انی سیدہ السوق فهو بالخیار مسئلہ و قال
 آگے ہا کر مال خریدے اور پھر اس مال کا مالک بازار میں آکر اسکا رخ و بھو تو اس کو خریدنے کا مالک ہوا پس یہی ہے
 فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یبیع حاضرا ولا یشتر
 اور انہی سے روایت ہے کہ ما یمنع منہ ما یمنع اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ فروخت کرے سفہری کا مال
 ولا یبیع الرجل علی بیع اخیه ولا یخطب علی خطبہ اخیه ولا
 کے بیع اور کسی کے بھائی پر بھائی نہ بیچائے (جس کو بیعت خریدنے کی نہ ہو) اور نہ بیع کرے آدمی سے اپنے بھائی کی
 سأل المرأة طلاقا خیرا لثقیف ما فی انالیہا متفق علیہ و یسل
 بیع پر اور نہ بیع نام دے نکاح کا لے بھائی کے بیع نام پر اور نہ بیع عورت کی بیعت کی طلاق کو مال کو اور نہ اس کو
 یسل علی سوم اخیه عن ابی ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 میں (یہ حدیث) متفق علیہ اور اس کے بیچے یوں ہے کہ نہ بھائی کو نہ بھائی کے بیچے بھائی کو اور انصاری سے روایت ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا
الاولیٰ من الغنم فمن ابتاعها بعد ذلک فهو بخیر النظرین بعد ان یحلیہا
ان شاء امسکها وان شاء ردّها وصاعاً من تمر متفق علیہ لم یسلم
فہو بخیر ثلاثۃ ايام وفي رواية لا علقھا البخاری ردّ معھا
صاعاً من طعام لا سمرۃ قال البخاری التمر اکثر من سمرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال من اشترى شاة حفلة فردھا فليرد معھا صاعاً
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرّ علی صبرة من طعام فادخل یدہ فیھا
فناکلت اصابعہ بکلا فقال ما هذا یا صاحب الطعام قال صاع التمر
یا رسول اللہ قال فلا جعلتہ فوق الطعام کی براہ الناس من عس
فلیس منارواہ مسلمون عبد اللہ بن زید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حبس لجنب ثابم لقطات
بلبعۃ من شیخہ خمر افقد نفعہ النار علی بصیرۃ رواہ الطبرانی
الوسطیٰ یاسنا دھین و ساعائۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخراج بالضمان واہ الحسد و ضغف الخای

لست الا اس
ریت سے معلوم ہو کہ
شیر دار جانوروں کا
روہ پسند کرنا
بسم اللہ کے دکھانے
کے لیے کہ بڑی قدر
بڑے دھوکے دینے کے
بسم اللہ جس میں
بسم اللہ کو حق ہے خوا
سے رکھ لے یا دوسرا
بسم اللہ ایک صاع
بسم اللہ کے عزم و دوہ خور
کے عینہ غیر الاحصاف
لا الا حفات ۱۵۲
امام صاحب کے نزدیک
بسم اللہ جانور لٹانے کو
ساتھ تادان کچھ نہ دے
اسلئے کہ تادان حیثیت
حق ہوتی ہے اور تادان
کی مشر اور صاع ترقہ
دو تادان سے کچھ نہیں
اور بسم اللہ کو حفات
قیاس ثابت نہیں ہو سکتا
اور حدیث ابو اسیرہ کی
جو فقہ نہیں ہیں نیز صحیح
احاد و حدیث سے یہ ثابت
ہو سکتا ہے کہ اس کو دوہ
بسم اللہ ایک صاع
تو یہ صحیح کیا اور بسم
بسم اللہ کو حفات

اور ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

اور ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

۱۵ قربانی الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو کسی چیز کی خرید میں دیکھ کر بنا کر لے تو اسے نفع ہوگی کی حدیث جائز ہے۔ جو کوئی نفع مقبول ہے اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی جو مٹی کو بھی خسریہ بنا دیتا تھا تو اس میں بھی نفع ہوتا تھا ۱۶ جن لین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی غیر موجود چیز کی بیع نہ جائز ہے جو عمل کی یا مضمون میں مددہ کی بیع یا بھاگے ہوئے غلام کی ایسے ہی غلاموں کی قبض تقسیم بیع ناجائز ہے وغیرہ وغیرہ الخ چونکہ اس میں آخر کو نقصان شری کا خطرہ ہے ۱۷ کہ اب کے غوطہ میں جو کچھ مٹی جیسی قدر ہاتھ آئیں وہ میں لے لیتے ہیں خسریہ نہ ہوں ۱۸ ہانی الخ اس حدیث کو بھی یہی معلوم ہوا کہ غیر موجود و قبضہ چیز کی بیع ناجائز ہے مٹی کے بھی پانی میں چھٹی ہو چکے والے کہہ ۱۹ جو اس خطہ آئے لے لیتے ہیں

وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّاحُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خَرِيبَةَ وَابْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ جُنَيْنٍ
اسکو ضعیف کہا اور ترمذی اور ابن خریبہ نے اسکو صحیح بتلایا اور ابن حارث اور ابن جنین
وَالْحَاكِمُ وَابْنُ الْقَطَّانِ وَكَانَ عُرْوَةُ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قطان نے بھی۔ اور عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ بِهِ أُضْبِيَّةً أَوْ شَاةً فَاشْتَرَى
نے اسکو ایک دینار دیا تاکہ اس سے قربانی لے گا حاضر یا بکری خرید لے میں وہ اس کے بدلہ دو بکریاں
بِشَاةَيْنِ فَبَاعَ أَحَدَهُمَا بِدِينَارٍ فَاتَاهُ كُشَاةٌ وَدِينَارٌ فَدَعَاكَ بِالْبُرْكَ
خسریہ لایا اور ایک کو ایک دینار کے بدلہ فروخت کر دیا میں آپ کو پاس ایک دینار اور ایک بکری لیکر آیا تو
فَبَيْعُهُ فَكَانَ كَوَاشْتَرَى ثَلَاثًا لَمْ يَحْرِفْ فِيهِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيُّ
آپ نے اسکو بیع میں برکت ہونے کی دعا دی چاہے چاہے وہ کہ اگر خریدتا مٹی تو اس میں بھی نفع پاتا اسکو
وَقَدْ خَرَجَ الْبَخَّارِيُّ فِي مِثْلِهِ لَمْ يَكُنْ لَفْظُهُ وَأُورِدَ التِّرْمِذِيُّ
بخاری نے سوانحی کے روایت کیا اور بخاری نے ایک حدیث کے اندر اسکو بیان کیا اور یہ الفاظ نہیں لائے
شَاهِدًا مِنْ حَيْثُ حَكِيمٌ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
اور ترمذی اسکو اپنے ایک شاہرہ حدیث حکیم بن حزام سے لائے ہیں۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ شُرَاءِ مَا فِي بَطُونِ الْأَغَامِ
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خریدنے ان ہافون کے سے جسے جو پانیوں کے پیٹ میں
حَتَّى تَضَعَهُ عَنْ بَيْعِهِ مَا فِي ضَرْوَعِهَا وَعَنْ شُرَاءِ الْعَبْدِ وَمَوْلَاهُ وَعَنْ
ایمن یہاں تک کہ جن لے لیں اور فروخت کر لے اس کو وہ کہے سے جو ان کے ٹھکانے میں ہے اور فروخت کر لے
شُرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تَقْسِمَ عَنْ شُرَاءِ الصَّدَقَاتِ حَتَّى تَقْبِضَ عَنْ ضَرْبِهَا
اس غلام کے سے جو بھاگا ہو لہذا اور فروخت کر لے لہذا غنیمت سے جب تک ان کی تقسیم نہ ہو اور فروخت کر لے
الْغَائِبِ لِقَاءِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِ قُطْنِي بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ عَنْ أَبِي
صدقات کو سے جب تک ان کا قبضہ نہ ہو اور غوطہ خور کے ایک دفعہ غوطہ کو خریدنا ہے اسکو بن ماجہ اور دارقطنی نے
مُسْعَدٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسناد ضعیف کی روایت کیا۔ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَا تَشْتَرُوا السَّمَكَ فِي الْمَاءِ فَإِنَّهُ غَرَرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَشَارَ إِلَى أَنَّ الصَّوَابَ
مست خسریہ دیکھ کر لکھ ہانی کے اندر کیونکہ یہ دھوکا ہے اسکو احمد نے روایت کیا اور اس طرف اشارہ کیا
وَقَفَّاهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کو اسکا موقوف ہوتا امر حق ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَبَاءُ شُرَةِ حَتَّى تَطْعَمَ وَلَا يَبَاءُ صَوْفٌ عَلَى ظَهْرِهِ
علیہ وسلم نے یہ کو فروخت نہ لے لے جائیں پہل یہاں تک کہ کھائے کے خالی ہو جائیں اور نہ فروخت کی جائے ان کا پورا

۱۵۷ معنایں جواد

زور کی اصلاح میں
اور ملا تیسرے عالمہ جاور

کے پیٹ میں جو پتھر
۱۵۷ واپس آنی

اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جو شخص خسرو

بعد خرید لینے کے
پشیمان ہو جائے اور

واپس چیز کی کرے اور
بائع واپس کرے تو پیر

بائع کو بڑا ثواب ہے
کہ اللہ تعالیٰ اس کے

گناہ بخشت دیتا ہے
۱۵۷ امام صاحب کے

نزدیک ایک ایک مقبول
کے بعد بیس سو ہوتا

ہے ہر ایک کو بدو
بسی عجیب کر سکتے

بدو غمزدہ و بکھرنے
بجے توڑنے کا حق نہیں

کیونکہ حدیث میں فرق کر
نہی فرما ہوا کہ

بلکہ تفسیق بالافعال
ہے امام مالک ابن نو

اور نفی اور بیعہ اور اہل
کہ نہ اور ایک جماعت

اہل مدینہ اور امام احمد
نزدیک یہ ہی مراد ہے

اور اس کے لیے پختہ
ولایت میں جو مطلوبات

میں مذکور ہیں بعض فقہ
القدر طحاوی عینی وغیر

۱۵۷ جمعہ جم - جمعیات -

لبن فی ضرع رواہ الطبرانی فی الأوسط والذی قطعی أخرجه
کے پشت پر اور نہ دووہ متن کے اندر اسکو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور ذریعہ قطعی نے اور ابو داؤد

ابوداؤد فی المرسلین یکرمة وهو الراضح وأخرجه أيضاً مؤلف
نے مرسلین کے معنی میں بیان کیا اور یہی غالب ہے اور اسکو ابن عباس پر موقوف کر کے بھی بیان کیا اسناد

عکے ابن عباس یسناد قوی راجحہ البیہقی عن ابی ہریرۃ رضی
قوی کے ساتھ اور بیہقی نے اسکو ترجیح دی ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع المضامین
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مایہ مضامین ۱۵۷ اور ملا تیسرے کی بیع سے

والمدار فیہ رواہ البزار فی سناده ضعف عن ابی ہریرۃ رضی
اسکو بزار نے روایت کیا اور اس کے اسناد میں ضعف ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اقال مسلأ بیعته
سے روایت ہے کہ ہمارے مایہ مضامین کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کی بیع واپس کرے

اقال للہ عثرۃ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وصحیہ ابن حبان
کرے تو ہر ایک کے خدا کی عثرۃ ہوگی اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے

والحاکم باب الخیار عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن
حاکم نے اسکو صحیح برتھا ہے اب حیار کے بیان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا ابتاع رجلاً فکلو احدا
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب خرید و فروخت کرن دو شخص تو ہر شخص ادا میں تو

منہما بالخیار ما لم یتفرقا وکانا جمیعاً او یخیر احدهما الآخر
مختار ہر ایک کے لئے ہوتا ہے اور دونوں اکٹھے یا ادا میں سے ایک کو دوسرے کو اختیار دینے

فان خیر احدهما الاخر فتابعا علی ذلک فقد حب البیع
اگر ایک نے دوسرے کو اختیار دیدیا پھر اسی پر بیع کر کے تو ثابت ہوگئی بیع اور اگر جدا ہو گئے بعد

وان تفرقا بعد ان تابعا ولم یأخذوا احد منہما البیع فقد حب
بے بدو فروخت کے اور نہ چھوڑا کرتے تھے اور میں سے سے بیع کو تو بھی بیع لازم ہے ہر ایک (حدیث)

البیع متفق علیہ اللفظ المسلمون عن عمر بن شعیب عن ابی یونس
متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں اور عمر بن شعیب کی روایت ہے دو ابی یونس

جد ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال البائع والمبتاع بالخیار
دو ایسے والے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بایع اور مشتری کو اختیار

حق یتفرقا الا ان تكون صفقہم خیار ولا یحل لہ ان یفارقہ
حق یتفرقا الا ان تكون صفقہم خیار ولا یحل لہ ان یفارقہ

جب تک جدا نہ ہوئے ہوں مگر یہ کہ بیع خیار والی ہو اور حلال نہیں اسکو لینے جدا ہو جاتا اس وقت تک کہ وہ

۱۵۷ جمعہ جم - جمعیات -

۱۵ دھوکا الخ اس

سے معلوم ہوا کہ جو شخص خسروید فرخت میں اکثر دھوکا کھاتا ہو وہ کھدیا کرے ہرمان دیکھنا مجھ سے دھوکا ہو رہا ہے واپس ہو جائے گی ۱۲ ۱۵ سوداگر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سود کھانے دینے والا اور اسکا شاہدار کا تب سب گناہگار ہیں جن میں سے زیادہ سود خوار ہے باقی اپنے اپنے مرتبہ پر گنہگار ۱۵ ادنیٰ الخ اس سے معلوم ہوا کہ سود کو گنہ کے متعلق ۳۰ درجہ ہیں جن میں اتنے درجہ اپنی مال کو نکاح کرنا ہے نفوذ باللہ ہنہ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ ان نام کے مسلمان کی کیا حالت ہوگی۔ جو سود کھاتے کھاتے ہیں اور بڑا درختانہ کی مسلمان کی آبرو ریزی ہے ۱۲ ۱۵ ست الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے چاندی کی اپنی جنس کو بیچ برابر برابر نقد بہ نقد ہونی چاہیے ورنہ سود ہو جائے گا ۱۲

خَشِيَةَ أَنْ يَسْتَفِيدَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَرَوَاهُ

بیچ کو سود سے اسکو پانچوں نے سوا ابن ماجہ کے روایت کیا اور وار قطنی اور ابن جریر

الذَّارِقُطْنِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ لُحَارٍ وَدَوْقِي وَآيَةُ حَتَّى يَتَقَرَّ

اور ابن جارود نے اسکو روایت کیا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ یہاں تک کہ جدا ہوں

مِنْ مُكَافَرَةٍ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ جُلُ

لینے جسکے۔ اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ذکر کیا گیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدِّعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَأَذَابُ لَيْتَ

علم و سلم کے پاس کہ وہ دھوکا لے دیا جانتا ہے بیچوں میں تو ایڑی اسی کو نہ رہا کہ جب تو بیچ کیا کرے تو

فَقُلْ لَخَلَابَةٌ مَتَّقْ عَلَيْهِ بَابُ الرُّبُوعِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

یہ کھدیا کر دھوکا نہ ہو (حدیث متفق علیہ)۔ باب سود کے بیان میں۔ جابر رضی اللہ عنہ

عَنْ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الرُّبُودِ وَمُوكَلَّةَ

ہے کہا لعنت فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سود و لے کھا نیوالے اور کھلا نیوالے اور اس کے

كَاتِبَهُ وَشَاهِدَهُ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاللَّخَارِيُّ حَوْثُ

گواہوں اور اس کے لکھنے والے پر اور فرمایا کہ یہ سب لوگ (گنہگار ہیں) برابر ہیں اسکو مسلم نے

مِنْ حَاثِيَّتِ ابْنِ حَجَّافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

روایت کیا اور بخاری کے لئے اس کی مثل ہے حدیث ابو حنیفہ سے۔ اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّبُودُ ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا

وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اڑنا سود کے تحت دروازے ہیں اولیٰ ۱۵

أَيُّهَا مِثْلُ أَتَيْتُكَ الرَّجُلُ أَوْ وَلَنْ أَرَى الرَّبَّ بَعِضُ الرَّجُلِ الرَّجُلِ

ادن میں کا آدمی کا اپنی مان سے دنا کرنے کی مثل ہے اور سب سے اعلا درجہ کا سود و سود کی آبرو

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصَرًا وَأَكْبَرُ بَيِّنَاتٍ وَصَحَّاحٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

سے اسکو ابن ماجہ نے مختصر طور پر روایت کیا اور احکم نے پورے طور اور اسکو صحیح بخاری نے

الْحَدِيثُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ رَوَاهُ أَبُو سُلَيْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونیکو سونیکے بدلہ مت لے

تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ الْأَمْثَلُ بِمِثْلِ وَلَا تَشْفُوا بَعْضَهُمَا عَلَى الْبَعْضِ

فرخت کر دو مگر برابر برابر اور بعض انکو کو بعض پر زیادہ مت کر دو اور مت فرخت کر دو چاندی کو چاندی

وَلَا تَبِيعُوا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ الْأَمْثَلُ بِمِثْلِ وَلَا تَشْفُوا بَعْضَهُمَا عَلَى الْبَعْضِ

کے عوض کر دو اور ورنہ دنا وہ کر دو بعض کو بعض پر اور ان میں سے غائب کو نقد کے عوض مت فرخت

وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ

کر دو (حدیث متفق علیہ ہے۔ اور عبادہ بن صامت سے

المستقى من المرواة مسند ومعه ابن عبد الله رضي الله عنه

مَثَلُ شَاوِزٍ وَكَانَ طَبَقُهُ مَكْنُونًا عَنِ النَّاسِ وَكَانَ يَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ كَالشَّيْءِ الْمَكْنُونِ

مثلاً یہی تھا کہ اگر تم لوگوں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے طور پر پیش کیا تو اللہ نے تم کو سزا دی۔

بن عبد الرحمن بن عوف قال قال شريك يوم خير قال لا يا

عشر دینار فیہ فاذهب وخر ففصلتہا فوجدت فیہا اکثر من الثمن

دن ایک بار بھول ہوا وہیں رکے جس میں سونا اور مرہ تھا پس میں نے اس کو علیحدہ کر لیا تو پتہ چلا کہ

عشر دینار از دولتِ کَلْبِ لَبَنَی صلی تعالیٰ علیہم و آلہم و سلم
اوس میں بارہ دینار سے زیادہ پھر میں نے اس کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:

تفضل لواءہ مسلحہ و کن سمر بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان النبی صلی تعالیٰ علیہ وسلم نبی عن بیع الحيوان نسبية رواه

والتی جو کہیں ملے اللہ علیہ وسلم سے منجس رہا فروخت کرنے یا نذر کرنے سے بدلہ جانے کے اور اس کو یا بھجور
الحیۃ وصحیحۃ الزمۃ وابن الحارود و ابن عمر رضو اللہ

مسترحا ادرینا۔ زبان بخار و دیوانہ بی سہیلی است
 نے روایت کیا اور نرہی ادراہن چار دہے اسکو صحیح لے بہنام۔
 ادراہن کمر دے سے روایت کر

تَعَالَى عَنْهَا قَالِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا

تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبِقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزُّورِ وَتَرَكْتُمْ

بِجَاهِ دَسْطِ اللَّهِ عَلَيْهِمُ ذُرِّيَّتُهُمْ يَزْعُمُونَ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى أَيْدِيكُمْ

فہرما یجیہ خدائے نام پر ایک ذات جو نہ لکھی صاحبِ فطرت کسی بیان نام کہ لوحِ آدمی ہے دین

ابوداؤد بن داؤد تابع عنہ فی اسنادہ فعال در حدیث
کی طرف سے ابوداؤد نے پر دایت نامی روایت کیا۔ راوی کے سناوا میں کھٹو ہے اور احمد نے لیے اسی

میں روایت عطاء و رجالہ یقات و صحابہ ابن لقطان بن ابی

أَمَّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالِ مَسْغُفٌ

سے روایت کرتے ہی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے لیے سزا کاٹے اس کو اس کے لیے

امام صاحب

اور فقہ و حنفیہ کا یہی

مذہب ہے کہ جانور

بہ نور سے بدلہ ادا ہو گا
مذہب و وقت کہا جائے ۱۳

۱۲۔ یہ تحقیق کرنے

سے کن : ہے ۱۲ متر جم

غفرته عنه . مع
عن ابن عباس

کیسی یہ ہے کہ ایک دار
کے قوس لئے جائے

لپس سوئگر اوس سے بعوض

قرض کچھ نفع حاصل

کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ ہے

تھان لے کر کوٹھتے آئے

لے او۔ پیرا دس سے

کے کہ یہ خان اور قیمت

۱۰۰۔ ہم میں پھر یک ویدو

سستلا وس رپپه

دوسے اندر میرا دوستیادوں

سید پیر بہمن شریفؒ

دستاویز دو چہ اس کے پاس

سے جائیں گے اور ادھر

۱۲ محمد حیات نے

کردالہ اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ طعام کی بیع مستحب

ملوایم بقدری نقد بر ایدر مرید
سوزن و تار منتهی جز در جگر

ایک چشمہ کا مچھلی

گندم گندم سے جو جو سے پوکرا اس را

کر دیا اور اس سے معلوم ہوا کہ
 کہ طعام کی بیع معتاد
 ہون چاہیے۔ چنانچہ
 ایک جنس کو ۴ چہرے
 رقم نقد سے خرید کر اس

۱۱۱ بڑے اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ
کہ رشوت لینے دینی بڑا
گناہ ہے جس سے

بچنا ضروری امر ہے ۱۲

۱۱۲ رشوت لینے

اس حدیث سے صراحت

معلوم ہوا کہ رشوت

لینے دینے والا ملعون

ہے ۱۳ ایک

اس حدیث سے معلوم

ہوتا ہے کہ بوجہ رشوت

ایک اونٹ کو ہلے

اودھا - پر دو اونٹ

دیئے جائیں تو جائز

ہے - جو قابل تامل ہے

۱۱۳ شک

اس حدیث سے معلوم

ہوا کہ رشوت لینے سے

چھرا دون کچھ ناجائز

ہے - چونکہ کھجوریں

شکاف ہونے کے دن

آجوتے ہیں جن کی

برابری میں صدق

آجاتا ہے ۱۲-۱۳-۱۴

اللهم اغفر

لکاتبہ

ولیس سعی فیہ

ولوالہم

۱۱۴

لَاخِيَةَ شَفَاعَةً فَاهْدِيْ لَهْدِيْ عَلَيْهِ مَا فَقَدْتُمْ بَابًا

بدینہ دیا جائے اور وہ اس کو قبول کرے تو وہ خود کے دروازوں میں سے اس کے لئے دروازہ بنے

عَظِيمًا مِّنْ أَبْوَابِ الرَّسَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ

اچھا اس کو احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کے اسناد میں کفایت ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

لَعَنَ سَوَّلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ الرِّاشِيَّ وَالرَّاشِيَّ وَالرَّاشِيَّ وَالرَّاشِيَّ

رشوت ملنے دینے والے اور رشوت لینے والے پر اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے

دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کیا اور صحیح کہا اور ابیہ بن جریج نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو

أَمَرَ أَنْ يَجْعَلَ جَيْشًا مِّنْ قَدَرِ الْبَلَدِ فَامْرَأَةٌ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى

یہ حکم دیا کہ سامان تیار کر کے لشکر کا پس کوٹ ختم ہو سکے تو آپ نے اون کو حکم دیا کہ وہ صدقہ

قَلِيلٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ فَكُنْتُ أَخْذُ الْبُعْيَرِيَّ الْبُعْيَرِيَّ إِلَى الْبَلَدِ

کے اونٹوں کے وعدہ پر اونٹ لے لیں انہوں نے کہا پس میں ایک ملے اونٹ دو اونٹوں کے بدلے میں لے

الصَّدَقَةِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرَجَّاهُ ثِقَاتٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ

لینا چاہتا وعدہ آئے صدقہ کے اونٹوں کے اس کو کہ اونٹوں نے روایت کیا اور اس کے راوی مسند علیہ میں

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاہبہ سے (مزاہبہ)

الزَّانِبَةُ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرُ حَائِطٍ إِنْ كَانَ تَخْلُجُهُ كَيْدًا وَإِنْ

یہ کہ زانیہ کو اپنے اپنے کے پھل کو اگر وہ بیچوں ہوں ساتھ شک بیچوں کے مابقی اور اگر بیچوں

كَانَ كَرَمًا أَنْ يَبِيعَ بَزِيْبٍ كَيْدًا وَإِنْ كَانَ عَائِنًا أَنْ يَبِيعَ بَكْرًا

ہوں تو زنیہ کو اپنے اپنے کے پھل کو اگر وہ بیچوں ہوں ساتھ شک بیچوں کے مابقی ان تمام بیچوں سے

طَعَامٍ نَبِيٍّ عَنْ ذَلِكَ كَلَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ رَضِيَ

متفق علیہ ہے اور سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

يَا لَمْ يَقُلْ أَيْقُصْ طَلَبِي ذَائِبِي قَالُوا نَعَمْ فَنَبِيٍّ عَنْ ذَلِكَ

کہے بدلہ خریدنے کے بارے میں سوال کیا یا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تو کچھ نہیں بلکہ ہر کچھ ہر کچھ ہر کچھ

رَوَاهُ الْحَمْدِيُّ وَحَدَّثَنَا أَبُو النَّبِيِّ وَالْتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو حَبَانَ وَالحَاكِمُ

ابن ہشام بخاری نے روایت کیا اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے

۱۵ عرایا کے معنی

یہ ہیں کہ درخت کے

اوپر کی کھجوریں ٹوٹی

ہوئی خشک کھجوروں

کے عوض فروخت

کی جائیں اور تیس

اس کے نامائز ہونے

کو مقتضی تھا۔ مگر مذکورہ

اسکو مائزہ نہ ہوا

اسلئے کہ مسکین کو

کھجوریں کی درخت

کی ہب کی جاتی تھیں

لیکن وہ اس کے

کٹنے تک انتظار

نہیں کر سکتا تھا اسلئے

اوسکو اس کی اجازت

دی گئی کہ خشک

کھجوروں سے فروخت

کر کے اپنا کام نکالیں

۱۶ کذا فی التلعات

۱۷ مستم ۱۵ دست

۱۸ ساطع صاع کا ہوتا

ہے ۱۹ مستم غفر

۲۰ اہل علم کا

یہ بھی مذہب ہے۔ اور

مقدمہ صحابہ سے

یہ مروی ہے اور یہ

ای امام شافعی کا

قول ہے ۲۱ مستم

عفی عنہ ۱۲-۱۱-۱۰

۱۳-۱۲-۱۱-۱۰

۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

اوسکو بھیج دیا۔ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ نہ لیا

وَكَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَلَالِ بِالْكَالِ لِيَعْنِيَ لَدَيْنَ رَوَاهُ اسحاق

اُدھار کے بدلے اُدھار فروخت کرنے سے اسکو اسحاق اور بزار نے سند میں کر

الْبَزَارُ يَسْنَدُ ضَعِيفٌ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَيْعِ الْعَرَاكِ وَبَيْعِ الْأَصُولِ

روایت کیا۔ باب عرایا اور درختوں اور پھلوں کی بیع میں رخصت ہونے کے بیان

وَالْإِمَارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لَمْ يَخْصُصْ فِي الْعَرَاكِ أَنْ تَبَاعَ بِخَرْصِهِ مَا كِلَا مُتَقَوِّ

ابن رخصت دی یہ کہ وہ اوروں سے ماب فروخت کیے جائیں (حدیث) متفق علیہ ہے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصُصُ فِي الْعَرَاكِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهِ مَا شَاءُوا

کے لئے ہوں ہے کہ رخصت دی عرب میں کہ یوں اوسکو گھر والے اہل سے خشک کھجوریں جسے وہ چاہیں

يَأْكُلُونَهَا رِطَاءً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

زکے بدلے میں (جو درختوں میں ہیں)۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لَمْ يَخْصُصْ فِي بَيْعِ الْعَرَاكِ بِخَرْصِهِ مَا مِنْ الْقَرْصِ مَا

رخصت دی اہل سے عرایا کو خشک کھجوروں کے پانچ درہم سے کم یا پورے پانچ درہم میں

دَوْرُ خَمْسَةِ أَوْ سِتِّ خَمْسَةٍ أَوْ سِتِّ مُتَقَوِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

بیع کرنے کی (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لَمْ يَخْصُصْ فِي بَيْعِ الْعَرَاكِ

منہ نہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سے یہاں تک کہ اون کی خوبی دور کی

حَتَّى يَبْدُوَ سَلَحًا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لَمْ يَخْصُصْ فِي بَيْعِ الْعَرَاكِ

نہا ہر جیسے منہ نہ لیا فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو متفق علیہ ہے اور اب روایت میں ہے اور

إِذَا سَأَلَ عَنْ سَلَحٍ قَالَتْ حَتَّى تَذْهَبَ عَنْهَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

کہ جب آپ سے دریافت کیا جائے کہ اون کی درستگی سے نہ لیا ہے فرمایا یہاں تک کہ اون کی آفتیں دور ہو جائیں۔ اور انس

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لَمْ يَخْصُصْ فِي بَيْعِ الْعَرَاكِ

مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ نہ لیا بیچنے کے فروخت کرنے سے یہاں تک

حَتَّى تَرَوْهُ قِيلَ مَا زَهْوَاهَا قَالَتْ حَتَّى تَذْهَبَ عَنْهَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

کہ جب آپ سے دریافت کیا جائے کہ اون کی درستگی سے نہ لیا ہے فرمایا یہاں تک کہ اون کی آفتیں دور ہو جائیں۔ اور انس

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لَمْ يَخْصُصْ فِي بَيْعِ الْعَرَاكِ

حدیث) متفق علیہ ہے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ نہ لیا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لَمْ يَخْصُصْ فِي بَيْعِ الْعَرَاكِ

حدیث) متفق علیہ ہے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ نہ لیا

فَنَسِيْقُهُمْ فِي الْخِطَاةِ وَالشَّعَائِرِ وَالزَّبِيْبِ فِي رَوَايَةٍ وَالتَّوْبَةِ إِلَى
 كَسَدَمِ لَهْ اِذَا جَوَّادُ كَشْمَشِ مِّنْ بَيْتِ سَلْمِ دَبْلَانِي كَمَا كُنْتُ نَعِي اَوَّلِيْكَ رَوَايَتِ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

اَجَلٌ مَّسْمِي قِيْلَ اَكَانَ لَهْمُ زَرْعٍ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ
 مَسْمُومٌ دَرِيْثٌ كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

الْبَخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

تَعَالَى عَلَيْهِمْ قَالَ مَنَ اخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدْلُهَا اَدْوَى لِّلَّهِ
 سَعِيٌّ فَرَايَا جَوْشَقِيْنَ كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

عَنْهُ وَمَنْ اخَاَهَا يُرِيْدُ اِنْدَاقَهَا اَلْفَقَاهُ اللهُ تَعَالَى رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ
 سَعِيٌّ فَرَايَا جَوْشَقِيْنَ كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

وَمَنْ عَاشَتْهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ فُلَانًا
 اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

قَدِمَ لَهٗ بَزْرٌ مِّنَ الشَّامِ قُلُوْبُهُمْ اِلَيْهِ فَاخَذَتْ مِنْهُ تَوْبَتَيْنِ بِنِسْبَةِ اِلَى
 اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

مَيْسَرَةٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَمْتَنَهُ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرَجُلًا
 اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

ثَقَاتٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

لِلَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ وَكَلِمَةُ يَرْكَبُ بِنَفْقَتِهِ اِذَا كَانَ رَهْوَنًا وَكَلِمَةُ الدَّارِ
 اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

يَشْرِبُ بِنَفْقَتِهِ اِذَا كَانَ رَهْوَنًا وَكَلِمَةُ يَرْكَبُ بِنَفْقَتِهِ اِذَا كَانَ رَهْوَنًا
 اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

الْبَخَارِيُّ عَنْ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

لَا يَغْلِقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ اِلَّا رَهْنَهُ لَهٗ غَنَمُهُ وَعَلَيْهِ غَرْمُهُ
 اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

رَوَاهُ الدَّارِقُطِيُّ وَالْحَاكِمُ وَرَجُلًا ثَقَاتٌ اِلَّا اَنْ لِّمُخْفُوْظٍ عَنْهُ اَبِي
 اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

دَاوُدَ وَغَيْرِهِ اَرْسَالَ مَوْنٍ اِلَى فِجْرِ اَزِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

مَسْلُومًا هُوَ - اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

مَسْلُومًا هُوَ - اَوَّلِيْكَ مِّنْ يَّرِي كَمَا كُنَّا يَكْنِيْهِمْ تَحِيَّةً لِّهٖمْ فِي جَوَابِ دِيْمَانِ كَرِيْمٍ دَرِيْثٌ مِّنْ يَّرِي كَمَا اَوَّلِيْكَ مِّنْ مِّنْ

له گندم ۱۰

اس حدیث سے معلوم

ہوگا کہ مدت عین تک

جو گندم کشتش دوزخ میں

میں بیج سلف جہاد

۱۷ ہے ۱۵ مانع

الح اس حدیث کو

معلوم ہوگا کہ جو شخص

بہ ارادہ اوائل کسی

مال بطور قرضہ ادا

یا رہن لیتا ہے وہ

خدا تعالیٰ اور دیتا

ہے - اگر اس شخص کا

ارادہ واپس کرنے کا

نہ ہو تو اس مال کو

تلف و ضائع ہو جاتا

۱۲ ہے ۱۵ جہود

کے نزدیک سنا

مرہن کے راہن کے

لئے ہیں اور خدج

میں اسی پر لازم ہے

اور یہ حدیث سونہ کی

آیت کو منسوخ ہے

اور حدیث میں بھی یہی

تاریخ ہے ۱۶ مستدرج

عقرا - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴

سے بھی حسب سابق صاحب

مستاع باقی قرصخوہوں

سے لپٹنے مال کی موجودگی

میں احق معلوم ہوتا ہے

مگر احناف کے نزدیک

دوسرے عیب ہے کہ سب

قرصخواہ یکساں درجہ

رکھتے ہیں ۱۲

مثال الخ اس حدیث کو

معلوم ہوا کہ جو شخص قرض

رکھتے اور ایسی دین قرض

میں پس و پیش کرے

اس کی آبروریزی ہو سکتی

ہی جب یزب ۱۴

قرصخواہوں الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ جو شخص

بہت قرضدار ہو جائے

کہ اس کے مال سے قرضہ

نہ ادا ہو سکے اس پر تنقید

کیا جائے اور تنخواہوں

کو کہا جائے کہ جو کچھ ہمیں

اس کے مال سے ملتا ہے

دسول کر کے چھپے ہو جائے

اس غریب کو پاس اور

کچھ نہیں ۱۲

اس حدیث سے معلوم

ہو کہ کسی شخص کے قرض دار

ہو جائے پر بادشاہ

رضیت کو اجازت ہے کہ

اسے اپنے مال میں نقص

کی اجازت نہ دے بلکہ

اس کے مال کو فروض

کے سک دین اور کہہ

تَعَالَى عَنْهُ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ فَقَالَ قُضِيَتْ فَيَاكُمْ لِقَضَاءِ

ایک دوست کو اسے میں جو مجلس ہو گیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارے اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ مِنْ أَفْلَسَ أَوْ مَاتَ فَوَجَدَ جُلُ

و مسلم کا سا فیصلہ کر دیا کہ جو شخص ملے مجلس ہو جائے یا مر جائے پس آدمی اپنا اسباب

مِنَا عَاهِدِيْنَهُ فَوَاحِقَ بِهَا وَصَحَّاحُ الْحَاكِمِ وَضَعْفَةُ أَبُو دَاوُدَ وَ

بہینہ پائے خود اس کا زیادہ سزاوار ہے اور حاکم نے اس کو صحیح کہا اور ابوداؤد نے اس کو ضعیف

ضَعْفُ أَيْضًا هَذِهِ الزِّيَادَةُ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ وَنَ عَمْرُو بْنُ الشَّرِيْهِ

کہا اور نیز موت کے ذکر کی زیادتی کو ضعیف کہا۔ اور عمرو بن شریہ سے روایت ہے کہ وہ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ لِي الْوَجْهَ

اپنے باپ کو روایت کرتے ہیں کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو میری مثال ملے تو

يُحِلُّ عَرَضَهُ وَخَفِيَّتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ وَحَلَفُ الْبُخَارِيُّ

مثال کرتے ہیں اس کی آبروراد میں کے سزا دینے کو ابوداؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کے معنی

وَصَحَّاحُ ابْنِ جَبَانٍ وَنَ ابْنِ سَعِيدٍ الْخَذَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

کہا اور ابن جبان نے اس کو صحیح بتلایا۔ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا

قَالَ أَصْبَحَ جُلُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ لِي

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کے عہد سے ہوئے پہلے میں کوئی حد نہ پہنچا

ثَمَّارًا تَبَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَأَفْلَسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

پس اس کے قرضہ زیادہ ہو گیا پھر وہ مجلس ہو گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْكُمْ وَلَمْ تَصْدُقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقُوا النَّاسَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ

اس پر صدقہ کر دیا تو ان کو تو نے صدقہ کیا اور یہ (صدقہ) اس کا قرضہ ادا کرنے کی قابل نہ ہوا پس

وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَغْمَرْهُ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صدقہ کرو اس کے قرضہ میں اس سے فرمایا جو

خَذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْمَسْكِنَةِ وَنَ ابْنُ

کچھ تم کو ملتا ہے اسے لے لو اور تمہارے لئے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس کو سہل بنا روایت کیا۔ اور ابن کعب

بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكُمْ حَجَرَ عَلَى مَعَاذِ

ابن مالک سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ پر حجریں کی

مَالَهُ وَبَاعَهُ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِقُطِيُّ وَصَحَّاحُ

ابن مالک نے روایت کی کہ اس کو بیچوں اس کے دین کے فروخت کر دیا جو اس پر لازم تھا اس کو دارقطنی

الْحَاكِمُ وَخَرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

نے روایت کیا اور حاکم سے مسلم بھی بنا اور ابوداؤد نے اس کی روایت کی اور ابن عمر سے روایت ہے کہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اسَ كَوَارِثُ

ابن عمر سے روایت ہے کہ ان کے وارثوں نے اس کے مال کو فروخت کر دیا جو ان کے مال میں تھا

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اسَ كَوَارِثُ

ابن عمر سے روایت ہے کہ ان کے وارثوں نے اس کے مال کو فروخت کر دیا جو ان کے مال میں تھا

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اسَ كَوَارِثُ

ابن عمر سے روایت ہے کہ ان کے وارثوں نے اس کے مال کو فروخت کر دیا جو ان کے مال میں تھا

۱۵ چودہ الخ اس سے معلوم ہوتا کہ چودہ سال پہلے نابالغی مقصور ہوتی ہے اور جہاد کفایہ میں نابالغوں کا ماننا ضروری نہیں ایسے ہی حدیث آئندہ کہ معلوم ہوتا ہے کہ جبکہ انبات موئے بعد شریک نہ ہوا تھا۔ یعنی بالغ نہ ہوا تھا اسے اجازت نہ دی گئی بعد بلوغ اجازت دیدی گئی۔ ۱۲ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت کو پہلے مال میں سے بدون مشورہ خاوند کے دنیا درست نہیں کیونکہ ناقص العقل ہے پس اپنی اس صورت میں منفر بھی ہوگی ۱۲، ۱۳

۱۵ ۱ میں بھی وہی دو صورتیں ہیں کہ مال عورت کا یا خاوند کا ہو یا بطریق مصلحت ہے و جو بی نہیں۔ جہود علماء کے نزدیک مسئلہ جو از کہ ہے۔ کیونکہ بہت سی خواتین صحابیات کے تصرفات درست ماننے کے یہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اجازت مانا ہے خواہ صریح ہو یا ضمنی

۱۶ ۱۷

عَنْ مَا قَالَ عُرْضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاوَى عَلَيَّ يَوْمَ أُحُدٍ أَنَا
 کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جنگ ہند کے روز پیش کیا گیا حالانکہ میں چودہ
 اِنْ اَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجْزِنِي وَعُرْضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ
 سال ملہ کا تھا پس مجھے اجازت نہ دی (جہاد کی) اور پیش کیا گیا میں آپ پر جنگ خندق کے دن
 وَأَنَا اِنْ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَاجَازَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ
 حالانکہ میں پندرہ سالہ تھا پس مجھے اجازت جہاد کی دیدی (حدیث متفق علیہ ہے اور یہی کہ ایک
 فَلَمْ يُجْزِنِي وَلَمْ يَرْكَبْ بِلَفْتٍ صَحِيحَةٍ خَزَنِيَّةٍ وَعَنْ عَطِيَّةِ الْفَرَجِيِّ
 روایت میں ہے کہ نہ اجازت دی مجھ کو اور نہ بالغ جان بھجو اور ان حسنہ میں نے اسکو صحیح کہا۔ اور عطیہ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عُرْضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
 شمر بنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پیش کیے ہم بنی مکہ اور علیہ وسلم پر غزوہ ابی موظ
 فَرِيضَةً فَكَانَ مِنْ أَنْبَتٍ مِثْلٍ وَمِنْ لَمْ يُنَبِّتْ خَلِي سَبِيلٍ فَكُنْتُ
 کے دن صبح توجھ (زر بیل و نان) مال اٹھ آئے تھے وہ قتل کیا گیا اور اس کے ہمراہ تھے اسکو
 مِنْ لَمْ يُنَبِّتْ خَلِي سَبِيلٍ رَوَاهُ الرَّبِيعُ وَصَحَّاحُ ابْنِ جَبْرٍ
 مجبور دیا گیا۔ پس میں اون میں سے تھا کہ جن کے ہاتھ تھے لہذا میرا راستہ مجبور دیا اسکو جہاد میں
 الْحَاكِمُونَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَرَّاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 روایت کیا اور ابن مہن اور اس کے لئے اسکو صحیح کہا۔ اور عمرو بن شعیب کی روایت ہے وہ اپنے مابین روایت
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْزِرُ امْرَأَةٌ عَطِيَّةً إِلَّا بِإِذْنِ رَجُلٍ
 کرتے دن وہ اپنے خاوند سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جائز نہیں ہے عورت کو اپنے خاوند کے مال سے
 وَفِي لَفْظٍ لَا يُجْزِرُ امْرَأَةٌ آخَرَةً فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ رَجُلٌ رَوْحَهَا عَصَمَتْهَا
 (وہا) نہ کر لیتے خاوند کی اجازت ملے کہ اور ایک الفاظ میں کہ عورت کے لئے اپنے مال میں کوئی یقین درست نہ
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَصْحَابُ السُّنَنِ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّاحُ الْحَاكِمِ عَنْ
 نہیں جبکہ مالک ابو حنبلہ اور اس کی خدمت کا اسکو احمد اور اصحاب سنن نے ساری سنن کے روایت کیا اور
 قَبِيصَةُ بِنْتُ خَارِقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ
 مانگنے اسکو صحیح بتلا۔ اور قبصہ بن خارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوال مثال
 لَا تَحِلُّ إِلَّا أَحَدٌ ثَلَاثَةٌ وَرَجُلٌ مَحَلٌّ حَمَلَةٌ فَخَلَّتِ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى
 نہیں تھیں آدمیوں کے لئے ایک، وخص جو تھا بی بیوی جو اس کے لئے ارسوت تک سوال حلال ہے کہ اسکا
 يُصِيبُهَا ثَمَرٌ مِثْلُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَلْحَةٌ إِبْطَاحَتْ لَهُ مُحَلَّةٌ
 حاصل کرے ہرگز یا دس سوال سے دسرا وہ شخص ہے کہ جب کوئی خاوند پہنچا پس اس نے اس کے تمام مال کو
 الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ
 مالک کو دیا اور اس کے لئے بھی ارسوت تک سوال حلال ہے کہ اپنے گزائے کو قابل حاصل کرے۔ دسرا وہ ہے

۱۵ حلال الخ اس
 حدیث سے معلوم ہوا کہ
 مسلمان کو آپس میں
 ایسی صلح جائز ہے جس میں
 حلال کو حرام اور حرام
 کو حلال نہ ٹھہرایا گیا ہو
 ورنہ وہ صلح خلاف شرع
 ہونے کے باعث ناجائز
 مقصور ہوگی ۱۶
 چودھوی الخ اس سے معلوم
 ہوا کہ دیوار شتر کہ میں
 ہر صا حب دیوار سے ایک
 دوسرے کو بیل کھوٹا
 گاڑنے کی اجازت ہے
 جسے دوسرا شتر نہیں
 روک سکتا چچ کہ اس میں
 ہر ایک کا حق ہے ۱۷
 ۱۸ لاعلی الخ اس
 معلوم ہوا کہ مسلمان
 لاش جیسی کم قیمت و کم
 حیثیت چیز بھی اسکی
 مرضی واجازت کے بغیر
 بی بی جائز نہیں ۱۹
 ۲۰ مالدار الخ اس
 حدیث سے بھی معلوم
 ہوا کہ جو مالدار صاحب
 استطاعت اور دین
 پر قادر ہوتے مالی اصول
 کرے اسکو ظالم ٹھہرایا
 گیا ہے۔ غرض باقاعدہ منہا
 اللہم اغفر لک منہم ولن
 یغفر لہم دلوامہ ہم
 اجماعی ۳ میں ۴ میں

من ذوی الحجی من قوم قد اصابک فلا تافک فی فحلت السئلة
 جبکہ فافک پیچھا ہو یہاں تک کہ اسکی قوم کے میں پھنسا رہا ہو کہ فلاں شخص کو فافک ہوا ہے تو اس کے
 رواہ مسلم باب الصلح عن عمرو بن عوف عن ابن عمر رضی اللہ
 عنہما (یہی سوال حلال ہونے کو مسلم نے روایت کیا۔ باب صلح کے احکام میں۔ عمرو بن عوف حنفی رضی اللہ عنہ
 تعالی عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بای
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلح کو ناجائز ہے مسلمان کے درمیان صلح کو
 المسلمین اصلح احرم حلالا وحلالا حراما والمسلمون علی
 کہ حرام کر دے حلال اس کو اور حلال کر دے حرام کو اور عام مسلمان اپنے مشروط پر رہیں ہوں اس شرط
 شروطهم الا شرط حرم حلالا واحل حراما رواہ الترمذی
 کہ حرام کر دے حلال کو یا حلال کر دے حرام کو اسکو ترمذی نے روایت کیا اور اسکو صحیح بتلایا اور علی نے
 صححہ وانکروا علیہ لان رواہ کثیر بن عبد اللہ ابن عمرو بن عوف
 اس حدیث پر انکار کیا اسلئے کہ روایت کثیر بن عبد اللہ ابن عمرو بن عوف کی ضعیف ہوتی ہے اور گویا کہ ترمذی
 وکانہ اعتبار بکثرة طرق وقد صحح ابن حبان من حیث اخی
 نے اس کے طریقے کثیر ہونے کا اعتبار کیا اور ابن حبان نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسکی
 ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال لا یسمع جار جارة ان یغز خشبۃ فی جدارہ ثم
 یقول ابو ہریرۃ یقال لا کہ عنہما مع رضین واللہ لا یمین بہا بین
 کیا ہوا ہے کہ وہ دلیلت ہوں میں کہ اس حدیث سے روگردان قسم خدا کی البتہ ضرر ماروں گا میں دین حدیث
 التافک متفق علیہ عن ابی حمیہ الساعدی رضی اللہ تعالی عنہما قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز ان یخذ عَصَا اخیه بغیر
 کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی آدمی کو یہ کہ لیوے اپنے بھائی کی لاشی سے بغیر
 طیب نفیر رواہ ابن حبان للحاکم فی صحیحہ ہر باب الحوالہ
 اسکی خوشی تھی اسکو ابن حبان اور حاکم نے تصحیح میں روایت کیا۔ باب حوالہ اور مسلمان
 والضمائم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم طال لَغْنی ظلم وَاذا تبع احدکم علی امی فلیتبع
 مسلمان مالدار سے طال ظلم ہے اور جب پیچھے کیا جاوے کوئی ظلم میں کا

۱۰ امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک
اس کہنے سے جبکہ
اوس نے کچھ مال
چھوڑا ہو کہنے والے پر
قرض لازم نہیں ہوجاتا
البتہ یہ صرف وعدہ
ہے۔ حضور نے اون کے
صادق الوعد ہونے
کا یقین کر کے نماز
پڑھ دی تو اوس کو صاف نہ
کہہ سکے۔ بلکہ وعدہ
کیا جاتے گا۔ کذا فی
اللغات ۱۱
پڑھو الخ اس حدیث کو
حسب حدیث سابق
معلوم ہوا کہ دین سے
حق العبد نہایت عظم
و اتمہ و اری ہے جس سے
نجات الہی ماث را اللہ
شکل ہے۔ لہذا آجنا
صلی اللہ علیہ وسلم انور
زجر و توبیح ایسے قوی
یہ جنہ نہ پڑھتے
جس کے دین کی صورت
اوجھلی نہ ہوتی۔ تاکہ آیت
لوگ ایسے گناہ سے بچیں
اور سوچ کر بسر و تمامت
کریں ورنہ حب احادیث
مذکورہ سب بظاہر اس بات
کی تصریح ہے کہ ہر مومن
مسلم کا جنازہ پڑھا جائے
۱۲ سنائی الخ اس

متفق علیہ فی روایت لا یموت فی حیاتہ من جابر بن عبد اللہ
تو یہ ہے کہ پہلے (حدیث) متفق علیہ ہے اس کی روایت میں یوں ہے پس جابر کہ جابر بن عبد اللہ سے
عنه قال قتی رجل منا فضلناہ وحنطناہ وکفناہ ثم انینا
سے روایت ہے کہ کہا دفات یا بنی مین سے ایک شخص نے پس ہم نے اوس کو غسل دیا اور کب خوشبو لگا دی اور
بار رسول اللہ صلی علیہ وسلم فقلنا قصہ علیہ فخطا خطا ثم قال
گفت دیا اوس کو پہ لائے ہم اوس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ہم نے عرض کیا اس پر نماز پڑھ دیجئے
اعلیہ دین قلنا دینا ران فانصرف فحکمنا ابو قتادہ فانینا
پس آپ چند قدم چلے پھر فرمایا کہا اس پر کچھ قرض سے ہم نے عرض کیا دو دینار تو آپ لوٹ گئے پھر ابو
فقال ابو قتادہ الذینا ران علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
منا و اذن دیناروں کے محل ہو گئے یہ ہریم حضور کے پاس آئے اور ابو قتادہ نے کہا اس کے دو دینار بھیج لازم ہیں
و لم یحق الغریم و بری منہا المیت قال نعم فصر علیہ لواءا
پس بولندھا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا و فرماؤ اس کو
و ابو داود و الشیخ و صحابہ ابن حبان و الحاکم و ابن جریر
ابن یسیر نے پڑھی اس کو احمد اور ابو داود و ابن جریر نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی
ابو یسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفات پانا چھوڑا آدمی جبر
یا لرجل المتوفی علیہ الدین فسأل هل ترک لديہ من
تو میں ہوتا لایا جائے تو آپ یہ یہ دریافت کر لیتے کہ اسے قرض کے ادا کرنے کے قابل کچھ چھوڑ گیا ہو
قضاء فان حدث انہ ترک و فاء صلی علیہ و آقا قال صلوا علی
پس اگر کہا جائے کہ چھوڑ گیا ہے تو آپ اس پر نماز پڑھ لیتے و فرمادیتے کہ اگر آدمی پر تم ہی پڑھ لو ۱۰
صاحبکم فلما فتم اللہ علیہ الفتوح قال انا اولی بالمؤمنین
پھر جب خدا تعالیٰ نے آپ پر فتوح کا دروازہ کھول دیا تو آپ سے فرمایا کہ میں مومنوں سے
من انفسہم من توفی و علیہ دین فعلى قضاء متفق علیہ و فی
اون کی جس دن کی آپ کی موت ہوئی و زیادہ نزدیک ہوں لہذا جبر جائے اور اوس پر قرض ہو تو اوس کا پورا کرنا
روایۃ البخاری من مات و لم یترك و فاء عن عمر بن شعیب
یہ بھی لازم ہے متفق علیہ ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ جبر مانے اور ادا کے لئے کچھ نہ چھوڑے۔ اور
عن امیہ عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا کفالة
عمر بن شعیب سے روایت ہے وہ ایسے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فی حاکم رواہ البیہقی باسناد ضعیف باب الشریکۃ و الوکالۃ
نے عدلہ از رضائی ملکہ نہیں ہے اس کو بیہقی نے ہند و ضعیف سے روایت کیا باب شرکت اور وکیل ہونے کے بیان میں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہوا کہ دو شریکوں کے درمیان جب شرکت ہو دیا نہ ہوتی ہے
 تو اس میں بہر حال برکت الہی شال حال ہوتی ہے۔ جب ایک کی آن میں نہ
 نیت خیانت ہو تو برکت چلی جاتی ہے
 ۱۳ پیڑا
 اس سے معلوم ہوا کہ یہ شرکت ہے
 کتب فقہ میں شرکت وجہ سے تعبیر کرنے
 ہیں جائز ہے ۱۴
 ابو داؤد میں اس حدیث کے اخیر میں یہ ہے
 کہ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ تجھ سے کوئی علامت دریا فت رکھ تو اس کی ہڈی پر اپنا ہاتھ رکھ کر بجز سبحن اللہ کیا بھی لٹائی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حدیث اطلاع ہو جانے پر اس کو پیڑا دیدی جیسی ہے ۱۵
 سے معلوم ہوا کہ نہ کہ کی آپ اس کی تعلیم کی بات اور کہ وہ پیش سے پیش آتا ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہوا کہ دو شریکوں کے درمیان جب شرکت ہو دیا نہ ہوتی ہے
 تو اس میں بہر حال برکت الہی شال حال ہوتی ہے۔ جب ایک کی آن میں نہ
 نیت خیانت ہو تو برکت چلی جاتی ہے
 ۱۳ پیڑا
 اس سے معلوم ہوا کہ یہ شرکت ہے
 کتب فقہ میں شرکت وجہ سے تعبیر کرنے
 ہیں جائز ہے ۱۴
 ابو داؤد میں اس حدیث کے اخیر میں یہ ہے
 کہ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ تجھ سے کوئی علامت دریا فت رکھ تو اس کی ہڈی پر اپنا ہاتھ رکھ کر بجز سبحن اللہ کیا بھی لٹائی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حدیث اطلاع ہو جانے پر اس کو پیڑا دیدی جیسی ہے ۱۵
 سے معلوم ہوا کہ نہ کہ کی آپ اس کی تعلیم کی بات اور کہ وہ پیش سے پیش آتا ہے

۱۷ یعنی اقرار شرعی
معبود طریقہ سے اورد
انہیں عورت کی قسم کا
سردار تھا ۱۱ مترجم
۱۸ کہ اگر اس سے
معلوم ہو کہ حق کہتے
سے حتی الامکان دینے
پر کیا جائے۔ چونکہ
حق بات جو سرنے کے
لیئے سخت کڑی ہوتی
تھی تسلیم کر لینے پر
شرہ شہر بن نصیب
۱۹ بوند سے ۱۲
یعنی اگر وہ چیز تلف ہو
ہائے۔ تو اس کا ضمان
نہ ہو اور جب تک وہ
موجود نہ ہے اس وقت
تک اس کا ارکار نا واجب
ہو اور امام صاحب رحمہ
نزدیک یہ ہی ہے کہ
جہد مت مہتوں نہیں
ہوتی ۱۰ شیخ
نے بیان کیا کہ یہ لفظ
سنان مبالغہ کے لیے
کہا جائے مراد اسکو
مڑا دینا ہے۔ کہ موجود
ہونے پر حتی الامکان
اسے مٹا دیا جائے اور
اپنے استعمال پر بھی نہ
لائی گئے درجہ صاعن
۲۰ کا۔ امانت بحیثیت
امانت دہی بولی ملا اختیار
آئین قرار ہو جائے۔ ۲۱

بَابُ الْاِفْتِرَافِ عَنِ ابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - بَابُ اِفْتِرَافِ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
لِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ الْحَقُّ وَلَوْ كَانَ بَرًّا رَاجِحًا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ بَابُ الْاِفْتِرَافِ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
ابْنُ حَبَّانٍ حَدَّثَنَا طَوِيلٌ بِأَنَّ بَابَ الْاِفْتِرَافِ عَنْ سَمَرَةَ زَيْدَةَ
طَوِيلٌ بْنُ صَحْبٍ يَتْلُو - بَابُ الْاِفْتِرَافِ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَدَنِ
كَمَا ذَكَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ بَابُ الْاِفْتِرَافِ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
مَا أَخَذْتُ حَقِّي لَمْ يَدِيهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ الْأَرْبَعُ وَصَحَّاحُ الْحَاكِمِ
وَأَبُو حَبَّانٍ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ بَابُ الْاِفْتِرَافِ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
وَعَنْ ابْنِ مَرْبُوتَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتْلُو - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَانَةً إِلَى مَنْ أَثْمَنَكَ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ بَابُ الْاِفْتِرَافِ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
رَوَاهُ الْبَرْزَنْجِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَحَسَنَةُ وَصَحَّاحُ الْحَاكِمِ وَاسْتَنْكَه
خِيَانَتُ كَرَمِ اسْكُو بَرْزَنْجِي رَوَايَتُهُ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ وَبَنِي يَغْلَةَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ بَابُ الْاِفْتِرَافِ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَكَ رَسُولِي فَأَعْطَيْتَهُ ثَلَاثِينَ رَعَاةً
أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ بَابُ الْاِفْتِرَافِ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
بَارَسُولَ اللَّهِ أَغَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ أَوْ غَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ غَارِيَةٌ
لِي رَسُولُ اللَّهِ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
مُؤَدَّاةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّاحُ ابْنِ حَبَّانٍ
بَلْ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
صَحَّاحُ ابْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ دَرَّةً
وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْبُوتَةَ رَوَايَتُهُ كَيْفَ بَيَانُ يَنْ - اِبْنُ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فِي كِتَابِ الْاِفْتِرَافِ
يَوْمَ حَنْزَلٍ فَقَالَ أَغْصَابُ مُحَمَّدٍ قَالَ بَلْ غَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
يَوْمَ حَنْزَلٍ فَقَالَ أَغْصَابُ مُحَمَّدٍ قَالَ بَلْ غَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَأَخْرَجَهُ شَاهِدُ ضَعِيفَاتِهِ ابْنُ

نُجَيْمٌ سَمِعَ رَوَايَتَهُ كَمَا أَوْفَرَاكَ سَمِعَ اسْمُ مَوْجُو بَتَلَايَا اَوْرَانِ عَمَّا سَمِعَ اسْمُ شَاهِدِ ضَعِيفَاتِهِ ابْنُ

عَبَّاسٍ بَابُ الْغَضَبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَيْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

بَابُ الْغَضَبِ كَيْفَ بَيَانُ مَعْنَى - سَمِعَ بَنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَايَتَهُ كَرَسُولِ خُشْدَا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقْطَعَ شِدْرًا مِنْ الْأَرْضِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ جَوْشَنُ لَوْ سَمِعَ اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا

ظَلَمًا طَوَّقَهُ اللَّهُ يَا كَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ مَشْفُوقٍ

عَلَامَاتِهِ اَوْسَرُ كَيْفَ سَمِعَ بَنُ زَيْمُونِ سَمِعَ (اَدِيثُ) مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ سَمِعَ -

وَمَنْ أَيْسَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ

بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ أَحَدَ امَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمَةٍ

بِئْسَ لَمْ لَوْ مَنِينِ لَمْ يَسْمَعْ فَاَدَمَ كَيْفَ اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا

لَهَا بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَكَسَرَتْ الْقَصْعَةَ فَضَمَّتْهَا وَجَعَلَتْهَا

اَسْمُ كَيْفَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا

الطَّعَامُ وَقَالَ كُلُوا وَدَفَعَتْ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ لِلرَّسُولِ وَخَبَسَ

كَيْفَ اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا

الْمَكْسُورَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَسَمِعَ الضَّارِبَةُ عَائِشَةَ وَزَادَ

بُخَارِيُّ اَوْرَافُ تَرْمِذِي لَمْ يَسْمَعْ رَوَايَتَهُ كَمَا اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ بَطْعَامٍ وَلَا عَابَانَءُ وَصَحَّ

كَيْفَ اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اَوْرَافُ بَنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَايَتَهُ كَمَا اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضٍ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُمْ

كَيْفَ قَوْمُ كَيْفَ بَنُ زَيْمُونِ اَوْنِ كَيْفَ اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا

الزَّرْعُ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ

حَقِّقَ بَنُ زَيْمُونِ اَوْنِ كَيْفَ اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا

التِّرْمِذِيُّ وَيُقَالُ إِنَّ الْبُخَارِيَّ ضَعَّفَهُ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ

لَمْ يَسْمَعْ رَوَايَتَهُ كَمَا اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَمِعَ كَمَا اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا اَبَاكَ بِلَا شَيْءٍ مِنْ طَلَمٍ سَمِعَ لَوْ طَوَّقَ بَنَادِرَ كَمَا

له بالشت الزن

حديث سے معلوم ہوا کہ

غیر کی زمین سے ایک

بالشت بہر بھی طلب

لے لینے سخت عذاب

اہلی کا سختی ہو جاتا ہے

۵۰ پیالہ الا اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

طعام کی عموماً طعام

اور برتن کی عموماً برتن

صناعت و تمام اعلیٰ

اوپر کیا جائے ۱۲-۱۳

۵۰ اجازت الا

اس سے معلوم ہوا کہ

دوسری زمین میں

بلا اجازت کوئی کھیتی

باڑی کرے تو کھیتی کا

غلہ و فصل مالک زمین

کا ہے۔ اور دوسرے

شخص کا جو اس پر

خسرج ہوا ہے صرف

وہی اُس کے ہے اور غلہ

میں اس کا کوئی حق نہیں

مگر طلب اس سے حق

الغیر میں مداخلت بیجا

کی ہے ۱۱-۱۲-۱۳

اللهم اغفر

اكتتبم

و من سئل فيه

دوالد يهم

اجمعين ۱۰ امين

۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰

اس سے معلوم ہوا کہ اگر دوسرے کی زمین میں اس کی بلا اجادت درخت لگائے تو وہ اکھیڑنے لگے اور اس پر اس کا کوئی حرج نہ دینا ہوگا اور درخت لگانے والے کو درختوں کا کاٹ لینا ہوگا ۱۲

حرام الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل اسلام کی مال و جان نہایت محترم شے ہے جس کی حرمت کو کفر شریف اور یوم حج کی طرح ارشاد فرمایا یعنی اس کا بڑا خیال کیا جائے کہ حرمت اس کی منافی نہ ہو ۱۳

۵۳ شفعہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ غیر منقولہ چیز میں متفق ہوتا ہے جیو زمین دباغ و مکن غیرہ میں نیز یہ بھی مسلم ہوا کہ درخت سے پہلے اپنے شریک و شفعہ کو اطلاع دیکھئے کہ اگر اسے عزمت ہو تو نے کیونکر عزمت ہوئے پر پھر بھی بعد اطلاع اس کی رائے کا انہماک نہ کرنا چاہیے۔

وَكَلَّمَ اَنْ رَّجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا لِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کی طرف کسی زمین کا جس میں دو شخصوں میں سے ایک نے درخت لگائے تھے حالانکہ زمین
 فِي اَرْضٍ غَرَسَ اَحَدُهُمَا فِيهَا نَخْلًا وَالْآخَرُ فَقَضَىٰ رَسُوْلُ
 دوسرے کی تھی یہ رسول خدا سے فیصلہ فرمایا میں اس کے مالک کی ہے اور درختوں والے کو حکم دیا کہ وہ
 اللّٰهُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَرْضِ لِصَاحِبِهَا وَارْصَابُهَا لِلنَّخْلِ لِمَنْ جَرَسَ
 اپنے درخت اکھیڑے اور فرمایا کہ ظالم رگ کے لئے کوئی حق نہیں ہے
 نَخْلُهُ وَقَالَ لَيْسَ لِعَرَقٍ ظَالِمٌ حَقٌّ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ
 ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کا اسناد حسن ہے اور اسے
 وَالْاَخِرُ مِنْ عِنْدِ اصْحَابِ السُّنَنِ مِنْ رَوَايَةِ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 اس حدیث کا اصحاب سنن نے ازبیک بروایت عروہ سعید بن زید سے مروی ہے اور اس کے موصول
 زَيْدٍ وَاخْتَلَفَ فِي صَلَاحِهِ وَارْسَالِهِ وَفِي تَعْيَانِ صَحَابِيٍّ عَنْ
 اور رسول ہونے اور اس صی کی تعیین میں اختلاف ہے اور ابوبکر رضی سے
 اَنْ يُّكْرِى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ النَّبِيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي
 روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس خطبہ میں جو تھیں
 خُطْبَةٍ يَوْمَ الْخَزِمْيَةِ اِنْ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمِ
 کے دن مقام خنہ میں پرچا پیش تھا ہے خون اور ممالک اس کے حرام ہیں اور حرام اس کے
 يَوْمَكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بِابٍ
 ہونے تھا ہے اس دن کے تھا ہے اس شہر میں تھا ہے اس مہینہ میں حدیث اسفق علیہ ہے۔ باب
 الشَّفْعَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَضَىٰ
 شفعہ کے استقامت میں۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کا فرمایا رسول اللہ صلی
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْشَّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَيْسَ وَاقَعَتْ
 علیہ وسلم نے شفعہ کا ہر اس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو جسے حدیث واقع ہو جائے اس کے
 الْحَدُّ وَصَرَفَتْ الطَّرِيقَ فَلَا شَفْعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْفَرْقُ بِاللِّحْدِ
 پھیر دینے کا میں شفعہ نہیں ہے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفرض لفظ تجارتی کے ہیں۔
 وَفِي رَوَايَةٍ مُّسَلَّمٌ الشَّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ اَوْ فِي اَرْضٍ وَرَبْعَةٍ اَوْ
 اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہر مشترک چیز میں (خواہ وہ) زمین ہو یا مکان یا دیوار شفعہ ملے و خود
 حَائِطٌ لَا يَصْنَعُ اَنْ يُّبَيِّعَ حَتَّىٰ يَعْزِضَ عَلَىٰ شَرِيْكِهِ وَفِي رَوَايَةٍ اُخْرَىٰ
 راہ پر نہیں بیان کیا کہ اس کو اپنے شریک پر پیش کرے اور طحاوی کی روایت میں دونوں سے (کہ حکم
 قَضَىٰ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْشَّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَرَجَالُهُ ثِقَاتٌ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا ہر چیز میں ادا سے راوی ثقیل و ائمہ ہیں۔

۱۷ امام ابو حنیفہ رحمہ

کے نزدیک ہمسایہ کو شفعہ

پہنچتی ہے اور یہ احادیث

اوں کا مسئلہ ہیں اور

شروع باب میں جو

حدیث جابر بن عبد اللہ کی

اوس سے امام شافعی رحمہ

کرتے ہیں کہ پڑوسی کے

لئے شفعہ نہیں اور اوس کا

جواب یہ ہے کہ مگر اگر

کی تقسیم کی وجہ سے پڑوسی

کو حق شفعہ نہیں۔ بلکہ اس

صورت میں شریک ہی

زیادہ مستحق ہے واللہ اعلم

۱۸ عمر الخاسر

حدیث کا وہی مطلب ہو

جو حدیث اول کا ہے کہ

پڑوسی زیادہ حقدار ہے

بعد شریک فی الدار کے

اور یہی مذہب احناف ہو

۱۹ یعنی تھوڑی سی

کے حق سے جوت کی چیز

فوت طلب کرنا ضروری ہے

۲۰ مضارب سے

کہتے ہیں کہ ایک شخص کا چہرہ

ہو دوسرے کا عمل اور منہ

میں شریک ہوں، مترجم

۲۱ دیا الخاسر سے

یہ معلوم ہوتا ہے کہ

جس چیز سے مال کو دوسرے

اس سے مراد چاہئے۔ جیسے

کہے کہ کبہ یعنی خانہ

چیزوں کو دیکھنا اور دیکھنا

یہ تو ایسا ہی کسی داری میں

وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑوسی

اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيهِ قِصَّةٌ

زیادہ مستحق ہے اپنے شفعہ کا اس کو بخاری نے روایت کیا اور اس میں ایک قصہ ہے

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اللَّهُ عَلَيْهِمُ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالْدَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّاحُ ابْنِ

نعمان کے وہی زیادہ مستحق ہے گھر کا اس کو نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کو

حَبَّانَ وَلَهُ عِلَّةٌ وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

صحیح بن حبان اور اس حدیث کے لئے ایک نقل ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمُ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ يَنْتَظِرُ بَهَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسی زیادہ مستحق ہے اپنے پڑوسی کے شفعہ کا انتظار کیا جائے اور اس کا

وَلَنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقًا وَاحِدًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأُصْلَحُ

شفعہ کے واسطے اگر وہ غائب ہو جائے ایک ہی راستہ ہو اس کو احمد و اصحاح نے روایت کیا اور اس کے

وَرَجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں جی صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللَّهُ عَلَيْهِمُ قَالَ الشُّفْعَةُ تَحِلُّ الْعَقْلَ رَوَاهُ ابْنُ جُمَاةٍ وَالْبَزَّازُ

فرمایا حق شفعہ مانند گھر کے لئے عقل کے ہے اس کو ابن جمرہ نے روایت کیا اسی طرح بزاز نے

زَادُوا شُفْعَةَ غَائِبٍ فِي إِسْنَادِهِ ضَعِيفٌ بَابُ الْقَرَضِ عَنْ

اور یہ زیادتی کی اور غائب کے لئے شفعہ نہیں اور اس کی سند ضعیف ہے۔ باب مضارب کے بیان میں۔ صحیح

صَهْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن میں رکت ہے ایک

الْبُرْكَاتُ الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ وَالْقَارِضَةُ وَخَلَطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ لَيْسَتْ

مال کو آگے دینا و بیع کا مدت کے لئے بیع و خلیط بربری کے لئے کہہ کر جو کچھ ملا

لَا الْبَيْعُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَنُحَيْمٌ زَحَرَامٌ

یہ اس کو ابن ماجہ نے سند ضعیف سے روایت کیا۔ اور حاکم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اس کو روایت کیا ہے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَشْرُطُ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا عَطَاهُ مَالًا

کہ وہ آدمی سے شرط کر لیتے تھے جب اس کو بطور مضاربیت کو ملے دیتے تھے یہ کہ میرا مال تمہاری

مُقَارَضَةً أَنْ لَا تَجْعَلَ مَالِي فِي كَيْدٍ سَطْبَةٍ وَلَا تَحْمِلَهُ فِي بَحْرٍ وَلَا

میں نہ لگے اور نہ اس کو شہہ دے۔ یا نہ لے۔ اور نہ اس کو کھانا نہ لے۔ اور نہ اس کو

۱۷ امام ابو حنیفہ رحمہ

۱۷ امام ابو حنیفہ رحمہ

۱۵ مساقات سے کہتے ہیں کہ باغ کی کھیتی بانی وغیرہ دینے اور اس کی پرورش کر نیک دیا جائے اس شرط پر کہ پھل دو دن میں مشترک رہے یہ صاحبین کے نزدیک درست ہے اور اسی پر فتوے ہے کذا فی الطبی والعمات ۱۲ ۱۳ اس سے معلوم ہوا کہ معاہدہ میں شرط شروع جائز ہے مع استثناء کہ جب تک ہمین منظور ہو چنانچہ خلافت حضرت عمرؓ تک ایسا ہی رہا۔ بعد میں انہوں نے حسب مصلحت مہینہ ملا وطن کو دیا ۱۲۔ ۱۳

۱۶ کرایہ الوا اس حدیث کو معلوم ہوا کہ زمین معینہ کو چاہیے سونے کی اجزا کے عوض مدت معینہ تک کرایہ و شیکہ پر لینا جائز ہے فقط آپ کی تنبیہ چند مفاسد کے باعث غی۔ جن کے مودم ہو جائے جو جائز ہے ۱۲ اللہم اغفر اکاتبہ ولسن سعی فیہ ولوالدہم اجمعین۔ امین

۱۷ اس کے یہ سنی

کہ زمین کھیتی کے لیے کھ
حصہ پیداوار پر دیا جائے
یہ امام صاحب کے نزدیک
بہن ناجائز ہے کہ صاحبین
کہتے ہیں کہ جائز ہے
اسی طرح امام احمد کے
زودیک بھی ۱۲ مستخرج

۱۸ اس کے یہ سنی

زمین کو سونے چھائی
وغیرہ کے عوض کرایہ پر
دیا جاتا ہے امام صاحب
اس کے جواز کے قائل
ہیں ۱۱ مترجم ۱۷

حرام الخ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کسب تجارت
حجاست حرام کو دینی و
یعنی ہر وہ ملال رجائز
ہے۔ مگر آئندہ حدیث

میں جو حرمت مذکور ہے
وہ بعض کراہت طبع کے
باعث ہے یا ممکن ہے
کہ حدیث حرمت مشوخی
ہو ۱۲ ۱۷

اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ کسب اللہ کی اجرت
یعنی جائز ہے۔ یعنی وہ
کر کے چھوٹے یا تعلیم میں
ہیں مذہب شافعی و بخاری

ہے۔ ایسے ہی متاخرین
فقہاء احناف کی بھی سی
فتوے ہیں۔ بکلاف متقدمین
کے وہ اس اجرت کی ہر سری
حدیث سے مخالفت کی باعث

ہر چیز کے نام پر قسود دیتے ہیں۔

لَوْ لَمْ يَكُنْ لَكَ زَجْرَعُنْهُ فَاَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ

چیز میں ہوتی تھیں پس ایسی وجہ سے منع فرمایا آپ نے اس سے ہر مال میں زمین کے اندر جس کو مضامین

فَلَا يَأْسُ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيهِ بَيَانٌ لِّمَا أَجْلَحَ فِيهِ الْمُتَّفِقُ عَلَيْهِ

ہو نہ اس میں کوئی مضائقہ (کرایہ کے معاملہ میں) تھیں اس کو مسلم نے روایت کیا اور اس میں تفصیل ہے اس کو

مَنْ اُطْلِقَ النَّبِيُّ عَنْ كَرَاءِ الارضِ وَنَ ثَابِتُ بْنُ الصَّخْرَةِ

جو متفق علیہ ہیں بھلا مذکور ہے زمین کو کرایہ پر دینے کی ممانعت کا مطلب ہوتا۔ اور ثابت بن صخرہ رضی اللہ عنہ

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزَّرْعَةِ وَالْبُلْغَةِ

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزارعہ سے اور اجازت دی مزارعہ علیہ کی ہوتی

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خُتِمَ

بھی مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ختم ہوا رسول خدا صلی اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الَّذِي حُجَّاهُ أَجْرَهُ وَكَانَ

علیہ وسلم نے اور جس نے لگائے تھے اس کو آپ نے مزدوری دی اور اگر حرام تھے ہوتا تو آپ نے نہ دیتے اور اس کو

حَرَامًا لَمْ يُعْطَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ رَافِعٍ وَابْنُ خَالٍ رَضِيَ اللَّهُ

بخاری نے روایت کیا۔ اور ابن خلدون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہاں

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْبُ الْحِجَامِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسبہ کے لئے دالیکا

خَبِيثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةٌ أَنَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

خَصَمٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ عَدُّ رَجُلٌ بَعْدَ حَرَامٍ

مخالف ہوا کہ میری وجہ سے دیا گیا پھر اس نے غدار کی اور دوسرا وہ جسے آزاد آدمی کو فروخت

فَاَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَكْبَرَ جَبْرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطَ

کہا پھر اس کی قیمت لگائی اس نے اس کو جبراً رکھا کیس کو پس پورا کام لیا اس سے اور اس کی مزدوری

أَجْرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

مزدوری اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذَ مِنْ عَلَيَّ جَزَاكِتَابِ اللَّهِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ سزاوار اس چیز کے کہ لوگوں کو اس پر مزدوری قرآن کے لئے لکھی ہے بخاری

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

نے اس کو بخاری نے کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

لَمْ يَكُنْ يَسْتَحِبُّ لِي

۱۷۶

اس سے معلوم ہوا کہ
مزدور کی مزدوری کام
کر لینے پر ہیست جلدی
ادا کیا گئے۔ اور اس کے
دینے میں لیت کوکل
کیا گئے کہ سخت گناہ
ہے جن العبد ہونے کے
باعث مع مزدور مزدور
محتاج کے ۱۷
مزدور الخ اس حدیث کو
بھی وہی ثابت ہوا جو
حدیث اول سے ہے
۱۸ مزدور الخ
اس سے معلوم ہوا کہ
غیر محکوم و براند زمین
کو جو شحف آباد کرے
اسی ہو باقی ہے جس
سے کوئی غیر نہیں لے
کتا ۱۹
زمین کے ارد گرد جو
گھیر کر دیا جائے اسکو
محسب بولتے ہیں یعنی
اللہ تعالیٰ درمستل اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لیے زیادہ حصے
کا استحقاق ہے ۲۰
اللہم اغفر لکاتبہم ولین
سینہ فہم ولوالدہم
۱۰ جمین۔ آمین ثم آمین

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰

وَعَلَيْكُمْ أَعْطُوا الْأَجِيرَ جَزَاءَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَ عَرَقُهُ رَوَاهُ ابْنُ

لے دو تم مزدور کو مزدوری اس کی اس کے پسینہ خشک ہونے سے پیشتر اسکو ابن ماجہ نے

مَكْجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ أَبِي نَعْلٍ

روایت کیا اور باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو ابو نعیل اور بیہقی کے نزدیک

وَالْبَيْهَقِيُّ وَجَابِرٌ عِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ وَكَأَنَّهَا ضَعْفٌ عَنْ أَبِي

اور جابر سے ہے طبرانی کے نزدیک اور تمام کی تمام ضعیف ہیں۔ اور ابوسعید

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

خضری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مزدور سے

مَنْ اسْتَجَرَ اجِيرًا فَلْيَمْلِكْ لَهُ أَجْرُهُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَفِيهِ

رہے جو کسی سے اسکو مزدوری پکڑی گئی اسکو عبد الرزاق نے روایت کیا اور اس میں

لَا قِطَاعٌ وَوَصَلَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيقٍ أَبِي حَنِيفَةَ بَابُ احْمَدَ

القطاع ہے اور بیہقی نے بطریق ابو حنیفہ میں حدیث کو مؤتمل بیان کیا۔ باب مردہ زمینیں

الْمَوَاتِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

درست کرنے کے بیان میں۔ عروہ سے روایت ہے عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ

علیہ وسلم نے فرمایا جو آباد کرے کسی زمین کو جو کسی کے لئے نہ ہو تو وہ اس زمین کے ساتھ دلوں سے زیادہ

عُرْوَةَ وَقُضِيَ بِعُمَرَ بْنِ خَلْفَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَنُ سَعِيدُ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنی خلافت میں یہ ہی فیصلہ کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور بیہقی نے

بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْبَبَ اَرْضًا مِثْلَ

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو زمین میں فرمایا آپ نے جو زندہ کرے اسے عروہ

فِي لَهُ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَحَسَنَةُ الزَّمْزَمِيُّ قَالَ رَوَى رَسُولُهُ

زمین کو تو وہ آدمی کی ہے اسکو تینوں نے روایت کیا اور زمزمی نے اسکو احسن کہا یہ مرسل بھی روایت کی

كَأَنَّهَا اخْتَلَفَ حَكَابِيَةُ فَقِيلَ جَابِرٌ وَقِيلَ عَائِشَةُ وَقِيلَ عُمَرُ

کی ہے اور یہ حدیث جیسے اس نے کہا جیسے ہی ہے اور اس حدیث کے صحابی میں اختلاف کیا گیا ہے کسی نے کہا

اللَّهُ بْنُ عُمَرَ وَالرَّاحِ الْأَوَّلُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

جابر بن عمر میں کسی نے کہا عائشہ نے اور کسی نے عمر اور ابن عباس نے اور ترجیح اول کو ہے۔ اور ابن عباس کی

الصَّعْبُ ابْنُ جَنَابَةَ اللَّيْثِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

عنہ سے روایت ہے کہ صعب بن جنامہ لیثی رضی اللہ عنہ نے اون کو خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَعَلَيْكُمْ قَالَ لَمْ يَحْجِ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَنُ سَعِيدُ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حج کو نہیں کیا اور اس کے لئے روایت کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور بیہقی نے

وَعَلَيْكُمْ قَالَ لَمْ يَحْجِ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَنُ سَعِيدُ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حج کو نہیں کیا اور اس کے لئے روایت کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور بیہقی نے

وَعَلَيْكُمْ قَالَ لَمْ يَحْجِ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَنُ سَعِيدُ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حج کو نہیں کیا اور اس کے لئے روایت کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور بیہقی نے

وَعَلَيْكُمْ قَالَ لَمْ يَحْجِ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَنُ سَعِيدُ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حج کو نہیں کیا اور اس کے لئے روایت کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور بیہقی نے

وَعَلَيْكُمْ قَالَ لَمْ يَحْجِ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَنُ سَعِيدُ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حج کو نہیں کیا اور اس کے لئے روایت کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور بیہقی نے

وَعَلَيْكُمْ قَالَ لَمْ يَحْجِ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَنُ سَعِيدُ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حج کو نہیں کیا اور اس کے لئے روایت کیا اسکو بخاری نے روایت کیا۔ اور بیہقی نے

لم يصدق الخراس

حدیث سے معلوم
 ہوا کہ بعد مرنے کے
 کوئی ایسا میت کے
 لیے موجب اجر ہوتا
 ہیں ایک یہ کہ کوئی
 چیز وقف کر جائے جس
 سے فقراء و مسکین
 منتفع ہوں دوسرے
 علم نافع جو کسی کو اللہ
 پرٹھا جائے۔ اور آگے
 وہ دوسرے کو پڑھائے
 الی غیر ذلک یا اولاد
 صالح جو مائندین کے
 لیے دعا و خیر و صدقات
 سے ان کو رولج کو
 ثواب پہنچاتا ہے ۲

۵۲ صدقة الخ اس

حدیث سے معاف ہو کر
مال و وقت خرید و فروخت
و مہربان بنیں ہو سکتا اور
میراث، میں بھی ہننیں یا
ہاں سکتا۔ لیکن اس کے
والی کو جو اس کی نگرانی
کے سبب ضرورت
استغناء جائز ہے۔ کہ
اپنے استعمال میں لے
یا اپنے کسی اقارب پر دست
کو سب ضرورت دلوں ۱۲

۵۳ قبی اے کہتے

یہ کہ آدمی فوراً سے کر
نہ کہے کہ اگر میں مر جاؤں
تو میری فائز چوسنے پوری
میں سے بہتہ بہتہ ہے

15. 1944-1945

باب الوقف عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنهما أن سئل

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکُمْ ؕ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهٗ عَمَلٌ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا سِوَا مَا عَمِلَ لِرَجُلٍ اَوْ لِامْرَاَتٍ اَوْ لِوَحْدَةٍ مِنْ بَيْنِهِمْ سَبْعَةٌ لَا تُجْتَنَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِصَالِحٍ وَلَكِنْ تَصْرِفُهَا الْاُمَّةُ بِمَا كَسَبَتْ مِنْ ذَنْبٍ وَيُنْفِقُ فِي رَأْسِهَا فَرَشَدَ لَهَا: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَرَحْمَتُكَ أَعْظَمُ

الْأَمِنْ ثَلَاثٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ

صالحہ شہد عوالہ رواہ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال
 کہتا رہا کہ اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ

اصاب عمر رضي الله تعالى عنه ارضا نجس برأى النبي صلى

عليه السلام يستأمن فيه فقال يا رسول الله اني اصبت أرضا مخبأة

کَلَّمَاصِبٌ مَّا لَقِيَ هُوَ الْفَضْلُ عِنْدَ هَذِهِ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ

حاصل کر کے ایک زمین خریدیں کہ میں نے بھی اوس سے اچھا مال حاصل نہیں کیا اپنے نزدیک اپنے ذریعہ ارم

چاہو تو آدمی کی اہل بسند کو اور اس کا مقدمہ کر دو چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کا مقدمہ (اس سے) آرویا کر کے اہل

فروخت لگی جائے اور نہ ہی کوئی دیکھ دیا جائے اور نہ اسکا پہنچا جائے اور نہ کسی اوس کا فقیہ دن اور ہفتہ یاد دلا

اور اعلان کرتے اور فی سبیل اللہ اور مسافروں اور مسکین کے لئے ہزار لاکھ تین سو روپے جو ان کے متولی کو کہہ کر

یاد مے رہے۔ یہاں سے صاف عیاں ہو گیا کہ اس مال میں کتنا حصہ کوئی مال ہو گا (کوئی حصہ) مطلق علیہ سے اور

روایۃ البخاری نصۃ یاصیہا لا یوہب لکین یفق

شیرہ و من ابی ہریرۃ رضی عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من ابی ہریرۃ رضی عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عمر علی الصداقۃ الحدیث وفیہ فاما خالد فقد احتبس فی عرو
 حضرت عمر کو واپس لے کر اسے الجہ علیہ وسلم نے صدقہ (دانتوں کو سننے پر مہتر کر گئے) آخر حضرت تک اور اسی میں تھے

اعْتَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ تَقَى عَلَيْهِ يَأْتِ الْهَبَةُ وَالْعَمْرُ وَالرُّبْعِيُّ عَنِ

— — — — —

۱۵ ہدیہ الخ اس حدیث کے تصریح صحت کا یہ علی کی ہونگی کہ ہدیہ باؤنی باعث آپس میں محبت الفت ہو کر باعث خوری و خوشی بسر اوقات وغیرہ ہدیہ ہوگی ۱۳ ۱۴ ہدیہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ ہدیہ لینا دینا آپس کے دلی حسد و کینہ کو دور کر دیتا ہے۔ یہی بنیاد باہمی الفت کا ہے ۱۳ ۱۴ یعنی اوس کے حقیر ہونے کی بھی عزت سے لے کر ۱۵ یعنی اس وقت تک یہہہ کرنے والا اپنی چیز داپس لے سکتا ہے یہی مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ کا ہے ۱۵ صدقہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو حقیر چیز اذوق سے کہیں راستہ میں گری ہوئی ہو یا انکار استعمال جا رہے ہے اگر قیمتی ہو تو پھر نہیں بلکہ اس کا اعلان مدت مبینہ بطریق مشروع کرنا ہوگا ۱۶ بکری الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز جلدی ضائع ہونے والی ہو اگر جلد ہی سمجھال جائے اور اعلان نہ کیا جائے حفاظت میں رکھی جائے اور جس چیز کے اڈنٹ وغیرہ کی مانند تلف کا گمان نہ ہو

عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ تَهَادُوا تَهَادُوا ابْنُ خَارِجٍ رَدِّ الْمَقْرُودِ
 سے فرمایا آپس میں ہادی دوست ہو جاؤ گے اسکو بکری نے اور ہادی میں
 أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوا تَهَادُوا ابْنُ خَارِجٍ رَدِّ الْمَقْرُودِ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہادی بکری کو اسکو بکری نے (ابن خاریجی)
 رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَكَانَ ابْنُ خَارِجٍ رَدِّ الْمَقْرُودِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اسکو بزار نے سند ضعیف سے روایت کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لے مسلمان عورتوں کو تو رخصت جانے کوئی بڑا دوسن اپنی بڑا دوسن کو اگرچہ
 جَارَةً لِيَا رَتَهَا وَكَفَرْنَ شَاخِ مُتَقَنَّ عَلَيْهِ وَكَانَ ابْنُ خَارِجٍ رَدِّ الْمَقْرُودِ
 جہ بکری کا کھو جو (حدیث متفق علیہ ہے) اور ابن خاریجی نے روایت کی کہ وہ روایت کرتے
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَهَبَ هَبْهُ
 میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی چیز کو ہب کرے تلہ تو وہاں اسکا ذریعہ مستحق ہے
 أَحَقُّ بِهَا كَالْمِثْقَلِ يَتَبَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّاهُ وَالْمَحْفُوظُ مِنْ
 جب تک اسکا بدلہ نہ لے سکے اسکو حاکم نے روایت کیا اور صحیحہ میں لایا اور محفوظ ہے کہ ہر روایت ابن عمر
 رَوَايَةُ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَوْلُهُ بَابُ اللَّفْظَةِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 حضرت عمر سے اولین کا یہ قول مروی ہے۔ باب بکری ہونے پر جس کے بیان میں۔ انس سے روایت ہو
 قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ كَذَلِكَ ابْنُ
 کہ گندے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابھی کہیں روایت کیا کہ وہ گندے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
 أَخْبَأَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّغِيرَةِ كَذَلِكَ مُتَقَنَّ عَلَيْهِ وَكَانَ ابْنُ خَارِجٍ رَدِّ الْمَقْرُودِ
 یہ صدقہ تلہ کی ہو تو میں اسے لھائی کہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور زید بن
 بَنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 خالد رضی اللہ عنہ سے، روایت ہے کہا آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْ اللَّفْظَةِ فَقَالَ أَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَاةَهَا
 پس آپ کو پڑی ہوئی چیز کے بارے میں وہ بات کہ آپ نے جواب دیا کہ پہلا تو اسکی چھیل
 ثُمَّ عَرَفَهَا سَدَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَلَا تَشَاؤُنَا لَيْسَ بِهَا قَالَ أَفْضَا
 اور اس کی کٹاٹ پھاڑ سکو اگر نہ سال تک یہی ہو تو اسے اس کا مالک کہہ سکتا ہے
 الْقَعْمَ قَالَ فَمِنْ كَلِّكَ أَوْ لَحْنِكَ أَوْ لَذِزْجِكَ قَالَ أَفْضَا لَيْسَ بِهَا قَالَ أَفْضَا
 اور اسے ان کے کھانے کے لئے سزا دیا کہ اسے کھانے کے لئے اس کا مالک کہہ سکتا ہے

۱۱۱ گمراہ الخ اس
مدیث سے معلوم ہوا
کہ جو کوئی کسی غیر کی چیز
کو پا کر اسے گھر میں چھا
کر رکھ دے اور اس کا
اعلان نہ کرے وہ گمراہ
ہے ۱۱۲ گواہ
الخ اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ گوی ہونی حسینہ
اٹھائے بد گواہ بن
لینے چاہئے اور اس
چیز کی ڈاٹ وغیرہ کی
حفاظت کی جائے کہ
اس میں کوئی کچھ لکھا
لے اور اس چیز کو نہ چھپائے
نہ غائب کرے مالک کی
آنے پر بخوشی تمام اس
حوالہ کر دی جائے ۱۱۳
۱۱۴ حاجیوں کی چیز
بھی بغرض حفاظت اٹھا
لینا جائز ہے اور لفظ
کے بارے میں مذہب
ہے کہ تھوڑی قیمت کی
چیز بلا تشہیر کام میں
آوے۔ اور قیمت واپس
کی تشہیر بیان تک
کی جائے کہ غالباً اتنی
مذمت میں کوئی تلاش
کرنے والا آجاتا پھر اگر
مکین ہو تو اپنے اوپر
مدتہ کرے ورنہ کسی غریب
کو دیکے لیکن اگر اس کے
بعد ملک آیا تو وہی پرکھا
۱۱۵ یعنی چلے دینے

سِقَاؤَهَا وَحَدَّ أَهْلُهَا تَرْدُ الْمَاءِ وَتَاكُلُ الشَّجَرُ حَتَّى يَلْقَاهَا نَهْجًا
یعنی عرصہ کیا ہیں کہ شدہ اونٹ ڈالیا تھے اس سے کیا مطلب اس کے ساتھ اس کا شکر ہے اور اس کا چوتھ
متفق علیہ عن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادوى
آثارہ میں گائی پانی پر اور کہا تارہیگا درخت یہاں تک کہ اس کو مالک لے رہیٹ متفق علیہ ہے۔ اور ابن عمر کو روایت کیا گیا
صَالَةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعْرِفْ فَهَارَ وَاهٍ مُسْلِمٌ وَكَانَ عِيَاذُ بِنِ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھکے ناصیے گم شدہ چیز کو تو وہ گم شدہ ملے ہی ہے جبکہ مالک کی تشہیر نہ کرے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا
جاء رزقي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
اور عیسیٰ بن جابر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص یاد سے کسی چیز کو ہاتھ لگے
وَجَدَ لِقْطَةً فَلْيَشْهَدْ ذَوِي عَدْلٍ وَلْيَحْفَظْ عِفَا صَهُ وَوَكَايَا
کہ دو دو دنوں کو گواہ کر لے ملے اور اس کی نظیل کی حفاظت کرے اور اس کی ڈاٹ کی بھرنہ چھپائے اور
قَدْ لَا يَكُنْتُمْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَمَا تَوَلَّيْتُمْ بِهَا وَارْتَفَعُوا
غائب کرے اور اگر اس کا مالک آباد نہ ہو تو اس کے ساتھ زیادہ سزاوار سے درپیش وہ اللہ تعالیٰ سے کہنا
مَا لَ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مِنْ يَشَاءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ
ہے دیتا ہے جبکہ جانتا ہے اس کو احمد اور ابوعبید نے سوا اثنی عشر کے روایت کیا اور ابن سنیہ اور ابن جابر نے
ابن خزيمة وابن الجارود وابن حبان وابن عبد الرحمن بن
اور ابن حبان نے اس کو صحیح بتایا۔ اور عبد الرحمن بن عثمان بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عَنْ عَمْرِو بْنِ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
غز سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے حاجیوں کی بری ہونی چھینے سے اس کو
أَلَّا يَحْمِلَ ذَوْنَابَ مِنَ السَّيِّئَاتِ وَلَا الْحِجَارَ الْأَكْهَلَةَ وَلَا اللَّقْطَةَ
مسئلے روایت کیا۔ اور مقدم بن احمد کرب محض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر فارسلان میں سے کیوں
مِنْ مَالٍ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَفْغِيَ عَنْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَبُخَارٍ
والاکوئل در کندہ اور نہ آبادی کا کدھا اور نہ بری حوالی چیز سے کا فر معاہد کی مال کی گزرتی کہ وہ اس سے اسروا ہو اس کو
الْفَرِائِضُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ابو داؤد نے روایت کیا۔ باب الفرائض کے بیان میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَقُّ الْفَرِائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ مِنْهُمَا فَمَا بَقِيَ مِنْهُمَا فَمَا بَقِيَ مِنْهُمَا
لاحق کو فرائض ان کے اہل کو اور جو بچے وہ بچے کو قریب و دیر و غلبہ کے لئے بچے
ذَكَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ سَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
در حدیث متفق علیہ ہے۔ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ
نے فرمایا مسلمان کا کافر ارث میں اور کافر مسلمان کا

عَنْ عَمْرِو بْنِ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

إِنِّي عَبْدُكَ رَضِيَ اللَّهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْكَ قَالِ اللَّهُ رَسُولُ مُحَمَّدٍ

مَنْ لَمْ يَلِدْ فَالْحَالُ ذِكْرٌ مِنْ كُنُوزِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو سَعْدٍ الْوَرَقِيُّ

حسنہ علیہ السلام نے فرمایا: **حَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

اور نہ ہی نے اسکو اسن کہ اندرین تہیہ نہ ہے اسکو بھیج کہا۔ اندر عالم دوم سے روایت کر دہ روایت کرنے میں فی المثل

فرمایا جب آواز کرے تجھ تلے (پہنچا ہو کر) تو وہ وارث بنایا جائے اس کے اور وارث نہ رہے کیا اور ابن حبان نے اس کو

عجیب ترین خبر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں لیقل نہیں

ہی رواۃ النسائی والدارقطنی نوادہ ابن عبد البر واعدہ النسائی الصواعق

وقفہ علیٰ عہد وکسین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول فاحذر الزنا
 نے اسکو طویل کہا اور حق ارکھ عزو پر یونہی نہ کہی اور مردن

اولاد من كان روالا بودا ودوالسبانی و ابن جة و حكا

ابن أبي ربيعة ابن عبد البر عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الحاکم من طریق الشافعی عن محمد بن الحسین بن علی بن ابی طالب عن ابی جعفر

حاکم نے روایت کیا بطریق ثقت غیرہ در روایت کرتے ہیں محمد بن حسن سے یہ ابو یوسف کو امہ اسکو ابن حبان نے

صحیح بتلایا اور یہ بھی نے اس کے معنی لکھا۔ اور ابوالفضل رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب پر علم و فہم کا زیادہ جاسنے والا زمین کا بہت ہی اعلیٰ اور جادوں کے

ابی داؤد و صحیح الترمذی و ابن حبان و الحارث و اعلیٰ (ارسال باب)

ابو صلیح بن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

له من الخ

اس حدیث سے معلوم

ہو آ کہ جسکا کو 'مستولی' منہ

الحمد لله الذي جعلنا من عباده
الذين هم خير من عباده

مستوی ہے۔ اور جس

مامون کے نوادر بھی

اسکا وارث ہے ۱۲

۵۲ بحی الخ اس

حدیث سے معلوم

ہوا کہ جو بچہ پیدا ہو

آواز کر کے مر جاتے

وہاں پر - پہنچا اس کے دربار۔

کو دراشت پیغمبر ۱۲۔

۳۵ قاتل الخراس

مے معلوم ہوا کہ قاتل

کو مقتول کی وراثت ہے

محمودی ہے۔ حیدرآباد

فہرستہ کی ۱۲ صفحہ

معلوم ہو اگر ولایت رشتہ

مناسب کی طرح خرید

۹۔۔۔ فرزندِ اورِ بہیمہ

تین سو سکتی ۱۲-۱۳

اللهم اغفر لكاتبه

ولمن سعى فيه

والله اعلم
الجمع

المسكين

۱۷ عودت الخ اس

حدیث سے معلوم ہوتا کہ اگر
بیوی چار وجوہ کے باعث
منتخب کی جاتی ہے۔ ایک
مالدار ہو یا نسب میں اچھی
ہو یا خوبصورت ہو۔ یا بینا
ہو۔ تو سب کو چھوڑ کر دنیا
کو ترجیح دو ۱۷
بہتری الخ اس سے معلوم
ہو کہ سب کا یہ توفیق
کے لئے مذکورہ در حدیث
دعا کی جائے ۱۸
تہ ہذا الخ اس سے معلوم
ہو کہ خطیہ نکاح اس طرح
پڑھا جائے جسے حد
عبر النکاحۃ والسلام
تعلیم فرمایا ۱۹
دیکھ الخ اس سے معلوم
ہو کہ نہنگ کی طرف
یعنی جسے بیاتنے کا
لڑوہ رکھتا ہو۔ ممکن سمجھنے
پر اسے دیکھ کر منگنی
کرے تاکہ آئندہ کوئی
امر خلاف طبع و ذہن
انف قی نہ پیدا ہو ۲۰
اللہم اغفر لکاتبہ و
لمن سلفیہ ولوالدیم
اجمعین آمین ثم آمین
۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱
۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱
۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱
۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱
۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱

وَابْنِ حَبَّانٍ أَيْضًا مِنْ حَبِثٍ مَعْقِلٍ بَنِي سَابِوْنَ إِلَى هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَتَكَلَّمُ الْمَرْأَةُ أَرْبَعًا لِمَالِهَا وَحَسْبِهَا وَحُجَّتِهَا
وَلَدَيْنَهَا فَاطْفَرُ حِدَاتِ الدِّينِ تَرْتَبُ يَدَايَ مُتَفَقِعٍ عَلَيْهِمْ بِقِسْمَةِ السَّبْعِ
وَعَنْ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَقَّ الْإِنْسَانُ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ بَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكَ إِخْوَانًا وَاهِ أَحْمَدُ الْارْبَعَةِ
وَحَبِثُ الْارْمَنِ وَابْنُ خَزِيمَةَ وَابْنُ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ عَلَّمَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّهَنُّدَ فِي الْحَاجَةِ أَنْ تَحْمِلَ لَكَ
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَتَسْتَغْفِرَ وَتَخُذَ بِاللَّيْلِ مِنْ شَرِّهِ وَأَنْفُسًا مِنْ يَدَيْهِ اللَّهُ
فَلَمْ يَضِلْ لَوْ مَنْ يُضِلُّهُ فَلَها دِي لَوْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَبَقِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ وَاهِ أَحْمَدُ الْارْبَعَةِ وَحَبِثُ
الَّذِي يَدَى الْحَكَمِ مِنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا خُطِبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ مِنْهَا إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى
نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ وَاهِ أَحْمَدُ أَبُو دَاوُدَ رِجَالُ ثِقَاتٍ وَحَبِثُ الْحَكَمِ
شَاهِدُ عَنْهُ الْارْمَنِ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ الْخَزِينَةِ وَعَنْ ابْنِ فَاجَةَ ابْنِ حَبَّانٍ مِنْ
أَوْ نَسَائِي كَرَّمَ وَكَرَّمَ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حَدِيثُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُسْلِمٍ وَابْنِ هَرِيرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَاهِدُ لَدُنْكُمْ كَرَّمَ لَدُنْكُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَنْظَرْتُ إِلَيْهَا قَالًا لَا قَالًا فَهَبْ فَانْظُرْ

اور اس آدمی سے جو نکاح ملے کہ تمنا ہے کسی عورت کو کیا تو نے اس کو دیکھ لیا اور کہا کہ میں اسے ڈرا یا جا اور علیہ السلام

الْيَهَا وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ فِي خُطْبَةٍ أَخِيهِ حَتَّى يَذْكُرَ الْخَاطِبُ مَبْلَكَ

کے کوئی ملے تم میں سے کسی نے بھائی کے منگنی میں یہاں تک کہ چھوڑ دے منگنی کو لے والا اس سے پیشتر یا اور کسی نے اجازت

أَوْ يَأْذَنَ لَهُ مُتَفَوِّعِيهِ لَلْفُظِ لِلْبَحَارِيِّ وَنَسْهَلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

دہلے (حدیث) متفق علیہ ہے اور لفظ بخاری کے ہیں۔ اور سہل بن سعد مدنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ أَهْبُ لَكَ نَفْسِي فَظَنَّا إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے رسول خدا میں آئی ہوں اپنے آپ کو آپ کو اپنے عرش میں ہوں پس دیکھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

فَصَعَدَ النَّظَرُ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

اٹھا یا آپ نے نظر کو اس کے اندر اور خوب نظر کی پھر جھکا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

فَلَمَّا رَأَتْ لِمَرْأَةٍ أَنَّهَا خَلِيقٌ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ

اور اس عورت نے کہ آپ نے اس کے بلکے میں کچھ نہ دیکھا کہ وہ کچھ عجیب لگتی تھی اس نے ایک شخص کے پاس جا کر بیان کیا

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا قَالَتْ فَمِنْ عِنْدِ

میں اور عرض کرتی تھی کہ رسول خدا اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو نکاح اس سے کر دیجئے یا رسول خدا میں نے اس سے کہا

مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ذَهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ

سے ملے اور اس نے کہا نہیں قسم بخدا لے رسول خدا اس نے کہا لا۔ پس وہی اور لوٹا اور عرض

بِحَدِّ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا

کیا میں نے قسم خدا کی لے رسول خدا نے کہا میں نے کچھ نہیں پایا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ

لہ نکاح الخ اس

حدیث سے بھی حدیث

ہا سبق ممکن ہو لے پر

جس عورت کو نکاح کیا

جائے۔ دیکھ لینا بہتر

سے کوئی لڑ

اس حدیث سے معلوم

ہو کہ ایک کے پیغام

نکاح پر دوسرا نہ دے

جب تک پہلا چھوڑ

دے یا اسے اجازت

نہ دے ۱۲-۱۳

کیونکہ اس حدیث سے

معلوم ہو کہ بلا مہر

نکاح ناجائز ہے۔

جب تک ہر نہ ہو ۱۴

العلم الغفر لکاتبہ لمن

رسمتہ فایہ ولوالدیمہم

احمدیہ۔ آمین۔ یارب

العالمین ۱۲-۱۳-۱۴

۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰

۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶

۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲

۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸

۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴

۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰

۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶

معلوم ہوا کہ میوہ کی ترابی
اجازت کے بغیر نکاح
ناجائز ہے۔ بخلاف
کنواری کے کہ اسکا اذن
چپ کرنا ہے ۵۲
اس سے ثابت ہوا کہ
عورت کو اپنے نفس کا
اختیار ہوتا ہے جب وہ
بالغ ہو۔ بخلاف مذہب
امام شافعی کے کہ ان کے
تزویدک اوس میں اپنے
نکاح کی قابلیت ہی نہیں
اور یہ حدیث امام صاحب
کی متقول ہے واللہ
اعلم بالصواب واسترحم
۵۳ اس کے سنے
سب قول عائشہ رضی اللہ
عہا عنہا نے بیان کیا ہے
یہ ہیں کہ عورت نکاح کے
کام کو اپنے آپ انجام
دے۔ اگرچہ اجازت
یعنی کی آوے ضرورت نہیں
بکہ اس کے لیے کوئی مرد
ضرور ہونا چاہیے۔ واللہ
اعلم ۵۴
الخ اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ بالغ لڑکی کی رضامند
کے بغیر باپ کا نکاح
مکرم نکاح نہیں۔ اور
لڑکی بائعہ کو فسخ نکاح کا
اختیار ہے۔ بیکہ اللہ اعلم
۵۵ جو کہنے ہی اسے ملان

۱۳۰۲-۱۳۰۳ هجری قمری

الرُّبْعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ أَبُو عَوَّازٍ وَابْنُ جُبَيْنٍ وَالْحَاكِمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

جس کا کوئی دلی نہ ہو کہ جو چاہوں سے سوا کسی کے بتائیں کہ آپ اور ان لوگوں اور ان حلقہ اور عام کے اسلوب بیان اور

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْكُلُوا الرِّيمَ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا

اور یہ روئے اہل علم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بچاؤ کی حالت میں یہ روئے

لَا تَنْكُرُوا لِكُرْحَىٰ يُسْتَاذِنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِنَّ

تَسَكُّتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عليكم قال الشيخ حتى ينقضيها من قليبها والبركت تسام وروادها سكونا

رواہ مسلم فی لفظ لیس لولی مع الثیب امر الیئیتہ لتستاروا ابو

داود والنسائي وصححه ابن حبان وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال

رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لا تزوج المرأة المرأة

وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ جَبْرِ وَالْإِسْقَاطِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ

وَمِنْ نَافِثٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ سَوْدَةَ ابْنَةَ زَيْدٍ

عَزَّ الشُّغَارُ وَالشُّغَارُ أَنْ يَزُوجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يَزُوجَهُ الْخَرُّ

ابن ابی بنیہ صادق متفق علیہما اتفاقاً من حیث الخیر علی ان

تفسير السجاري من كلام تاج الدين ابن عسكروس رضي الله عنه في التجار

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اٰبَآءَكُمْ هُمْ اَبَآءُكُمْ وَلٰكِنْ اَكْبَرُكُمْ فِى الدِّيْنِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ اِنَّ تَقٰىهٗ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و ترمذی

ذاتی ہیں۔ درمیان میں سے اس کا اعتبار نہیں کیا گیا۔ محمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور میں نے اسے

۱۰ نکاح الخواص

حدیث سے معلوم ہوا کہ جسے دو ولی یکے بعد دیگرے نکاح کر دیں تو پہلے کا نکاح صحیح ہے نہ دوسریکا۔

۱۱ نکاح الخواص کو

معلوم ہوا کہ غلام کو مالک کی اجازت بغیر نکاح ناجائز ہے۔

۱۲ عورت

ان اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجھ بھی بھتیجی کا باہمی نکاح ناجائز ہے ان کی قراہت کے باعث ۱۳۔

۱۴ امام صاحب

نور امام غفری اعد ثور یادہ جواد اور عسکر مد مشرق

اور نہایت بکر ایہ کا یہ مذہب ہے کہ محرم کو نکاح کرنا درست ہے۔

۱۵ ناجائز ہے۔ اور دلیل وہ حدیث ہے جسے اس

عقباس نے روایت کیا کہ رسول خدا نے بہات و ہم

میمونہ سے نکاح کیا اور جو سکا ہے کہ اس حدیث مانعت

میں نکاح سے ہم بسری کے منہ لیے جائیں۔ واللہ

۱۶ علم بالقصوب

احرام الخواص سے بھی معلوم ہوا کہ محرم کا نکاح کرنا

درست ہے جو یہی مذہب احناف ہے ۱۷۔

مقام اوطاس میں یہ جہاد شہر جری میں ہوا ۱۸۔

وَمِنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّهَا امْرَأَةٌ

زَوْجَهَا وَلَيْكِنْ فَهِيَ لِرَّوْلِ مِنْهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَزْجَعَةُ حَسَنُ التِّرْمِذِيُّ

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَعَلَّمَ أَيُّهَا عَبْدُ تَزْوِجْ بِغَيْرِ إِذْنِ مُوَالِيَةٍ وَأَهْلَةٍ فَهُوَ عَاهِرٌ رَوَاهُ

أَحْمَدُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَكَذَلِكَ ابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْعُرُ بَيْنَ

الْمَرْأَةِ وَحَمِيمَتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ عُمَانَ بْنِ

أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكُحُ الرَّجُلُ

مُسْلِمَةً وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَنْكُحُ زَاوِيَةً وَلَا يَنْكُحُ عَمَةً وَابْنُ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَزْوِجُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ

وَهُوَ حُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لِمُسْلِمٍ عَنْ مَيْمُونَةَ نَفْسِهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَزْوِجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَابْنُ عَقْبَةَ بْنِ بَرِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِمَا اسْتَحْلَمَ

بِهِ الْفَرَسُ وَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرُ أَوْ طَائِسٌ فِي التَّنْعَةِ

وَالْمَنْعَةِ

وَالْمَنْعَةِ

۱۵ معلوم ہوا حلالہ

میں دوسرے کا صرف نیچہ

کر لینا پہلے کے لیے ملا

نہیں بنانا تاؤ تھیکہ اوس

دوسرا ہم بستر نہ ہو جائی

۱۶ مترجم ۱۵ غلام اللہ

لکھے ہوئے یا جنوں نے

دوسروں کو آزاد کیا ہوا

۱۷ حنفیہ کے نزدیک

اگر غلام بونڈی کا آزاد ہوا

ہو تب ہی بعد آزادی

اوسکو اختیار ہو تا ہے

حدیث میں حنفیہ کے

نزدیک حضرت بریدہ

غلام کے آزاد ہونے کو

اختیار کیا ہے۔ کیونکہ

ہو اتین حضرت عائشہ

سے دونوں میں اور ترجمہ

ایک دوسرے پر نہیں

تو تطبیق دونوں کی جائیگی

کہ جب تک اون کو بریدہ

کے غلام کا آزاد ہو جانا

معلوم نہ تھا اوس وقت

تک یہ زمانی رہیں کہ

وہ غلام تھا۔ اور جب انہیں

یہ معلوم ہوا کہ وہ وقت

آزادی پریدہ کے آزاد

ہو چکا تھا تو فرمایا کہ آزاد ہوا

اسی کے آزاد ہونے کے بعد

غلامی مشہور نہیں اور غلامی

بعد آزادی ہو سکتی ہے فہم

۱۸ میرے الحراس

حدیث کو معلوم ہوا کہ باہمی

دو چیزوں کا ایک نہا ج میں

موت قرائت کا باعث حرام ہے

فَقَالَ لَا حَقَّ يَدُوقُ الْخَيْرُ مِنْ عَسَلِيَّتِهَا مَا ذَاكَ الْأَوَّلُ مَشَقُّ عَلَيْهِ الْكَلْفُ

مشق و آگے فرمایا نہیں ۱۵ یہاں تک کہ دوسرا شخص اوس عورت کا مزا چکے لے جو پہلے لے چکا ہے اسے دوسرا مشق علیہ

لَيْسَ بِكَ الْكَفَاءَةُ وَالْخِيَارُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

۱۵ اور الفاظ مسلم کے ہیں۔ باب کھنڈ ہونے اور اختیار کے بیان میں۔ ابن عمر سے روایت ہے کہنا یا رسول خدا سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَرَبُ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ بَعْضٍ وَالْوَالِي بَعْضُهُمْ

علیہ وسلم نے عرب بعض اور بعض کے لئے کفو ہیں اور سوال ۱۵ اون کے بعض بعض کے لئے کفو

أَكْفَاءُ بَعْضُهُمُ الْآخَرِينَ أَوْ جَاءَ زَوْجَاهُ لَكَ مَوْثِقٌ إِنْ سَأَلْتَهُ لَوْ لَمْ يَسْمَعْ

میں مگر غلام اور کھنڈ لگانے والا اسکو دیکھ لے روایت کیا اور اس کے استناؤ میں ایک روایت ہے نامعلوم الا کہ

وَأَسْتَشِيرُكَ أَبُو حَاتِمٍ وَكَأَنَّ شَاهِدَ عِنْدَ الْبَازِ عَنِ ابْنِ جَبَلٍ بَسْتَهُ

اور ابو حاتم نے اسکا انکار کیا ہے اور اس کے لئے باز کے نزدیک معاذ بن جبل سے سند منقطع کہ بوقت پر ہے

مَنْقُطُهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا کہ

قَالَ لَهَا ابْنِي سَامِرًا زَوْجًا مَسْلُومًا وَابْنِي هَرِيرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

اس سے کہ ابھی کو کھنڈ ہو سکے مسلم نے روایت کیا۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي بِيضَةَ انْكِحُوا آبَاءَهُمْ وَأَنْكِحُوا الْيَتَامَى

والہ وسلم نے فرمایا اے بنی بیاضہ نکاح کرو ابوہند کا اور بیٹی سے نکاح کرو

وَكَانَ جَاءَ زَوْجَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ يُسَيِّدُ حَسَنَ بْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

کہ غلام ابوہند کو کھنڈ لگانے والا تھا اسکو ابو داؤد اور حاکم نے اچھی سند سے روایت کیا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

عَنْهَا قَالَتْ خَيْرٌ بَرِيرَةٌ عَلَى زَوْجِهَا حِينَ خَفْتُ مَشَقُّ لَيْسَ بِكَ خَيْرٌ

روایت ہے کہ بریرہ کو اس کے غلام پر اختیار دیا گیا جو وقت ہ آزاد ہوئیں (حدیث) مشق علیہ جو طویل حدیث میں اور

طَوِيلٌ لَيْسَ بِكَ خَيْرٌ أَنْ زَوْجُهَا كَانَ عَبْدًا وَفِي رَايَةٍ عَنْهَا كَانَ خَرًا وَالْأَوَّلُ

مسلم کے لئے ان سے یہ روایت ہے کہ اون کا غلام نہ تھا اور ایک روایت اون سے آزاد ہونے کی خبر ہے اور

أَثْبَتَ وَكَرَّ عَنْ ابْنِ عِيَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الْجَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا وَابْنُ الْفَضْلِ

بجائے بات ہے اور ابن عیسا سے بخاری کے نزدیک صحیح ہے کہ وہ غلام تھے ۱۵ اور ابن ابی شیبہ سے

بْنُ فَيْرُوزٍ الدَّيْلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا عن کیا میں نے لے رسول خدا سے

وَمَنْ خَتَنَ أَخْتَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِقْ أَبْنَاءَكَ شِدَّتِ أَوْ أَحَدُ

جو کچھ اور میرے لگاؤ تحت میں دو نہیں ہیں تو آپ نے فرمایا طلاق دے دو دونوں میں سے جسے چاہے اسکو اور چاہے

الرَّجْعَةَ إِلَّا النَّسَاءَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْدَّارِ قُطَنِي وَأَعْلَاهُ الْبَخَارِيُّ وَابْنُ

نے سوانح کے روایت کیا اور ابن حبان اور دارقطنی نے اسکو صحیح بتا دیا اور بخاری نے اسکو معلول کہا۔ اور

[illegible]

٥٤ منتخب الخراس

حریش سے جاوم ہو ا کہ

محنت چار سے زائد

بی بی یون سے نکاح نہ

جائیو ہے اک بنا پر اس

صحابی کو حکم ہوا کہ بوقت

چھالیت جو تہاڑی وٹا

بیوٹن بین۔ ان بین

چار کو منتخب کر کے رکھو

باقی کو جمعیت کریمہ ۱۲-۱۳

سکھ نکاح الخراس

حدیث سے معلوم ہوا
کہ یہ کام خدا کا ہے

در مقام اول بعد
محمد صالح

پچھلے سال واپس آیا یہ
جس نے شہر میں رہا

کے باعث عزم و ہمت اور

۲۱ فورے

اس پر بحث سے معلوم

سزا کے تحت سزا

مسک و اوزق قیل غسل

نہیں منسوب اگر یہ موات

کے لحاظ سے نعم اور

معتبر ہے مگر عمل راست

عدسٹ پر ہے کہ ہ

نیکاح بدیدہ اُپسٹی کیا

11-12-13-14-15

15-17-18-19-20

وَالْحَقُّ بِأَهْلِكَ دَامَ لَهَا بِالصَّدَقِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَفِي إِسْنَادِهِ حَمِيدٌ

بن یزید و ہونچہ قول و اختلاف علیہ شیخہ اختلا فاکثیرا و سید

بِالْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّهَا رَجُلُ تَزَوَّجْ

أَمْرًا فَدَخَلَ بِهَا فَوَجَدَهَا بِرِصَاءٍ أَوْ مَجْنُونَةٍ أَوْ مَخْذُومَةٍ فَلَهَا الصَّدَقُ

بِمُسَيَّبٍ إِيَّاهَا وَهَوْلُهُ حَلَّ مِنْ غَرَسَةٍ مِنْهَا أَخْرَجَهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ

وَمَالِكُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ

عَلَى نَحْوِهِ وَزَادَ فِيهَا قَوْلَهُ فَوَجَدَهَا بِأَخِيَارِ خَانٍ مَسْمُومَةٍ فَلَهَا الْمَهْرُ بِهَا

يَسْتَحِلُّ مِنْ فَرْجِهَا وَمِنْ طَرِيقِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُضَاقُ قَوْلُ قُتَيْبٍ فِي

الْعَيْنِ أَنَّ يُوجَلُّ سَنَةً وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ بِأَبِ عَشْرَةِ الشُّكْرِ

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا

مَنْ أَلَى أَمْرًا فِي دُبْرِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّشَاكُفُ وَالْفُظْهُ وَرِجَالُهُ

ثِقَاتٌ لَكِنْ أَعْلَى بِالْإِسْنَادِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ آتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي

دُبْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّشَاكُفُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَعْلَى لَوْ قِفْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَلِيَوْمِ الرِّسْ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَلِيَوْمِ الرِّسْ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَلِيَوْمِ الرِّسْ

۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱

حدیث سے معلوم ہوا کہ آیت ان حکم حشر حکم ان کے شتم کا شان نزول یہ ہے کہ یہ دواز سمت و بر و نول قبل میں کہتے تھے کہ بچہ بھینکا پیدا ہوتا ہے۔ اس کی نزدیکی رب العالمین نے کی ۱۳ ۵۷ کے الخ اس حدیث سے قبل جامع زوج اس دنار کو پڑھنا مستحب ہو کہ جس سے اولاد ضرر شیطان سے محفوظ رہتی ہے ۱۳ ۵۷ لعنت الخ اگر عورت شہر کے بلانے پر کام مخفیہ کے لیے انکار کرے تو اسے سخت گناہ ہے ۵۷ بال الخ اس حدیث سے بال جوڑنے جوڑنے والی اور گودنے گودانی پر لعنت کا حکم آیا ہے ۱۳ ۵۷ عیدہ حالت حمل میں عورت کا اپنے بچے کو دودھ پلانا عرب کا خیال تھا کہ یہ دودھ بچے کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اسلئے آپ نے فرمایا ۱۲ مترجم غفرلہ ۱۳ ۵۷ غل اسکو کہے میں کہ ہم بستر کے وقت مرد و عورت سے باہر بی خارج کرے یہ آزاد عورت ہو تو اس کی اجازت ہو بیت

جاء بن عبد الله رضى الله عنه قال كانت اليهود تقول اذا اتى الرجل امراته من دبرها في قبيلها كان الولد اخول فنزلت نسا
اور جا بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے یہود کہتے جب آدمی اپنے عورت کو اس کے پیچھے کی جانب سے
الرجل امراته من دبرها في قبيلها كان الولد اخول فنزلت نسا
اگر ایک مرد اپنے عورت کو اس کے پیچھے کی جانب سے
حشر لکم آية متفق عليه اللفظ ليس له ومن ابن عباس رضى الله
اس آیت تک حدیث متفق علیہ ہے اور اللفظ اسلم کے ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
عنه ما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان احدكم اذ اراد ان
کہا منہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر ایک شخص کا جب ارادہ کرے اپنی عورت کے پاس
يأتي أهله قال بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان
جائے کہ تو مجھے ملکہ شروع بنام خدا و ذکر رکھ تو ہم کو شیطان سے اور ذکر رکھ شیطان کو اس سے جو تو ہے ہیں
ما رزقنا فانهم ان يقدر بيننا ما ولد في ذلك لم يضره الشيطان
فہی فرمایا ہے تو میں نے ان سے کہ اگر ان دونوں کے درمیان اس ہم بستر سے کوئی بچہ مقرر بین ہوگا تو شیطان
أبدل متفق عليه ومن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم
اوسکو بھی مقرر نہ دیکھا (حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہی نبی صلی اللہ علیہ
قال اذا دعا الرجل امراته الى فراشه فابت أن يجي فبات غضبا
فرمایا جب مرد اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف پس وہ کہنے سے انکار کرے پھر وہ غصہ میں سو جائے تو
لعنه الملائكة حتى يصير متفق عليه واللفظ ليخاري وسيل كان
ملک اس عورت پر فرشتے لعنت ملکہ کرتے ہیں (حدیث متفق علیہ ہے) املفاطہ بخاری کے ہیں اور سلم کے لیے ہوں کہ
الذي في السماء ساخطا عليه ما حبه يرضى عثمان بن عمر رضى الله
کہ رہتی ہے وہ ذات جو آسمان میں سے غصہ عورت پر بیان تک کر اٹھتی ہو جائے خدا خدا اس عورت کو۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
عنه ما أن النبي صلى الله عليه وسلم لعن الواصلة والمستوصلة والواصلة
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی بال سے جوڑنے والی اور جوڑنے والی پر اور گودنے والی اور
والمستوصلة متفق عليه ومن جد أمة بنت هب رضى الله عنه ما كان
گودنے والی پر (حدیث متفق علیہ ہے۔ اور جہانم بنت دہر نے روایت ہے کہا حاضر ہوں میں رسول
حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم في أناس وهو يقول لقد هممت
مداصلہ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگوں میں اور آپ فرماتے ہیں کہ میں نے قصد کیا تھا عیلت
أن أفي عز الغيلة فنظرت في الروم وفارس فإذا هم يعيلون أولادهم
شہ سے کہہ گا پھر دیکھا میں نے روم اور فارس کو اگر وہ بل کرے میں اپنی اولاد سے اس پر ادنیٰ
فلا يضر ذلك أولادهم شيئا ثم سأله عن العزل فقال رسول الله
اولاد کو نقصان نہیں پہنچتا کہ اگر آپ سے عزل شہ کے پاس سے روایت کیا تو حضور نے فرمایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أَوْدًا خَفِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ سَعِيدٍ

ابو سعیدہ زندہ درگزر کیا ہے اس کو مسلم نے روایت کیا - اور ابو سعید خدری سے

الْخَدْرِيُّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَارِيَةٌ وَأَنَا عَزَلٌ

روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے رسول خدا میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں

عَنْهَا وَأَنَا الْوَلَدُ أَنْ تَحِلَّ وَأَنَا أُرِيدُ مَا تُرِيدُ الرِّجَالُ وَكَانَ الْيَهُودُ

اور میں اس کے حاملہ ہو جائے کہ بچہ اجائے ہوں اور وہ کام چاہتا ہوں جو تم چاہتے ہو اور یہودی یہ کہتے ہیں کہ عزل

تَحَدَّثْتُ أَنَّ الْعَزْلَ الْمَوْدَّةُ الصُّغْرَى قَالَ لَكُنَّ بَنَاتُ الْيَهُودِ كَوَارِثَةُ اللَّهِ

پھر تم نے کہا کہ یہودی عورتیں ہیں اور اگر خدا تعالیٰ اس کے پیرا کرے گا

أَنْ يَخْلُقَ مَا اسْتَطَاعَتْ أَنْ تُصْرِفَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ

ارادہ کرے قضا کرتے ہیں رکھتا ہے تو یہ کہ روک لے اس کو اس کو احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا اور الفاظ ابو داؤد کے

وَالنِّسَاءُ وَالطَّحَاوِيُّ رَجَالَهُ ثِقَاتٌ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَنَا

ابن احمد اور طحاوی نے روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں - اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے

نَحْزَلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يُزِيلُ وَلَوْ كَانَ شَيْ

عزل کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حالانکہ قرآن شریف نازل ہوتا تھا اور اگر عزل کو ناجائز قرار

يَهَيُّ عَنْهُ لَهَا نَعْنَهُ الْقُرْآنُ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ لِمُسْلِمٍ فَبَلَّغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللَّهِ

ہو گا تو قرآن ہم کو ہر دور میں کرنا (حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کے لئے یہی ہے کہ اس کی خبر تک صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزِنَّا عَنْ النَّسِ بْنِ قَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

مسلم کو پہنچی تو انہوں نے انکو منع نہ فرمایا - اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِمْ بِغَسَلٍ أَحَدٍ خَرَجَاهُ وَالْفُظْ

مسلم کرتے ہو ایسی بیبیوں پر ایک سٹھ غسل کیا کرتے دولہن سے اس کی خروج کل اور الفظ اس کے

مُسْلِمٌ بَابُ الصِّدَاقِ عَنْ النَّسِ بْنِ قَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابن - باب ہر کے بیان میں - انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ أَنَّهُ اعْتَقَ صَفِيَّةً وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقًا مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

اسے کہ آپ نے صفیہ سے کرایا کیا اور اس کی آزادی کو اس کا ہرگز داروہا (حدیث متفق علیہ ہے - اور ابو

أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

مسلم بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عایشہ سے کہیں قدر ہوتا تھا ہر موقع پر

أَنَّهُ كَانَ صِدَاقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صِدَاقَ

صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہی ہوتا ہے منسہر لایا تھا ہر آپ کا اپنی بیویوں کے لئے

الرَّزَاقِ ثِنْتِي عَشْرَةَ أَوْفِيَّةً وَشَاقَلْتُ أَنْ تَدْرِي مَا النَّسِ قَالَ

ان اوفیہ اور ایک منسہر نے فرمایا کیا جانتا ہے تو منسہر نے کہا میں نے عرض کیا میں نے ان کو نہیں

عزل الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

اپنی باندی سے اس

کی اجازت بغیر بھی عزل

جائز ہے - عزال منی کے

فرج سے باہر خارج

کرنے کو کہتے ہیں لیکن

موت سے اس کی اجازت

بغیر عزل جائز نہیں یہی

مذہب احناف ہے ۵۲

عزل الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

کئی بیویوں یا ایک سے

کئی بار جماع قبل غسل

بعد وضو واستنجی کے

جائز ہے ۵۳

امام صاحب کے نزدیک

آزادی لوٹنے کی اس کا

مہر نہیں ہو سکتی - اور

حدیث میں جو کچھ مذکور

ہے وہ خصوصیت سے ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم کی اسلئے کہ ان کی

کے بدلہ نکاح کرنا گویا بلا

ہر کے نکاح کرنا ہے

ادیہ تو مخصوص ہے آپ کے

ساتھ اسی طرح آزادی کو

ہر قرار دینا ہی آپ ہی

کے ساتھ مخصوص ہوگا - اب

ثَلَاثٌ لَا قَاتِلَ لِنَصْفٍ أَوْ قِيَّةٍ فَتَاكَ خَمْسًا أَتَى دِهِمَ فَنَاصِدًا
 دھنعت اور قیہ پس یہ پانچوں ملے دہم ہوئے اور یہ تھا حجر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا تَزَوَّجُہٗ رَوَّاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ
 اپنی بیویوں کے واسطے اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما
 رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِیٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نکاح کیا حضرت علی نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَعْطٰہَا شَیْئًا قَالَ مَا عِنْدَ شَیْءٍ قَالَ فَاِنْ زَعَمْتَ اَحْمَدَ
 دہم کے لئے اس سے فرمایا اسکو کچھ دید حضرت علی نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں فرمایا پھر تمہارے درہ کہاں ہے
 رَوَّاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہُ الْحَاکِمُ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَانَ
 جو کواروں کو ملے توڑ دیتی ہے اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح بتلایا۔ اور عمرو بن شیبہ سے
 اَبِیْہٖ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَیْمَا امْرَاَةٍ نَکَحْتَ
 روایت ہے وہ لے لے باپ کی روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عورت نکاح کی جائے ہر
 عَلِیٌّ صَدَاقٌ اَوْ حَبْلٌ اَوْ عِدَّةٌ قَبْلَ عَصَةِ النِّکَاحِ فَہُوَ ہَاوَمَا کَانَ
 یا عطا یہ یا کسی وعدہ پر یا عقد نکاح کو وہ اس عورت کا ہے اور جو بعد نکاح دیا جائے تو وہ اسکا ہے جو کہ دیلے ہے
 بَعْدَ عَصَةِ النِّکَاحِ فَہُوَ لَیْسَ لَہٗ اَنْفَکَہُ وَاَحَقُّ مَا اَلَزَمَ الرَّجُلُ عَلَیْہِ بِنْتٌ اَوْ
 اور زیادہ سختی اس چیز کی کہ آدمی کو اس پر کچھ دیا جائے یہی اس کا ہے اور ابن اوس کی اسکو
 اَخْتَاہُ رَوَّاهُ اَحْمَدُ وَارْبَعَةٌ اِلَّا الزَّیْدُ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ
 احمد اور یحییٰ نے سوا ترمذی کے روایت کیا۔ اور علقمہ سے روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہ ایک مرد
 سَئَلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ یَفْرِضْ لَہَا صَدَاقًا وَلَمْ یَدْخُلْ بِہَا خَیْرًا
 متزوج سے دریافت کیا کہ اس نے نکاح کیا مگر نہ ہر مقرر کیا نہ دخل اور مگر کیا تو ابن
 مَا تَفَعَّلَ اَبْنُ مَسْعُوْدٍ لَہَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِہَا اَوْ لَیْسَ لَہَا شَطْرُ وَاَعْلَمَہَا
 مسعود نے فرمایا اس عورت کے لئے اس کی مشابہ عورتوں کا سا ہر لزم ہر گناہم اور نہ زیادہ اور نہ کم اس سے معتدل بن
 الْعِدَّةُ وَلَہَا الْبِیْرَاتُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سَنَانٍ اَلَا یَسْجَحِیُّ فَقَالَ قَضَى رَسُوْلُ
 سنان یہی کہتے ہوئے اور کہا فیصلہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِی زَوْجِ بِنْتٍ اَشْبَحَ لَمْرَاةٍ مِّثْلًا مَّا قَضَیْتَ
 بدوع دختر و اشقی کے بارے میں جو ہم میں سے ایک عورت ہے مانند اس کی جو آپ نے فیصلہ کیا
 فَفَرَّجَ بِہَا اَبْنُ مَسْعُوْدٍ رَوَّاهُ اَحْمَدُ وَارْبَعَةٌ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَنًا
 کیا پس ابن مسعود اس سے بہت خوش ہوئے اسکو احمد اور یحییٰ نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا
 جَمَاعَةٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 اور ترمذی نے اور ایک جماعت نے اسکو حسن کہا۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۱۔ اس صاب سے

ایک اوقیہ چالیس درہم کا

ہوا ۱۲۰ مترجم ۱۵

یا حطہ کے ۱۰۰ منے کہ

قبیلہ حطہ کی بنائی ہوئی ہے

جواس کے بنائے میں شہر

۱۵ مترجم ۱۵

اوس صورت میں کہ دلی

نے ہر کے سوا کچھ اور مقرر

کر لیا ہو۔ خطابی نے راسی

طرح بیان کیا ۱۵ مترجم

۱۵ فیصلہ الخ اس

حدیث سے معلوم

ہوا کہ جس عورت کا ہر

بھی مقرر نہ ہوا ہوا قبل

دخول اس کا شوہر فوت

ہو جائے۔ تو اس عورت

کے لئے ہر شے ہے

جس کی تشریح کتب فقہ

میں ہے ۱۲-۱۱-۱۰

اللہم اعف عنی لکاتبہ

ولمن سعى خبیہ

ولوالدیہم

اجمعین۔ آمین

ثم آمین۔ یا

رب العالمین

۱۲-۱۱-۱۰-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰

۱۲-۱۱-۱۰-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰

قَالَ مَنْ أَعْطَى صِدْقَ امْرَأَةٍ سَوِيًّا أَوْ تَمَّ فَقَدْ اسْتَحْلَ حَسْبُكَ

فرمایا جس نے دیا اپنی عورت کو ہر میں سوا یا چھوڑے تو اس نے اسکو طلاق بنا لیا اسکو اور داد کو ملے بیان کیا اور

دَاوُدُ وَأَشَارَ إِلَى تَرْجِيهِ وَقَفَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَامِرٍ بْنِ رِبْعَةَ عَنْ أَبِي

اس کے موقوف ہونے کی توجی کی جانب اشارہ۔ اور محمد بن ابی حامر بن ربعی سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَارَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ عَلَى النِّعَالَيْنِ أَخْرَجَهُ الرَّبُّ

اپنے باپ کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جائز رکھا نکاح ایک عورت کا دو جو پتلیں ملے پر تھڑی نے اس کی توجی کی

وَصَحَّحَهُ وَخَوَّلَ فِي ذَلِكَ وَنَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ضَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَجَبُ

اور صحیح بتلایا اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ اور سہیل بن سعد دہشے روایت ہے کہا نکاح کرنا ہے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا امْرَأَةً بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ أَخْبَرَنَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ایک عورت سے لوطے کی انگوٹھی کے بدلے میں کسی عاکہ نے توجی کی

وَهُوَ طَرَفٌ مِنَ الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ لِلنَّقْدِ فِي أَوَّلِ الْبُكَامِ عَنْ عَلِيٍّ

اور یہ ایک لمبے حدیث طویل سے ملے جو پہلے شروع بیان نکاح میں مذکور ہو چکی۔ اور علی رضی اللہ عنہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقْلٌ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ أَخْرَجَهُ

سے روایت ہے وزای نہیں ہوتا ہر کم مسئلہ ہم سے وارقلی نے اسکو موقوف کیا

الدَّارِ قُطَيْبِيُّ مَوْفُوفًا فِي سَنَدِهِ مَقَالٌ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ

روایت کیا اور اس کی سند میں مشکوہ ہے۔ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَاقِ أَيْسَرُهُ أَخْرَجَهُ

کہا نہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ہر آسان اوسں کا ہے اسکو الوداد کو ملے بیان کیا

دَاوُدُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ الْجَوْنِ

اور حاکم نے اس کی تصحیح کی۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرہ بنت جون نے ہنسنا واپس

تَقَوَّضَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَدْخَلَتْ عَلَيْهِ بَعْثِي لَمَّا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ وہ رسول اکے ہاں لائی گئی تھیں جب آپ نے اوس سے نکاح

تَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَقَدْ عَذَّبْتُ مَعَاذَ فَطَلَّقَهَا وَأَمْرًا مَافْتَحَهَا بِنَاثَةً

کیا تو اپنے فرمایا کہ تو نے بناو کی جگہ عذاب کے ساتھ بناو مانگی ہے پس اسکو طلاق دیدی آپ نے ہمارے کو حکم فرمایا

أَتَا أَبَا خُرَجَبَةَ ابْنَ مَاجَةَ وَفِي سَنَدِهِ رَأَوُا مَرْوَةَ فَصَلَّ الْقَصَّةَ فِي

پہنچے دیا اور اس نے (مروہ) کو تین کپڑے میں لپیٹ لیا اور اس کی سند میں ایک راوی ہے جو چھوڑ دیا گیا ہے

مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ بِأَبِي أُوَيْمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

روایت کیا (اس سے) اور اصل فقہ صحیحین سے حدیث ابو اسید ساعدی کی روایت ہے۔ باب ولیمہ کے بیان میں۔ انس بن مالک سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ يُعَوِّفُ امْرَأَةً قَالَ هَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبدالرحمن بن عوف برٹان زدوی کا تو آپ نے فرمایا کیا آؤن نے مہملہ رسول کو ملے بیان کیا

۱۵ دو جو تینوں الخ

اس حدیث اور آیت

حدیث سے بھی اور کئی حدیث

سے بنا بر اختلاف کئی

چیزوں کو ہر مقرر کر کے

کہنے لگے کر ایسے جو

اولیٰ اسلام میں دفع

مخرج کے لیے تھے ۱۲۔

۱۵ اوس میں یہ

بہنیں ہے کہ نکاح کر دیا

بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا

کہ اور کچھ نہ ہو تو لوسے

کی انگوٹھی ہی لے لیتے

کوئی تھوڑی ہی قیمت

کی چیز لے ۱۲ مستخرج

۱۵ دس الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا

کہ کم سے کم دس درہم

مہر جواز نکاح کے لیے

شہ طے ہے۔ جو ماہی

مذہب اصناف ہے

اور یہ حدیث اور طرق

سے مستند ہے ۱۲۔ ۱۳۔

۱۵ ولیمہ الخ اس

دعوت کو کہتے ہیں کہ

جوش زفاف کی خبر

کو اقارب و اصحب کی دعوت

طعام کی جاتی ہے ۱۴

۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔

۱۵ ولیمہ الخراس

سے اور دیگر احادیث کو معلوم ہوا کہ حسبِ طاقت ولیمہ کرنا مستحب ہو خواہ ایک بکری یا دو سیر جو کا آٹا ہی ہو ۱۴ آدھے الخراس حدیث و آئینہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت پر بعد بلانے کے نہ پہنچے جبکہ ترک گناہ ہو اگر روزہ دار ہو تو اس کے لئے نفل پڑھ کر دعا و برکت کرے و نہ متبادل ہنجر کرے بشرطیکہ وہ ان پر کوئی بھگت نہ ہو ورنہ اجابت دعوت ہی ممکن نہیں اگر دعوت میں چلے جانے کے بعد اظہارِ بدعت ہو تو پھر قبل تہامی دعوت دینا چاہیے ۱۴۔

۱۶ یہ سننے اوس شخص کے نزدیک بہن جو اس کے وجوب کا قائل ہووے کہ ماہِ ربیع الثانی میں بعض کے نزدیک مستحب بعض کے نزدیک فرض اور بعض کے نزدیک کفایہ اور ظاہر لفظ و پنجہ کو تقاضا کرتا ہے مگر علماء اس کو تائید پر عمل کیا ہے کوائف الرقات و ترجمۃ المستفیضات الموطا ۱۴۰۔

امْرَاةً عَلَى دَرْنٍ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَلَمْ يَكُنْ
عورت کو نکاح کیا ہے ایک مٹھلے پر دھنیا آپ نے مٹھلے ملائک کرے ولیمہ لہ کر اگرچہ ایک بکری ہو
بَشَاءٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ الْفَرْطُ لِمُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
میراث متفق علیہ سنت اور الفطرا مسلم کے ہیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا مُتَّفَقًا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بلاوے کوئی تم میں کا ولیمہ کی جانب تو چاہیے کہ آوے ملکہ اس میں متفق علیہ ہو اور
عَلَيْهِ لِمُسْلِمٍ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَبِغْ رَسْمًا كَانَ وَنَحْوَهُ مِنْ
مسلم کے لئے توں ہے جب بلاوے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ خیرا کرے شادی ہو یا غسل اوس کی۔ اور ابو
إِبْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پترین کہا نفل نکاحا
الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يَتَنَعَّمُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَبْلَاهَا
ولیمہ میں کھانے کا کھانا جس سے وہ آئے اور بلا یا جاوے اوس کی طرف جو اٹھ کرے اوس سے
مَنْ كَرِهَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ قَالَ
جو شخص دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اس کو مسلم نے غرض سے کیا۔ اور ابن عمر سے روایت ہے
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبِغْ فَإِنْ كَانَ
ہو کہ دینا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت کیا جائے کوئی تم میں کا تو چاہیے کہ قبول کرے کہیں اگر
صَدَائِمًا فَلْيَصِلْ وَإِنْ كَانَ مُقْطِرًا فَلْيَطْعَمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا وَلَهُ
روزہ دار ہو تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو کھائے اس کو مسلم نے غرض سے کیا اور سلم کے روایت ہے
مِنْ حَدِيثٍ جَابِرِ رَخْوَةٍ قَالَ فَإِنْ شَاءَ طَعَمْ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَابْنُ
جابر سے اس کی مثل ہے اور کہا کہ اگر چاہے کھائے اور چاہے چھوڑ دے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
مَسْعُودٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کا کھانا پہلے دن سب سے
أَوَّلُ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سَنَةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سَمْعَةٌ
اور پہلے دن کا سنت اور دوسرے دن کا لوگوں کو سننا ہے اور چوتھے دن کا
وَمَنْ سَمِعَ سَمْعًا بِرَوَاهِ التِّرْمِذِيِّ اسْتَعْرَبَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ
سننا دے گا خدا تعالیٰ اوس کو سننا تیرمذی نے روایت کیا اور اس کو غریب بتلانا اور اس کے راوی صحیح ہیں اور
وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ بَاجَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَرَأَيْتُمْ
اس کے لئے اس کے ہیں ابن ماجہ کے نزدیک شہید ہے۔ اور صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ ولیمہ کیا رسول خدا
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ مِنْ بَنَاتِ بَنِي تَمِيمٍ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض عورتوں کا معتم مہینہ میں جو کی دہائی سے اس کی بخاری نے غرض سے کیا۔

تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْمُلُوا بِالشِّعَالِ فَإِنَّ

عمر سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا است کھا، یا میں نے کھا ہے سے یہ کہہ کر الشیطان یا کل بالشمال رواہ مسلم عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

شیطان کھا پکڑا ہے، بائین سے اس کو سلیم نے روایت کیا۔ اور ابو موسیٰ و دو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
 اِنَّا التَّيْبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي

علمہ دار و مدرسہ
فرمایا جب پیڑے کو انکم میں کا توہ سالن، برتن میں و حدیث متفق
انما متفق علیہ لاری داود عن ابن عباس رضی اللہ عنہما و زاد اوینف فیہ و

علیہ ہے اور ابو داؤد کے لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی منقول ہے اور زبیر بن جراح نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حدیث سنی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقیم للنساء فیعدل ولقول اللہ

اِسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ ذَاكَ وَكَلَّمَ اِیْہِ عَمْرُوْنَ مِیْن

تقسیم کرتے تھے اور برابری لانصاف کر کے تھے اور ذاک ہے

قَسْمِیْ فَمَا اَقْلَکْ فَلَا تُلْسِمُنِیْ فِیْمَا لَتَبِکْ وَلَا اَمَلَکْ رَوَاهُ الرَّبْعَاءُ وَ

اے خدا! تقسیم میری ہے اس چیز میں جسکا میں مانگتا ہوں، تو جس میں اسے جھجکا افتخار ہے اور

میں اوسہ قادیان میں اسکو چادرنے روایت کیا اور امین عثمان اور حاکم نے اسکو صحیح بلکہ یاقین ترمذی نے اسکو مرسل قرار دیا

ترجمہ دی - اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ حدیث کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا میں کی یہ

فَمَا لِيَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ كَمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشَقَّاهُ مَا يَلُوكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

عزیز ہون پس یہی ہوجائے (صوت) (دن میں اسے ایک کی طرف تو آئینہ کیا مت کے دن اس حال میں کہ اسکا

وَسَنَدٌ صَحِيحٌ وَمِنْ أَيْسَرِ مَا رَوَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَنِ إِذَا تَزَوَّجَ

ایک پند جو حکماء کا جوکا۔ اسکا جوہر نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ اور اس میں اللہ عزوجل کی روایت ہے کہ

آتَمَّ عِنْدَ هَٰئِلًا ثَمَّ قَسَمٌ مُتَّفِقٌ عَلَيْكَ الْفِظُ الْبِخَارِي وَعَنْ أَسْمَاءَ

رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما تزوجہا قال

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ أَشَدُّ

[illegible]

۱۰۰ بابین الخراس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

بلا ضرورت بامیں ہاتھ کر

کھانا مش ہے کہ یہ

شہادت فی فعل ہے۔

۵۲ یعنی ویل کی محبت

بین کسی کو اختیار نہیں

اسیے اوس میں تقسیم

شرط نہیں وہ عدل کے

قبضہ کی بات ہے۔ ۱۲۔

کے مجھکا اور اس

حدیث سے معلوم ہوتا

کہ تمام بیویوں کا حق برابر

لکھنا مزدی ہے خواہ

کنواری یا بکرنی شادی

یا پُرانی ہو۔ یہی منہ سب

احناف ہے ۱۲

حنفیہ کے نزدیک گناہ

کنواری سے نکاح لیا ہو

یا زائد سے بہرِ سعادت

برابری و دون یمن حضرت

ہے۔ اسے بچے عبد اللہ
 بن عبد اللہ کہتے ہیں۔

بن ابو بکر بن عیسیٰ بن ابی اسحاق

موتھامین بیان کیا۔ اور
نگار لطیفہ محمد

دیرالاحادیث سنو
طبرستان سنو

سماوی سے بیان کیا
 ہرگز نہ ہو کہ

غرفہ (۱) - (۲) - (۳) - (۴) - (۵)

۱۲۰ - ۱۱۹ - ۱۱۸ - ۱۱۷ - ۱۱۶ - ۱۱۵ - ۱۱۴ - ۱۱۳ - ۱۱۲ - ۱۱۱ - ۱۱۰ - ۱۰۹ - ۱۰۸ - ۱۰۷ - ۱۰۶ - ۱۰۵ - ۱۰۴ - ۱۰۳ - ۱۰۲ - ۱۰۱ - ۱۰۰ - ۹۹ - ۹۸ - ۹۷ - ۹۶ - ۹۵ - ۹۴ - ۹۳ - ۹۲ - ۹۱ - ۹۰ - ۸۹ - ۸۸ - ۸۷ - ۸۶ - ۸۵ - ۸۴ - ۸۳ - ۸۲ - ۸۱ - ۸۰ - ۷۹ - ۷۸ - ۷۷ - ۷۶ - ۷۵ - ۷۴ - ۷۳ - ۷۲ - ۷۱ - ۷۰ - ۶۹ - ۶۸ - ۶۷ - ۶۶ - ۶۵ - ۶۴ - ۶۳ - ۶۲ - ۶۱ - ۶۰ - ۵۹ - ۵۸ - ۵۷ - ۵۶ - ۵۵ - ۵۴ - ۵۳ - ۵۲ - ۵۱ - ۵۰ - ۴۹ - ۴۸ - ۴۷ - ۴۶ - ۴۵ - ۴۴ - ۴۳ - ۴۲ - ۴۱ - ۴۰ - ۳۹ - ۳۸ - ۳۷ - ۳۶ - ۳۵ - ۳۴ - ۳۳ - ۳۲ - ۳۱ - ۳۰ - ۲۹ - ۲۸ - ۲۷ - ۲۶ - ۲۵ - ۲۴ - ۲۳ - ۲۲ - ۲۱ - ۲۰ - ۱۹ - ۱۸ - ۱۷ - ۱۶ - ۱۵ - ۱۴ - ۱۳ - ۱۲ - ۱۱ - ۱۰ - ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱

فمنه والحمد لله رب العالمين

مذہب آسمانی - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ -

$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

الحیات الہیہ

سے بھی معلوم ہوا کہ بارگاہ

کہ چاہئے۔ تمام عورتوں

۱۱۔ عورت

انہی سے معلوم ہوا کہ

عورت کو اپنا عیوب

پاشی دوسری بیوی کے

حق میں بخش دینا جائز

۱۲۔ عورت

انہی اور گزشتہ حدیث

سے معلوم ہوتا ہے کہ

یونہی دیکھ بھال کے

لیے تقریباً ہر دن اپنی

تمام بیویوں کے پاس

جاتے۔ مگر شب پاشی

وہاں ہی فرماتے جہاں

کا نمبر ہوتا ۱۳۔

قرع انہی سے معلوم

ہوا کہ بابر ہی مقرر

پاہتے اور سفر میں جاتے

پر بھی شرط ڈالا

جائے رک جکا قرعہ

نکل جائے۔ اسے ہمارے

بجائے ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔

اللہ اعلم

سکا آئینہ

اسن مدعی فیہ

دلو الدیہ

۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

سَبَّحْتُ لَكَ وَإِنْ سَبَّحْتُ لَكَ سَبَّحْتُ لِنِسَائِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَن

سات لہ دن تیرے رکھونگا تو ہاں عورتوں کے بھی سات ہی دن رکھنے پڑیں گے۔ اس کے بعد مسلم نے روایت کیا۔ اور

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَها لِعَائِشَةَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہ بھرتی زوجہ بنت زعمہ نے عائشہ کو اپنے عیوب کی

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَها وَيَوْمَ سَوْدَةَ

علیہ وآلہ وسلم دیتے تھے حضرت عائشہ کو اور ان کا اپنا دن اور سہ کا دن۔ (حدیث متفق علیہ ہے۔)

مُسْتَفْقٍ عَلَيْهِمْ وَن عَوْدَةً قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا ابْنَ

اور عروہ سے روایت ہے کہ کہا ورنہ حضرت عائشہ ان سے ای بھاگتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْحَقِّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْضِلُ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ

ذالہجہ میں فضیلت دیتے تھے ہم میں سے کبھی کو بھی پر تفضیل کے اندر لپٹے نہیں دیتے تھے

فِي الْقِسْمِ مِنْ مَلِكِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قُلُومًا إِلَهُ وَيُطَوِّفُ عَلَيْنَا

ہمارے پاس اور کم ہوتا تھا کوئی دن اگر کسی گناہ کے لیے ہم پر پھیل کر رہتے تھے۔ ہر عورت کو ماہ بمری

جَمِيعًا فَيَدُومُنْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيحٍ حَتَّى يَبْلُغَ الَّتِي هُوَ يَوْمَها

کے یہاں تک کہ پہنچتے تھے اس کے پاس جہاں ہوتا تھا پس رات گزارنے کے لیے آپ اس کے نزدیک لے

فَيَبِيتُ عِنْدَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْفُظْلَةُ وَصَحَّاحُ الْحَاكِمِ

اسکا احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا۔ اور الفظہ ظ ابو داؤد کے ہیں اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا۔

وَلِإِسْلَمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اسلم کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ

عَلَيْهِمْ إِذَا صَلَّى الْعَصَا دَارَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يَدُومُنْ مِنْ الْحَدِيثِ

لے تو کہتے تھے اپنی تمام عورتوں پر دوام میں سے قریب ہوتے۔ (حدیث متفق علیہ ہے۔)

وَإِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاتے

كَانَ يُسَالُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ابْنُ أَبِي عَدْلٍ يَوْمَها عَائِشَةَ

تھے اس بیمار جا میں کہ وفات پا گیا ابی اس نے اس میں کو کہاں ہوگا نہت عائشہ کے دن کی ہوا تھی پس

فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَزُوجَهُ يَوْمَها حَيْثُ شَاءَ فَبَكَتْ عَائِشَةُ مُتَّفِقَةً

تمام بیویوں نے اجازت دیدی آپ کو کہ میں جہاں جاؤں پس اسے آپ حضرت عائشہ کے گھر میں (حدیث متفق علیہ ہے۔)

عَلَيْهِمْ عَمَّا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى سَفَرًا

علیہ سے۔ اور انہی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا تو

أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ رَوَّحَتْ خَوْفَ سَهْمٍ مَا خَرَجَ بِهِ مُعْتَفَقَةً عَلَيْهِ

قرع لے لیتے اپنی عورتوں میں جس سے ہوا تو کہ جسے نکلتے لے جاتے اسکو اپنے ہمراہ (حدیث متفق علیہ ہے۔)

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عبد اللہ بن زعمہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کرو گے اسے کوئی

عَلَيْكُمْ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ زَوْجَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَا الْبَحَارِيَّ بَاب

تم میں کا اپنی عورت کے مثل اسے غلام سلہ کے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ باب خلع کے

الْخَلْعِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً تَابَتْ بِنِ قَيْسِ بْنِ قَبِيصٍ

سیان بن سلمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تابت بن قیس کی بیوی حاضر ہوئی

أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَابَتْ بِنِ قَيْسِ بْنِ قَبِيصٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تابت بن قیس کی بیوی نے میری

أَعْيَبُ عَلَيْكَ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينَ وَلَكِنَّ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ

عیب اس کی عادت اور بنداری میں نہیں لگتی لیکن میں اسلام میں کفر کو برا جانتی ہوں اس لئے رسول خدا صلی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيثَ فَقَالَتْ نَعَمْ

اسی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کا باغ اور سے واپس دینا چاہتی ہے اور اس نے کہا ہاں

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبِلِ الْحَدِيثَ وَطَبِّقْهَا

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آہٹ کو جو باغ اور طلاق دیدے اسکو

تَطْبِيقَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَتِهِ وَامْرَأَةٌ بَطَلَتْهَا وَلِأَبِي دَاوُدَ

بخاری نے روایت کیا اور اس کی ایک روایت میں ہے اور حکم دیا آپ نے تابت کو اسے طلاق

وَالزَّيْنُ وَحَسَنَةُ أَنَّ امْرَأَةً تَابَتْ ابْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَجَعَلَ

زیبہ کو اور ابو داؤد اور ترمذی نے اپنے حالانکہ ترمذی نے اسکو حسن کہا یوں ہے کہ تابت بن قیس کی بیوی نے اسکو

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتْهَا حِصْصَةً وَفِي رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عدت جیسی بخش دیا اور عمر بن شعیب کی روایت میں ہے وہ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ بْنِ مَاجَةَ أَنَّ تَابِتَ بْنَ قَيْسٍ كَانَ دَمِيمًا

روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے ابن ماجہ کے نزدیک یہ کہ تابت بن قیس تھے بدشکل اور

وَأَنَّ امْرَأَتَهُ قَالَتْ لَوْ لَا خَافَهُ اللَّهُ إِذَا دَخَلَ عَلَى لَبَسَتْ فِي رِجْلَيْهَا

بی شک اس کی بیوی نے کہا کہ اگر خدا کا خوف نہ ہوتا رات میں جب داخل ہوتا تو تھوکتی تھی میں اس کے کتھن میں

وَلَا حَدَّ مِنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ خَلْعٍ فِي

اور احمد کے لئے حدیث سہل بن ابی حنفہ سے اسکا یہ ہے کہ تھوکتی تھی پہلے خلع اسلام میں

الْإِسْلَامِ بَابُ الطَّلَاقِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الحلال إلى الله الطلاق رواه أبو داود

میں پسند دیتا ہے حلال کو اللہ کے نزدیک طلاق سے اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

۱۰ غلام الخراس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

زوجہ کو غلام جیسے کوڑے

مارنے ممنوع ہیں کہ

یہ تحرہ ہے وہ اس کا

مملوک ۱۲ عورت

کچھ مال و بکروغزوہ سے

طلاق نے اسکو منع

بولتے ہیں ۱۲ مسترجم۔

۱۳ یعنی میرے اور

اس کے درمیان میں محبت

نہیں ہے۔ اللہ انہماکو

بعض نامہ مالی کاؤرہ

اس اسلام کے مقتضائے

خلاف کا وہ نام رکھا جو

خود اسلام کے خلاف

ہے۔ یعنی کفر۔ کتا نے

المرقات ۱۳ ع

طلاق الخ یعنی طلاق

حلال چیزوں سے جو زیادہ

ترغیض ملے اللہ پر

وہ طلاق ہے ۱۲-۱۳

۱۴-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۱-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّهٗ الْحَاكِمُ وَرَوَّحَ أَبُو حَاتِمٍ إِسْرَاقَهُ عَنْ أَبِيهِ

اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور ابو حاتم نے اس کے رسول بنو نیکر تہجد دی۔ اور ابن عمر سے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

روایت ہو کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ روایت

اللَّهُ عَلَيْهِمُ فَسَأَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ

عمر بن زبیر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس کے بارے میں اس نے فرمایا

مُرَّةٌ فَلْيَرْجِعْهَا ثُمَّ لِيَرْكَبْهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ يَخِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ

سکھ دو اسکو کہ لوٹے لے اسکو پہر چھوڑ دے اسکو حتیٰ کہ پاک ہو جاوے پہر مایقہ ہو پہر پاک ہو پھر اگر پاک

شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدَ أَنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمْسَ قِتْلَكَ الْعِدَّةُ إِلَيَّ

تو روک لے بعد میں اور اگر چاہے طلاق دے پہر بسبزی سے پہلے یہ وہ گنتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے

أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ يُسَلِّمُ مَرَّةً

موافق طلاق دینے کا حکم دیا ہے (حدیث متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حکم دو اسکو کہ دو بار

فَلْيَرْجِعْهَا ثُمَّ لِيَطْلُقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا وَرَوَّاهُ آخِرُ الْبَغَارِيِّ حَبِيبٌ

اسکو پھر طلاق دے اسکو حالت پاک یا حامل میں اور بخاری کی ایک روایت میں کہ اگر گمان میرا یہ ہے کہ ایک

تَطْلِيقَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ يُسَلِّمُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَمَّا أَتَتْ طَلَقَهَا وَاحِدَةً

طلاق دی ہے اور حکم کی ایک روایت میں ہے کہ ابن عمر نے اگر تو نے اسکو ایک بار دو طلاق دی ہیں تو

أَوْ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي أَنْ أَرْجِعْهَا ثُمَّ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کے لوٹ لینے کا حکم دیا ہے کہ پھر روک لوں اسکو یہاں تک کہ ایک

أَمْسَكَهَا حَتَّى يَخِيضَ حِيضَةً آخِرَى لَمَّا أَتَتْ طَلَقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَصِيَتْ

حیض اور آئے اور اگر تو نے اسکو تین طلاق دی ہیں پس بیگم تو نے تین طلاق کی ہے لے

رَبِّكَ فَبِمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَقِ امْرَأَتِكَ فِي رِوَايَةٍ آخِرَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

پروردگار کی اور امر میں کہ حکم دیا ہے تیری بیوی کو طلاق دینے میں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے

بَنِي عُمَرَ نَزَّهَا عَلَى وَلَدٍ بِهَا شَيْئًا وَقَالَ إِذَا طَهَرَتْ فَلْيُطْلَقْ أَوْ

پس لوٹا دیا اسکو پھر اور اس طلاق کو کچھ نہ سمجھا اور فرمایا کہ جب پاک ہو جائے تو خواہ طلاق دے یا روک لے

لَيْسَ بِكَ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ طلاق

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّ بَكْرٍ وَثَنَتَيْنِ مَرْخَاةً فَتَعْمَلُ طَلَقَ الشَّلَاةِ

و مسلم اور زمانہ ابو بکر رضی اللہ عنہما میں اور دو سال طلاق عمر یعنی اللہ تعالیٰ نے عہد سے تک اس طرح کہ تین

وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَجْلَوْا فِي أَمْرِكَا تَلَمْ يَدْرِ أَنَا قُلُوبُ

طلاق ایک ہوتی تھی تھیں حضرت نے فرمایا بیگم لوگ ملے جا کر نے لے لیے امر میں جسے اندر ادن کا

۱۔ اس سے معلوم

ہو کہ عادت حیض

طلاق دینا برا ہے۔ اگر

کوئی وید سے توہم پاتی ہے

اسکو دفعہ میں طلاق دینا

کہا گیا ہے ۱۱۔ چنانچہ

فرمایا خدا تعالیٰ کہ افا

طلقت النساء فطلقتوهن

لعدت لهن ۱۲۔ مستحکم

۱۳۔ یعنی اگر کوئی

تین طلاق دے دیتا

تو وہ ایک ہی سمجھی جاتی تھی

۱۴۔ مترجم غفرلہ ۱۵۔

نامہ سرمان الخ اس سے

معلوم ہوا کہ تین طلاق

دینا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

کرنا ہے۔ گو یا یہ گناہ

ہے۔ لہذا ایک یا دو

طلاق دینا بیکار ہے جس سے

کام بھی ہو جائے۔ اور

وقت رجوع کے اندر نامہ

جائے پر رجوع بھی کر

سکے۔ اگر طلاق رجعی

ہو ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶

۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲

۱۵ شد اگر کسی

مریض کو آرام ہو جائے
تو فلان غلام جو اس کی
بلک میں نہیں آزاد ہو
پس اگر صحت ہو جائے
تو غلام آزاد نہ ہوگا۔ اگرچہ
اب ملک میں آگیا ہو
اور اگر اس کی آزادی لینے
مالک ہو نیکی ساتھ معلق
کی ہو۔ تو آزاد ہو جائیگا *

۱۶ تین لڑا

حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر
اشخاص مرفوع اعلم میں
وہ محذور ہیں۔ ایک یا
ہو۔ دوسرا نابالغ۔ تیسرا
دیوانہ ہوش میں آئے

۱۷ ایک لڑا

میں اس قسم کھائے کہ
کہ اپنی عورت کو چار ماہ
اس سے زائد جماع نہ کرے
اور نگاہ سے کہتے ہیں کہ

غافل نہ ہو کہ جو کہ

کہ تو ایسی ہی میری

کی پشت ۱۸ حنفیہ

نزدیک اگر چار ماہ بلا جماع

گذر جائے تو عورت خود بخود

بائیں ہو جاتی ہے اور اون

کی آیت الہیہ ہے جو کہ

تفسیر ابن عباس سے معلوم

طور پر یہی کہ ہے کہ جب

موت الیٰہ رخسہ ہو۔

تو بائیں ہاتھ کی طرف

دیکھ کر بخیر ۱۹ مستحب

عَلَيْهِ وَالْإِثْمَ لَا تَذَرُ لِبْنِ أَدَمَ فِيمَا أَلَيْكَ وَلَا عَتَقَ لَكَ فِيمَا لَا

تین ہیں بزرگ آدمی کی سلامتی اور عورت میں اور آزادی انہیں ہے اس کے لیے غیر ملک غلام میں اور طلاق

يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَكَ فِيمَا أَلَيْكَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

کا حق نہیں ہے اس کے لیے غیر عورت میں اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے بیان کیا اور صحیح کہا اور بخاری سے منقول

وَيَقِلُّ عَنِ الْبَخَارِيِّ أَنَّهُ أَخْرَجَهُ مَا وَدَّ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كُنْ

ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ان حدیثوں سے جو اس بارے میں منقول ہیں۔ اور عائشہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ النَّكَاةِ حَتَّى

روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ قلم تین چیزوں سے اٹھایا جائے گا یہ ان میں کہ

لَيْسَتْ قِطْرٌ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ وَعَنِ الْجُنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِقَ يَوْمَهُ

جائے اور صغیر سے یہاں تک کہ بڑا ہو اور جنون سے یہاں تک کہ عقل ہو یا فاقہ ہو اسکو احمد اور

أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ بَابُ الرَّجْعَةِ عَنْ

چاروں نے عوا ترمذی کے روایت کیا اور صحیح ہے اسکو صحیح بتلایا۔ باب بیوی کو لوٹا لینے کے بیان میں۔ عمران

عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطْلَقُ ثُمَّ

بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ سوال کیے کہ اس شخص کے بارے میں جو طلاق دیکر لوٹا لے

يُذَكِّرُ حَتَّى يَشْهَدَ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى طَلَاقِهَا وَعَلَى رَجْعَتِهَا رَوَاهُ أَبُو

اور (لوٹنے پر) گواہ نہ کرے تو انہوں نے جواب دیا کہ گواہ کر اسکی طلاق اور اس کے لوٹانے پر اسکو ابو داؤد نے

دَاوُدَ وَهَذَا أَمْرٌ قَوِيٌّ وَسَنَدٌ صَحِيحٌ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

اسی طرح مؤثر روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے

لَمَّا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَةُ فُلَانٍ لِحَمَلِهَا

جب طلاق دی اپنی عورت کو تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے حکم کر دیا اسکو کہ چاہے لوٹا لے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَابُ الْإِيلَاءِ وَالْظَّهَارِ وَالْكَفَّارَةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

اسکو (حدیث) متفق علیہ ہے۔ باب ایلا اور ظہار اور کفارہ کے بیان میں۔ عائشہ رضی اللہ سے روایت ہے

عَنْهَا قَالَتْ أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَحَرَّمَ جَعَلَ

کہ الیٰہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے اور حرام کر دیا ان کی پس

الْحَلَالَ حَرَامًا وَجَعَلَ الْيَمِينَ كَفَّارَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ

حلال کو حرام اور یمن کو سبب کفارہ کا اسکو ترمذی نے روایت کیا اور اس کے راوی قابل اہمیت ہیں

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَقَفَ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب گزر جائے چار ماہ تو پھر جائے ایلا کرنے والا

أَتَمُّهُ حَتَّى يُطْلَقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطْلَقَ أَخْرَجَهُ الْبَخَارِيُّ عَنْ

یہاں تک کہ طلاق سے اور نہ رائج ہوئی اس پر طلاق یہاں تک کہ طلاق سے اسکو بخاری نے بیان کیا۔

سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَدْرَكْتُ بَضْعَةَ عَشْرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ

اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہا یا یاسین نے دس سے زیادہ صحابہ کو کل کے کل

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً يُقِفُونَ لِمَوْلَى رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَنَحْوُهُ

ایسا کر کے دلتے کو اس کو شافعی نے روایت کیا۔ اور ابن عباس سے

ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بَابُ الْجَاهِلِيَّةِ السَّنَةِ وَ

سے روایت ہے کہا تھا زمانہ جاہلیت میں الباب الجہالی سال اور دس سالوں کا

السَّنَتَيْنِ فَوَقَّتَ اللَّهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُمٍ فَإِنْ كَانَ أَقَلُّ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُمٍ

خدا تعالیٰ نے چار ماہ مقرر فرمائے اور اگر چار ماہ سے کم ہوں تو وہ ایسا نہیں ہے یہی ہے

فَلَيْسَ بِأَيِّدٍ أَخْرَجَهُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنْ جَلَّاهُ مِنْ

اس کی طرف نہ نکلیں۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی بیوی سے

أَمْرَاتِهِ ثُمَّ وَقَعَ عَلَيْهَا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي وَقَعْتَ بِهَا

پھر اس سے ہم بستر ہو گیا پھر حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میں اس کو ہم بستر

قَبْلَ أَنْ أَكْفَرَ قَالَ فَلَا تَقْرُبْهَا حَتَّى تَقْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَ

موجب کفارہ دینے سے پہلے نہ آیا پس نہ قریب جا اس کے یہاں تک کہ کہے کہ نہ کر دیا خدا تعالیٰ نے ہم کو اسکو

صَحَّحَهُ الزُّمَرِيُّ وَرَوَّحَ النَّسَائِيُّ إِنْ سَأَلَهُ وَرَوَاهُ الْبُزَارِيُّ مِنْ جَاهِ الْخ

چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا اور نسائی نے اس کے مرسل ہونیکو ترجیح دی اور بزار نے اسکو

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ زَادَ فِيهِ كُفْرُكَ لَا تَقْدُرُ عَلَى سَلَامَةٍ بَنِي حَرْقَالٍ خَلَّ مَضَا

آخر ابن عباس سے روایت کیا اور اس میں زیادہ کیا کہ کفارہ نہ ملے اور یہاں امت کرنا۔ اور سلیمان بن حمر سے روایت ہے

فَقَعْتُ أَنْ أَصِيبَ أَمْرَاتِي فَظَاهَرْتُ مِنْهَا فَأَنكَشَفَ لِي شَيْءٌ مِنْهَا

کہا آیا رمضان میں اس سے کہ ہم بستر ہو جاؤں اپنی عورت سے اسلحہ میں سے اس نے ہٹا کر لیا پھر ظہار کر دیا

لَيْكَلَةٍ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَرْتُ فَقَالَ

سے کوئی چیز رات کے وقت میں اس سے ہم بستر ہو گیا پس فرمایا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کر ایک غلام تو میں نے

مَا أَهْلُكَ إِلَّا رَقِيتِي قَالَ فَضَمُّهُمُ مِنْ مُتَابِعِينَ قَالَتْ وَهَلْ أَصَبْتُ

کہا مالک نہیں ہوں میں مگر اپنی گردن کا آپ نے فرمایا تو رخصت رکھ دو وہ کے لیے دوہے میں نے کہا اور نہیں پہنچا میں جس کو

الَّذِي أَصَبْتُ إِلَّا مِنْ الْعِصْيَاءِ قَالَ لَمْ يَخُفْ فَرَقًا مِنْ تَبَرُّسَيْنِ مَسْكِينَا

پہنچا (ہم بستر کی) مگر روزوں سے فرمایا میں کھلا ایک آؤں کہو میں ملکہ ساٹھ مسکینوں کو اسکی احد

أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُرَيْبَةَ وَابْنُ الْحَارِثِ

اور چاروں نے اسکو نسائی کے علاوہ صحیح کی اور ابن خریبہ اور ابن حارث نے اسکو صحیح بتلایا۔

بَكَتِ اللَّعَانُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ فُلَانٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

باب ثمان کے بیان میں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سوال کیا فلان شخص نے کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سہ چار ماہ الخ اس

علوم ہو کہ مدت ایسا

چار ماہ سے کم نہیں اور

ایام جاہلیت میں جو سال

دو سال مقرر کرتے

تھے۔ وہ غلط و رسم کفریہ

سے ۱۲ کفارہ

الخ اس حدیث سے

علوم ہو کہ جو ظہار میں

جامع کر لے تو کفارہ

دیدے۔ پھر آئندہ

ایسا نہ کرے ۱۳

دو نون لغت میں فرق

اور عسکری معنی دونو

کے ساتھ صاخ

کا وزن یا وہ بھیسلی

جس میں لے وزن کی

کھجوریں یا جائیں ۱۴

سندرجم غفر لہ ۱۵-۱۶

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶

۱۵ دنالہذا اس حدیث

یہ شان نزول آہ

مثلاً عنین معلوم ہوا کہ

جب ایک صحابی نے

اپنی بیوی کو دنا کر لیتے

دیکھا - چہر رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم سے

فریادی ہوا کہ نہ ہی اس

لہر کا بوجہ جیاد کر سکتا

ہوں - اور نہ ہی ترک

ہو سکتا ہے - اس کا

کیا علاج کیا جائے - تو

سورہ نور کی آیات نازل

ہو گئیں کہ ہر دو خون مرد

و شوہر لعان کریں - کہ

سبھا و تین دیں - جیسے

کتاب اللہ میں مذکور ہیں

جب دو لون لعان کر

جائیں - تو قاضی ان میں

تفریق کر دے یعنی ان کا

نکاح نسخ قرار دیکر جدا

کر دے ۱۲ ۱۵ مال

تو آپ نے صحابی کے بول

مال پر یہ فرمایا کہ زوجہ سے

طلب مال جو بچے و بچہ

دیا ہے - اگر وہ چاہے

کہ اس سے فصل بد نہیں

سسرزد ہوا تو پھر تو کب

طرح لے سکتا ہے یہ تو

ادنا ٹھکان ہے اگر وہ عورت

اس شخص کی مرتکبہ برائیت

جب بھی نہیں لے سکتا کہ

بچے تو تم سے اس سے

أَرَأَيْتَ إِنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدًا مِنَ الرِّجَالِ أَلَّا يَقْسِرَ نَفْسَهُ لَمَنْ يُصْنَعُ لَكَ كَلِمَةٌ

کوئی ہم میں کا اپنی عورت کو دنا سلا کر دیکھ لے دیکھا کہ اگر اس کو کہتے ہیں - تو بڑی بات کو زبان سے نکالتا ہے اور اگر

تَعْبَارُ عَظِيمٌ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَلَمْ يَجِدْهُ فَلَمَّا كَانَ

جب رہتا ہے تو بڑی بات سے چپ ہوتا ہے تو آپ چپ ہو گئے اور اس کے بعد دوسرے دن وہ آیا آپ کے پاس اور کہنے

بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاكَ هَاقَالُ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ أَتَيْتُ بِهِ فَانْزِلْ

کہ کہ بیشک وہ بات جو میں نے آپ سے دریافت کی تھی میں خود اس میں جستجو کر چکا ہوں اور اس کے لئے سورہ نور کی آیتیں

اللَّهُ الْآيَاتُ فِي سُورَةِ النُّورِ قُلْ هُنَّ عَلَيْكُمْ وَعَظْمٌ وَذِكْرُهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ

نازل فرمائیں پس آپ نے اذن کو تلاوت کی اور اس کو نصیحت کی اور یاد دہانی کی اور فرمایا اور اس کو دیکھا

عَذَابُ اللَّهِ سَاءَ عَذَابٌ لِّلْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

کا عذاب آخرت عذاب سے آسان تر ہے کہنے لگے نہیں قسم خدا کی میں نے آپ کو سچا ہی بتایا میں اور

مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا تَمَّ دَعَاها فَوَعظَهَا كَذَلِكَ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

جھوٹ نہیں بولتا ہوں چوکے عورت کو بتایا اور اس طرح اس کو بھی نصیحت کی کہنے لگے نہیں قسم خدا کی جس نے آپ کو سچا ہی بتایا

إِنَّكَ كَاذِبٌ قَبْلَ الْبَرِّ قُلْ فَمَنْ يَشْهَدُ أَنَّ بَيْنَهُمَا دَابٌّ بِاللَّهِ ثُمَّ تَتَى بِالْمَرْأَةِ تَحْتَ

یہ کہ یہ شخص چھوٹا ہے پس اس کے ساتھ کڑواہی دی اور اس نے چار گواہ بیان خدا کی قسم کیا تو چوکے عورت

فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاهُ مُسْلِمٌ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مرد و عورت کے درمیان میں جدا کر دی ان دونوں کے درمیان میں اسلام لے لیا اور ان کے درمیان میں جو کہ ہوئی

قَالَ لِّلْمُسْلِمِينَ حَسْبُكَ اللَّهُ لَعَلَّكُمْ أَكْذِبُ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ يَا

فرمایا ان کے لئے دالوں کے حساب تم دونوں کا خلافت ہے کہ ایک تم دونوں میں کا اور دوسرا تم سے بچے اور عورت کو کوئی

رَسُولُ اللَّهِ مَالِي فَقَالَ إِنْ كُنْتُ صَدَقْتُ عَلَيْهِمَا فَهُوَ بِيَا اسْتَحْلَلْتُ مِنْ رَجُلٍ

اور اس میں مرد نے کہا لے چل خدا اور میرا مال سہ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو اس پر بچا ہے تو وہ مال بدل میں اس کی زوجہ کے

وَأَنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهِمَا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا مَتَّقْ عَلَيْهِمَا مَنْ أَنْسَى اللَّهُ

ہو گیا جو تو نے اپنے لئے مبارک کی اور اگر تو نے اس پر جھوٹ بولا تو یہ تجھ اور اس کے اور کچھ سب سے بچے اور عورت کو کوئی

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِصُرُوفِهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهَا بَيْضٌ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کچھ اور اس کو آگے بچے سفید رنگ پر ہے مالمون الا تو وہ اس کے

سَبْطًا فَهُوَ لَزْوُهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهَا كُحْلٌ جَعَلَتْهُمُ لِلَّذِي مَالُهَا بِمَتَّقْ عَلَيْهِمَا

خاوند کا ہے اور اگر بچے چھوڑ دے یا بون والا سر میں آنکھوں والا تو وہ اس کا ہے جس کے ساتھ اس عورت کو کھانے سے متفق علیہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک آدمی کو کہ

أَمْرٌ جَاءَ أَنْ يُصْنَعَ يَنْبَغِي عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَيْهِ رِقَابٌ وَقَالَ إِنَّهَا مَوْزَوَاهُ

اٹھ لے بائچین قسم کے وقت اپنے کند پر اور نہ لے کہ یہ گواہی واجب کرنے والی ہے (دو فرج باجنت کی)

سکوا برادر اور علی نے روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں۔ اور سہیل بن سید سے اعلان کرتے والوں سے۔

رقمہ میں درایت و کما جب فارغ ہو گئے وہ لڑائی میں شہنشاہوں سے لڑا اور اس نے کہا جھوٹا ہونگا میں نے رسول خدا اگر لوگ

نوٹ: میں اوسکو پسند اس نے اوسکو بہن طلبہ تھیں ۷

حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۰

ان تتبع بالنفس

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا إِنَّهُ لَكَادِمٌ

دروایت کما اور اس کا راوی قائل اعتماد بن اورش فی سنی دوسری سند کی بناء پر اس عہد سے کون نکلا کہ فرمایا یا ایہذا

صبراً قال فامسكها وان ابى هزيمة رضى الله عنه انه سمع

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّهْدِي اللَّهُ سَبِيلَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّضَلُّ اللَّهُ سَبِيلَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ ذُو الْقُدْرَةِ الْعَظِيمِ

روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہوئے جو کہ میں ہوں ایک ایمان لے کر آؤں

کی کہ جو کسی عورت کو اس کے کسی بونہ راہ میں شغف کو جو اور بونہ سے نہ ہو تو ہندو سے وہ عورت اول کے بونہ کے ہوتی ہے

وَلَنْ يَدْخُلَهَا اللَّهُ جَنَّةً ۖ وَإِيَّاهُ رَجُلٌ مُجْتَدٍ وَلَدٌ ۖ وَهُوَ يُنْظَرُ إِلَيْهِ ۖ

فرضه فرضه

اور اسی طرح نہ جواب نہ فتنہ ابھکا نہ غنائے اوس سے اور رسوا کرے گا اوس کو اگلے اور پچھلے لوگوں کے سامنے اس کو بداداد

وَبِالْأَنْبِيَاءِ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَالْكَتَابَ الْمُنِيرَ

من أم ولد طرفة عين فليس لها ميراث بخلافه

Handwritten musical notation on a staff.

حدیث حسنہ کو قوف کر۔ اور بالآخر ہر روز رضی اللہ عنہ سے دعا کرتے ہوئے ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ میری

حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص (ادھر ادھر کے مکانوں سے کام لے تو انہیں رو کر دیا جائے۔ جیسے ایک شخص نے اگر بیان کیا کہ حضور میری عورت سیاہ رنگ بچہ لائی ہے۔ گویا نبی کریم ارادہ کرتا تھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تیرے اونٹ ہیں اس پر اس نے جواب دیا۔ کہ میں۔ پھر اپنے فرمایا کہ میں۔ اس نے کہا ہرگز رنگ کہ کسی اور رنگ کا بھی کوئی اونٹ ہے تو جواب دیا۔ آپ نے فرمایا یہ کہاں سے آگیا۔ جیسے اس نے جواب دیا کہ میں کوئی رنگ کھینچ لائی ہوں تو پھر آپ نے اصل مقصود کا جواب دیا کہ تیرے بچہ کو بھی کوئی رنگ سیاہی کی طرف کھینچ لائی ہو گی ۲۱۲۔

استقرار الزہراء

جم کے بچے سے خالی ہونے کا نام ہے۔ جیسے شہ

تحقیق آجائے وغیرہ اسی بنا پر

میت، وغیرہ کی عامیہ عبارت

بعد وضع حمل نکاح کر سکتی

ہے ۱۲ عورت الزہراء

کسی عورت کو تین دن سے

زادہ کو میت پر سوگ چاہئے

۱۳۔ لیسہ شہر کے ۲۱۲۔

لَا اُرَاتِي وَكَدَتْ غُلَامًا اسود قال هل لك من ابل قال نعم

عورت جی ہے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا آپ نے کہا تیرے پاس اونٹ ہیں اوس نے کہا ہاں

قال فما ألوانها قال حمرا قال هل فيهما من اوراق قال نعم قال

فاني ذاك قال لعله نزع عرق قال فاعل ابنتك هذا نزع

کہاں سے چمکا ہوئے کہنے لگا شاید اس کو کسی رنگ نے نکالا ہوگا کیا تو اس پر یہ بیٹے کو کسی رنگ نے ہی دھڑکا

عرق مفرغ عليه في رواية لیسلم وهو يعرض بان ينفية وقال في

نکال دیا ہو وہ حدیث اس پر ہے اور سلم کی روایت ہے کہ وہ عرض کر رہا تھا اوس کے انکار سے کہ یہ بچہ میرا

الخره ولم يخصص كفي في التفرقة منه باب العدة والاحد

نہیں ہے اور کہا آخر حدیث میں کہ اور اپنے رخصت ہوئی اوس شخص سے (شک کی نفی ہو سکتی۔ باب عدت اور سوگ کرنے

والاستبراء وغير ذلك عن السور بن خزيمة ان سبعة اشربة

اور استبراء وغیرہ کے بیان میں سلم۔ سور بن خزيمة سے روایت ہے کہ سب سے اولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رضي الله عنها نفست بعد فاقة زوجها بليال فجاثت النبي صلى الله

نفس والی ہوئیں اون کے خاوند کے وفات کے چند راتیں بعد پھر ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر

عليكم فاستاذنته ان تنكح فاذن لها فنكحت رواه البخاري واصل

اور نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اون کو اجازت دی کہ انہوں نے نکاح کر لیا اس کو بخاری نے روایت

في الصحيحين وفي لفظ ابنه وضعت بعد فاقة زوجها بربعين ليلة

کہا اور اس کی اصل صحیحین میں ہے اور ایک الفاظ یہ ہیں کہ وہ چالیس راتیں بعد از سلم

وفي لفظ لیسلم قال الزهره ولا اري باسا ان تزوج وهي في دمها

کے لئے خون ہے کہ زہرا نے کہا اور نہیں دیکھتا میں کوئی مضافہ نہ نکاح کیا ہے وہ اس حال میں کہ وہ اپنے خون پر

غير انه لا يقربها زوجها حتى تطهر من عائشة رضي الله عنها قالت

ہو کر یہ کہ نہ قریب جائے اوس کے خاوند اور بیان تک کہ پاک ہو جاوے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

أوت بريرة ان تعتد بثلاث حيض رواه ابن ماجه ورواه ثقات

کہا حکم دی گئی بریرہ یہ کہ عدت کے واسطے تین حیض کے ساتھ اس کا بیان ماحہ نے روایت کیا اور اس کے راویوں میں ثقات

لكن معلول عن الشعي عن فاطمة بنت قيس عن النبي صلى الله

لیکن یہ حدیث معلول ہے۔ اور شعی سے روایت ہے وہ فاطمہ بنت قیس کی روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

عليكم في المطلقة ثلاثا ليس لها سكنى ولا نفقة رواه مسلم

اور سلم سے میں نے طلقات دی ہوں کہ بارے میں کہ مذاق کے لئے رہنے کا مکان ہے اور نہ خرچ اس کو مسلم نے روایت

ام عطية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تحذ المرأة على

کہا۔ اور ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوگ نہ عدت نہ کسی عورت پر

۱۴ عورت الزہراء

کسی عورت کو تین دن سے

زادہ کو میت پر سوگ چاہئے

۱۵۔ لیسہ شہر کے ۲۱۲۔

۱۵ حدیث ابن مسعود

کے واجب ہونے پر وہیں

اوس عورت کو لیتے جسکے

خاوند نے وفات پائی ہو

اور اتنی بات اجماعی ہے

اگرچہ اس کی تفصیل میں

اختلاف ہے۔ امام شافعی

کے نزدیک مدخول ہوا

اور غیر مدخول بہاد و فون

اس میں برابر ہیں۔ اولم

ابوحنیفہ رحمہ کے نزدیک

کافرہ اور صغیرہ اور لونڈی

پر سوگ نہیں۔ کذلک

انتخلاق المجمود ۱۲ مستخرج

۱۵ سمرہ الخراسانی

حدیث سے معلوم ہوا کہ

سوغوار عورت کو اچھا

لباس پہننا اور ہندی

وغیرہ لگانا اور سمرہ کا

استعمال اسی طرح خوشبو

کامنج ہے ۱۲ ۱۵

سمرہ الخراسانی حدیث

سے معلوم ہوا کہ سوغوار

عورت کو بحالت ضرورت

بھی سمرہ کا استعمال

نہ چاہیے ۱۲ ۱۱-۱۰

اللہم اغفر لک تبتہ وکون

سے فیہ لوالدیہم

اجمعین۔ آمین ثم آمین

لرب العالمین۔

۱۲-۱۱-۱۰-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۱۳

میت فوق ثلاث الا على زوج اربعه اشهر وعشر او لا تلبس ثوبا

ایک دن سے زیادہ مکر لپٹے خاوند پر سلا چار ماہ اور کس دن اور نہ پہنے رنگہ ہو اگر مکر یعنی لعنتین چادر اور نہ

مصبوحا الا ثوب عصب ولا یکتحل ولا تنس طبا الا اذا طهر

سمرہ لکھتے تھے اور نہ چھوڑے خوشبو مگر جب پاک ہو جائے تو تھوڑا سا عود اور صندل

نبذ قمن قسط او اظفار متفق علیہ وهذا لفظ مسلم ولا یزنی ذودو

(حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں اور ابو داؤد اور ثانی کے لیے یہ

النکاح من الزیارة والاحتضن للشیکی ولا یتشطون اتم سلمہ رضی

دلیل ہے کہ نہ حضاب کرے اور نہ لی کرے لیکن ہے کہ نہ مٹھی کرے۔ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

اللہ عنہا قالت جعلت علی عینی صبرا بعد ان توفی ابو سلمة فقال

روایت سے کہا کہ یا میں نے اپنی آنکھوں پر ایوا ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیسب الوجہ فلا یجعلہ الا باللیل و یغیہ

و اگر رسول نے فرمایا بیشک یہ جوان کرتا ہے چہرہ کو پس نہ لگا یا کرد مگر رات میں اور دن میں ہسکو نکال دیا کرتا

بالنہار ولا یتشطی بالیطیب ولا یأخذ ماء فانه یخضب قلت بای شی

اور خوشبو کے رتیل کے اساتھ مٹھی نہ کرے کہ اور نہ ہندی کے ساتھ کیونکہ یہ حضاب سے میں نے کہا پس چیز کے

امشط قال بالسدر رواہ ابو داؤد والشیکی واسنادہ حسن و عثمان

ساتھ کیا کہ دن آپ نے فرمایا میری کے یمن سے ہسکو ابو داؤد اور ثانی نے روایت کیا اور اسکا اسناد اچھا ہے۔ اور ابو

امراة قالت یا رسول اللہ ان ابنتی ماتت عنہا زوجها وقد اشتکت

سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کا خاوند مر گیا اور اس کی آنکھیں دھمکی ہیں

عنہا فأنکحہا قال لا متفق علیہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

تو کیا ابن میں نے سمرہ لکھ دوں اپنے فرمایا نہیں (حدیث) متفق علیہ ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری

طلقت خالتي فأرادت أن تجد خلها فزوجها رجل أن شرج فالت

خال کو طلاق دی گئی پس اوس نے اپنے باغ کو کھانے کا ارادہ کیا پس اون کو ایک شخص نے نکلنے سے منع کیا پس وہ

البتی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بل جری تخاک فانک عنی انصد فی

آئین میں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو آپ نے فرمایا بلکہ کا رٹ لے تو اپنا باغ کیونکہ نہ تیرا صدقہ با کوئی اور نہ

وتفعلی معہ و فارواہ مسلم من فریة بنت مالک ان زوجها خ

کام کرے ہسکو سلم نے روایت کیا۔ اور فریہ بنت مالک کی روایت ہے کہ اس کے خاوند اپنے غلاموں

فی طلب أعید لفتلہ قالت فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی تلاش میں لگے پس غلاموں نے اون کو قتل کر دیا تو فرمایا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

أن أجمع الی أهلی فان زوجی کم یزنی لی مستکنا یملک

کہ میں اپنے گھر کو مل جاؤں کیونکہ میرے خاوند نے نہ کوئی اپنا ملک مکان چھوڑا اور نہ

اور نہ

۱۵ امام صاحب اور

امام محمد کا یہ ہی مذہب

ہے چرکا خاندن مر جائے

یا طلاق ویدے تو اسکو

لے اپنے اوس گھر سے نکلا۔

اور کسی کو سرے گھر میں

جا کر رہنا جائز نہیں جس

کے طلاق دیگی یا جہان

خاندن مرے اور نوٹ کی

عدت آزاد کی عدت کا نصف

ہے۔ اور حدیث عمرو بن

عاص سے استدلال نہیں

ہو سکتا۔ اسلئے کہ یہ ان کی

دائے ہے۔ بقیا کو تلبیسا

کا لفظ اس پر دلالت کرتا

ہے ۱۲ واللہ اعلم ۱۳

یعنی عدت پوری ہو ۱۲-۱۳

۱۵ تین الزا اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ مطلقہ ثلاث

غورت بوجہ کسی خطرو کے

شوہر مطلق کے گھر سے ہٹا

جگہ عدت گزار سکتی ہے ۱۲

۱۵ چار ماہ الزا اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

اُم ولد باندی کی عدت بھی

بعد موت مالک تحریر ہو

ہے ۱۲ طلاق الزا

اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ باندی کی طلاق و عدت

دو طلاق و دو حیض ہے

نَفَقَةٌ فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا كُنْتُ فِي الْحَجَّةِ نَادَانِي فَقَالَ امْكُنِي فِي بَيْتِي

خروج آپ نے فرمایا ہاں چرا جب میں حجرو میں چلی گئی پکا ما آپ نے مجھ کو اور فرمایا بیوی رہ اسے لے مکان میں بیٹا پکا

يُبْلَغُ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَأَعْتَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ

کمر پہنچ جائے و نصیب لے لے عہ میجا دو کو فرمے کہ اپس عدت گزار بیوی میں نے اوس جگہ چار ماہ اور نوٹ دن کہا اوس نے

فَقَضَى بِإِعْدِ ذَلِكَ عُمَانُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَ الزَّيْلَعِيُّ

یہی حکم دیا بعد میں عثمان نے اسکو احمد اور جارمن نے بیان کیا اور ترمذی اور ذہلی اور ابن حبان اور حاکم وغیرہم

وَالَّذِي هُوَ وَابْنُ حَبَّانٍ وَالْحَاكِمُ وَغَيْرُهُمْ وَابْنُ فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ قَالَتْ

نے اسکو صحیح بتلایا۔ اور فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ اعرصہ کیا میں نے لے

قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَلَكِنِّي أَنْفَقْتُ عَلَى

رسول خدا میرے خاندن نے مجھ میں سے طلاقین دیدی ہیں اور مجھے دوسرے کہ مجھ سے ہم بستر پر آ رہا ہے

فَأَمَرَ فَتَحَوْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ عَرَبٍ وَابْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثًا

بہر چو حکم دیا وہاں سے ہٹ گئی اسکو مسلم نے روایت کیا۔ اور عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ عدت مطلقہ کو دہم

عَلَيْهَا سِتَّةٌ نَيِّبًا عِدَّةً أَمَّا الْوَلَدُ إِذَا تَوَلَّى عَنْهَا سِتَّةٌ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ

سنت بنی ہمارے کی عدت اُم ولد کی جب اسکا مولا وفات پا جائے چار ماہ لے اور دس دن ہیں اسکو

عَشْرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ جَوَّيْهِ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور دارقطنی نے اس میں منقطع ہونے کا لفظ بیان

بِأَنَّ نَفَقَتَهُمْ وَابْنُ عَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ إِنَّمَا الْأَقْرَبُ الظَّاهِرُ

رکھا۔ اور عاریث رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس کے سوا نہیں کہ اقرا سے مراد ہر ہیں اسکو

أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ الشَّافِعِيُّ فِي قِصَّةِ بَيْسَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ

مالک اور احمد اور شافعی نے ایک قصہ میں بیان کیا سند صحیح کے ساتھ۔ اور ابن عمر سے روایت ہے

لِللَّهِ عَنْهُمَا قَالَ مَلَاقُ الْأُمَّةِ تَطْلِقَانِ وَعِدَّتُهُمَا حَيْضَتَانِ رَوَاهُ

کہا طلاق لے نوٹ کی دو ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں اسکو دارقطنی نے روایت کیا اور اسکو

الذَّارِقُطْنِيُّ أَخْرَجَهُ مَرْقُوعًا وَضَعَفَ وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالزَّيْلَعِيُّ

مرقوع بیان کیا اور اسکو ضعیف بتلایا اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حدیث عازدہ

وَابْنُ جَبْرِ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَصَحَّحَ الْحَاكِمُ وَخَالِفُوهُ وَانْفَقُوا عَلَى

سے اسکو روایت کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور وہ سب حاکم کے مخالف ہوئے اور اس کے ضعیف ہوئے پر

ضَعِيفٌ وَابْنُ رَوَيْفِعٍ زَكَتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِرَبِيٍّ

الفاق کیا۔ اور روایف بن ثابت سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طلاق نہیں ہے کسی مرد کے لئے جو

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَلَا يَسْتَفْهِمُ مَا هُوَ زَرْعٌ غَيْرُهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالزَّيْلَعِيُّ

اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھے یہ کہ اسکا ہانی غیر کی کھیتی کو سیراب کرے اسکو ابو داؤد نے بیان کیا اور ترمذی نے اور ابن

۱۲-۱۳-۱۳-۱۳-۱۳-۱۳

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ابن حبان وحسن الزوارون عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه في امرأة مفقودة

حبان نے اسکو صحیح بنا دیا اور زوار نے اسکو حسن کہا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مفقودہ کے عہد کے بارے میں

تربص أربع سنين ثم تعد أربعاً أشهر وعشراً أخرجه مالك الشافعي

کہ انتظار کرے چار سال پھر عدت گزارے چار مہینے اور دس دن اسکو مالک اور شافعی نے بیان کیا

عن المغيرة بن شعبه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا امرأة مفقودة

اور المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مفقودہ کی عہد کے

لا امرأة حتى يأتيها البياض أخرجه الدارقطني بإسناد ضعيف

اور بیاض کی عورت ہے یہاں تک کہ اسکی ضرورت اسکو دارقطنی نے سند ضعیف سے بیان کیا۔ اور

عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہت کے بارے میں کوئی مرد

والله من لم لا يبيت رجل عند امرأة إلا أن يكون نكاحاً أو ذكراً

کسی عورت کے پاس اگر یہ کہ اسکا خاندان ہو یا محرم اسکو مسلم نے روایت کیا۔

رواه مسلم عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

وسلم قال لا يخلون رجل بامرأة إلا مع ذي محرم أخرجه البخاري

نہت مانا نہ تنہا ہو کوئی مرد کے عورت کے ساتھ کو محرم کے ساتھ نہ ہو بخاری نے روایت کیا۔

عن أبي سعيد بن النخعي قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

اور ابو سعید بن نخعی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

أوطأ من لا توطأ حامل حتى تضع ولا غير ذات حمل حتى تحيض حيضة

فرمایا نہ بستر کسی کی جائے کوئی حاملہ یہاں تک کہ وضع نہ ہو جائے اور نہ غیر حاملہ یہاں تک کہ ایک حیض کے عہد اسکو

أخرجه أبو داود وصححه الحاكم وله شاهد عن ابن عباس في الدارقطني

آجائے اسکو ابو داؤد نے بیان کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بنا دیا اور ابن عباس سے دارقطنی میں سند ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ

الولد للفراش وللعاهر الحجر متفق عليه من حديث عائشة

بچہ بچھڑنے والے کا ہے (یعنی حاملہ کا) اور زانی کے لیے پتھر ہے (حدیث متفق علیہ ہے) اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے

رضي الله عنه في قصة وعن ابن مسعود عند الشافعي وعن عثمان عند

ابن مسعود سے روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ سے

أبي داود باب الرضا عن عائشة رضي الله عنها قال قال رسول الله

ابو داؤد کے باب رضا کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا

۱۔ مفقودہ گم شدہ

ہے جسکی کوئی زندگی

و موت کی خبر نہ ہو۔ بوقت

ضرورت مالکی مذہب

قاضی سے فتویٰ لیا

جاسکتا ہے۔ اگر وہ نہ ہو

تو حنفی بھی دے سکتا

ہے۔ کذا فی الثانی ۱۲۔

۲۔ امام صاحب اور

امام شافعی کا ایک قول یہ

ہے کہ نوٹے سال تک

انتظار کرے لیکن متاخرین

حنفیہ نے امام مالک کے

قول پر فتویٰ دیا ہے جو

اسی حدیث کے مطابق ہے ۱۲۔

۳۔ گذارے انجاس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

غیر محرم مرد غیر محرم عورت کے

پاس اکیداً شب یا شبیہ

کرے جب تک عورت کو

پاس میں نہ ہو ۱۱۔

اس سے استبراء کا حکم

ثابت ہوتا ہے ۱۲۔ مترجم

۴۔ یا یہ مطلب کہ

اوس کے لیے بچہ یمن

کوئی استحقاق نسب کا

نہیں۔ یا یہ کہ اوس کے لیے

سنگا کر دیا جائے ۱۲۔ مترجم

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرْ مَنْ أَخْرَجَكَ فَإِنَّمَا

کہا: نایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ لیا، بھائی! اس لیے کہ اس کے سوا نہیں کہ وہ دنیا

سبب جھوک کا ہوتا ہے وہ معتبر ہے جو جھوک کر جسم سے ہر گھٹے متفق علیہ ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ اسے سہا ہنت

سیدیں میں سے کیا یا رسول اللہ! کم غلام ابوہریرہؓ کا ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں ہے اور

بیلینا وقل بلع مایبلم ارجال ثفال ارضعید خری لیا ارفا رم

وہاں ایلے ایلے القعیس جاء يستاذن عليه با بعد الحجاب ات

فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لِفُلَانٍ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِالَّذِي
ابايس الکار کیا میں نے اوس کو اجازت دینے سے بھر جیب شریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے آپ کو فرمایا

صنعتہ فارسی ان اذن کہ علی و قال انہ علی متفق علیہ عنہا قالہ

كَانَ فِيمَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ صُفْحَاتٍ مُعْلَمَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّمَن لَّا يَخْتَلِفُ

بِخَيْرٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفِيَ فِي الْبَيْتِ مِنْ

چنانچہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حال یہ ہو کہ یہ پانچ امر تہ کا حکم قرآن میں موجود

الْقُرْآنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ عِبْرِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

تخافہ اس کو سلم نے روایت کیا۔ اور ابن عساکر اس سنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارادہ کیا

حسنہ راہ کی ہوئی گئی ہے آپ نے فرمایا کہ وہ میرے سہیل جلالی تھیں جو کہ دو روزہ انٹرن کالج میری چھٹی ہے

اور رشتہ کے دو رشتہ دار نام زمین محکم سے نام

تسلی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے

۵۰ ج. ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸،

۱۵ حرام الخنہان
کے حکوم ہوا کہ ایک
دو چوس بچے کے دو دھ
کے حرمت کو ثابت
ہنیں کرتے ۱۲ ۱۵
یعنے وہ رضاعت حرمت
پیا کرتی ہے جو صغریٰ
میں ہو کیونکہ وہ اسی
کی غذا ہے اور غذا اہم
ہو کر جو ک لگاتی ہے ۱۶
۱۷ اور پھر گھر میں
اوس کا رہنا جائز نہ ہوگا
اسلیئے آپ سے دریافت
کیا۔ مگر آخر حصہ تدریث
عند الاحناف بوجہ دوسری
حدیث محمول پہا نہیں ۱۲
۱۸ چچا الخ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ
رضاعی چچا بھی قابل
تعظیم ہے جس سے پردہ
نہیں ۱۲ ۱۵ یعنی
جبکہ اس کی منوختیت
معلوم نہ ہوئی وہ اوسکو
پرٹھنا رہا بعد میں جب
بکو معلوم ہو گیا کہ عدو منوع
ہو گیا۔ اور مطلق رضاع
باقی رہا تو سب اوسکو
قراوت کو نکال دیا در ذلہ
وہ آیت قرآن کیوں نہیں
کیا بعدہ ذات رسول خدا
علیہ السلام کے بھی آیت
نہیں ہو سکتی ہے۔

طَارِقُ الْحَارِثِي قَالَ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِمًا عَلِيًّا

الْمَنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطَى الْعَلِيَا وَابْنُ زَيْنٍ تَعْمَلُ أَمْكُ وَ

خطبہ کرتے تھے لوگوں کو اور فرماتے تھے ہاتھ دینے والے کا اور ہے اور ابنت ابراہیم سے جھوٹا خرچ دینا ہے اپنی ماں سے

أَبَاكَ وَأَخْتِكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ

اور باپ اور بہن اور بھائی یہ وہ جو صحیح کے نزدیک ہے (ابن حبان) اس کو نقل کرنے والے روایت کیا اور ابن حبان اور دیگر

وَالدَّارِ قُطْنِيٌّ وَابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

نے اس کو صحیح بتلایا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلْ طَعَامًا وَكُسُوْتَهُ وَلَا يَكْلِفُ مَنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يَطِيقُ

علیہ وسلم نے غلام کے لیے اس کا کھانا پکا کر اسے اور نہ تکلیف دے دیکھائے اس کو کسی کام کی موطاقت کے مطابق اس کو

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حَكِيمٍ بَنِ مُعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيِّ عَزَّابُ قَالَ قُلْتُ

مسلم نے روایت کیا۔ اور حکیم بن مسلم اور قشیری کی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عرض کیا میں نے اپنے

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقَّ زَوْجَةً أَحَدًا عَلَيْكَ قَالَ لَطِيفٌ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا حق ہے ہم میں سے کسی کی بیوی کا اور سپر فرمایا کہ کھلائے اس کو جو خود کھائے

إِذَا جُمِعَتْ وَتَكْسُوَهَا إِذَا التَّسَيُّتِ الْحَدِيثُ وَتَقْدَمُ فِي عَشْرَةِ الشُّرُوكِ

اور پہننا دے تو اس کو جب خود پہنے اور حدیث گذر چکی ہے عورتوں کی معاشرت کے باب میں۔ اور جب ہرم

جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ

سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں صحیح کی طویل حدیث میں فرمایا عورتوں

أَجْعَلُ بَطْرُلَهُ قَالَ فِي ذِكْرِ النِّسَاءِ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكُسُوْنُهُنَّ بِمَعْرِفِ

کے بیان میں اور ان کے لیے تم پر ان کا رزق اور ان کا کپڑا جو ضرور ہے اس کو معلوم کرے۔ بیان کیا۔

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ شَأْنًا يُضْيِعُ مِنْ يَقْوَتِ رَوَاهُ

مسلم نے کافی ہے آدمی کو از روئے منہ یہ کہ ضائع کرے یا ر کھاؤ اس کو ان کے لیے روایت کیا۔ اور وہ

النَّسَائِيُّ وَهُوَ عِنْدَ مُسْلِمٍ بِكَفْظٍ أَنْ يَجْبِسَ عَنْ يَدِكَ وَتَهُ وَابْنُ

مسلم کے نزدیک ہے کہ یہ کہ بکرت کرے اور دنیا میں کی مذکورہ کا یہ ایک ہے۔ اور جب ہرم

جَابِرُ يَرْفَعُ فِي الْحَرَمِ الْمَتَوَنِي عَنْهَا زَوْجَهَا قَالَ لَا تَفْقَهُ لَهَا أَخْرَجَهُ

روایت ہے مرفوع کرتے تھے اس کو اس مال کے بارے میں جب کا خداوند فرمایا جو فرمایا جو فرمایا۔ اور اس کے لیے

الْبَيْهَقِيُّ وَرَجَالُهُ ثِقَاتٌ لَكِنْ قَالَ الْحَفْظُ وَتَقَهُ وَتَبَتِ نَفَى النِّفْقَةِ

اس کو پہنچے ہے بیان کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں لیکن کہا کہ حفظ اور کھوٹا ہو تو تہ ہے اور نفقہ (خروج) کی

فِي حَدِيثٍ كَاطِبَةُ بَنَتْ قَيْسَ كَمَا تَقْدَمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ هُرَيْرَةَ

(حدیث) کا طیبہ بنت قیس میں ثابت ہو چکی جیسا کہ گذرا اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۵ مان الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ صدقہ و

خیرات اعمال صالحہ میں سے

ہے۔ لیکن سب سے اول

لینے محتاج مان باپ

بھین بھائی کو دیا جائے کہ

یہ زیادہ مستحق ہیں قرابت

کے باعث پھر باقی اقرباء

کو حسب مراتب ۱۳

تکلیف الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ غلام باندہ

کو کھانا لباس دیا جائے

اور اسی کام کی انہیں تکلیف

دی جائے۔ اور وہی کام

ان سے لیا جائے۔ جس کے

وہ تحمل ہوں۔ اور طاقت کو

زیادہ کام نہ لیا جائے ۱۲

۱۵ عدا الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

جو شخص کسی کے نان و

نفقہ کا مالک و کفیل

ہو۔ اور پھر وہ مذکورہ

تو وہ بڑا گنہگار ہوگا ۱۱

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

اللهم اغفر لکاتبہ و لزوجہ

سبحانہ و تبارک و تعالیٰ

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی علیہم الا علیہم
 سے روایت ہے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچی ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے

خیر من الید السفلی وید احدکم بین یقول لمرأۃ طبعی
 اور اس سے کہے کو ان میں سے اس سے جس کو خرچ دینا ہے کہہ سکتی ہے عورت۔ اور کھلا جھگڑا طلاق سے

او طلقنی رواہ الدارقطنی و اسنادہ حسن و عن سعید بن السبیح
 جھگڑا اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور اس کا اسناد اچھا ہے۔ اور سعید بن السبیح سے

الرجل لیجد ما یفوق علی اہلہ قال یفرق بینہما وخرجه سعید بن
 اس شخص کے بارے میں روایت ہے جو نہ پانچ اوس چیز کو خرچ کرے جسے کھراؤوں پر خرچہ ان کے درمیان تفریق ملے

منصور عن سفیان عن ابی الزناد عنہ قال قلت لیسعید بن مسعود
 کہی جائے خرچ کی اس کو سعید بن مسعود سے سفیان سے انہوں نے روایت کی ابواناد سے انہوں نے ابو سعید سے

سنت و هذا امر سلوی و عن عمر رضی اللہ عنہ انہ کتب الی امرأ
 کہ میں نے کہا سعید کو سنت کی کو وہ بچے سنت کی اور یہ رسول کریم ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کھا تو حج کے

الجناد فی رجال غابوا عن نسائهم ان یاخذہن بکف ینفقوا
 اس دن کو ان کو ان کے پاس سے بین چھوٹی عورتوں سے غائب رہتے ہیں کہ ان کو ان کے کف پر یا تو خرچ دین یا طلاق

یطلقوا فان طلقا یعتوا ینفقہا ما جسا اخرجہ الشافعی و البیہقی
 دین اور اگر طلاق دین سے تو بیعت کیا کہ جس سے بھر رکھا وہ احکام دین اس کو نفی اور بیعتی سے ایسے مسئلو

یاسناد حسن و عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی
 روایت کیا۔ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ عین دینا قال انفق علی
 علیہ وسلم کے پاس میں نے کہا میرے پاس ہے رسول خدا میرے پاس ایک دینار رکھ ہے خرچ کرنے کو تو اس کو

نفسک قال عند اخر قال انفق علی وکذا قال عند اخر قال
 اپنے اوپر اوس نے کہا میرے پاس ہی اور ہے آپ نے خرچ کرنا پس کو لیتا۔ پھر یہ کہا میرے پاس اور ہے۔ اور

انفق علی اہلک قال عند اخر قال انفق علی الخادم قال عند
 خرچ کر اس کو لیتے کھراؤوں پر اس نے کہا میرے پاس ہیں اور ہے آپ نے خرچ کرنا پس کو لیتا۔ پھر یہ کہا میرے

آخر قال انت اعلم اخرجہ الشافعی و ابو داؤد و اللفظ لمرأۃ وخرجه
 پاس اور ہے خرچ کرنا اب تو جانے اس پر خرچ کیا جائے اس کو نفی اور ابو داؤد نے بیان کیا اور الفاظ ابو داؤد کی

النسائی قال انکم یقتدینہم الزوجة علی الولد و عن حمز بن حکیم عن ابی
 میں اور اس کا اور ہے اس سے کہہ سکتے ہیں کہ مقتدینہم الزوجة علی الولد و عن حمز بن حکیم عن ابی

عزجدہ قال قلت یا رسول اللہ من یزنی قال امک قلت ثم من امک
 وہ اپنے جواب کی روایت کرتے ہیں ابو داؤد سے کہا من یزنی یا رسول اللہ من یزنی قال امک قلت ثم من امک

لہ عورت الخ اس

مدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے اس پر خرچ کیا جائے

جس کا خرچ مرد پر لازم ہو بعدہ صدقات نفلیہ

و سیے جائین ۱۳۵ نفوق الخ اس حدیث کو

معلوم ہوا کہ جب شوہر سے زوجہ کا نفقہ نہ پورا ہو سکے تو ان کے

درمیان نفوق کر دی جائے ۱۳۵ ملائین الخ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے بیوی

کو خسر عی نہ روا دکرین انہیں اطلاع دی جائے

کیا خرچ روانہ کریں یا طلاق دیں۔ اگر طلاق

۱۳۵ دیدین تو پھر اس سے ایام کا خرچ ہی انہیں احکام دین۔ جو ان کے

سر پر بقضارت ماضی لیکر خرچ کرتی رہی

۱۳۵-۱۳۴-۱۳۳-۱۳۲-۱۳۱-۱۳۰-۱۲۹-۱۲۸-۱۲۷-۱۲۶-۱۲۵-۱۲۴-۱۲۳-۱۲۲-۱۲۱-۱۲۰-۱۱۹-۱۱۸-۱۱۷-۱۱۶-۱۱۵-۱۱۴-۱۱۳-۱۱۲-۱۱۱-۱۱۰-۱۰۹-۱۰۸-۱۰۷-۱۰۶-۱۰۵-۱۰۴-۱۰۳-۱۰۲-۱۰۱-۱۰۰-۹۹-۹۸-۹۷-۹۶-۹۵-۹۴-۹۳-۹۲-۹۱-۹۰-۸۹-۸۸-۸۷-۸۶-۸۵-۸۴-۸۳-۸۲-۸۱-۸۰-۷۹-۷۸-۷۷-۷۶-۷۵-۷۴-۷۳-۷۲-۷۱-۷۰-۶۹-۶۸-۶۷-۶۶-۶۵-۶۴-۶۳-۶۲-۶۱-۶۰-۵۹-۵۸-۵۷-۵۶-۵۵-۵۴-۵۳-۵۲-۵۱-۵۰-۴۹-۴۸-۴۷-۴۶-۴۵-۴۴-۴۳-۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱-۰

۱۰ ملن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تم ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسب حالات سائل جواب ارشاد فرماتے کہ وہ حق والدہ کو باپ کو کمتر جانتا ہوگا۔ نیز عموماً لوگوں کا بھی خیال ہی ہے اس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں کہا کہ زیادہ نیکوئی و بھلائی کی مستحق والدہ ہے اپنی کمزوری و کم طاقت کے باعث پھر اسے سوال کیا اس کے بعد کون۔ آپ نے پھر جواب دیا کہ والدہ۔ پھر تیسری بار کے جواب میں آپ نے والدہ کہا۔ اور چوتھی بار کے جواب میں باقی اقارب علی حسب مراتب ۱۱۔ ۱۲ حق پرورش مان کا ہے اور وہ بھی حدیث میں جو بچہ کو اغتیا رو یا گیا مذہب اسکے مطابق نہیں ہے یہ خود نیست تھی کسی وجہ سے اور ان چون میں سے جو ناسمیان ہو جائے۔ بچہ اوی کے تابع ہوتا ہے ۱۲ کذا فی التکتب الفقہ ۱۱۔ ۱۲ باپ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معصوم ہوا کہ بچہ خیر الیٰ یؤمن کے تابع ہوتا ہے۔ یعنی جو ان میں سے دین میں داخل ہو جائے والدہ کا فہم اور ہر مسلمان

قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ ثُمَّ أَلْقَبُ أَخْرَجَهُ
 زنی یا اپنی مان سے پہلے پہلے کہیں فرمایا اپنی مان پر میں نے کہا پھر کس پر دایا آپ نے باپ پر پھر باقریب جزوہ
 أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُ بَابُ الْخُصَانَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ
 ارشاد سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا اے رسول خدا میرا بیٹا میرا بیٹا اس کے لیے برتن اور
 بَطْنِي كِدْوَعَاءُ ثَدْيِي كَسِقْلَاءُ وَجَرْدِي لِحَوَاءُ وَإِنَّ أَبَايَ طَلَقَنِي
 میرے دو ٹون بستان کیلئے مشکنہ ہیں اور میری گود اس کے لیے ریشم ہے اور اس کے باپ نے مجھے طلاق
 وَأَرَادَ أَنْ يَنْزِعَ عِمَّتِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دیکھتی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس ریشم کو مجھ سے لے لے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تو رسول
 أَنْتَ احْتَقِ بِمَا كُنْتَ تَجْعَلِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّاحَةُ أَحْمَدُ وَ
 سزاوار ہے جب تک نکاح نہ کرے اس کو احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا اور اس کو حکم نے صحیح بتلایا۔ اور
 عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی عورت نے کہا اے رسول خدا میرا بیٹا دند چاہتا ہے کہ لے جائے
 زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ لَفَعْنِي سَقَانِي مِنْ بَيْتِي
 میرے بچہ کو اور یہ چھوڑ کر لفع دیتا ہے اور اپنی بہن کو لفع دیتا ہے کہ تو میں سے
 عُثْبَةُ فَنَجَّاهُ زَوْجَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ هَذَا أَبُوكَ
 پھر اس کا خاندان آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے یہ تیرا باپ ہے
 وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِهَا أَيُّهَا شَدْتُ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَأَنْطَلَقَتْ
 اور یہ تیری مان ہے پس پکڑ لے ان میں سے جس کا پاس ہے پس اس نے اپنی مان کو ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اور لے کر چلی
 بِرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالرَّبِيعُ وَصَحَّاحَةُ التِّرْمِذِيِّ وَنُافِعُ بْنُ سَيَّانٍ أَنَّ
 کسی اس کو احمد اور جابر نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح بتلایا۔ اور نافع بن سیان سے روایت ہے کہ
 أَسْلَمَ وَابْتِ امْرَأَتَهُ أَنَّ سَلَامَ فَأَقْعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّهِ
 کہ وہ مسلمان ہو گیا اور ان کی بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کر دیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک عورت
 نَاحِيَةٍ وَالْأَبُ نَاحِيَةٍ وَأَقْعَدَ الصَّبِيَّ بَيْنَهُمَا فَانْطَلَقَ إِلَى أُمِّهِ فَقَالَ
 بچھا یا اور باپ کو ایک طرف اور بچہ کو دوتوں کے بیچ میں پس بچہ کا وہ بیٹا اپنی مان کی طرف تو آئے فرمایا اے خدا
 اللَّهُمَّ اهْدِنَا لَكَ ابْنِي فَأَخَذَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّاحَةُ
 اس کو روایت ہے کہ جب تک یہ وہ لیتے۔ باپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو لے لیا اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے بیان کیا
 الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور حاکم اس کو صحیح بتلایا۔ اور ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۰ خال الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

بچہ کی ماں مر جانے کے

بعد خالہ کو حق پرورش کر

پہنچتا ہے۔ کہ وہ والدہ کی

طرح اس کو فطری محبت

کے باعث پالیتی ہے ۱۲۔

۱۱ خادم الخ اس تو

معلوم ہوا کہ اپنے خادم

کا بھی ضرور کھا بنے بیٹے

میں خیال رکھا جائے ۱۲

۱۰ قید الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

ہر عائدہ ریز کے تکلیف دہ

میں سخت عذاب ہے حتیٰ

کہ کئی کو اگر ظلم و غیور

باندھ کر نہ اسے کھانا پینا

دیا جائے اور نہ ہی اسے

کھا جائے جس کو کھانا

پینا ملا ہو وغیرہ وغیرہ ۱۲

۱۰ باتون الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

کسی سنان کا خون حلال

وجائز نہیں۔ مگر تین دم

کے ایک یہ کہ محض

آدمی زنا کرے جس پر

اسے سنگسار کیا جائیگا

دوسرا قصاص میں قتل کیا

جاسکتا ہے تیسرا مرتد

ہو جانے میں ۱۳

محض وہ ہے جسے

نکاح صحیح کے ساتھ

کرلی ہو آیا کرالی ہو ۱۳۔ ۱۲۔

قضى فمأبنة حمزة لخالها وقال الخالة بسزلة الدم أخرجه البخاري

قصہ کیا حمزہ کی بیٹی کے بارے میں اس کی خالہ کے لئے اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں ہے اس کو بخاری نے بیان کیا

وأخرجه أحمد بن محمد بن علي فقال والحرارية عند خالته ما رواه البخاري

اور احمد نے حدیث علی سے بیان کیا کہ لڑکی اپنی خالہ کے پاس ہے کیونکہ خالہ والدہ ہوتی ہے

والدته عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

(یعنی مثل اوسکی)۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عليه وسلم إذا أتاكم خادماً مطعماً فإن لم يجلسه معكم

جب تم امین سے کسی کے پاس اور کا خادم ملے کھانا لائے تو اگر اس کو اپنے ساتھ نہ بیٹھا تو مناسب ہے کہ

فليأوله لفقير أو لفقيرين متفق عليه واللفظ للبخاري وعن ابن

ابن لقمیہ یا دو فقیر دیے (حدیث متفق علیہ ہے) اور لفظ بخاری کے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما

عن رسول الله تعالى عن عائشة رضي الله عنها قالت قال عبد بن مرة

عمر سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رضی اللہ عنہما کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عذاب دی گئی ایک عورت

في هرة سجدتها حتى ماتت فدخلت النار في هرة أطعمها وسقها

ہری کے بارے میں کہ قید کر دیا گیا اور اس کو بیان تک کہہ گئی پس داخل ہوئی دوزخ میں نہ اس سے کھلایا اور نہ پلایا

أذی جسمها ولا هي تركتها تأكل من خشاش الأرض متفق عليه

جب اس کو زندہ نہ کر دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ خالی پھر جائے زمین کے جانور (حدیث متفق علیہ ہے)

كتاب الجنایات عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال

سنن بن جابر بن یونس کے بیان میں۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرئ مسلم شهيد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلال نہیں ہے خون کسی مرد مسلم کا جو گواہی دیتا ہو

أن لا اله الا الله وأني رسول الله إلا بأحد ثلث الشبب الزانی

یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور میں رسول اللہ کے اور ایک میں رسول خدا کا ہون۔ مگر بوجہ ایک بات کہ تین باتوں میں

والنفس بالنفس والتارك لدين المفارق للجماعة متفق عليه

سے ایک باوجود زنا کرنے والا دوسرے جان کا بدلہ جان میں لینے کو چھوڑ دینے والا تیسری جماعت سے مفارقت کر لینے والا

عن عائشة رضي الله تعالى عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

قال لا يحل قتل مسلم إلا في أحد ثلاث نصل زان محض

حلال نہیں ہے قتل کرنا کسی مسلمان کا مگر تین وجوہوں میں سے ایک۔ زانہ۔ محض زانیہ۔ جس کا

فانزاعه ورجل يقتل مسلماً متجعداً فيقتل ورجل يجر من الإسلام

کیا جائے اور ایک وہ مرد جو مسلم کہے کسی مسلمان کو قتل کر دے پس وہ قتل کیا جائے تیسرا وہ جو اسلام سے خارج ہو جائے

کیا جائے اور ایک وہ مرد جو مسلم کہے کسی مسلمان کو قتل کر دے پس وہ قتل کیا جائے تیسرا وہ جو اسلام سے خارج ہو جائے

۱۰ ہجری الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھڑیا جاڑ میں قتل ہو جائے جکا قاتل نہ معلوم ہو سکے۔

یا کوڑے پتھر یا لاٹھی سے

قتل کیا جائے تو اس

میں دیت ہے اور قتل

محمد بہ اشیا تیز میں

قصاص ہے۔ اور یہ بھی

معلوم ہوا کہ جو شخص

قصاص لینے دینے میں

مانع واقع ہو وہ ملعون

الہی ہے ۱۲

مع ہ الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ معاہد

کافر کے بدلے اپنے

اس کے قاتل مسلمان

کو قتل کر دیکہ میں وعدہ

پورے کرنے میں جب

بڑھکر ہوں ۱۳

لڑکا الخ یہاں سے

معلوم ہوا کہ بچے کے

قتل میں بھی بڑوں کا

قصاص لیا جاسکتا ہے

خواہ قتل میں بڑے

بڑے نامی قبیلہ ہی

شامل کیوں نہ ہوں

کہ یہ حق العبد ہے۔

بہس کا حصہ ڈھاری

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقَتْلُ إِذَا قُتِلَ رَجُلٌ مِنْكُمْ فَاجْعَلُوا لَهُ مِثْلَ مَا قُتِلَ بِهِ

اور انہوں نے اس حدیث سے کہا کہ اگر کوئی شخص قتل ہو جائے تو اس کے قاتل کو قتل کر دو

وَكُلُّكُمْ رَاعٍ لِبُيُوتِهِ يُقَالُ لِرَجُلٍ هَلْ فِي بَيْتِكَ رَجُلٌ يَعْلَمُ بِمَنْ قُتِلَ؟

اور انہوں نے کہا کہ ہر ایک اپنے گھر کا رکن ہے اور ہر ایک کو پوچھا جائے گا کہ تمہارے گھر میں کیا خبر ہے کہ قتل کیا گیا ہے؟

مُسْتَقْتَبِ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ بِالْخَارِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قُل

پھر انہوں نے کہا کہ قتل کی سزا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قتل کی سزا ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عَمَلٍ أَوْ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جو شخص قتل ہو جائے گا وہ اپنے گھر، اپنے گھر کے لیے یا اللہ کے لیے

عَصَى فَعَلَيْهِ عَقْلُ الْخَطَا وَمَنْ قُتِلَ عَدُوٌّ فَهُوَ قَدْ قُتِلَ مِنْ حَالٍ دُونَ

خصلت کی دیت ہے اور جو شخص گنہگار قتل ہو جائے گا تو اس میں قصاص ہے اور جو شخص کے مابین عاصی و ناجی ہو جائے گا تو

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ آخِرُهَا أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَالُي وَابْنُ مَاجَةَ يَسْتَدْفِي

اور اس پر خدا کی لعنت ہے اس کے بعد ابو داؤد اور تھالی اور ابن ماجہ نے اسناد قوی سے روایت کیا۔

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

قَالَ إِذَا مَسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتْلَهُ أَوْ خَرَّبَ قَتْلَ الَّذِي قُتِلَ وَيُجَسِّمُ

کہا کہ اگر ایک شخص دوسرے کو گرفتار کر لے اور قتل کر دے یا قتل کرنے کی سازش کرے

الَّذِي مَسَكَ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِي مَوْصُولًا وَرَسُولًا وَصَحَّاحُ ابْنِ الْقَطَّانِ وَ

دو صحیحہ اور مسکرو کا اسکو دارقطنی نے موصول اور رسول کہا اور ابن قطان نے اسکو صحیح بتلایا اور

رَجَالُ ثِقَاتٍ إِلَّا أَنْ الْبَيْهَقِي وَرَسُولُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ

اس کے راوی قابل اہمیت ہیں مگر بیهقی نے رسول کو ترجیح دی۔ اور عبد الرحمن بن عبد الرحمن سے روایت

الْبَيْهَقَانِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ مُسْلِمًا بِمَعَاهِدٍ قَتَلَ أَنَا

بیهقی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کو معاہدہ کے بدلے قتل کیا اور فرمایا میں زیادہ نزدیک

أَوَّلِي مِنْ قَتْلِ بَيْتِي أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هَكَذَا رَسُلًا وَوَصَلَ الدَّارِ

میں ان سے پہلے اس شخص سے جو اپنے گھر کو قتل کرے اسکو عبد الرزاق نے ہکذا رسول کہا اور دارقطنی نے اسکو موصول

قَطْنِي بَيْنَ كَرْبِ عَمْرِو بْنِ وَاسْتَدِ الْمَوْصُولِ وَأَبُو عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ابن عمر نے کہا کہ اس میں کرب اور اسناد موصول کا نام ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ

قَالَ قَتَلَ عَمْرٍو عَمْرِيَةً فَقَالَ عَمْرٍو أَشْرَكَ فِيهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتْلِهِمْ بِهِ

کہا کہ عمر نے ایک عورت کو قتل کیا تو اس نے کہا کہ میں نے ان کے ساتھ شریک نہیں کیا اور ان کو قتل کرنے کے لیے

أَخْرَجَهُمْ مِنْ بَيْتِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہیں اپنے گھر سے نکلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

وَعِشْرُونَ جَلَدًا وَعِشْرُونَ تَلَاكِ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بَنَاتٍ كَبُورًا

اور بمبیس بنت مخاص اور بمبیس بنت یون ادے اور بمبیس ابن یون

عَشْرُونَ بَنِي لَبُونٍ أَخْرَجَهُ الدَّارِقُطِيُّ وَأَخْرَجَهُ الْأَرْبَعُونَ بَلْفُظًا

۱۰۵۲

اور چاروں نے اس کی شہادت لے لی۔

سب لفظ کے ساتھ ہی کہہ

عِشْرُونَ بَنِي نَحْمَانَ بَدَلُ بَنِي لَبُونِ قِسَادُ الْأَوَّلِ أَقْوَى وَأَخْرَجَهُم

بیش بنی محتاج رسدین بجائے بنی یون مرے اور یہی کی سند دیا مع قوت اور اس کو ابن

[illegible]

۱۰۸

ابوداؤد والترمذیٰ میں طریق عمرو بن شعیب عن ایسہ بن حنبلہ رفعہ

وَجَدَ فِيهَا قُلُوبًا مِثْلَ الْقُلُوبِ الْأُولَىٰ ۚ فَجَعَلَ لَهَا آذَانَ يَذِيقُهَا الْكَلَامَ ۚ وَتِجَارَةً أَتَتْهَا لَعْنَةُ رَبِّ الْمَالِ الْفَاسِقِ ۚ

الذیۃ تلتون حقۃ و تلتون سبۃ و اربعون خلقتنی بطونہا و اولادہا

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ دابہت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا زیادہ سستی

19
 20
 21
 22
 23
 24
 25
 26
 27
 28
 29
 30
 31
 32
 33
 34
 35
 36
 37
 38
 39
 40
 41
 42
 43
 44
 45
 46
 47
 48
 49
 50
 51
 52
 53
 54
 55
 56
 57
 58
 59
 60
 61
 62
 63
 64
 65
 66
 67
 68
 69
 70
 71
 72
 73
 74
 75
 76
 77
 78
 79
 80
 81
 82
 83
 84
 85
 86
 87
 88
 89
 90
 91
 92
 93
 94
 95
 96
 97
 98
 99
 100
 101
 102
 103
 104
 105
 106
 107
 108
 109
 110
 111
 112
 113
 114
 115
 116
 117
 118
 119
 120
 121
 122
 123
 124
 125
 126
 127
 128
 129
 130
 131
 132
 133
 134
 135
 136
 137
 138
 139
 140
 141
 142
 143
 144
 145
 146
 147
 148
 149
 150
 151
 152
 153
 154
 155
 156
 157
 158
 159
 160
 161
 162
 163
 164
 165
 166
 167
 168
 169
 170
 171
 172
 173
 174
 175
 176
 177
 178
 179
 180
 181
 182
 183
 184
 185
 186
 187
 188
 189
 190
 191
 192
 193
 194
 195
 196
 197
 198
 199
 200
 201
 202
 203
 204
 205
 206
 207
 208
 209
 210
 211
 212
 213
 214
 215
 216
 217
 218
 219
 220
 221
 222
 223
 224
 225
 226
 227
 228
 229
 230
 231
 232
 233
 234
 235
 236
 237
 238
 239
 240
 241
 242
 243
 244
 245
 246
 247
 248
 249
 250
 251
 252
 253
 254
 255
 256
 257
 258
 259
 260
 261
 262
 263
 264
 265
 266
 267
 268
 269
 270
 271
 272
 273
 274
 275
 276
 277
 278
 279
 280
 281
 282
 283
 284
 285
 286
 287
 288
 289
 290
 291
 292
 293
 294
 295
 296
 297
 298
 299
 300
 301
 302
 303
 304
 305
 306
 307
 308
 309
 310
 311
 312
 313
 314
 315
 316
 317
 318
 319
 320
 321
 322
 323
 324
 325
 326
 327
 328
 329
 330
 331
 332
 333
 334
 335
 336
 337
 338
 339
 340
 341
 342
 343
 344
 345
 346
 347
 348
 349
 350
 351
 352
 353
 354
 355
 356
 357
 358
 359
 360
 361
 362
 363
 364
 365
 366
 367
 368
 369
 370
 371
 372
 373
 374
 375
 376
 377
 378
 379
 380
 381
 382
 383
 384
 385
 386
 387
 388
 389
 390
 391
 392
 393
 394
 395
 396
 397
 398
 399
 400
 401
 402
 403
 404
 405
 406
 407
 408
 409
 410
 411
 412
 413
 414
 415
 416
 417
 418
 419
 420
 421
 422
 423
 424
 425
 426
 427
 428
 429
 430
 431
 432
 433
 434
 435
 436
 437
 438
 439
 440
 441
 442
 443
 444
 445
 446
 447
 448
 449
 450
 451
 452
 453
 454
 455
 456
 457
 458
 459
 460
 461
 462
 463
 464
 465
 466
 467
 468
 469
 470
 471
 472
 473
 474
 475
 476
 477
 478
 479
 480
 481
 482
 483
 484
 485
 486
 487
 488
 489
 490
 491
 492
 493
 494
 495
 496
 497
 498
 499
 500
 501
 502
 503
 504
 505
 506
 507
 508
 509
 510
 511
 512
 513
 514
 515
 516
 517
 518
 519
 520
 521
 522
 523
 524
 525
 526
 527
 528
 529
 530
 531
 532
 533
 534
 535
 536
 537
 538
 539
 540

کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ اگر ہم نے اس کو سزا دے تو اس کو سزا دے دے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

دوسرے کو مستثنیٰ کر کے یا ناقص کر کے یا زائد جامعیت کے بدلہ میں اس کو ابن حبان نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ جو انہوں نے صحیح

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

اور محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا:

إِنْ دِيَةَ الْخَطَايِشِ أَحْمَدُ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مَا تَمُنُّ الْبَيْتُ مَا

کی جو قوت کے مقابلہ میں متلا، اہل چکر کے اور ان کے ساتھ ہوسواؤں میں ان میں سے

الرجوع بطريقه اولادها الحرة ابو داود والنسائي وابن جرير

وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ إِذَا أُتُوا بِالْحَسَنَةِ قَالُوا هَذِهِ لَنَا حَسَنَةٌ وَإِذَا أُتُوا بِالشَّرِّ مِنْهُمْ قَالُوا هَذَا الَّذِي كُنَّا نَعْتَدُ ۚ وَالَّذِينَ كُنَّا نَسْتَكْفِرُ عَنْهُمْ وَإِنَّ إِلَهَنَا لَلْغَفُورُ الْكَاشِفُ ۚ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ هَٰذَا مِثْلُ مِمَّا عَلَيْهِ الْكُفْرَانُ ۚ

[illegible]

وَالَّذِينَ آمَنُوا سَوَاءٌ أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ قِبَلِي مَوْعِدٌ كَمَا بَدَأْتُ الْبَشَرِ الْأُولَىٰ إِنَّ ظُلُومَهُمْ لَأَعْمَاهُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوْنَ أَمْرًا يُؤْتَيْنَا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا طُغْيَانًا وَلَئِنَّ الْآخِرَةَ خَيْرٌ لِّالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ تَبَيَّنُوا

کے لئے چونکہ ان تکفیرانہ دعوئیں پر اس کے دلائل^{۱۸} سے اس کے دلائل اور اس کے دلائل کے لئے چونکہ

سے یہ یقین ہے کہ تعزیر ۱۰۰ روپے برابر ہوگا اسے دے دے گا۔ یہ برسرِ حال ایسا نکتہ ہے جس پر دیکھیں

۱۵ حتمہ تین سالہ
جذعہ چار سالہ بنت
حنیض یکسالہ اور بنت
لبون دوسالہ۔ بچہ کہتے
ہیں بشرطیکہ ان کے
بعد کے سال میں شروع
ہو گئے ہوں ۱۲ ۱۵
غلط آدمی دونوں کی
حاملہ اونٹنی اس سے زیادہ
دن کی ہو جائے تو وہ خنثا
ہے ۱۲ مترجم ۱۵
حرم الخ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مذکورہ در حدیث
قاتل بڑا سرکش الہی ہے
ایک وہ جو حرم شریف
کی حد میں قتل کرے۔
دوسرے وہ کہ غیر قاتل
کو قتل کرے۔ تیسرا وہ کہ
ماہریت کے فعل کی طرح
قتل کر دے۔ چنانچہ پہلے
نبیل ازا سلام کسی شخص
کے کسی قریبی کو کسی نے
قتل کر دیا ہو تو وہ بعد
اسلام اس قاتل کو
قتل کر دے ۱۲-۱۱۔
اللھم اغفر لکاتبہ
ولمن سعى فیہ
ولو الدیہ
اجمعین۔ ۱۰ میں۔

حَبَانٍ دِيَّةُ أَصَابِهِ الْبَيْدَيْنِ وَالزُّجَلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرُ مِزَالٍ يَلُحُّ
 كرویت انگلیوں ہاتھوں اور پتوں کی برابر سے کہ دس مل اونٹ میں لے یہ انگل کے ہیں۔

أَضْبَحَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعًا قَالَ مَنْ
 اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ اپنے دادا سے مرفوع کیا اس حدیث کو

تَطْلُبُ دَمَكَيْنِ بِالطَّبِّ مَعْرُوفًا نَاصِبًا نَفْسًا فَيَدُوُّهَا مَوْضِعًا
 فرمایا جو شخص طبابت طلب کرنا ہو اور اس میں مشہور نہ ہوگا دھیر ضایع اسے کسی جان یا سر سے کم کو تو وہ ضامن ہے

أَخْرَجَهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ وَغَيْرِهَا
 دارقطنی نے اس کو بیان کیا اور حاکم نے اس کو صحیح بتلایا اور یہ برواد وادریس نے نزدیک جو عمر یہ کر رہے ہیں

أَقْوَى إِلَّا أَنْ مَنْ أَرْسَلَهُ أَقْوَى مِنْ صَلَاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اس کو مرسل کہ وہ زیادہ قوی ہے اس سے جس نے اس کو مویشیوں کے اندر انہیں کی روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فِي الْمَوَاضِعِ خَمْسٌ مِنْ الزُّبُلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالرَّبِيعُ
 واکرم سے فرمایا ان زمینوں میں جس سے بڑی نعل دانت ہے یا باجر دانت میں اس کو احمد اور یارون نے روایت کیا

وَرَادَ أَحْمَدُ الْأَصْلَاحُ سَوَاءٌ كَلِمَةٍ مِنْ عَشْرٍ مِنْ لَابِلٍ وَصَحَّاحِ بْنِ خَزِيمٍ
 اور احمد نے زیادہ کیا اور انگلیوں کی برابر ہیں ہر ایک کے اندر دس دس روایت ہیں اور اس حدیث کو احمد بن حنبلہ نے

وَأَبْنُ الْجَارُودِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اس کو صحیح بتلایا اور انہیں سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خب صلی اللہ علیہ وسلم کہ

عَقْلُ أَهْلِ الذَّمِّ يَصْفُ عَقْلَ السَّالِحِينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالرَّبِيعُ وَكَفْظُ
 سالحوں کی دیت سے کافروں سے اس کو احمد اور یارون نے روایت کیا اور داد کے تحت ظہیر میں کہ دیت

أَبِي دَاوُدَ رَوَاهُ الْعَامِدِيُّ يَصْفُ عَقْلَ الْحَرِّ وَالنَّسَائِيُّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ مِثْلَ عَقْلِ
 معاویہ کی آدمی سے آزاد کی دیت سے اور اس کی کہ دیت سے کہ دیت عاقبت عہ کی عقل دیت مرد کے ہے

الرَّجُلِ حَتَّى يَبْلُغَ الثَّلَاثَ مِنْ دِيَّةٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ خَزِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 یہاں تک کہ پہنچ جائے سو سال کی دیت کو اور اس حدیث کو ابن خزیمہ نے اس کو صحیح بتلایا اور انہیں سے روایت

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ شَبِّ الْعَمَلِ
 ہے کہ سالہا بڑوں ندا صلی اللہ علیہ وسلم سے دیت سے کہ ہر کسی طرح تقویٰ کی بات ہے اور عقل

مَغْلَظٌ مِثْلَ عَقْلِ الْعَمَلِ وَلَا يَفْتُلُ صَاحِبَهُ وَذَلِكَ أَنْ يَزُو الشَّيْطَانُ
 مشدہد والیکر فتاں رہا جائے اور وہ (مشدہد) ہے کہ گوریزک استیذان یہاں ہو جائے

فَيَكُونُ يَمَانِينَ النَّاسِ فِي غَيْرِ ضَعِيفَةٍ وَلَا حِلَّ سِلَاحٍ أَخْرَجَهُ الدَّارِ
 حق و سبیل میں نہانے کے بغیر حسد اور بغیر ہمت سے نہ ہوتا اور اس حدیث کو دارقطنی نے بیان کیا اور

وَلَطَفٌ وَتَفَاهٌ وَابْنُ خَزِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ جَارًا
 ضعیف ہستلایا اور ابن عباس نے روایت کیا کہ ایک شخص نے ایک

۱۵ اونٹ الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ہاتھوں پتوں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے کہ ہر انگل کی دیت دس اونٹ ہیں ۱۲ طبابت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیم طیب اگر کسی مریض کا علاج کرے جس سے مر جائے یا کچھ اور نقصان پائے تو اس کا ضامن وہ ناجز ہے کہ ر طبیب و حکیم ہوگا ۱۳-۱۲-۱۱ ۱۵ سیدہ رضیٰ صبیٰ نے عقود الجوارہ المنفیہ میں بیان کیا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ نے روایت کی زہری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دیت الیہودی اور نبطی ۲۰ مثل دیت سلم کے ہے اور یہ ہی زہیب ہے امام صاحب کا ۱۲ مشہد وجمہ ۱۱ ۱۵ عورت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد و عورت کی دیت یکساں ہے یعنی کمی بیشی نہیں۔ برابر ہے ۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شخص کو زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیں حضور نے اس کی دیت بارہ ہزار

دیت اثنی عشر الفارواہ الأربع وربع الشکائی و اوحا تیر اسالہ

درہم ہزار سے اسکو چاروں نے رخصت کیا۔ اور نالی اور ماہر سے اس کے رسول جو نیکو تر ہے وہی۔

وَعَنْ ابْنِ رُمَثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنِي فَقَالَ

اور ابو رُمثہ سے روایت ہے کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور مال ہے کہ اس سے ساتھ میرا بیٹا

مَنْ هَذَا فَقُلْتُ ابْنِي وَأَشْهَدُ بِهِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ لَا تَحْتَسِبُ عَلَيَّكَ وَلَا تَحْتَسِبُ

مجھے تھا پس آپ نے فرمایا کہ میں نے اس سے گواہی دیا اور میں بھی کہہ سکتا ہوں تو آپ نے فرمایا

عَلَيْكَ وَاهِ الشَّكَايَ وَأَبُو دَاوُدَ وَكَحَّابُ بْنُ خَزِيمَةَ وَأَبُو جَرْدَةَ وَابْنُ جَابِدٍ

خبردار نہیں جہاں تک رسالت کے لیے اور نہ تو اس سے اسکو نالی اور ابو داؤد سے روایت کیا اور ابن خزیمہ اور ابن جابد سے

دَعَايَ الدِّمِّ وَالْقِسَامَةِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُرَّاءِ

اسکو بھیج دیا۔ بل غن کے دعویٰ اور قسموں کے بیان میں سہل بن ابی حاتم سے روایت کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی قوم سے

قَوْمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَمُحْيِصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ خُوجَالِي خَيْبَرٍ مِنْ

قبیلہ بنی سہل اور محیصہ بن مسعود کے خیبر کی طرف ابو موسیٰ شقیق کے جو ان کو پہنچے ہیں اسے

بِحَمْدِ اصْبَاهُ بَهْمُ فَاتِي مُحْيِصَةَ فَاخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ

محیصہ اور خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل قتل کئے گئے اور مال بھیجے گئے ایک ہشتاد

وَطَرَسَنِي عَيْنٌ فَاتِي يَهُودِي فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمْنِي قَالُوا وَاللَّهِ قَتَلْنَاكَ

کے اندر پھر آئے وہ یہود سے کہ پاس اور کہا تم نے قسم خدا کی قتل کیا ہے اور کہہ گئے کہ قسم خدا کی ہم نے قتل نہیں کیا اور

فَأَقْبَلَ هُوَ وَاخْوَهُ حَوِصَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحْيِصَةُ

پس ہجوم ہوئے وہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل کے ساتھ اور ان کے کہنے کے کہ حضور نے فرمایا

لَيْتَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرَ كِبَرُ يَرْبُدُ السِّنِّ فَتَكَلَّمْ

بڑے بن کا خیال کہ بڑے بن کا مراد آپ کی عمر ہے کہ کا لحاظ تھا پس حویصہ نے کہہ دیا

حَوِصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحْيِصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَهُي

کی بھر گفت کی محیصہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا یہ کو دیت دین

أَمَا أَنْ يَدَّ وَأَصَاحِبَكُمْ وَأَمَّا أَنْ يَأْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكُتِبَ إِلَيْهِمْ فِي

یہود تمہارے آدمی کی اور یہاں مطلع ہو جائیں اڑائی سے چنا چنے پر مضمر ان کو کہ تمہارے گناہوں نے

ذَلِكَ فَكُتِبَ إِلَيْكَ أَنْتَ وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاكَ فَقَالَ لِحَوِصَةَ وَمُحْيِصَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ

جواب دیا کہ تم نے قسم خدا کی قتل نہیں کیا اور ان کو تو آپ نے محیصہ اور حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل سے کہا کہ میں

بْنُ سَهْلٍ أَخْلَفُونِ وَيَسْتَحْفِظُونَ دِمَّ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَخَلَفَ كَلِمَ

سہل نے کہا کہ میں ہوتا ہوں کہ تمہارا ہونا ہے اور میں نے ان کو کہہ دیا کہ تمہاری تحفہ ہے اور ان سے کہا کہ میں

۱۱ بارہ ہزار الخ

اس حدیث سے معلوم

ہوا کہ دیت قتل درہم

حساب سے ۱۲ ہزار

درہم ہیں ۱۲

یعنی ہر ایک کی جانی

تاصرہ ہے کہ دوسرے

کی طرف متعدی نہیں ہو

سکتی ۱۲ مترجم

عمر الخ اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ بڑی عمر والی

ہر بات میں لحاظ

چاہیے۔ گفت و شنید

کلام و طعام وغیرہ میں

آخر حدیث سے

معلوم ہوا کہ اگر کسی کے

قتل پر گواہ نہ ہوں اور

درشا مقتول بھی قسم نہ

کریں اور قاتلین کی قسم

پر انہیں اعتبار نہ

ہو۔ تو بیت المال سے

دیت ادا کی جائے ۱۲-۱۳

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

يُؤَدُّ قَالُوا السُّوَامِ لِيْنِ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہود قسم کی لٹیکے وہ کہتے ہو اور اہل اسلام نہیں رہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تائید اپنے پاس سے

مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَائَةَ نَاقَةٍ قَالَتْ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكِبْتُنَّ مِنْهَا

دسے دی اور ان کے پاس سو اونٹنیاں بھیج دیں۔ سہل کہتے ہیں کہ اون میں سے ایک تیرخ اور غنمی

نَاقَةٍ سَمَرَاءُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِمْ وَنَجْلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ سَوَاءَ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے یہ ایک راوی بھی حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ایک انصار بھی یعنی انصار سے روایت ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

أَوْ الْقِسَامَةِ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْبَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ

اندر یہ وسلم نے ہزار رکھ غنم پانچ سو تین سو تیس ہزار دینار دیا جس میں سے ایک سو تیس ہزار دینار آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قِتْلٍ أَدْعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ

ساجان کو ایک منزل کے پاس میں جسے خون کا دعویٰ انہوں نے یہود پر کیا تھا اس کو سلم نے روایت

رَوَاهُ مُسْلِمٌ بَابُ قِتَالِ أَهْلِ الْبَيْتِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

کہا۔ باب اہل بیات سے قتل کرنے ہیں۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ ان سے روایت کرتے

عَنْهَا قَالَتْ قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى وَالْوَلِيُّ وَسَلَّمَ مِنْ حَمَلِ عَلَيْنَا

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص اسے اٹھا دے ہم پر ہتھیار خود

السَّلَاحُ فَلَيْسَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمْ وَنَبِيٌّ مُرْتَضَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ہم میں سے نہیں (حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ

میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جو شخص نکل گیا طاعت سے راکم کیا اور

فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَمَكَتَ فِي مَيْتَةٍ جَاهِلِيَّةٍ أَخْرَجَ مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ

جدا ہوا جماعت سے اور مکتا ہوا اس کی موت دہانہ جاہلیت کی ہے اس کو مسلم نے بیان کیا۔ اور ان سے

سَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کیا ہے

تَقْتُلُ عَمَارَ الْفِتْرِ الْبَاقِيَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

جاہلین باقی کردہ کے سردار اس کو سلم نے روایت کیا۔ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

عَنْهَا قَالَتْ قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرِي يَا ابْنَ

ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جانتا ہے تو اس نے ام عبد کیا کہ ہے

أَبِ عَبْدِكَ لَيْفَ حَكَمَ اللَّهُ مِنْ بَنِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالِ اللَّهُ رَسُولُ

خدا تعالیٰ نے اس شخص کے بارے میں جو اس امت میں سے باقی ہو جائے انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا

أَعْلَمُ قَالِ وَلَا يَجِزُ عَلَى جَرِيرَةٍ وَلَا يَقْتُلُ سَبِيحًا وَلَا يُطْلَبُ هَارِبًا وَلَا يُقْتَلُ

رسول زیادہ جانتا ہے فرمایا نہ بڑا وہی جائے ان کے زخمی کو اور نہ قتل کیا جائے اور نہ قیدی اور نہ غلام

۱۱ شخص الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

جو مسلم شخص یا قوم عیب آید

اہل اسلام پر ہاتھ اٹھا کر

وہ اسلام سے خارج

ہے ۱۲ خدا الخ

اس حدیث سے معلوم

ہوا کہ جو اشخاص حاکم

وقت کی اطاعت سے

مرد گردان ہو کر جماعت کو

جدا ہو جائیں تو ان کی

موت جاہلیت کی موت

کی طرح ہے۔ یعنی بحالت

کفر ۱۳ قتل الخ

اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ باغی لشکر کے سرغنوں

و سرداروں کو پہلے

قتل کر کے فتنہ مقدریہ

کا استیصال کیا جائے جو

..... اس فتنہ و بغاوت

کے عین ۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸

۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵

فِيهِ مَا رَوَاهُ الزَّاهِرُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ فَوْهَمُ لَانَ فِي اسْنَادِهِ كَوْنُ بَنِي حَكِيمٍ

کہا جائے اور بنی حاکم کے دلال اور تفسیر کیا جائے اہل بیعت اور ان کا اسکو گزار اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے

وَهُوَ مَذْرُوكٌ وَصَحَّحَهُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ طَرِيقٍ نَحْوَهُ مَوْثُوقًا أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي

اسکو صحیح بتلایا پس وہ صحیح کیا اسنے کہ اس کے اسناد میں کوثر بن حکیم بن اور ان کی حدیث تھیں جی جی جان سے اور حضرت علی

شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ بْنُ عَرَفَةَ بْنِ شَيْخٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

سے چند طرق اور اسکا مثل موقوف طریق سے مروی ہے اسکو ابن ابی شیبہ اور حاکم نے بیان کیا۔ اور عمر بن شریک کی روایت ہے کہ اسکا

اللَّهُ عَلَيْهِمْ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ تَجْمِيعٌ يَرِيدُ أَنْ يَفْرِقَ جَمْعَكُمْ

میں رسول خدا معلوم کر افرماتے ہوئے کہ جو تمہارے پاس ایسے حال میں آوے کہ تمہارا جمع التفريق ہو اور چاہے کہ تم بین لفظ میں

فَأَقْتُلُوهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي بَابِ قِتَالِ الْبُكَارِيِّ وَقِتْلِ الْمُتَدَنَّيِّ عَنْ عَبْدِ

پیدا کیا اور تمہاری جائے شہر میں شہر کے قواد کو قتل کر دے اسکو مسلم نے روایت کیا باب جماعت کے واسطے اور مرد کے قتل کے

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

بیان میں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص

مَنْ قَتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

قتل کرے مالا مال کے بغیر تو وہ شہید ہے اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور اسکو

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَاتِلُ بَعْلَى بْنِ أَبِي

صحیح بتلایا۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعلی بن ابی اسد اور ایک شخص پس اور بن میں سے ایک

رَجُلًا فَنُفِضَ أَحَدُهُمَا صَاحِبٌ فَأَنْزَعِيهِ مِنْ فَيْءِ فَزَعَيْنِيَّتِ

ایک شخص کو کاٹ لیا۔ پس انکو اور اسکا بیٹا اور اسکا بیٹا سے نہایت سے ایک اور شخص سے ایک اور شخص سے ایک اور شخص سے

۱۔ اس حدیث کو

معلوم ہوا کہ جو شخص جماعت

سے جدا ہو یا آشخاص

بغادت پھیلا میں قاتل

کی سزا قتل ہے ۱۲۔

۲۔ قتل الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

جو شخص اپنے مال کی حفاظت

میں قتل کیا جائے وہ

شہید ہے ۱۳۔

کا مکتب ہے الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ دیت

دانت ٹوٹنے کی جب

ہی لازم ہوتی ہے کہ

کوئی بلا وجہ دانت ٹوڑ

ڈالے۔ ورنہ کوئی دیت

وغیرہ نہیں۔ جیسے کوئی

کسی کا ہاتھ وغیرہ دانتوں

میں پڑ کر کاٹے اور وہ

اپنے ہاتھ وغیرہ نکالے

جس سے اس کے دانت

ٹوٹ جائیں۔ تو وہ لغو

۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

پس عرض کرنے لگے رسول خدا میں آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم ملا تھا میں نے مگر یہ کہ یہ فیصلہ فرماؤں آپ یہاں خدائے
 الخرو هو افق من نعم فاقض بئسنا بکتاب اللہ واذن لی فقال قل

یہی ہے دوسرا ایلا اور وہ زیادہ بچہ دار تھا، ان فیصلہ کیجئے، ہمارے درمیان کتاب اللہ سے اور مجھے دیکھیں

قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَصِيفًا عَلٰٓى هٰذَا فَرَأَيْتَنِي بِأَمْرِ آيَةٍ وَلَٰئِيْ خَيْرٌ

اَنْ عَلٰى اَبْنِ الرَّجْعِ فَاقْدَيْتُ مِنْهُ بِرَاثَةً شَاةٌ وَّوَلَدْتُ خَسْلَةً

زنا کر لیا اور بچے بیرونی گھر سے کھیر سے پیئے برسنگاری لادم ہے میں میں نے اوس کی طرف سے سو کبریاں اولاد

أَهْلُ الْعِلْفِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّهُ عَلَى ابْنِي حِلْمًا مَائَةً وَتَغْيِبُ عِلْمًا وَأَنَّ

عَلَىٰ أَمْرٍ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِاللَّهِ الْكَفَّةَ

جسے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں تم دونوں میں خدا کی کتاب کے موافق فیصلہ کروں گا۔

مکتبہ اعلیٰ اسلامیہ، لاہور

وہ اقرار کرے کہ اس کا شمار خدا کو (حدیث) متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور عبدہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے لیے اللہ کی قسم جو حد واسیٰ حد واسیٰ فعل جعل اللہ لمن
 واکو سلم نے یلو مجھ سے پس بیشک میرا دیا خدا نے اے اون عورتوں

سید الہدیٰ لیل جلال وانی ولہی ستر اور عربی عام و التیب
 کے لئے رستہ کنوارا ستہ کنوارے سے (رزمائے) تو سکو کو رب اور شہر بدر گزائے یا جلا وطن ہے اور سیار

بالتَّبِيبِ بِلَدٍّ مَاءَةٍ وَالزَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَ ابْنِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللہ تعالیٰ عنہ قال نے رجل من المسلمين رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہا آیا ایک مسلمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

۱۰۰
 اے نبی! یہ سننے والے! اوس پر کھڑا آئیے کہ اور کہا ہے رسول خدا ﷺ کہ میں نے ان کا آئینہ اوس

لہ گواہان الخراس

حدیث سے معلوم ہوا

کہ جب زانی یا زانیہ

پر گولہ نہ ثابت ہوں

اور خود اقرار کرے تو

ان سے چار بار تہلیل

رہا جائے۔ شاید دوہری

زنا کے مرتکب ہوئے

ہوں نہ زنا کے اہل بوجہ

جہالت اُسے زنا ہی

خیال کیے بیٹھے ہوں۔

اور دوامی زنا میں حد

نہیں ہوتی۔ جب زنا

کا خوب سوچ سمجھ کر

اقرار کر لیں۔ تو پھر ان

سے محسن ہونیکا دیتا

کیا جائے۔ اگر محسن بھی

ہوں تو چہر ان پر رحم

ہے وہ صد تادیب

لہ نہیں الخراس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

گزشتہ بحث سے جو

نسخہ التلاوت و باقی اہم

ہے۔ جو یہ ہے الشیخ

والشیخہ اذ اذن

فادرجوہا نکاحاً من اللہ

بمقتضیٰ و محضہ کر رہا کیا جائے

نہی اللہ نے باعث ۱۷۔

لہ شخص وہ مسلمان

آدمی بالغ مرد ہے جس نے

نکاح صحیح کیلئے تمام

کلی ہو۔ اور رحم جب تک

تو وہ مومن یا جلیل زانیہ یا قریب

بر تعلق مستند سے اکثر

عَنْ فَتْنَتِي تَلَقَّوْهُم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَاغْضَبْنِي
 اوس سے دو گواہان کی پھر اداہ شخص آپ کے چہرہ کی طرف اور کہنے لگا اے رسول خدا شک میں ہے زنا کیا ہے آپ نے اس کو
 حَتَّى شَتَّى ذَلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعَهُ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ
 دو گواہان کی بیان تک کہ مراد وہ شخص آپ کی طرف چار بار کہیں جب گواہی سے بچا وہ کہنے پر چار گواہان لہ تو اوس کو
 دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْكَ جَنُونَ قَالَ لَا قَالَ فَعَلَّ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا کر فرمایا کیا تجھے دو گواہان میں سے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو
 لِحَصْنَتِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا بِهِ فَاذْهَبُوا
 محسن سے اوس نے کہا ہاں اب جی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو لے جا کر سنگسار کرو (حدیث)
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَتَى
 متفق علیہ ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آئے معا بن اہک بنی صلی اللہ
 مَا عَزَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ لَكَ قَدِّمَتْ أَوْ عَمَرَتْ
 علیہ وآلہ وسلم کے پاس تو آپ نے اون انے فرمایا کہ شہادت دے تو نے ہر شے بیا ہو گیا اور اس کو
 أَوْ لَمْ تَنْظُرْ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَكَانَ ابْنُ أَبِي عَرَبٍ
 دیکھا ہو گا یا اوس کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا ہو گا اوس نے کہا نہیں اے رسول خدا اس کو ہمارے روایت کیا۔ اور ابن عباس
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ خُطِبَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنزَلَ
 سے روایت ہے کہ انہوں نے عطیہ پڑھا پس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد کو بخیر بھیجا اور اوس کو کتاب نازل
 عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيهَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ آيَةَ الرَّجْمِ قَرَأَهَا وَوَعِيدَهَا
 لیسہ طاق میں تھا اوس میں کذا نزلت منہ ما غذا نزلت منہ ان پر آیت سنگسار کرنے کی ہم نے اوس کو پڑھا اور
 وَعَقَلْنَا مَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَاهُ بَعْدَ مَا خَشِيَ أَنْ
 یاد کیا اور سمجھا پس سنگسار کیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کیا اور میں دیتا ہوں کہ
 طَالَ يَلْتَأَسُ مَنْ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا خُذَ الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضِلُّ
 جب لوگوں پر زمانہ دراز ہو جائے تو کوئی یقین کہنے لگے کہ ہم سنگسار کی کوئی آیت میں نہیں ملے پاتے پس گمراہ
 يَتْرُكُ فِرْيَضَةَ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى
 سو بائیس بوجہ چھوڑ دینے ایک فرض کے جو خدا تعالیٰ نے نازل کیا اور بلا شک سنگساری احق ثابت ہے خدا کی کتاب
 مِنْ زَنَى إِذَا احْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا كَانَتْ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ الْجَنْبُ
 میں اور جو زنا کرے بشرطیکہ محسن نہ ہو ہو یا عورت جبکہ گواہوں سے ثابت ہو جائے یا عورت یا مرد یا تہلیل
 أَوْ إِجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ
 اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول خدا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَى أُمَّةٌ أَحَدُ كَرْمَتَيْنِ زَنَاهَا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا ہوئے جب تم میں سے کسی کو کوئی زنا کرے پھر اس کا زنا ظاہر ہو جائے

۱۵ حنفیہ کے نزدیک
 مولا بلا اجازت امام کے
 اپنے غلام پر حد نہیں
 مار سکتا۔ کیونکہ عباد
 ثلاثہ سے بطور رفع لہر
 بخیر و خوف یہ روایت ہے
 کہ چار چیزیں ہا کون کے
 اختیار میں ہیں حدود
 اور صدقات اور جمعات
 اور مال غنیمت اور جن
 احادیث کو مولا کے حد
 جاری کرنے کا استحقاق
 معلوم ہو تو ہے اور نہ
 مراد یہ ہے کہ وہ اجزاء حد
 کے سبب نہیں سکتا جنہی
 کے پاس اس کا مقدمہ
 لے جائیں۔ اور نہ ان کا ثبوت
 کرادیں۔ واللہ اعلم۔

۱۶ مرد کے کپڑے
 ضروری کے علاوہ آٹائی
 بائین اور عورت کے
 باقی کچھ بائین۔ کدانی
 الفقد اور یہ بھی معلوم
 ہوا کہ عالمہ عورت کو نہ
 وضع حق تندرست ہو جائے
 چرسہ لگا کر جائے اور یہ
 جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ
 سوائے ان کی اچھی طاعت
 پر رشہ کرین اسے طہن
 نہیں سمجھیں۔

فَلْيَجْلِدُوا هَٰذَا الْحَدَّ وَلَا يَنْتَظِرْ عَلَيْهِمْ تَائِمَانٌ زَنَتْ فَلْيَجْلِدُوا هَٰذَا الْحَدَّ وَلَا

مَنْ شِئَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي هَذَا لَفْظٍ مُسْتَلِمٍ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ يَمَانُكُمُ

رواہ ابو داؤد و ترمذی و مسلم بن موقوف و ابن جریر بن حصین رحمہ اللہ
۱۰۷۸

ان اراۃ من جہیت اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم درہی حبلی امر الزنا

فَقَالَتْ يَا بَنِي اللَّهِ أَصْدِيتُمْ حَذَا فَاثِمَةً عَلَى فِذ عَارِسَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

وہ کہہ کر اٹھ کر چلا گیا اور فرما کر کہ اس کے ساتھ احسان کر کہ جب یہ بچہ بن چکے تو اس کو میرے پاس لایا اس کے

[illegible]

کیا آپ پہلے بھی خدا کے نام پڑھتے ہیں حالانکہ اوس نے زبان کی تو آٹھ زبانیں کہ اوس نے توبہ کی بہت اس توبہ کہ اگر اوس کو اہل دین کے

مِنْ أَهْلِ الدِّيْنِ لَوْ سَعَتْ لَهُمْ وَهَلْ مَجِدَتْ أَوْضَاعًا مِنْ دُونِ نَفْسِهِ

سُتَرِ اَرْمُونِ بِرَقَتِهِمْ كَمَا جَلَسَ لَوَاكِبُ عَمْرٍو سَبَّحُوا اَنَّى هُوَ اَوْ كَمَا اَسْرَى بَيْتَ رَاسِمْ سَنَ قَوَايِ عَمْرٍو كَسَفَدَتْ كِي اَوْسَ نَ
 لِلّٰهِ تَعَالٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَابُو بَرَزٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجِمَ النَّبِيُّ ﷺ

عَلَيْهِمْ سَلَامٌ جَاءَ مِنْ أَهْلِ وَجْهِهِ رَجُلٌ مِنْ الْيَهُودِ وَآيَةُ رَوَاهُ فِيهِ وَقِصَّةُ

الْبُصْرَيْنِ فِي الصَّحَابَيْنِ مِنْ مَعِيَّةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ سَعِيدٌ أَنْ سَعِدَ قَالَ كَلَّحَ أَيْلَانًا

در بیان ضعیف خبیث باطن من مازم قد کریم اللہ سبحانہ سوره اللہ صلی علیہ وسلم
 جیسا کہ مذکور ہے، راکر شیخ المک لونڈی کے مرنے کو لفظ یہ ہے: میں نے اس کو کہہ اس سے رسول اللہ صلی علیہ وسلم

۱۱۔ پر وہ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ جو شخص

یا شخص فطری سے قابل

حد و گناہ کا ارتکاب

کے اسے پوشیدہ

رکھ کر توبہ تائب ہو جائے

تو سزا الہی میں مستور ہو

جائے گا۔ لیکن جب اسے

ظاہر کر دیا گیا۔ تو پھر حد

منور قائم ہوگی۔ جس کا دگر

مبارک نہیں ۱۲۔

عذر لغت میں تلاش

کرنا انسان کا اوس شے

کو ہے جو اس کے گناہ کو

محو کرے۔ مثلاً کہ کہے کہ میرے

نے یہ فعل نہیں کیا یا کیا لیکن

فلان وجہ سے کیا یا یہ کیا

لیکن فلان وجہ سے کیا یا

یوکیا۔ لیکن پھر نہ کروں گا

اور میرے سامنے کا نام توبہ

ہے اور توبہ و عذر میں بہت

نام خاص کی سہ کذا فی

اقرب الموارء مترجم ۱۳۔

محمد بن اسحاق نے بیان کیا

کہ دومر و حسان بن ثابت

اور سبط بن اثاثر تھے اور

عورت محمد بنت حجبش

تھی۔ رواۃ ابو داؤد و مترجم

۱۴۔ چالیس از اس

حدیث سے معلوم ہوا

کہ غلام و باندی کی حد

۴۰ کوڑے ہیں ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔

مِنْ قَوْلِهِ بَلْفِظْ اِذْ رَاَ الْحَدَّ وَرَآلْ شَبِيْهَاتٍ وَعَنْ اَبْنِ مَسْرُكٍ قَالَ قَالَ

روایت کیا اس لفظ کے ساتھ کہ دفع کر دو حد کو شہادت کو۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِحْتَذِبُوا هٰذِهِ الْقَادُورَاتِ الَّتِیْ تَحِی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ بچو ان بے حیائیوں کے کہ صبح شہر بایا خدا تعالیٰ نے ان

اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْمٰہَا مِنْ اَلْمَہَا فَلِیْسَتْ رَسُوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلِیْسَتْ اِلَی اللّٰہِ

سے پس جو ان میں بڑ جائے تو چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے پروردگار میں پھنس جائے اور چاہیے کہ

تَعَالٰی فَاِنَّہٗ مِنْ یَّدٍ لَّنَا صَفَحَتْ نَقِمٌ عَلَیْہِ کِتَابَ اللّٰہِ رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَہُوَ

توبہ کر کے خدا تعالیٰ سے کیونکہ جو شخص چاہے لیے اپنی فعل ظاہر کرے تو اس پر حکم کتاب اللہ کا نافذ نہیں کرے گا۔ کہ

فِی الْمَوْطِئِ مِنْ رَّاسِلٍ زَبْدُ بْنُ اَسْمَ بَابُ حَدِّ الْقَذْفِ عَنْ عَائِشَہ

حاکم نے روایت کیا اور یہ حدیث موطن میں مرسل زبیر بن اسلم سے ہے۔ باب نہمت لکھنے کی حد کے بیان میں۔ اور

قَالَ لَمَّا نَزَلَ عَذْرُ حَمَامٍ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِمْ عَلَی الْمُنْبَرِ فَقَالَ

سے روایت ہو کہ جب میرا عذر نازل ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے پس اس

ذٰلِکَ وَتَلَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ اَرَبَ رَجُلَیْنِ وَامْرَاۃً فَضَرَبُوا الْحَدَّ اَخْرَجَہَا

نزل کا ذکر فرمایا اور قرآن شریف کی تلاوت فرمائی پس جب اترے تو دو مرد و ایک عورت کو حد سے باہر کیا

اَسْمَدُ وَالْاَرَبِیَّةُ وَاشَارَ اِلَی الْبَخَارِیِّ وَعَنْ اَبْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ

حکم دیا پچھو وہ مارے گئے اس کے بعد اور چاروں نے بیان کیا اور بخاری ہے۔ اس کی طرف اشارہ کیا۔ اور ابن مالک

عَنْہُ قَالَ اَوَّلُ لِحَاظٍ کَانَ فِی الْاِسْلَامِ اَنْ شَرَّکَ ابْنُ سَحْمَہَ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اول لحاظ جو اسلام میں ہوا یہ تھا کہ شرک میں سوا اس کے کہ شرک میں لگا کر ہلاک

قَدْ فِیْہِ لَیْلٌ بَنَ اُمِّیَّةً بَارَئِیَةً فَقَالَ لَہٗ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

امیر نے اپنی بیوی سے زنا کرنے کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا گواہ ورنہ

الْبَیْتِ وَالْاُخْدُیُّ ظَہَرَکَ الْحَدِیْثُ اَخْرَجَہُ اَبُو یَعْلٰی وَرَجُلًا ثَقٰفَ

تیسری پشت میں حد (ازنا) لازم ہے اس حد میں ہم اس کا بولنے بیان کیا اور اس کے راوی قابل اس کا

وہُوَ فِی الْبَخَارِیِّ نَحْوُہُ مِنْ حَدِیْثِ اَبْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَرْ

ابن اور ابن عمر بخاری میں اس کی اس حد سے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

بَنَ رَسِیْمَہٗ قَالَ لَقَدْ اَدْرَکْتُ اَبَا بکرٍ وَنَحْوَہُ عَمَّانَ وَمِنْ بَعْدِہُمْ فَلَمْ

روایت ہو کہ بیشک باپ میں نے ابوبکر و عمر و عثمان کے بعد کسی کو نہ لکھوں گا یعنی ان کا نام نہ لکھوں گا

اَرَبَیْضَ یُؤْنِ الْمَلُوْکِ فِی الْقَذْفِ اِلَّا اَرَبَیْنِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتَّوْرِی

پس نہ لکھتا میں نے ان کو کہہ رہا تھا کہ ہوں غلام کو نہمت و اندر میں کہیں کہیں ان کو نہمت اور توری نے اپنی جاس میں

فِیْ حَاجَہٗ عَنْ اَبْنِ مَرْیَمَہٗ قَالَ قَالَ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِنْ قَدْ مَلُوْکَ

بیان کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہمت کہہ کر کہ جو غلام کو آؤ

۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔

۱۵ قائم الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ مولانا کو غلام

یا یا باندی پر جمعہ کی قہر

باعث بیوم قیامت حد

قائم کی جائے گی ۱۶

چوتھا الخ اس سے معلوم

ہوا کہ پوچھائی دینار کی

چوری اور آئندہ حدیث

میں تین دہائیہ کی سے

ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے مگر

یہ معمول بہا احتیاج نہیں

کہ حدود اوقی مشبہات

سے ساقط ہو جاتی ہیں نیز

قریب ہی حدیث گزری

ہے کہ حدود میں حتی الامکان

مدافعت کی جائے۔ لہذا

دس دہائیہ کی چوری سے

کم بین ہاتھ نہ کیٹھا ۱۷

۱۸ چونکہ حدود کو

حتی الامکان ساقط کرنا

بہتر ہے۔ اسلئے خفیہ ہے

اس میں جو روایت زیادہ

سے زیادہ مقدار کی مروی

اور سکو لیا ہے وہ یہ کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تے نہیں ہے ہاتھ کاٹنا

مگر ایک۔ دنیا۔ یا دس دہائیہ

میں کذا فی التعلیق الحمد

علی ابی داؤد ۱۹ مترجم ۱۵

کا ثنا الخ اس سے معلوم

ہوا کہ غائب اور غائب اور

ایکے والے پر مدافع ید

نہیں ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

يَقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَابُ

قیامت کو دن حد قائم ہو جائے گی مگر یہ کہ ایسا ہی ہو جیسا اور اس نے کہا (تو حد نہ ہوگی) متفق علیہ ہے۔ باب

حَدُّ الشَّرْقَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چوری کی حد کے بیان میں۔ عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ

لَا يَقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ إِلَّا فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْفُظْ

نہ کاٹا جائے ہاتھ کسی چور کو مگر چوتھا ۱۵ دینار میں یا زیادہ میں (حدیث) متفق علیہ ہے اور الف فاضل کہ

لِلْبَحَّارِ يَقْطَعُ الْيَدَ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا وَفِي رَوَايَةٍ لِأَحْمَدَ قَطْعُ

بحاری کے الفاظ یوں ہیں کہ کاٹا جائے ہاتھ چوتھا دینار یا اس سے زیادہ میں اور احمد کی ایک روایت میں ہے کہ

فِي رُبْعٍ دِينَارٍ وَلَا يَقْطَعُ إِلَّا فِي مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَفِي رَوَايَةٍ

کاٹو چوتھا دینار میں اور نہ کاٹو اس میں جو کم ہو اس سے۔ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي بَجْنٍ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۵ کاٹا چوتھا کے چوتھے میں جس کی قیمت تین درہم تھے متفق علیہ ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حد

لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَ يَقْطَعُ يَدَهُ وَيَسْرِقُ الْحُمْرَ يَقْطَعُ يَدَهُ

چور پر لعن کر دیا جائے جو چور کاٹا جائے ہاتھ اور اگر اس نے سر کاٹا جائے ہاتھ اور

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، أَيْضًا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ بھی متفق علیہ ہے۔ اور عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حد

قَالَ أَلْتَشْفَعُ فِي حَدِّ وَدَّ اللَّهُ تَعَالَى فَخُصَّ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَهْلُ

کی حدود میں تم سفارش کرتی ہو پھر کہے کہ آپ اور خلیفہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو اس کے سوا نہیں تم سے پہلے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنْتُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ مِنْهُمْ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فَفُوهُ

لوگ ہلاک ہو گئے۔ بیشک وہی کہ جب ان میں سے کوئی شریف چوری کرتا تھا اس کو چھوڑ دیتے اور جب ان میں

الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْفُظْ لَيْسَ وَلَكِنْ مِنْ جِبَالِ الْخَر

ضعیف چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں اور مسلم نے اسے اس حدیث سے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ أَسَدٍ تَسْتَعِيرُ الْمَاءَ وَتُحْدِثُهُ فَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ فرمایا عائشہ کہ کبھی عورت عایشہ لیتی تھی اسباب اور انکار کو مٹی تھی اور اس کا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ يَدَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹے کہ حکم فرمایا۔ اور جابر سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی

قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُحْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهَبٍ قَطْعُ يَدٍ أَوْ أَحَدٍ أَرْبَعَةَ

فرمایا نہیں ہے خیانت کرنے والے اور اچھالنے والے اور زبردستی چھین لینے والے۔ ہاتھ کاٹنا یا دہائیہ سے نہ ہوتا۔ یا

فرمایا نہیں ہے ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹

وَحَدَّثَنَا الرَّزْدِيُّ أَبُو جَبَانٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِجٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابن رزدي اور ابن جبان سے اسکو صحیح بتایا۔ اور رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کہا سنا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي شَرِّ وَلَا كِتْرَ وَاهٍ أَحَدٌ

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہنے سے سنا کہ نہیں سے کا۔ میں نے یہ بھی سنا کہ ابن رزدي اور خدیج بن خدیج کے گروہ

وَالْأَرْبَعَةُ وَحَدَّثَنَا أَبُو جَبَانٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِجٍ قَالَ سَمِعْتُ

میں اسکو احمد اور جابر بن رزدي اور ابن جبان سے اسکو صحیح ہی کہا۔ اور ابو امیہ خزرجی سے روایت

قَالَ ابْنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِصُّ قَدْ اعْتَرَفَ اعْتَرَفًا وَاهٍ

ہے کہا لا یلیص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اور جو اتار سلاہ کر لیا تھا اتار کرنا اور اس کے ساتھ

يُوجِدُ مِمَّا مَنَعَهُ فَقَالَ لَهُ مَا خَالَكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى فَاَحَادٌ عَلَيْهِ

اسباب موجود نہ تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خیال نہیں کرتا کہ تو نے چوری کی ہو وہ بولا ہاں کی ہے آپ نے دو یا تین

مَثَرَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاَمَرَهُ بِهٖ فَقَطَعَ وَجْهَهُ بِهٖ فَقَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَتَبَّ إِلَيَّ

یا اسی طرح انکا رخ فرمایا پھر حکم دیا اور ہاتھ کاٹا گیا اور لا یلیص تھا آپ نے اس سے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اسے بخش دے

فَقَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُوبُ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْكَ كَلَّا فَاَخْرَجَهُ

اس سے توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کیا خدا تعالیٰ سے اور توبہ کرتا ہوں پس اس نے فرمایا اے خدا توبہ قبول فرما اسکی

اَبُو دَاوُدَ وَدَوْدُ الْفُظْلُ وَالْأَخْطَرُ وَالشَّكَّانِيُّ وَرِجَالُ ثِقَاتٍ وَاَخْرَجَهُ الْحَكَمُ

تین بار فرمایا اسکو ابو داؤد نے بیان کیا اور الفاظ ابو داؤد کے ہیں اور احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور اس کے راوی قال

مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَرْيَمَةَ فَسَاقَ بِعَيْنَاهُ وَقَالَ فِيهِ اَذْهَبُوا بِهِ فَاَقْطَعُوْهُ

اعتماد میں اور اسکو حکم نے بیان کیا حدیث ابو ہریرہ سے بہر اس کے معنی مطابق روایت بیان کیے اور اس میں یہ لفظ آیا

ثُمَّ اَحْمَمُوا وَاَخْرَجَهُ الْبَزَّازُ اَيْضًا وَقَالَ لَا بَأْسَ بِسُكُوْهِ عَنْ

کہ اسکو لیاؤ پس اس کا ہاتھ کاٹو پھر اٹھ آؤ۔ یہ مجلس دو (خون کے بند کر لیا) اور اسکو بزار نے بھی بیان کیا اور اس کے اس کی

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْنَمُ السَّارِقُ

سند میں کوئی صحیفہ نہیں۔ اور مسند الزکریا بن عوف سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اِذَا قِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ رَوَاهُ الشَّكَّانِيُّ وَبْنُ اَنَسٍ مَّقْطُوعٌ وَقَالَ ابُو حَكِيمٍ

نہ تاوان اسکو دے جو جب اسکو حد قائم ہو جائے اسکو لایا۔ یہ روایت کیا اور بیان کیا کہ یہ حدیث منقطع ہے اور

هُوَ مُنْكَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

روایت ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کردہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَالِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهُ سَمِعَ عَنِ النَّوْمِلِيِّ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ بَقِيَّةً مِنْ خِيَارِ

خیر و منکر سے کہ اس سے ابن جابر اور ابن ابی شیبہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اسکو لیا اور اس کے ساتھ

خَيْرٍ مِّنْ خِيَارٍ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ

خیر سے بہتر ہے اس حال میں کہ جمع نہ کرے تو اس پر کوئی نقصان نہیں اور جو اس میں سے کچھ لے جائے تو اس پر

اس کا ٹاٹا الخ اس

معلوم ہوا کہ جو چیز یا پھل

غیر محفوظ ہو جیسے کجورین

وغیرہ باغین میں تو ان کی

چوری سے ہاتھ نہ کاٹا

جائے گا ۱۳

انہ اس سے معلوم ہوا کہ

جو شخص چوری کا مرتکب

ہوا ہو اور اس پر گواہ نہ

تایم ہوں تو اسے کئی

بار اقرار کرایا جائے اور

کئی طرح سے مدافعت

کی جائے تو پھر بھی اگر

استدلال کا کہے تو پھر

مدفوع کر کے اس کے

ہاتھ کو آگ دینا سے

بجلا جائے کہ خون بند

ہو جائے اور اس سے توبہ

کی ترغیب دی جائے۔ کہ

آئینہ ایمانہ کرنا ۱۴۔

۱۵ تاوان الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا

کہ ہاتھ کاٹ جانے کے

بعد مال مسروقہ کا

ضامن نہیں ہوتا۔ یہی

مدلل کتاب ابن ماجہ ۱۶۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْكَتِيْبَ

وَلِيْمَنْ سَجَعِيْ فِيْهِ

الْغُرَامَةُ وَالْحَقْوَبَةُ وَمَنْ حَزَبَ بَشِيٍّ مِنْهُ بَعْدَ أَنْ يُوَدَّ الْجَرِيْنُ مُبْلَغُ نَسْنِ
 ہوان اور سزا ہے اور اگر لے جائے اور میں سے بعد اس کے کہ ٹھکانا دیا ہو اس کو کھلیاں میں پھر پورے
 الْجَرِيْنُ مُبْلَغُ الْقَطْعِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَحَكَ الْحَاكِمُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ
 جانے ڈھال کی قیمت کو زور سے کاٹنا ہمارے اس کو ابو داؤد اور نسائی نے بیان کیا اور حاکم نے اس کو صحیح کہا۔
 أَمِيَّةٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهْ كُنَّا أَرْبَعَةَ الَّذِينَ سَقَى رَدَاةً
 اور صفوان بن امیر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب حکم دیا اسی شخص کے
 فَشَقَّ فَيَهْلًا كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ
 ہاتھ لگنے کا جسے (صفوان کی) عاقر چرائی تھی اور پھر وہ اس کی سفارش کرنے لگے کہ کہیں نہ خیال کیا اگر میرے پاس
 وَحَكَ ابْنُ الْحَارِثِ وَدَوْدُ الْحَاكِمِ وَابْنُ جَابِرٍ قَالَ جِي بَسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 لائے سے پہلے اس کی احمد اور یاحون نے عمر بنی کی اور ابن جابود اور حاکم نے اس کو صحیح بتلایا۔ اور جابر سے روایت ہے کہ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَاقْتُلُوا اسْرَقَ يَأْسُورُ اللَّهِ قَالَ اقْتُلُوهُ
 لایا میں ایک چور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہنے لگا اس کو مار دو لوگوں نے عرض کیا کہ لے
 فَقَطَّعَ لَهْ جِي بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَذَكَرُوهُ مِثْلَ ثُمَّ جِي بِهِ الثَّالِثَةَ
 رسول خدا اس نے چوری کی ہے کہنے فرمایا تو ہاتھ کاٹ دو پس ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر دوبارہ لایا گیا تو بھی آپ نے فرمایا
 فَذَكَرُوهُ مِثْلَ ثُمَّ جِي بِهِ الرَّابِعَةَ كَذَلِكَ ثُمَّ جِي بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ
 اس کو قتل کر دو پس میرے کی طرح باقی فقہ ذکر کیا پھر لایا گیا۔ پھر اسی کی مشل ذکر کیا پھر پھر لایا گیا اسی طرح پھر
 أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاسْتَنْكَرَهُ وَأَخْرَجَهُ مِنْ جَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِلٍ
 باخون بن بار لایا گیا پس فرمایا قتل کر دو اس کو اس کو ابو داؤد اور نسائی نے بیان کیا اور اس کو سن کر ابو دیش عارض بن حاطل سے
 نَحْوَهُ وَذَكَرَ الشَّافِعِيُّ أَنَّ الْقَتْلَ فِي الْخَامِسَةِ مَسْخُورٌ بِأَكْ حِدِّ الشَّرَابِ
 اسی کی مشل روایت میں کی اور شافعی نے ذکر کیا کہ باخون بن حارث قتل کرنا مسخو ہے۔ باب شرا جزائی حد اور شرف لائے والی
 بَيَانَ الْمُسْكُونِ أَسْ بَنَ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ
 (بیان کے بیان میں۔) اس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا
 شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَ بِجُرَيْدَتَيْنِ مُوَارِعَيْنِ قَالَ فَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عَمْرُ
 جس سے شراب پی تھی پس آپ نے اس کو دو لچھان لے کر فریب جا بہشت کے ہاں کہا کہ (مراوی نے) کر کیا کیا ہی ابو بکر رضی اللہ
 اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَخْبَرْتُ أَنَّ أَحَدَ رِدْثَانُونَ فَاوَرِ
 پھر عمر (کا زمانہ خلافت) آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا تو عبد الرحمن بن عوف نے بتایا کہ اسی حد سے ہلکا اور نہ بھاری
 بِعَمْرٍ وَتَتَّقِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيٍّ فِي قِصَّةِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ أَنْ جَلَدَ
 نے اسی کا حکم دیا (حدیث) حضرت علی سے اس حکم کے لئے حضرت علی سے فقہ زبیر بن عقیبہ میں یوں ہے کہ کوڑے مارنے کے
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعِينَ وَأَبُو بَكْرٍ الرَّابِعِينَ وَعَمْرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سِتٍّ وَهَذَا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس اور ابو بکر نے چالیس اور عمر نے اسی اسی ایک سو تین۔ یہ ان

۱۔ جس مقام پر کھجور کا توڑا ٹکھایا جائے اس کو جرین اور جہان گیم چون کہتے ہیں اس کو عید کہتے ہیں۔ کذا فی فقہ اللغة لثنا ۱۲ مترجم ۱۲ معلوم ہوا کہ مالک کے پاس مقدمہ چلے جانے کے بعد مدین معافی نہیں ہے ۱۲۔ سببان اشراط لقالی نے اپنے حبیب کی زبان پر پہلے ہی وہ کلمہ جاری فرمایا جو انجام کا تھا اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ باخون بن حارث کو قتل کر دیا جائے اور فقہا اس کے خلاف ہیں تو شاید حسنہ کو بذریعہ وحی اس شخص کا مرتد ہو جانا معلوم ہوا ہوگا جس سے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا ۱۲۔ دالہ علیہ ۱۲۔ یہ ہی مذہب ہے صاحب اور نہایت ہوائیہ کا ہے بلکہ مام شافعی نے ذکر کیا کہ زمانہ عمر بن امیر آگے پر اجماع ہو گیا ہے۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۱۔ ۱۱۔

أَحَبُّ إِلَيَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ رَأَى تَيْقِيًّا الْخَمْرَ

یہ ہی سب سے زیادہ ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ ایک شخص نے ہمسہ گواہی دی کہ دیکھا اور سکرے گئے ہوئے شراب کی تو

فَقَالَ عُمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَّقِهَا حَتَّى شَرِبَهَا وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ

عثمان بولے کہ اس نے تین تین کی شراب کی جب تک کہ لی نہیں - اور معاویہ سے روایت ہے کہ وہ معایت کرتے ہیں بھی تھے

اللَّهُ عَلَيْهِمُ أَنْ قَالَ فِي شَرَابِ الْخَمْرِ إِذَا شَرِبَ فَاجْلُدْهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ

اللہ علیہم کہ اس نے کہا کہ شراب پیا تو اس کو کوڑے مارو جب بیوسے تو اس کو

فَاجْلُدْهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ لِمَا شَرِبَ فَاجْلُدْهُ ثُمَّ إِذَا شَرِبَ الرَّابِعَ فَاضْرِبُوا

کوڑے مارو پھر جب تیسری بار بیوسے تو اس کو کوڑے مارو پھر جب چوتھی بار بیوسے تو اس کی گردن مارو

عَنْهُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ هَذَا الْقَوْلُ وَالرَّابِعُ تَوَكُّرُ الْبَرْبَزِيِّ مَا يَدُلُّ عَلَى

اس کا احمد نے بیان کیا اور یہ اسی کے الفاظ ہیں اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے ایسی بات ذکر کی ہو اس کو منسوخ ہوئے ہے

أَنَّ عُسْتُوخًا أَخْرَجَ ذَلِكَ أَبُو دَاوُدَ صَرِيحًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

دلائل کرتے ہیں کہ ابو داؤد نے زہری سے صریح (منسوخ ہونا) بیان کیا - اور ابو ہریرہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَحْشَ مَتَّقُوا

کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جب کوئی تم میں سے کسی کو شراب پیوے تو اس کے چہرے سے (حدیث)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اگر تم میں سے کسی نے شراب پیوے

لِلْمَسْجِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ لَقَدْ نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْخَمْرِ

مسجد کو نازل ہوا ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے - اور انس سے روایت ہے کہ ایک نازل ہوا

وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ بَيْتِ أَخْرِجَ مِنْهُ وَنَحْنُ نَقُولُ قَالَ نَزَلَ اللَّهُ

اور مدینہ کے شراب کے حرام ہونے کی اور میں نے روایت کیا ہے کہ شراب کوئی شراب جو بی جائے نہ ہو اس کو شراب کے حرام ہونے

لَمْ يَكُنْ الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةِ الْغُيَبِ وَالْعَسَلُ وَالْحَنْظَلَةُ وَالشَّعِيرُ وَالْخَمْرُ وَالْخَمْرُ

بیان کیا - اور عمر سے روایت ہے کہ نازل ہوا خدا تعالیٰ نے شراب کے حرام ہونا اور وہ پانچ چیزوں کی ہیں ہے انہیں حرام ہونا

الْعَقْلُ مُتَّقٍ عَلَيْهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ

عقل کو ہرگز شراب کی جو ڈھانک دے عقل کو (حدیث متفق علیہ ہے - اور ابن عمر سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں ہی رسول سے روایت ہے

وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبُو حَنِظَةَ

لائے والی چیز شراب ہے اور شراب کے حرام ہونے کو مسلم نے بیان کیا اور چاروں نے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَا اسْكُرْكُمْ بِرَبِّهِ فَقَدْ حَرَّمَ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالرَّابِعُ وَصَحَّحَ ابْنُ جَبْرِ عَنْ

جو چیز تم کو سکرانے والی ہے اور اس کا بہت ہے، تر سے درختوں، دھن، اس کا اور اور پھلوں سے بیان کیا اور ابن جابر نے اس کو صحیح قرار دیا

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبِذُ الزَّبِيبَ فِي السَّقَاءِ

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیز بن یا جاتا تھا کثرت سے کھانے کے لیے سب سے پہلے

۱۰ کوڑے الخ اس

حدیث سے بھی معلوم ہوا

کہ شرابی کو کوڑے لگائے

جا میں ۱۲ پہرہ

اس حدیث سے مسلم

ہوا کہ مارتے وقت چہرہ

سے بچا جائے یعنی چہرہ

پر ضرب نہ لگے ۱۲-۱۳

۱۴ ساجد الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

ساجد و متبرک مواضع

و عبادت خانوں میں

حدود نہ تے کیجا میں

۱۵ اس شکل کا نتیجہ

یہ ہوا کہ ہر شراب حرام

ہے ۱۲ مسترجع غفرلہ

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵

۱۵ جہاد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص نے جہاد کا خیال ہی نہ کیا کہ فرض ہوتے وقت اگر طاقت ہو تو ضرور کروں گا۔ تو اس کی موت تھا کہ تہذیبوں میں سے ایک شعبہ پر واقع ہوئی ۱۳

۱۴ جہاد الخ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد میں چیزوں سے ہے مال اور جان اور زبان سے ۱۲۔

۱۵ جہاد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرضیت جہاد کے بغیر جہاد کی بجائے عورتوں کے لئے طلاق ہوتے نفل حج و عمرہ ہی جہاد ہے ۱۲

۱۶ دہم الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد سے والدین کی عزت بہتر ہے یا ان اگر وہ اجازت دیدن ۱۲۔

۱۷ جہاد الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد بعد فتح مکہ ختم ہو گئی ہے مگر جہاد اور نیت غیر قیامت تک باقی رہے گی ۱۲-۱۳-۱۴۔

اللہ اعلم بحقیقۃ تہذیب و تمدن فی ہذا

آمین۔ یا رب العالمین۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرَفَةَ كَتَابُ الْجِهَادِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

خالد بن عرفہ سے۔ کتاب الجہاد۔ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزِ وَلَمْ يَجِدْ نَفْسَهُ بِمَاتَ عَلَى شِبَعِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مرے اور نہ جہاد سے کیا ہو اور نہ دل میں اس کا خیال لایا ہو تو مرے جیسے

مَنْ يَفَاقِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا

فی ایک شیعہ پر اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اور انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاد

الشِّرْكَينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَالسُّنَّتُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالشَّامِيُّ وَصَحَّاحُ

کود مشرکوں سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعہ اس کو احمد و شامی و صحاح

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الْمَرْءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ

نے اس کو صحیح بتلایا۔ اور عائشہ رضی عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا عرض کیا میں نے رسول خدا کی عورتوں پر

جِهَادٌ أَوْ قَالَ قَاتِلِ الْكُفْرَ وَالنَّمْرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَعْلَاهُ فِي الْبَحَارِ

۱۴ فرض ہے آپ نے فرمایا ان جہاد ہے ایسا جہاد جس میں لڑائی نہیں ہو۔ جہاد عمرہ سے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ

آل نبی کے میں سے۔ اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہ اجازت مانگتا تھا

فِي الْجِهَادِ فَقَالَ الْحَيُّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَنَفِيهَا فَجَاهِدْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَدُ

آپ سے جہاد میں شامل ہونے کی آئیے فرمایا تیرا باپ زندہ ہے اس نے کہا ہاں فرمایا میں اس میں جہاد کرنا ہر طاقت

وَأَبَى دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَزَادَ رَجَعُ فَاسْتَأْذِنَهُمَا فَرَأَى

مراؤں متفق علیہ اور احمد اور داؤد کے لئے حدیث ابو سعید کے نکل ہے اور یہ زیادہ کیا کہ لوٹ پس اجازت مانگ

أَذْنًا لَكَ وَالْأَقْبَهُمَا وَنَجِيًّا لِلْجَلِيلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس اگر اجازت دیدن تو خیر ورنہ ادب بھلائی کرادے۔ اور جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وَكَلَّمَ ابْنًا بَرِيًّا مِنْ كُلِّ مَسِيلٍ يَقِيمُ بَيْنَ الْمَشْرِكِينَ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ

نے ابن مسعود سے فرمایا کہ ہر مہاجر کے درمیان رہتا ہو اس کو بینوں نے روایت کیا اور اس کا اسناد صحیح

وَرَجَحَ الْبَحَارِيُّ إِسْنَادَهُ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور بحاری نے اس کے حسن اسناد پر ترجیح دی ہے۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَمْ يَجْزِ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى

۱۴ کہ فتح کے بعد جہاد نہیں رہی لیکن جہاد و نیت متفق علیہ سے ۱۵ اور نیت غیر حدیث متفق علیہ سے۔ اور ابو موسیٰ

الْأَشْجَعِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ

اشجری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مقابلہ کرے اس کے لئے کہ ہو جائے

كَلِمَةً لِلَّهِ فِي الْعَالِيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

اللہ کا کلمہ بلیت۔ تو وہ اللہ کے راستہ میں سے (حدیث متفق علیہ سنہ۔ اور عبد اللہ بن

۱۴

۱۴

۱۵ لوٹ الخ اس حدیث کو

معلوم ہو کہ کفار ریون پر

مسلمانوں کو ششون مارنا بھی

جائز ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا

کہ چونکہ جنگ میں حصہ

لین۔ مہین قتل کیا جائے

اور جو نہ لے سکیں جیسے

بچے وغیرہ تو انہیں قتل

نہ کیا جائے بلکہ نیکر کیا

جائے ۱۳ ۱۵ بہتر الخ

اس حدیث کو معلوم ہوا کہ

بہر نیک اسلام حضرت رسول

مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے

اہل و جنیل لشکر کو نصیحت

فرمائی ہوئی تھی کہ جنگ میں

غلبہ سے بچنا۔ اور اللہ تعالیٰ

سے بہر حال ڈرتے رہنا۔

اور اپنے لشکر سے غیر غریبی

کرنا پھر آپ نے اپنے نصیحت

کی کہ غزائید کرو اور غنیمت

بہر شکاری اور مشہد کرتے ہو

اسی طرح بچوں کے قتل سے

بہر ہر ارشاد فرمایا کہ جب غار

سے مقابل ہوتا نہیں ہے

اطلاع دو کہ مسلمان ہو کر

محفوظ ہو جاؤ۔ اگر ہو جائیں

تو انہیں کہو کہ وارہ سلام میں

ہجرت کرنا تاکہ تم بھی غنیمت

وغیرہ سے بہرہ ور ہو نہ

نہ ہو گے اگر اسلام نہ قبول

کریں۔ تو انہیں کہو کہ جزیرہ

دینا قبول کرلو۔ اگر قبول کریں

تو جہان کے قاتل سے باز

ہو۔ اگر وہ اسلام بھی غلامین

السَّعْدِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُطُ الرِّجْمَةُ

مَاقُوتِلِ الْعَدُوِّ وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَحَدَّثَنَا أَبُو جَبَانٍ وَنُفَّاعُ بْنُ أَبِي

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ خَارُومُونَ

فَقَتَلَ مَقَاتِلَهُمْ وَسَبَى ذُرَارِيَهُمْ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَمْرٍو مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ بِإِجْرَاءِ جَيْشٍ أَوْ سَوِيَّةٍ أَوْ صَاحَةٍ مِنْ خَاصَّةٍ

يَتَّقَى اللَّهُ وَيَبْنِي مَعَ مَنِ السَّلَامِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ لَعَنُوا بِسْمِ اللَّهِ نَحْنُ

سَبِيلُ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرِ بِاللَّهِ الْغَزَاوَا لَا تَغَاوَا وَلَا تَقْدَرُوا وَلَا تَمْتَلُوا

وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيْلَكُمْ وَإِذَا لَقِيتُمْ عَدُوَّكُمْ مِنَ الشُّرَكِيِّينَ فَأَعْلَمُوا لِي

ثَلَاثَ خِصَالٍ فَإِذَا تَنَاجَاوُكُمُ إِلَى مَا قَبْلَ مِنْكُمْ وَكَيْفَ عَمَلُكُمْ

إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا فَخَبِرْهُمْ أَنْهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ

وَلَا يَكُونُ لَكُمْ فِي الْغَنِيِّ وَالْفَيْ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ

فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلِّمُوا أَجْزِيَةً فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاقْتُلُوا مِنْهُمْ فَإِنْ هُمْ

أَبَوْا فَاسْتَعْنِ بِاللَّهِ تَعَالَى قَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حَصْنٍ فَأَدْعُوكَ

تَوَاتُرًا مَلَأَ مَدِينَتَهُمْ وَأَوْفَرُوا بِرُءُوسِهِمْ وَأَمَّا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ

أَوْفَرُوا بِرُءُوسِهِمْ وَأَمَّا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ

أَوْفَرُوا بِرُءُوسِهِمْ وَأَمَّا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ

۱۵ لوٹ الخ اس حدیث کو معلوم ہو کہ کفار ریون پر مسلمانوں کو ششون مارنا بھی جائز ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چونکہ جنگ میں حصہ لین۔ مہین قتل کیا جائے اور جو نہ لے سکیں جیسے بچے وغیرہ تو انہیں قتل نہ کیا جائے بلکہ نیکر کیا جائے ۱۳ ۱۵ بہتر الخ اس حدیث کو معلوم ہوا کہ بہر نیک اسلام حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل و جنیل لشکر کو نصیحت فرمائی ہوئی تھی کہ جنگ میں غلبہ سے بچنا۔ اور اللہ تعالیٰ سے بہر حال ڈرتے رہنا۔ اور اپنے لشکر سے غیر غریبی کرنا پھر آپ نے اپنے نصیحت کی کہ غزائید کرو اور غنیمت بہر شکاری اور مشہد کرتے ہو اسی طرح بچوں کے قتل سے بہر ہر ارشاد فرمایا کہ جب غار سے مقابل ہوتا نہیں ہے اطلاع دو کہ مسلمان ہو کر محفوظ ہو جاؤ۔ اگر ہو جائیں تو انہیں کہو کہ وارہ سلام میں ہجرت کرنا تاکہ تم بھی غنیمت وغیرہ سے بہرہ ور ہو نہ نہ ہو گے اگر اسلام نہ قبول کریں۔ تو انہیں کہو کہ جزیرہ دینا قبول کرلو۔ اگر قبول کریں تو جہان کے قاتل سے باز ہو۔ اگر وہ اسلام بھی غلامین

اور بڑی بھی ہندوین تو جہر بہ اعداؤ اللہ شرور و جہاؤ قتل میں اگر تم سے یقین نہ ہو کہ کوئی عہد کریں تو اپنے نہ پر فیصلہ کرنا اللہ تعالیٰ و رسول اللہ

۱۵ یعنی ایسی باتیں

کرتے ہیں۔ دوسرے لوگ دوسری جگہ کی لڑائی کا ارادہ اخذ کرتے یہ سلیبی کہ کہیں دشمن کو خبر نہ ہو جائے اور اپنا انتظام کر لے ۱۲۔ **ع** لڑائی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی یا شروع دن میں کی جائے یا بعد نزالِ سورج نمازِ ادا کر کے تاکہ نصرت و فرح کی ہوا ہو چلنے لگیں ۱۳۔ **ع** یعنی اگر ایسے وقت میں نہجے اور عورتیں نادانستگی کی وجہ سے مقتول ہو جائیں تو کچھ حرج نہیں یہ ہی تاہی نے بیان کیا۔ کذا فی الطین ۱۴۔ مترجم **ع** بچوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں و عورتوں کا قتل برا ہے۔ جبکہ عورتوں میں سے کوئی صاحبِ رائے و تدبیر و بارہ انتظام جنگ نہ ہو ورنہ وہ بھی جنگی آدمی ہے جبکہ قتل جائز ہے ۱۵۔ **ع** قتل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوٹے سے کھار کو قتل کر د اور بچوں سے لقمہ نہ کر د۔ ۱۶۔ سلیبی کہ بوٹے بخرے کار مدبر نظام جنگ ہوتے مرن جین کی رائے پر قتال کیا جاتا ہے گویا وہ بھی مت قاتل ہوئے ۱۷۔

اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ دِمَّةً ۖ وَاللّٰهُ وَدَّمَ نَبِيًّا ۖ فَلَا تَفْعَلْ ۚ وَلٰكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ
 دِمَّتَكَ فَاِنْ كُنْمُ اَنْ تَخْفَرُوْا ذِمَّتَكُمْ اَهْلُوْنَ مِنْ اَنْ تَخْفَرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ

وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ يَتَلَوَّنَا فِي الْأَفْئَاتِ

فَوَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَقْصَبُ فِيهِمْ حُكْمُ اللَّهِ أَمْ لَا أَخْرِجُ مِنْكَ وَمَنْ

عَبَّ يَرْفُلُكَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ عَزْوَةً دَرَى

اے مجھ کو شوق علیہ ہے۔ اور محفل سے دوایک ہے کہ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سوچو دو ساریں رکلیں
 محفل ان النعمان بن مقرن قال سید

تَزُولُ السُّمُورُ وَتُحِبُّ الدِّيَارُ وَيُنْزِلُ النَّصْرُ وَاهِ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثُ وَ

الحاکم واصل فی البیاضی عن المصعب بن جندب قال سئل رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلمہ دالین کے بارے میں کہ کیا شرک مردوں کی کا سامع ہے اور عورتین اور بچوں کا

سَيَأْتِيهِمْ وَذَرَاهُمْ فَقَالَ هُمْ هُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِمْ وَكَانَ عَالِمًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللہ علیہم قال لرجل تبعنی یوم بدرا راجع فلن استعین بشیء من روایہ

بعض مغازیہ فائدہ گوارانہ لایا اور اس کے بعد ان کو مصطفیٰ علیہ السلام کے پاس لے کر آئے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلوا المشركين استبقوا شركهم

روایت ہے کہ مرثیہ خواجہ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم نے دل سے کہہ کر یہ شعر بیان کر دیا تھا کہ: روایت ہے کہ مرثیہ خواجہ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم نے دل سے کہہ کر یہ شعر بیان کر دیا تھا کہ:

۱۵ خود الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ خود

کا استعمال بحالت جنگ

بہتر و مستحب نیز یہ بھی

معلوم ہوا کہ جو اشیاء

مقابل کی ضرب کو روکنے

اس کا پہننا اچھا ہے ۱۲

۱۵ ذیہ الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

مسلمان قیدیوں کے

عوض کا فرقیہ کی کچھ چیزیں

مابین ہے کہ کفار مسلمان

کو کچھ چیزیں ۱۰ اور مسلمان

کفار قیدی کی ۱۱-۱۲

۱۵ مسلمان الخ

اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ اسلام خون اور مال

و آبرو کا محافظ ہو جاتا ہے

جبکہ بعد کسی مسلمان

کو اس سے چھیننے کی

اجازت نہیں بلکہ وہ

سب دینی بھائی ہونگے

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰

اللهم اغفر

لکاتبہ و لمن

سعی فیہ و لوالدیم

۱ جمعین - ۲ مین

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰

اُخْرِجَ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاثِلِ وَرَجَالَ ثِقَاتٍ وَوَصَلَهُ الْعُقَلِيُّ

اسکو ابو داؤد نے مرثیل میں بیان کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں اور موثق کیا اسکو عقلی نے سند میں

بِاسْتِثْنَاءِ ضَعِيفٍ عَنْ عَلِيٍّ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ساتھ حضرت علی سے - اور ان کے راوی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہونے کے

دَخَلَ الْمَكَّةَ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا تَرَعَا جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ

حالانکہ آپ کے سر پر خود تھا - جب اوس کو آپ نے آرا دیا تو آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ابن

ابْنِ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَقْبِلُوهُ مُتَّفِقِينَ عَلَيْكَ وَعَنْ

خطل کہہ کے پر دونوں سے شک رہا ہے آپ نے فرمایا کہ آگے آکر متفق ہو جائیں - اور یہ حدیث

سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَوْمَ بَدْرٍ

جبر بن جبر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ثَلَاثَةَ صَبْرًا اُخْرِجَ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاثِلِ وَرَجَالَ ثِقَاتٍ وَكَانَ

شخصوں کو باندھ کر اسکو ابو داؤد نے بیان کیا مرثیل میں اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں - اور

ثُمَّ رَأَى بَنِي حَصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حصین بن حنین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مُشْرِكٍ اُخْرِجَ ابْنُ مَرْزُوقٍ وَحَدَّثَ

فدیہ میں لیا دو مسلمانوں کو ایک مرد مشرک کے بدلے - بیان کیا ابن مرزوق نے اسکو ابو

وَأَصْلُهُ عِنْدَ مُسْلِمٍ عَنْ صَخْرَةَ الْعَيْلَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اصل مسلم کے نزدیک ہے - اور صخرہ بن حنین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا اسْلَمُوا اخْرُزُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ

نہ لایا کہ قوم جب مسلمان ہو جائے تو اپنے خون اور مال کو

اُخْرِجَ أَبُو دَاوُدَ وَرَجَالَ مُوْتَقُونَ وَكَانَ جَبْرِ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ

اسکو ابو داؤد نے بیان کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں - اور جبر بن مطعم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَسَارِي بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ

و سلم نے فرمایا جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے

ابْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلِمَتِي فِي هَذِهِ الشَّيْءِ لَأَرْزُقَنَّكُمْ لَوْ رَأَى الْبَحَارُ

بحر ان نہ ہوتا ہوتا تو میں نے اس کی وجہ سے مجھ کو روک دیتا - بخاری نے اسکو روایت کیا

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصْبَحْنَا سَابَا يَوْمَ أُوطَايِسَ كُنَّا

اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم سب نے صبح کو سبایہ کو جنگ اوطاس کے دن کراون کے واسطے فائدہ دے

أَزْوَاجَ فَتَحَرَّجُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمُحَصَّنَاتُ مِنَ السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ

پس غلامی میں ہرے کو توڑ دیا - یہ روایت ہے ابن عباس سے (بلا تلاح) حرام میں گروہ لوند کیا

ایمانکم الایۃ أخرجه مسلک عن ابن عمر رضی قال بعث رسول الله

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مکتوب لکھا اور اس میں لکھا تھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ رسول خدا

مکانت سبعاً ثم اثنتی عشر یوماً وبقیۃ اربعاً متفق علیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیار الفرس سہمین و لراجل

سہم متفق علیہ اللفظ البخاری و لراجل و لفرس سہم ثلاثہ

اسم سہمین لفرس و سہم الہ و عن معن بن زید قال سمعت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لا نقل الا بعد خمس و الا بعد

و ابوداؤد و صحیح الطحاوی عن جیب بن مسلم قال شهدت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل الزبیر فی البداء و الثالث فی

الرجع رواہ ابی داؤد و ابی یوسف و ابی حاتم و ابی حنبلہ و ابن ماجہ

عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل بعض من یبعث من

السرایا انفسہم خاصۃ سوی قسم عامۃ الجیش متفق علیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

قال کما فی فی مغازیہا العسل و العنب فناکله و لا نزعہ

رواہ البخاری و ابی داؤد و ابی یوسف و ابی حاتم و ابی حنبلہ و ابن ماجہ

عبداللہ بن ابی کوفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل سبیل

عبداللہ بن ابی کوفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل سبیل

لہ دو حصے تھے

اس حدیث سے معلوم

ہوا کہ یہاں وہ غازی کو

غنیمت کے مال سے

ایک حصہ اور سوار کو دو

حصے دیے جاتے تھے

ایک گھوڑے کا اور ایک

اسکا اپنا ۱۲

بیسے نام جو کچھ حصہ مقررہ

کے علاوہ کسی مجاہد کو

دے نہ پانچواں حصہ

نکال کر دے ۱۲ مترجم

۱۲ بطور الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ

حاکم وقت کو اجازت ہو

کہ کسی مصلحت کی بنا پر

بعض لشکر میں سے چند

آدمیوں کو کوئی زانیہ

ان کے حوصلہ افزائی

کے لئے عطا کر دے ۱۲

۱۲ شہدائے

اس حدیث سے معلوم

ہوا کہ جو چیز فرما کر

کھانے پینے کے قابل

ہو اس کے مال غنیمت میں

جمع کر کے زمین لکھا جاتا

تھا۔ بکرا، بکری، اونٹ

میں استعمال کی جاتی تھی۔

بیسے شہدائے بڑے و بڑے

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴

۱۱ غنیمت الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ
کری سلمان کو قتل تقسیم
مال غنیمت کسی چیز کا
استعمال جائز نہیں کہ
استعمال کر کے خراب
ہو جائے نہ کے بعد اسے
واپس کر دے ۱۲-۱۳

۱۴ یعنی تمام مسلمانوں

میں سے کوئی ایک بھی
کسی کافر کو اپنے ذمہ میں
لے لے تو سب کو قبول کرنا
پڑے گا۔ بشرطیکہ اللہ اور اس
مصلحت کے خلاف نہ

جائے ۱۲ مترجم ۱۴

یہود الخ اس حدیث کو
معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ
کا عرب کے جزیرے
نکان ضروری تھا چنانچہ
بعد میں خلفاء راشدین
سے ایسا ہی کر دیا ۱۲-۱۳

۱۵ غنیمت الخ

اس سے معلوم ہوا کہ جو
ملک کفار بغیر جنگ تابع
ہو جائے وہ غنیمت
عامہ مومنین نہیں ہوتا
بلکہ شاہ وقت کو ملے
ہوتا ہے۔ جسے وہ اپنی
تسلط و طاقت میں صرف

کرے ۱۲-۱۳-۱۴

فِي اخْذِهِ مِنْ مَقْدَارٍ كَيْفِيَّةٍ ثُمَّ يَصْرِفُ اَخْرَجَ ابُو دَاوُدَ وَصَحَّاحُ ابْنِ

کمالیہ تھا یہ بیان کیا اس کو ابو داؤد نے بیان کیا اور ابن ماجہ اور ترمذی نے

بِجَارٍ وَدَوَّالِ حَاكِمُونَ رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اس کو صحیح بتلا۔ اور روفیع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبُ دَابَّةً مِنْ

جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یس نہ سوار ہو کسی چوبائے پر مسلمان کی غنیمت سے نہ

فِي الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا انْجَمَ رَدُّهَا فَبِهَا يَلْبَسُ تَوْبًا مِنْ فِئَةِ الْمُسْلِمِينَ

زمانہ تک کہ جب اس کو لاغر کر دے تو لوٹ جائے اس کو غنیمت میں اور نہ پہنے کوئی کپڑا مسلمان کی غنیمت سے نہ

حَتَّى إِذَا اخْلَقَ زِدَّهُ فِيهِ اَخْرَجَ ابُو دَاوُدَ وَالدَّارِيُّ رَجُلًا لَا يَلْبَسُ بَهْمَ

کہ جب اس کو پھر پالا کر دے تو لوٹ جائے اس کو غنیمت میں اس کو ابو داؤد اور دارمی نے بیان کیا اور اس کے واسطے سے

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ ابْنُ جَرَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں ہیں۔ اور ابو عبیدہ بن جراح سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں

يُخْرِجُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ اَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاحْذَرُ فِي سَنَدِهِ

قبول کرتے ہوئے مسلمانوں پر بعض احادیث کی مسلمان ابی شیبہ اور احمد نے بیان کیا اور اس کے مسند میں

ضَعُفٌ وَلِلطَّبَّاكِيِّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُخْرِجُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

کر دیتی ہے اور طحاوی نے حدیث عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہاں قبول فرماتے تھے مسلمان پر اور ان میں کو

اَدْنَاهُمْ وَفِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاحِدٌ يَسْعَى بِهَا اَدْنَاهُمْ

۱۵ اولے آدم کی پیمن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جیسی اس کے پاس ہوسکتا

زَادَ ابْنُ جَرَّاحٍ مَنْ وَجَّهَهُ اَخْرَجَهُ عَلَيْهِمْ اَفْصَاهُمْ وَفِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ

ادنیٰ ان کا ابن ماجہ نے ایک اور سند سے زیادہ بیان کیا اور یہ قبول کرتے تھے اور ان کے ادنیٰ کی اور صحیحین میں

حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ جَرَّاحٍ وَفِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابی ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَخْرَجَ ابْنُ الْمُسَارِي مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے البتہ ضرور نکال دے گا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے

كَادَ اَعْرَأَ مُسْلِمًا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اَيْضًا قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ ابْنِ الْمُسَارِي

یہاں تک کہ نہ چھوڑوں گا اگر مسلمان اس کو سزا دے روایت کیا اور انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ تھے اموال ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

بِمَا اَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُخْبِلُ لَارِكَا فَكَتَبَ

اور قبیلہ سے کہ فی غنیمت (فت) ما ملکنا انکسنا لے لے اپنے رسول پر امیر الی بیت کہ میں روایت کیا اور ان کو مسلمانوں

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُكْفَى بَيْنَهُمْ عَلَى اَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَةً

انھوں نے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے۔ ہر سال ہر ایک مسلمان کو ایک سال تک اور جو کچھ چاہتا تھا

وَمَا نَقِيَّ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّكْرِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَشَقِّ

عليه عن معاذ قال غزونا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

خير فاصبنا فيه ما غنا فقسم فيما رسول الله صلى الله عليه وسلم طائفة

وجعل بقيتها في الغنم رواه ابو داود ورجاله لا بأس بهم عن ابى

رافع قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا اخيس بالبعير

ولا اخيس بالرسول رواه ابو داود والنسائي صحيح ابن حبان وعن ابى

هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما قرية اتيموها فاقمته

فيها ففهمكم فيها وايما قرية عصت الله ورسوله فان جسمها لله

ورسوله ثم هي لكم رواه مسلم باب الجزية والهدنة عن عبد الرحمن

بن عوف ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اخذها بعة الجيرة من

بنو سحر رواه البخاري له طريق في الوطاني ما انقطع عن عاصم

بن عمر عن انيس عن عثمان بن ابي سليمان ان النبي صلى الله عليه وسلم

بعث خالد بن الوليد الى الكدرة ودمت الجند فاختدوه فالتوا بين

دم وصال على الجزية رواه ابو داود عن معاذ بن جبل قال بعثت

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الى اليمى فارزني ان اخذ من كل حال

الالهة اخضر لكان

واللهم سعي ذنبه

له كل الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ سلطان

وقت کو بعض غنیمت کو

شکر میں تقسیم کر کے بعض

کا بچہ غنیمت میں جمع رکھ لینا

جائز ہے ۱۲

عہدہ کو عہد شکنی نہ

کی جائے اور بھائی کے

قاصد کو قید نہ کیا

جائے تاکہ سلسلہ طاع

واخبار و پیام منقطع نہ

ہو جائے ۱۴

اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ کبھی سوار کا رخ کو پکڑ

لانے پر بعد قبول جسنہ

اس کا خون صاف بھی کر د

جائز ہے ۱۲

بالغ الخ اس حدیث کو

معلوم ہوا کہ ہر بالغ کا ذ

سے ایک دینار رجز

میں دیا جائے ۱۳-۱۲

۱۴

۱۳-۱۲-۱۱

۱۰-۹-۸

۷-۶-۵

۴-۳-۲

۱-۰

۱۔ معاذی کپڑا ہے جو معاذ کی طرف منسوب ہے اور معاذ قبیلہ جہلان کے سردار کو کہتے ہیں یعنی کپڑوں کو بھی معاذی کہتے ہیں ۲۔ تنگ الخ اس حدیث کو معلوم ہو کہ کف رکوبہ عزہ و حرمت پہلے سلام لیا جائے۔ اگر وہ کہیں تو صرف و علیک کہا جائیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کہ انہیں تنگ دستہ کی طرف مضطر کیا جائے تاکہ اسلام لائیں۔ جو ان کے لئے بہتری دارین کا موجب ہے ۱۷۔ یعنی یہ شرط کفار کی طرف کر تھی۔ کہ اگر ہمارا آدمی ہتھیار طرف چلا جائے تو وہ اپنا پڑیگا برخلاف ہتھیار آدمی کے جو ہتھیار آجائے ترجمہ ۱۸۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر معاذ کا قتل بے گناہ ہے کہ قاتل ہنٹ کی بوسے بھی مہروم ہوگا جس کی بوجہ پالیس سال کے مکہ منکر بھی پہنچ جاتی ہے ۱۹۔ ۲۰۔ اہم انظر لکھا تبصرہ میں سے فیہ دوالہیم جعیر

أَوْعَدَ لَكُمْ مَعَاذِيَا أَخْرَجَهُ الثَّلَاثُ وَصَحَّاهُ أَبْنُ جَبَانٍ وَالتَّحَاكُمُ مِنْ عَائِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْمَرْزُوقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِسْلَامَ مَعِلُوكَا
 مازنی نے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اسلام فالسبہ ہوگا اور یہ منقول ہوگا اسکو دارقطنی نے بیان کیا۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 عَلِيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْتَدُوا إِلَى يَهُودٍ وَنَصَارَى بِالْإِسْلَامِ وَإِذَا الْقِيَمَةُ أَحْدٌ
 وسلم نے فرمایا استابت استابت کہ یہود و نصاری کی ساتھ سلام کی اور جب انکو کسی ایک ادن میں سے
 فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ
 راستہ میں جو مجبور ہو اسکو تنگ شلہ راستہ کی طرف اسکو سلام نے روایت کیا۔ اور مسوید بن مخرمہ سے روایت
 وَرَوَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَامِ الْخَيْبَةِ فَذَكَرَ
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے صلح مدینہ کے سال میں ذریعہ حدیث کہ
 الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ وَفِيهِ هَذَا مَا صَاحَهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَهْلُ بْنُ
 حدادس کی تحفیں کے اور اس میں یہ لفظ ہے کہ یہ وہ ہے کہ صلح کی ہے اسی طرح حدیث کے سبب میں مخرمہ
 عَمْرٍو فَلَمْ يَضْعِ الْحَرْبَ عَشْرَ سِنِينَ يَا مَنْ فِيهَا النَّاسُ وَيَكْفِ بَعْضُهُمْ
 اور فرمادے لڑائی کے دس سال تک کہ اس میں نہین لوگ ان دنوں تک اور بعض لوگوں میں کے بعض کو کہیں
 عَنْ بَعْضٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَاصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ أَخْرَجَ مُسْلِمٌ بَعْضُ
 اسکو ابوداؤد نے بیان کیا اور اس کی اصل بخاری میں ہے اور مسلم نے اس کے بعض کو حدیث اس کے
 مَرَحِلًا يَتَنَسَّلُ فِيهِ إِنْ مِنْ جَاءَ مِنْكُمْ كُنْزُكُمْ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ
 روایت کیا اور اس میں یہ لفظ ہے کہ بیشک جو ہم میں سے آجائے گا ہم پر اسکو دایں ذکر ہے اور جو
 مِتَّارِدُّ مَوْتُهُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا أَتَكْتَبُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ إِنْ
 تمہارے پاس ہم میں سے جلا جائے گا لوٹنا پڑے گا تمکو ہم پر لکھا گیا ہے رسول خدا آپ یہ بھی فرماتے ہیں آپ
 مِنْ ذَهَبٍ مِثْلَ الْيَوْمِ فَابْعَدُ اللَّهُ وَمَنْ جَاءَ نَا مِنْهُمْ فَسَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ
 فرمایا ان بیشک جو ہم سے ادن کی طرف چلا جائے گا اس کو دایں خلاق لے لے اسکو ادن میں کہ جائے پاس ہے
 فَرَجَا وَخَرَجَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اسی حدیث کو فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی اپنے گناہوں کو یاد کرے تو وہ روایت کرتے ہیں
 قَالَ مَنْ قَتَلَ مَعَاذًا كَمْ رَأَى الْجَنَّةَ وَإِنْ رَسَّهَا كَيْفَ جَدَّ مِنْ مَسِيرَةٍ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا وہ جنت کی اور بیشک اس کی اپنے گناہوں کو یاد کرے تو وہ روایت کرتے ہیں
 أَرْبَعِينَ مَاءً أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ بِابِ السَّبْقِ وَالْأَرْبَعِينَ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ
 دکی راہ سے اسکو بخاری نے روایت کیا۔ باب ۱۸ کے منقول ہے اور تیسرا مازنی کے بیان میں۔ ابن عمر سے حدیث یہ کہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِنَتْ مِنَ الْخَفِيِّ وَكَانَ مَدَامَا

تَلَيْتَ الْوَدَاعَ وَسَلَّيْتَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تَقْضِ مِنَ التَّيْتِ إِلَى الْمَسْجِدِ بِي رَيْبٍ

مقام ثلثیہ الوداع اور کھڑو اور کی ادن کھڑوں سے چھوٹے ہیں کھڑے کھڑے مقام ثلثیہ الوداع سے چھوٹے ہیں درجہ

وكان ابن عمر فيمن سبقوا علي بن ابي طالب قال سفيان بن عيينة

اور ابن عمر کھڑے دوڑ میں آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے ہاتھوں میں کھڑکیاں اٹھائیں اور کہنے لگے:

إلى تَنْبِيْهِ الدَّاعِ حَسْبَ آمِيَالٍ وَبَسْتٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَجْدِي زَيْدِي

[illegible]

میل فان الہی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بنائے ہیں خلیل و فضل احمد

۱۰۰

الحی العابدی راجہ احمد بود و دوست

Handwritten musical notation on a five-line staff. The notation includes a treble clef, various note values (quarter, eighth, and sixteenth notes), rests, and some accidentals. The handwriting is in ink and appears to be a personal or working manuscript.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہل بیت اور صحابہ و رواۃ کو

15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 841. 842. 843. 844. 845. 846. 847. 848. 849. 8

ہدایت کیا اور ابن حبان نے اس کو تصحیح بنایا۔ اقدار و تہنیتوں سے روایت ہے۔ حدیث روایت کرتے ہیں، فی علم اے خزانہ جو

وَقَدْ كَفَرَ يَكْفُرُ

داخل کرے ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان اور وہ اپنے بچے کی نیند سے متنبہ نہ ہو تو اس میں کچھ مضائقہ

سنة ضعف

نہیں اور اگر طاعون ہے تو وہ کچا ہے اسکو اچھ اور بوداؤ نے روکتا کیا اور کسی سند صوفیہ ہے اور عقیدہ بن قاسم

[illegible]

سے روایت ہے کہ عثمان بن نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ میں نے تم سے کچھ سنا ہے جس سے تم نے انکار کیا ہے۔

من ومن الخيل التي القوة التي التي القوة التي

ان کے لئے جس قدر طاقت رکھو طاقت کم اور گھٹن کی کہلوں سے انہیں دوسرے قوت پرست سرا، تیر ملائی ہے جبر و قوت

الآن القوة التي واهمنا لتأملنا نحن إلى هبة من النبي

تیر اندازی سے خبردار قوت تیر اندازی سے اسکو سمجھا دیا تیر اندازی سے اسکو سمجھا دیا تیر اندازی سے اسکو سمجھا دیا

صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ذی ناب من اینساء فاکل حرامہ رواہ ابو داود

وہ وہ دیتے کہ میں ہی اعلیٰ حضرت کے لئے لکھتا ہوں

و اخرج من بيت ابن ميس بلقظري رادو غريبي حبيب لطيف

دعوت کیا اور اسے اپنی مجلس میں بھیج دیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے لیے ایک کھانا بنوا کر لے کر آیا اور اسے اپنے ساتھ لے کر آیا۔

حدیث سے معلوم ہوا کہ آبادی کے گدھے حرام ہیں اور جنگلی جنین گور خر کہا جاتا ہے حلال ہیں ایسے ہی اسلی گھوڑوں کا کھانا بھی حلال ہے جو یہی مفتی بہ قول احناف ہے کہ صاحبینؒ کے نزدیک قطعاً حلال اسی طرح امام اعظم رحمہ کے نزدیک مگر وہ اُسے حرمت آلا جہاد جو نئے کے باعث منع کرتے ہیں کہ اگر اسے حلال کا حکم بالاعلان دیا جائے تو سب گھوڑے ذبح ہو کر ذریعہ جہاد بن جائیں موقوف ہو جائیں ص ۱۳۔

۵۲۔ مدعی الخو اس سے معلوم ہوا کہ ٹڈی بھی بلا ذبح حلال ہے کہ ذکر ذبح نہیں اور باقی احادیث شاہد ہیں ص ۱۲۔

۵۳۔ خرگوش الخو اس حدیث کو معلوم ہوا کہ خرگوش حلال ہے جس کی ران کا پیر آپ کو بھی بھیجا گیا۔ جسے قبول فرمایا ص ۱۲۔

۵۴۔ شہد الخو اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ درمیش اشیار کے قتل سے بچنا یا۔ ص ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔

—۱۲—۱۲—۱۲—۱۲—۱۲—۱۲—

— 17 —

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَيْدٍ عَنْ الْحَوْمِ

کھیا اور چھتہ دار پڑھ سکے۔ اور جابر رضی سے روایت ہے کہ میں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میرے

روز آبادی کے گدیوں سے لے اور اجازت دی گئی کہ ان کی گومت کی (حدیث) متفق علیہ ہے اور عباسی کے الفاظ میں چونکہ

کہ رخصت دی (جائز دی گئی)۔ اور اس الی ادنیٰ سے روایت ہے کہ غزوہ کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

درست ہر دم سببہ کرواں لعل جہاد سنی سنیہاں میں ہے

کی منتیں میں سات جہاد کہ بڑی سکہ کھاتے تھے ہم (اردیش) متفق علیہ ہے۔ اور ان سے مدایت ہے

۱۴۰۰ھ

قصہ الارباب وال فلیحکم فیہا فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قصہ خرگوش میں شہ کہاں فریخ کیا دسکو کچر بھیجی اوس کی ایک ران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

ولم يقبله متفق عليه **ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما**

پس آپ نے اس کو قبول فرمایا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

اَنَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الْأَرْبَعِ مِنَ الدَّوَابِّ
 سَخِ فَرِيَا رَسُولُ خَدَّيْهِ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۛ
 چارہ زور دوان کو مارنے سے
 پیوئی ابوشہید

النَّخْلَةُ وَالنَّخْلَةُ وَالْمَدِينَةُ وَالصَّوْدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَطَائِفٌ
 کی کہ ہے اور ہر ایک اس کا ترجمہ ہے اور ہر ایک اس کا ترجمہ ہے اور ہر ایک اس کا ترجمہ ہے

جَبَانٌ وَكَانَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءُ قَالَ قُلْتُ لِحَاكِمِ بْنِ الضَّبْعِ صَيْدُهُ قَالَ نَعَمْ

قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ

والأربعه وصحبه البخاري وزجيان وعمر بن الخطاب سئل عن القنفذ

نے روایت کیا اور بخاری اور ابن حبان نے اس کو بھی منقول کیا۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان سے فاروقؓ نے منقول کیا۔

کسی کے پاس میں دریافت کیا کہ تو انہیں نے پرٹھا قتل ۱۱ اچھٹا آدمی الی محمدؐ آخراست تک میں کہا ایک

شیخ (اُستاد) نے جو اُن کے پاس تھے کہ سنا میں نے ابو ہریرہؓ کو فرماتے ہوئے کہ ذکر کیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہال رہا حبیب بن حبابؓ احقر ابو داؤد ورسادہ

ضعیف و زین محمد بن عمر قال فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ضعیف ہے۔ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

لہ وہ تیرے جوبہ
پکا ہو اور اکثر وہ عرض کی
طرف سے جاتا ہے ۱۲
مترجم لہ کا الخ
اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ بدبو دار چیز کا کھانا
متنہ سے خواہ وہ حلال
ہی ہو ۱۲ لہ اللہ الخ
اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ گمان سے کوئی
بات حرام نہیں ہوا جاتی۔
یعنی جب تک اس کی
حرمت کا یقین نہ ہو۔
اس لیے رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ گمان سے حرمت
نہیں محقق ہوتی بسم اللہ
کے کھانے کا لیا کرو اور بسم اللہ
ہر کام کے شروع میں
مستحب ہے ۱۲ لہ حذف
الہو شکر یاں بھیک کا ممنوع
ہیں کہ اس سے نہ ہی
شکر ہو سکتا اور نہ ہی
دشمن کو مارا جاسکتا ہے
اور یہ نہ صرف کسی کا دانت
یا آنکھ پھوٹنے کا باعث
ہوتی ہے جو امر ممنوع
ہے ۱۳ لہ نشاء الخ
اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ زندہ چیز کا
باندھ کر نشاء بن جنت
گناہ ہے ۱۳ لہ ۱۳

اثر رسولك فكل ان يشئت فان وجدته غريقا في الماء فلا تأكل
تو کھالے اگر چاہے تو اور اگر پاؤں تو اسکو غرق پانی میں تو مت کھا (حدیث) متفق علیہ ہے اور یہ سلم کے الفاظ ہیں
متفق علیہ ہذا لفظ المسلمون عن عدي قال سألت رسول الله صلى
اور عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معروض لہ کے شکار کر
اللہ علیہ وسلم عن صيد الغداز فقال اذا اصبت بحد فكل
بارے میں تو اپنے فریادہ اگر کسی دھار شکار کر کے تو کھالے اور اگر کسی عرض لگے اور مرداد سے تو وہ مردار ہے پس نہ
وان اصبت بعرض فكل فان وجدته غريقا فلا تأكل رواه البخاري
کھا تو اسکو اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو ثعلبہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ابن ابي عمير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا رميت بسهم فكل
فرمایا جب اسے تو تیرا چھ شکار بجست غائب ہو جاوے پھر پاؤں تو اسکو کھالے تو اسکو جب تک جو دارہ ہو
عنك فاذرت فكل ما لم يمتن اخرج من عايشة ان
اسکو سلم نے بیان کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک قوم نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ایک
توما قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم ان قومنا ياتوننا بالحم لا ندرى اكلوا
گردہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم کو نہیں معلوم کہ انہوں نے خدا کا نام ادا کیا ہے یا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ نام بواشکر کا لہ
اسم الله عليه امر لا فقال سموا الله عليه انتم واكلوه رواه البخاري
ادھر تم اور کھالو اسکو اسکو بخاری نے روایت کیا ابو عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
عن عبد الله بن مغفل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يترك
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خدمت سے سکھ اور فرمایا کہ کھالے نہیں کرنا
وقال انما الاقصد صيد اول شكا عدوا ولكنما تكثر السن وتفق
اور نہ جی کرنا ہے دشمن کو لادہ توڑ و تھک دانت اور بھو و تھکے (حدیث) متفق علیہ ہے اور الفاظ
العین متفق علیہ لفظ المسلمون عن ابن عباس ان النبي صلى الله
سلم کے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بناؤ اور سن
عليه وسلم قال لا تشدوا شيئا في الزور غير ضار رواه مسلم
کو جڑائیں اور نہ تشد لہ اسکو سلم نے روایت کیا اور عبد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے
عن مالك ان امرأة ذهبت بشاة فبخر فشد النبي صلى الله عليه وسلم عن
ایک لمی پھر سے ذبح کی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اس کے
ذلك فامر باظهاره رواه البخاري وعن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو بخاری نے روایت کیا اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
وقال انهم الذين ذبحوا اسم الله عليه فكل ليس النبي وانظر انما السن
انہو جڑائیں اور نہ تشد لہ اسکو سلم نے روایت کیا اور عبد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے

۱۵ باندھ کر الخ اس

حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نشانہ بنا کر کسی جانور کا قتل سخت گناہ ہے کہ اس میں تہذیب و عذاب دینا ہے ۱۴-۱۵

۱۶ تیز الخ اس کی موم

ہوا کہ ہر چیز کے ذبح کرتے وقت چھری چاقو کا تیز کرنا سفتن ہے کہ اس سے جانور کو جلدی ذبح کر کے اس کی تکلیف کو جلدی ختم کر دیا جاتا ہے کہ گندھ چھری سے بڑی تکلیف ہوتی ہے ۱۶-۱۷ اسکا یہ مطلب نہیں کہ اگر مانگ ذکر کر لیا ہو تو اس کے بچہ کا گوشت بلا ذبح کھانا درست ہے بلکہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اس کے ذبح کا طریقہ بھی وہی ہے جو بچہ اس کی مانگ کے ذبح بچہ کے مرقم ۱۵ نہیں الخ اس حدیث کا یہ مطلب ہو کہ کھانا کا ذبح کر دے جانور حلال ہوتا ہے اگرچہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتے ہیں عورتا مجبور سے ہر حرام ہو گا کہ کم میڈ کر دے یا یہ طاب ہو کہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتا ہے کہ عورتا چونکہ پہلے

۱۷ تیز الخ اس کی موم ہوا کہ ہر چیز کے ذبح کرتے وقت چھری چاقو کا تیز کرنا سفتن ہے کہ اس سے جانور کو جلدی ذبح کر کے اس کی تکلیف کو جلدی ختم کر دیا جاتا ہے کہ گندھ چھری سے بڑی تکلیف ہوتی ہے ۱۶-۱۷ اسکا یہ مطلب نہیں کہ اگر مانگ ذکر کر لیا ہو تو اس کے بچہ کا گوشت بلا ذبح کھانا درست ہے بلکہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اس کے ذبح کا طریقہ بھی وہی ہے جو بچہ اس کی مانگ کے ذبح بچہ کے مرقم ۱۵ نہیں الخ اس حدیث کا یہ مطلب ہو کہ کھانا کا ذبح کر دے جانور حلال ہوتا ہے اگرچہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتے ہیں عورتا مجبور سے ہر حرام ہو گا کہ کم میڈ کر دے یا یہ طاب ہو کہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتا ہے کہ عورتا چونکہ پہلے

۱۸ تیز الخ اس کی موم ہوا کہ ہر چیز کے ذبح کرتے وقت چھری چاقو کا تیز کرنا سفتن ہے کہ اس سے جانور کو جلدی ذبح کر کے اس کی تکلیف کو جلدی ختم کر دیا جاتا ہے کہ گندھ چھری سے بڑی تکلیف ہوتی ہے ۱۶-۱۷ اسکا یہ مطلب نہیں کہ اگر مانگ ذکر کر لیا ہو تو اس کے بچہ کا گوشت بلا ذبح کھانا درست ہے بلکہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اس کے ذبح کا طریقہ بھی وہی ہے جو بچہ اس کی مانگ کے ذبح بچہ کے مرقم ۱۵ نہیں الخ اس حدیث کا یہ مطلب ہو کہ کھانا کا ذبح کر دے جانور حلال ہوتا ہے اگرچہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتے ہیں عورتا مجبور سے ہر حرام ہو گا کہ کم میڈ کر دے یا یہ طاب ہو کہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتا ہے کہ عورتا چونکہ پہلے

۱۹ تیز الخ اس کی موم ہوا کہ ہر چیز کے ذبح کرتے وقت چھری چاقو کا تیز کرنا سفتن ہے کہ اس سے جانور کو جلدی ذبح کر کے اس کی تکلیف کو جلدی ختم کر دیا جاتا ہے کہ گندھ چھری سے بڑی تکلیف ہوتی ہے ۱۶-۱۷ اسکا یہ مطلب نہیں کہ اگر مانگ ذکر کر لیا ہو تو اس کے بچہ کا گوشت بلا ذبح کھانا درست ہے بلکہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اس کے ذبح کا طریقہ بھی وہی ہے جو بچہ اس کی مانگ کے ذبح بچہ کے مرقم ۱۵ نہیں الخ اس حدیث کا یہ مطلب ہو کہ کھانا کا ذبح کر دے جانور حلال ہوتا ہے اگرچہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتے ہیں عورتا مجبور سے ہر حرام ہو گا کہ کم میڈ کر دے یا یہ طاب ہو کہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتا ہے کہ عورتا چونکہ پہلے

۲۰ تیز الخ اس کی موم ہوا کہ ہر چیز کے ذبح کرتے وقت چھری چاقو کا تیز کرنا سفتن ہے کہ اس سے جانور کو جلدی ذبح کر کے اس کی تکلیف کو جلدی ختم کر دیا جاتا ہے کہ گندھ چھری سے بڑی تکلیف ہوتی ہے ۱۶-۱۷ اسکا یہ مطلب نہیں کہ اگر مانگ ذکر کر لیا ہو تو اس کے بچہ کا گوشت بلا ذبح کھانا درست ہے بلکہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اس کے ذبح کا طریقہ بھی وہی ہے جو بچہ اس کی مانگ کے ذبح بچہ کے مرقم ۱۵ نہیں الخ اس حدیث کا یہ مطلب ہو کہ کھانا کا ذبح کر دے جانور حلال ہوتا ہے اگرچہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتے ہیں عورتا مجبور سے ہر حرام ہو گا کہ کم میڈ کر دے یا یہ طاب ہو کہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتا ہے کہ عورتا چونکہ پہلے

۲۱ تیز الخ اس کی موم ہوا کہ ہر چیز کے ذبح کرتے وقت چھری چاقو کا تیز کرنا سفتن ہے کہ اس سے جانور کو جلدی ذبح کر کے اس کی تکلیف کو جلدی ختم کر دیا جاتا ہے کہ گندھ چھری سے بڑی تکلیف ہوتی ہے ۱۶-۱۷ اسکا یہ مطلب نہیں کہ اگر مانگ ذکر کر لیا ہو تو اس کے بچہ کا گوشت بلا ذبح کھانا درست ہے بلکہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اس کے ذبح کا طریقہ بھی وہی ہے جو بچہ اس کی مانگ کے ذبح بچہ کے مرقم ۱۵ نہیں الخ اس حدیث کا یہ مطلب ہو کہ کھانا کا ذبح کر دے جانور حلال ہوتا ہے اگرچہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتے ہیں عورتا مجبور سے ہر حرام ہو گا کہ کم میڈ کر دے یا یہ طاب ہو کہ مجبول کہ جسم اللہ چھوٹ جاتا ہے کہ عورتا چونکہ پہلے

فَعظمُوا مَا لَكُمْ مِنَ الْحَيَاةِ فَقَدْ تَقَرَّرَ عَلَيْكُمْ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 ہر سال ناخن پس چھری سے جسد کی (حدیث متفق علیہ ہے اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ)
 قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتْلَ شَيْءٍ مِنَ الدَّارِ
 منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر کہ کشتن کرے تو کوئی جانور باندھ کر اسکو)
 صَبْرًا وَاهٍ مُسْلِمٌ وَنَشَدَّ دِينَ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 مسلم نے روایت کیا اور شدادین (اوس اف سے روایت ہے کہ) فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ أَحْسَنَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ
 علیہ وسلم نے بیشک امر فرماتے ہے (خیر کیسا ہے احسان ہر چیز پر چھری قتل کر دے تو)
 فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلِيَحْدَأْ أَحَدُكُمْ
 اچھا کر دے قتل کو اور جب ذبح کر دے تو اچھا کر دے (ذبح کو) اور چاہیے کہ سہ تیز کرے ایک تم
 شَفَعَتْ وَلِيَرَحَّ ذَبِيحَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَبِيُّ سَعِيدِ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ
 میں کا اپنی چھری کو اور چاہیے کہ آرام دے لے اپنے ذبح کو اسکو مسلم نے روایت کیا اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْوَةُ الْجَيْنِ ذِكْوَةُ إِيهِمْ رَوَاهُ
 ہے کہما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذبح کرنا پیش کرے پھر کا کو سستی ان کا ذبح کرنا ہے سہ اسکو)
 أَحْمَدُ وَصَحَّاحُ ابْنِ جَبَانٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 احمد نے روایت کیا اور ابن جبان نے اسکو صحیح بتلایا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
 وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْلَامُ مِكَفِيَةٌ إِنْ نَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ حِينَ يَذْبَحُ
 علیہ وسلم نے (فرمایا اسلام کو کافی ہے نام اوس کا پس اگر بھول جائے وقت ذبح
 فَلْيَسْمِ ثُمَّ لِيَاكُلْ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي رَافٍ فِي حَفِظٍ ضَعُفَ
 کے خدا کا نام لینا تو چاہیے کہ نام لے پھر کھائے اسکو اور حنفی نے بیان کیا اور اس میں ایک راوی
 وَفِي إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَنَانَ وَهُوَ ضَعِيفٌ
 ہے جس کے حافظ میں کمزوری ہے اور اسکی سند میں محمد بن یزید بن سنان (ضعیف راوی)
 الْحَفِظُ أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْفُوعًا عَلَيْهِ
 میں اور عبد الرزاق نے سند صحیح سے اسکو بیان کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوف ہے ان پر اور اس حدیث
 وَلَهُ شَاهِدٌ عِنْدَ ابْنِ دَاوُدَ مِنْ رِاسِلٍ بِكَلْفِ ذَبِيحَةِ الْمَسْلُوحِ حَلَالٍ
 کے لئے ایک شاہد ہے ابوداؤد کے نزدیکی میں ان الفاظ کے ساتھ کہ ذبح مسلمان کا حلال ہے اللہ تعالیٰ
 دُرِّ اسْمُ اللَّهِ كَبِيرٌ أَمْ لَمْ يَدْرِكُوا رَجُلًا مُؤْتَفِقُونَ بَابُ الْفَضَائِلِ مِنْ
 کا نام اور سپرد کیا گیا ہو نہیں سہ اور اسکی راوی قابل اعتماد ہیں باب قربانیوں کے بیان میں اس بن ابی نعیم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
 أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَيِّرُ بَيْنَ الْفَحِينَ
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو دو چیزوں میں سے چھوڑ کر اسکو (اللہ کی

۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

۱۰ ایک سال

اس حدیث سے معلوم ہوتا
کہ بکری بکرا ایک سال کر
کم کا قربانی میں جائز نہیں
مگر ایسا لوٹا تاڑہ و سبہ
بھیڑا جو چھ ماہ کا ہونے
پہر سال کا دکھائی دے
وہ قربانی میں ایک لکڑی
کی طرف سے جائز ہے
۱۱ یا کہین الخ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ
انہما کا نا اور کان کٹا
جانور قربانی میں جائز نہیں
جس کی تشہیر سے کتب فقہ
احناف میں مذکور ہے
وہ ان پر دیکھو ۱۲
نہ دون الخ اس حدیث کے
معلوم ہوا کہ ممکن ہوتے
خود صاحب قربانی اپنی
قربانی ذبح کر کے اس کے
گوشت و چمڑے، فقیر
کو مساکین پر تقسیم کرے
اور یہ ہی معلوم ہوا کہ
قصائی کی اجرت بین
گوشت پوست دینا جائز
نہیں ۱۳
الخ اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ آدنٹ و کھائے ہمیشہ
سات آدمیوں کی طرف
سے قربانی کی جا سکتی ہے
۱۴ ایک الخ حدیث
سے معلوم ہوا کہ غنیمہ قدرت
ہوتے مسنون ہے جسے
کرنا چاہئے ۱۵

وَالرَّبْعَةُ وَصَحَّحَ الزَّمَذِيُّ وَابْنُ جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اور چاروں نے روایت کیا اور زہدی اور ابن جابر نے اسکو صحیح بتلایا اور جابر نے روایت ہے کہ یوسف بن یزید
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مَسْتَرًا إِلَّا أَنْ تَصْرُفَ عَلَيْكُمْ
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مست ذبح کر دیا ایک سال کی ملے مگر یہ کہ دشوار ہو وہ تو
 فَتَذْبَحُوا جَذْعًا مِنَ الضَّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ جَبْرِ قَالَ إِنْ
 تو ذبح کر دو جذعہ بہرہ کا اسکو مسلم نے روایت کیا اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاتم دیا ہیکو
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَشِيرَ الْعَيْنَ الْأَذَى
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ جہانک ۱۰ یا کہین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
 وَلَا تَضْحَى بَعْرًا وَلَا مَقْبَلَةً وَلَا بَرَّةً وَلَا خَرْقًا وَلَا شَرْقًا إِلَّا خِشًا
 اور نہ قربانی کرے ہم کانے کی یا آگے سے کان کٹے ہوئے یا پیچھے سے کٹے ہوئے کی اور یا اسکی جھک کان
 أَخَذَ وَالرَّبْعَةُ وَصَحَّحَ الزَّمَذِيُّ وَابْنُ جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 چرا ہوا ہوا اسکو احمد اور چاروں نے بیان کیا اور زہدی اور ابن جابر نے اسکو صحیح بتلایا اور علی بن
 ابْنُ طَالِبٍ قَالَ إِنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
 ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم دیا ہیکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ
 أَقْمَرُ عَلَى بَدَنِهِ وَأَنْ أَقْسِمَ لَكُمْ مَهَا وَجُلُودَهَا وَجَلَّ لَهَا عَلَى
 استطاعت کرے یا نہ قربانیوں کا اور تقسیم کروں کوشت اوسکے اور چمڑے اوسکے اور چوبیس اوسکی مساکین پر
 الْمَسَاكِينَ وَلَا أُعْطِيَ فِي جَزَائِرِهَا مِنْ شَيْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ جَابِرٍ
 اور: دول سبہ اوسکے ذبح کر کے میں اوسے کوئی چیز (مذہب متفق علیہ ہے اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
 زَيْعَبَةُ اللَّهِ قَالَ خَرَّامَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِحَةً لَهَا الْكَلْبِيَّةُ
 روایت ہے کہ مذبح کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حدیث کے اس سال اونٹ
 الْبَدَنُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ جَبْرِ
 سات ۱۰ آدمیوں کی طرف سے ورگالے (ہی) سات کی طرف سے اسکو مسلم نے روایت کیا باب عقیقہ کے بیان میں
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنیفہ (دین ذبح) کیا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما
 كِبْشًا كِبْشًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَ ابْنُ خَلِّيمَةَ وَابْنُ الْجَارُودِ وَعَبْدُ
 کی طرف سے ایک ایک شیشہ اسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور ابن خلیمہ اور ابن جابر و داود اور عبد الرحمن نے اسکو صحیح بتلایا
 الْحَيِّ وَلَكِنْ سَخَّرَ أَبُو حَكِيمٍ رِسَالَهُ وَأَخْرَجَ ابْنُ جَبْرِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جَبْرِ
 لیکن ابو حاتم نے اسے مرسل ہونیکو ترجیح دی اور ابن حبان نے حدیث اس رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل روایت کی
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَّقُوا
 اور عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا لوگوں کو کہ

حدیث سے معلوم ہوا کہ کمال سنت یہ ہے کہ قدرت ہونے پر وہ بکریان یا پھر مین ایک رکے سے اوتا کیٹک سے عقیقہ میں ذبح کن سنون میں ۱۲۵ ذبح الخ اس حدیث کو معلوم ہوا کہ ساتویں دن پیدا لیش سے عقیقہ کرکے بچہ کا سر منڈایا جائے ادا کا نام رکھا جائے ۱۳ شرکیوں الخ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے بغیر اور کسی کے نام پر قسم جائز نہیں نہ مان باب اور بتوں کی نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر جو قسم بضرورت کھائی جائے وہ کجائی پر مبنی ہو ورنہ سخت گناہ ہے ۱۴ قسم الخ اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایسے کام پر قسم کھائی گئی۔ جس کا خلاف بہتر ہے تو وہ کام کر کے قسم کا کفارہ دے کہ غلام آزاد کرے۔ اگر نہ ممکن تو چھ سکینوں کو طہام کھلائے یا کپڑے پہنائے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو متواتر تین برسے رکھو۔

عَنْ الْغُلَامِ شَاتَانِ مَكَائِدَتَانِ وَخَرَجَ لِحَارِيتِ شَاةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
ذبح کئے جائیں اگر ایک طرف سے دو بکریاں۔ لے پوری سال سال بہر کی اور لوگ کی طرف سے ایک بکری اسکو ترمذی نے روایت کیا اور اسکو صحیح بتلانا اور احمد اور چاروں نے اہم کر کے روایت کیا ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ مَوْلَى بَقِيَّةٍ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا

تِلْكَ يَوْمَ يَمُوتُ سَابِقٌ يُفَيِّقُ دِيْمِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
ذبح کیا جائے اور سکپڑ سے ساتویں روز اور سر منڈا جائے اور نام رکھا جائے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا۔ کتاب نسبیوں اور نہ رسول کے بیان میں۔ جس عمر کے سے روایت سے وہ۔ دایم کرتے ہیں بی

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْعَةٍ عَمْرٍ خَلِيفَ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے

بِأَيِّ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَّ اللَّهَ يَنْهَى كُونَ
ایسے باب کی میں پکارا ان سب کو حضور نے اور وہ ایک جگہ دار

تَخْلِفُوا أَبَايَاكُمْ فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَخْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمِتْ مُتَّفَقٌ
اس سے کہ قسم کرنا وہ اپنے باپوں کی بی بی جو قسم کھائے تو جانیے کہ قسم کھانے والے اللہ تعالیٰ کی قسم پر قسم کھائے

عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ لَيْسَ بِحَاوِدٍ وَالشَّامِيُّ عَنْ أَبِيهِ بَرَّةَ رَفُوعًا
اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے اس طرح اس کی ابو ہریرہ سے روایت ہے

تَخْلِفُوا أَبَايَاكُمْ وَلَا يَأْتِيَنَّكُمْ وَلَا يَنْذَرُوا وَلَا تَخْلِفُوا أَبَايَاكُمْ
ابوں اور بی بی ماؤں کی اور نہ بی بیوں کی قسم نہ قسم کھاؤ نہ قسم

صَدَقُونَ وَفِي رَوَايَةٍ هَرَسِيَّةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہ تم سچے ہو اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہمارا رسول صراحت ہے اللہ علیہ وسلم نے

يَمِينُكَ عَلَى مَا يَصِدُّ قُلْ بِصَاحِبِكَ وَفِي رَوَايَةٍ لَيْسَ بِحَاوِدٍ
تیری قسم اور سہر ہولی جانیے کہ اس کے اندر تیرا سا بھی سچا کر دے اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ قسم ہوا حق

الْمُسْتَحْلِفُ أَخْبَرَهُمَا مَسْلُومٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اگر قسم دینے والے سے ان دونوں کو سلم نے روایت کیا اور عبد الرحمن بن سمرہ نے روایت کیا اور ترمذی نے اسکو صحیح بتلایا۔ کتاب نسبیوں اور نہ رسول کے بیان میں۔ جس عمر کے سے روایت سے وہ۔ دایم کرتے ہیں بی

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذْخَلَتْ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے اور جب تو کسی کام کی قسم کھائے پھر دیکھتے تو اس کے بغیر کہ بہتر اس سے تو کفارہ

خَيْرٌ مِنْهَا فَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأَمَّا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَمَنْ عَمِلَ فِي
دے اپنی قسم سے اور بجالا اس نفل کو جو بہتر ہے (حدیث) مفضل علیہ ہے اور بخاری کے

۱۵ انشا اللہ الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد قسم وغیرہ متصل انشا اللہ

کہ دینے سے حجت نہیں

ہوتا۔ یعنی اس کام کے

کردینے سے اس پر کفارہ

نہیں۔ چوںکہ ارادہ الہی کے

نہیں معلوم ۱۳

قسم الخ اس سے معلوم ہوا

کہ یہ بھی قسم کے الفاظ میں

لا مقرب القلوب جن کو

قسم واقع ہو جاتی ہے ۱۴

۱۵ غوس الخ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ یمن غوس

بھی کبیرہ گناہوں سے ہے

غوس اس قسم کو کہا جاتا

ہے کہ جو عہدا پہلی بات

پر جھوٹی قسم کھائی جائے ۱۶

۱۷ یعنی یہ کہ آدمی

کسی واقعہ کے ہونے کا

علم رکھتا ہو اور اسوجہ سے

اوپر قسم کھالے۔ اور واقع

میں اس کے خلاف ہو

اس پر مومن خندہ نہیں

ہے۔ کیونکہ قسم باعتبار

علم تھی۔ واللہ اعلم ۱۸

متوجم غفر لہ

اللہم اغفر لک تہ وذن سغی

فیہ ولوالدہ یرحمہم اجمعین

آمین۔ ثم آمین۔ یارب

العالمین۔ ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸

لَفْظُ الْبُخَارِيِّ فَأَمَّا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرٌ عَنْ بَيْبِنِكَ فِي رَوَايَةِ لَاحِي

ایک الفاظ یہ ہیں پس بخالا اسکو چھوڑ دو اسے کام سے بہتر ہے اور اپنی قسم سے کفارہ دے لے اور اپنی

داؤد و کفر عن بيبنك ثم انت الذي هو خير ولسنا دها بيجن وكن

داؤد کی ایک روایت میں سے یہی قسم ہے بخرا لا اسکو جو بہتر ہے اور اسکی سند صحیح ہے

ابن عمر بن ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال من حلف على

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھادے کسی

بيبين فقال انشاء الله فلا حنث عليه رواه احمد والاربعة صحيحه

فعل کی پھر کہہ دے انشاء اللہ سہ تو اس پر قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے اسکو اگرچہ نے روائت کیا اور تیاروں نے اور ابن

جبان و حنث قال كانت عين النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا

جبان نے اسکو صحیح بتایا اور ان ہی سے روایت ہے کہما بھی قسم ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ کہ

مقرب القلوب رواه البخاري وعن عبد الله بن عمرو قال جاء

خبر ہے علیہ دلوں کے پہنچے در لے لی اسکو بخاری سے روایت کیا اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیا

أخبرني قال النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما الكبار

ایک کنوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پس عرض کیا ہے رسول خدا کبیرہ گناہ

قد كره الحريث وفيه اليقين الغنوس وفيه قلت ما اليقين غنوس

کہا میں پھر ذکر کیا اور یہ حدیث کو اور اسی میں یہ ہے کہ میں نے غنوس سے کہا کہ ہے یمن غوس تو اس نے فرمایا

الذي يقتطعها مال امرئ مسلم هونيه ما كاذب اخرج البخاري

وہ قسم کہ حاصل کیا جاوے بذریعہ آدمی کے مال کسی مرد مسلمان کا اس میں کاذب قسم کھانا ہوا اور میں نے یہ جواب دیا

عن عائشة في قوله تعالى لا يؤخذكم الله باللغو في أيمانكم قالت

اسکا بخاری نے بیان کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مردی سے کہہ نہیں موزہ کرنا اللہ تعالیٰ سے

هو قول الرجل لا لله وبلى والله اخرج البخاري ورواه ابو داود

یمن لہو کا ہر ایک یمن لغو وہ کلمہ ہے کہ آدمی کہتا ہے یا اللہ یا اللہ اور اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو داؤد اسکو

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يستعذب

مرفوعہ طرق سے لائے ہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے

وتسعين اسما من أحصاها دخل الجنة متفق عليه وساق الترمذي

کے لئے ننانویس نام ہیں جو شخص احصا کر لے داخل ہوگی جنت پس (حدیث متفق علیہ ہے اور ترمذی نے

وابرجان الاسماء والتحقيق ان سادها ادر اجم من بعض الروايات

اور ابن جبان نے ان ناموں کو بیان کیا اور تحقیق یہ ہے کہ بیان ان ناموں کا بعض روایوں کا مدرج کلام ہے

عن أسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جنت

اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو جنت کوئی

۱۵ بت الخ اس سے

معلوم ہو کہ ایسی جگہ کوئی

نیک کام کرنے کی نذر کا

ماننا منع ہے جہاں ظلم

شرع کوئی کام ہوتا ہو اور

یہ بھی معلوم ہو کہ گستاخ

کی نذر کا چورا کرنا گناہ ہے۔

۱۶ پڑھ لے الا اس

حدیث سے معلوم ہو کہ کسی

دوسرے ملک میں کسی بڑے

مسجد میں نماز کی نذر ماننی

جائے تو اپنے شہر کی مسجد

میں بھی ادا ہو جاتی ہے۔

۱۷ تین الا اس حدیث

سے معلوم ہو کہ حدیث میں

ذکر کردہ تین مسجدوں کے

علاوہ باقی مسجد کی طرف

سفر کر کے جانا مکروہ ہے۔

۱۸ اعتکاف الخ اس سے

معلوم ہو کہ عادات کفر کی

نذر شروع وقت اسلام

اداکرنی چاہیئے اور جن کی

ادائیگی ہو جاتی ہے۔

۱۹ تین الخ اس حدیث

سے معلوم ہو کہ تین

میں سے ایک نہ تم کو مہینی

ہے۔ باقی روزی و صلیم

ہو کہ محکمہ فقہان بڑا مشکل

و خطرناک ہے جس میں

گنہ کے ارتکاب کا سخت

خطر ہے۔ اس کو چھٹے الا

دور رہنا چاہیئے۔

۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-

۱۵ لکھا الا اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بھوٹے دعویٰ میں کامیاب ہو کر مقابل کر دے چیز لے لے تو اس کے لئے حرام ہے کہ وہ اسے دوزخ کی چنگاری سمجھے لہذا اس سے بچنا ضروری ہے ۱۲ مقدس الخ اس سے معلوم ہوا کہ پاکیزہ لوگ اور امت وہ جوئی

۱۳ غریبوں پر ظلم نہ کر سکیں اور نہ دلوں سے غیبت کے حقوق دلوں میں ۱۴ ڈالا الخ استغفار

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عہدہ فقہار و اہل سنت کیسے سخت ہو کہ عامل قاضی مفتی کی یہی وہ حالت ہوگی جو اسے پریشان کر دے گی حساب و کتاب کو سبیل و جواب سے تو بھلا ظالم قاضیوں مفتیوں امیرین کی کیا حالت ہوگی

عورت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت بدعت یا حاکم مقرر کرنا سخت گناہ ہے ۱۵

حاکم الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کام جس شخص کے سرور و سیئے کے خلاف ہو اسے کرنا بھی گناہ ہے

اَلْحَنُّ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَاقْضِيْ لَكَ عَلٰی خُورْجَا اَشْمَعُ مِنْ قَطْعَةٍ

یہاں کہنے والے جون بعض سے ہیں فیصد کر دوں اس کے لئے سرافق اور ان کے بیان کی یہیں جیسے حق میں سے کچھ بھی قطع کر دوں تو

اَلَمْ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَكَ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اے سوانہیں کر قطع کر دوں گا اس کے لئے لکھا اسلئے آگ کا (حدیث متفق علیہ ہے۔ اور چار رو رو

جابر بنہ قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول كيف تقضون

۱۵ اور عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا کہ تم کو کفر لگے ہو تو تمہیں ہر ایک سے

اَلْعَادِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقِيْ مِنْ شِدَّةِ الْحِسَابِ فَاَيُّكُمْ اَنْتُمْ يَقْضُونَ

۱۶ فی عمرہ رواہ ابزجیان و آخرجاء الیہ معی و لفظ فی ثمرۃ و ان کی عمرہ

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان یقل قوم و لا اقرہم رواہ

رواہ البخاری عن ابی قریبہ الارزب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من

و لا اللہ شیئاً من ابی المسلمین فاحجب عن حجبہم نفقہم احجب اللہ و ان

حکمت اخراج ابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ قال لعن رسول اللہ صلی

علیہ وسلم الراشی و الراشی حکم رواہ احمد الاربع و حسن الترمذی

و صحیح ابزجیان کہ شاہد من حدیث عبد اللہ بن عمر و عبد الاربع

الاشکری عن عبد اللہ بن الزبیر قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷۔ اس نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عداوت و قضا کے وقت دونوں مقابلوں کو برابر سامنے بٹھایا جائے۔

۱۸۔ در یافت الخ اس سے معلوم ہوا کہ کسی مسلم بمقابلہ کسی کافر یا مشرک کہتے بغیر دین بہت ثواب ہے۔ اور ہے پر اس کا ایک موجب گناہ ۱۷۔

۱۹۔ بہتر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین زمانہ بہتر جو کسی میں بھیجا یا کرم کا زمانہ پھر تابعین سے کا پھر تبع تابعین سے کا بعد میں غلط ہو گیا ۱۸۔

۲۰۔ ندنگا الخ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے حق میں اس کے کسی شعل کی شداوت جاری نہین جو کند اس میں ہمت و حمایت کا شک و شبہ ہو ہے ۱۹۔

۲۱۔ یہاں نیز سے مراد بدلہ ہے اور اس کی وجہ یا گاؤں توان کا جامل ہونا اور یا اون کا شہر سے عیسد ہونا ۲۰۔

۲۲۔ انہم انفرکاتہ و ان فرقتہ و لولایہ ہم ۲۱۔

۲۳۔ انہم ۲۲۔ ۱۳۔

وَرَنِ الْأَشْمَثُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْطَعُ بِهَا مَالَ أَوْ رِيَّ مَسْلِيٍّ هُوَ بِهَا فَاجِرٌ
لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبٌ مَتَّقِ عَلَيْهِ مِنْ إِيَّيْ مُوسَى إِنَّ جَلِيلَ خُفَّةٍ
فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَوَاحِدٍ مِنْهَا بَيِّنَةٌ فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِمْ سَلَامٌ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهَذَا الْقَطْعُ
قَالَ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ مِنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَنَافِقَةٍ هَذِهِ بَيِّنَةٌ الْيَمِينُ الْيَمِينُ أَمَقْعِدَةٌ مِنْ الثَّأْرِ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَ أَبُو حَبِيبٍ وَابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فُضْلٍ مَاءٍ بِالْفَلَاحِ
يَمْنَعُ مِنْ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا سِلَاقَةً بَعْدَ الْحَصْرِ فَحَلَفَ
لَهُ بِاللَّهِ لَا خُذْهَا بَكْدًا وَلَا فَصْدًا وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ رَجُلٌ بَايَعَ
رَجُلًا لَا يَبَايِعُ إِلَّا بِاللَّيْلِ فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفِي وَانْ كَرِهَ يَطْرُقُ مِنْهَا
يَفِ مَتَّقِ عَلَيْهِمْ جَابِرُ بْنُ جَاهِشٍ رَجُلَانِ اخْتَصَمَا فِي نَاقَةٍ فَقَالَ كَوْنَا
مِنْهَا نَحْنُ وَتَمِمْ وَاقَا مَا بَيْنَهُمَا فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

۱۔ قسم الخو اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی قسم کر کسی کا مال اٹا لینے والا سخت گناہ کا رعبہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا ۲۔ ۵۲۔ آدھا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک دفعہ آپ نے گواہ نہ ہونے پر ایک چیز کو دونوں مدعیوں کو درمیان تقسیم کر دیا ۳۔ ۵۳۔ منبر الخ اس سے معلوم ہوا کہ منبر نبوی کے پاس جھوٹی قسم کھانا بڑھ گناہ ہے جس کی سزا دوزخ ہے اور بقی مواضع میں بھی سخت گناہ ہے ۴۔ ۵۴۔ بیخ الخ اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ حدیث اشخاص منومنین الہی میں ایک وہ جو بچا ہوا بلا ضرورت باقی سافروں کو پیسنے نہیں دیتا۔ ۵۔ ۵۵۔ جھوٹی قسم کھانے والا نیر اوہ شخص جو سلطان وقت سے صرف دینوی سنا فی کے لیے بیعت کرے ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰

۱۰ آزاد الخ اس

معلوم ہوا کہ مسلم غلام
آزاد کرنے کا بڑا ثواب
ہے کہ آزاد کنندہ کا
ہر عضو غلام کے عضو
کے عوض ... دوزخ کی
آگ کو بج جائے گا ۱۰

۱۱ عورت الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ
مسلمان باندی کا آزاد
کرنا بڑا ثواب ہے خواہ
آزاد کرنے والی عورت
سو یا مرد کہ آگ دوزخ و
مہین غات میل
ہو جائے گی ۱۱

۱۲ ان الخ اس حدیث کر

معلوم ہوا کہ سب سے
نفع عمل ایمان سے اور
بہرہ جہاد فی سبیل اللہ
نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ آزاد
کرنے کا ثواب کا
مستحق ہے جو غلام یا

باندی زیادہ قیمتی ہو جیسے

ارٹ داری ہے کہ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

حَتَّى تَقْضُوا مَرَاتِجَ الْغَنَى

تَجِيزًا

میں و بنا و خرچ کرنا کاش

ثواب حاصل کرے کہ

۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱

عَلَيْهِ سَلَامٌ لِّمَنْ هِيَ فِي يَدِهِ مِنْ ابْنِ عَمْرٍَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

مفسرین اولیٰ بھی اور ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وَلَمْ يَزِدْ يَمِينًا عَلَى طَالِبِ الْحَقِّ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي إِنْشَادِهَا

وسلم نے لوٹا یا سلم کو حق کے طلبکار (مٹا) یہ ان دونوں دارقطنی کے روایت کیا اور ان دونوں کی سند میں در ہے

صَعْفُونَ عَائِشَةُ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا تَزِقُّ أَسَارِيَهُمْ فَقَالَ الرَّبُّ زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ

ایک دن خوشی خوشی کہ جب کہ یہی نہیں آپ کے چہرہ کی حالت میں یہ فرمایا یا ہریرہ کو

نَظَرَ الْإِنْفَالُ زَيْدُ بْنُ حَكْرَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ هَذَا أَقْدَمُ بَعْضُ

ابن زید بن حاکرہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر بتلایا کہ یہ تھم بعض کے معنی

مِنْ بَعْضٍ مَثَقٌ عَلَيْهِ كِتَابُ الْعِتْقِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

میں سے (یعنی ان میں سے) تھم کا شے ہے مَثَقٌ علیہ سے کتاب آزاد ہونے کے بیان میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا إِبْرَاهِيمُ أَعْتَقْ أَوْ أَسْلَمْ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اسامہ دسملہ آزاد کرے کسی مسلمان مرد

اسْتَقْدَّ اللَّهُ بِكُلِّ عَصْوَةٍ مِنْ عَصَا مِنْ النَّارِ مَثَقٌ عَلَيْهِ لِيَرْفَعَهُ

کو تو کلمہ بکا او سے ہر عصیہ کے بد میں او سے ہر عصو کو کلم سے حدیث مَثَقٌ علیہ سے اور زید بن

صَحَّاحٌ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي إِبْرَاهِيمَ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ أَوْ أَسْلَمَ

ابو صحاح سے روایت ہے ابو امامہ سے ابو ابراہیم سے اور جو مسلمان آزاد کرے دو غور و غور مسلمان

كَانَتْ فَكَاكُهُ مِنَ النَّارِ وَلَكِنْ أَوْ دَمِنْ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ زُرَّاءَ وَكَيْلِ

کو تو جو کلمہ یہ دونوں سبب او سے آزاد ہو گیا دوزخ سے اور ابو داؤد کے لئے حدیث کعب بن زریار سے کیوں ہے

أَرَأَيْتَ مُسْلِمًا أَعْتَقْتَ أَوْ أَسْلَمَ كَانَتْ فَكَاكُهُ مِنَ النَّارِ وَكِنْ

کہ اور جو کسی عورت سے مسلمان آزاد کرے مسلمان عورت کو تو یہی وہ سبب اسے آزاد ہو گا دوزخ سے اور

إِلَى ذِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ

ابو ذر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی کام

أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ يَا أَرْثُومَ

بہتر ہے ایمان یا جہاد اسے جواب دیا کہ ایمان اور جہاد میں سے جہاد بہتر ہے میں نے کہا یا ارسوم کہ

اللَّهُ تَعَالَى عَابَسَ الْوَلَاةَ كُلَّهَا الشَّيْبَ لَا يَبَاعُ وَلَا يُوهَبُ رَوَاهُ

علیہ وآلہ وسلم کہ اولاً ایک قرابت سے مثل قرابت نسب کے ذریعہ سے اور نہ یہ کہا جائے

الشَّافِعِيُّ وَصَحَّهٖ ابْنُ جَبْرِ وَأَكْبَرُ وَأَصْلُهُ فِي الصَّخِيحِينَ بِخَيْرٍ

اسکو شافعی روئے کے روایت کیا اور ابن جبران اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور اسکی اصل صحیحین میں ہے ان الفاظ

هَذَا الْمَقْظُوبُ بِالْمَدِّ وَالْمَكَاتِبِ أَمَّ الْوَلَدِ عَنْ جَابِرٍ ابْنِ جَبْرِ

ابن جابر اور مکاتیب اور ام ولد کے احکام میں جابر رضی سے روایت ہے کہ ایک

مِنْ الْأَنْصَارِ اعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُرَيْدٍ وَكَانَ يَنْتَهِزُ غُلَامًا

انصاری نے آزاد کیا اپنا ایک غلام بیچنے سے دینے بن موت اور اس کے پاس سوا اسکے اور کچھ مال نہ تھا پس ہم

ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرِيهِ

ہوئی اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس فرمایا آپ نے کون خریدتا ہے اسکو مجھے پس خرید لیا اسکو

نَحْنُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ بَنَانُ بَانَتْ دُرَيْدٌ رَهْمُ مَتَّقٍ عَلَيْهِ فِي لَفْظِ الْبُخَارِيِّ فَخْتَمَ

نعم بن عبد اللہ نے آٹھ سو درہم کے لئے بدلہ (حدیث متفق علیہ ہے) اور بخاری کے الفاظ میں یوں ہے کہ وہ صحاح

وَفِي رَوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ وَكَانَ عَلَيْهِ دِينَ فَبَاعَ بَنَانُ مَائَةً دُرْهَمٍ فَعَطَاهُ

ہو گیا وہ نسائی کی روایت میں ہے کہ تھا او ستر درہم پس فروخت کر دیا اسکو سو درہم کے بدلہ چنانچہ دینے لے آئے

وَقَالَ اقْضِ دَيْنَكَ وَنَحْنُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ بَانَتْ دُرَيْدٌ رَهْمُ مَتَّقٍ عَلَيْهِ فِي لَفْظِ الْبُخَارِيِّ فَخْتَمَ

اسکو درہم فروزا یا اگر دے دے تو دینا اور دین نہ بیچے دین سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ وہ اپنے دادا سے دور

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَكَاتِبُ عِبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ مَكَاتِبِهِمْ

ی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا مکاتیب اسلئے غلام رہتے ہیں جب تک کہ بقی رہے اس پر بدل کتاب کا

دُرْهَمٍ فَخَرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ سَنَادٍ حَسَنٌ وَأَصْلُهُ عِنْدَ أَحْمَدَ الثَّلَاثَةِ

ایک درہم اسکو ابوداؤد نے سند عمدہ کے ساتھ بیان کیا اور اسکی اصل احمد کے نزدیک ہے اور بخاری کے

وَصَحَّهٖ أَحْمَدُ وَنَحْنُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ بَانَتْ دُرَيْدٌ رَهْمُ مَتَّقٍ عَلَيْهِ فِي لَفْظِ الْبُخَارِيِّ فَخْتَمَ

نزدیک بخاری۔ در اسکو حاکم نے صحیح بتلایا درہم سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَلَيْهِمُ الْإِبْرَءُ إِذَا كَانَ لَا أَحَدَ لَكَ مَكَاتِبُ وَكَانَ مَتَدًا يَأْتِي

عابد آگے اسکو کہ جب جوہم میں سے کسی کے لئے کوڑا کتاب اور ہو دے اسے پاس اس قدر مال کہ ادا

فَلَمْ يَتَّخِذْ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّهٖ الْإِسْنَدِيُّ وَنَحْنُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ بَانَتْ دُرَيْدٌ رَهْمُ مَتَّقٍ عَلَيْهِ فِي لَفْظِ الْبُخَارِيِّ فَخْتَمَ

کر دے اور عمل نہ لے کر تو چاہئے کہ پردہ کرے عورت اسلئے اس سے اسکو احمد اور چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے

عَمَّا يَنْزِلُ أَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ الْمَكَاتِبُ

اور اس میں اس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ادا کرے مکاتیب بقدر

يَقْدَرُ يَمُوتُ مِمَّا دُونَ الْحَرِّ وَيَقْدَرُ رَأْفَتُ رَبِّكَ دُونَ الْعَبْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

ہو جائے دین آگے اور عذر ایسے نہیں ہو سکتا کہ عذر نہ ہو کی ادا کرے اسکو کچھ

۱۵ فروخت الخ اس

حدیث سے معلوم ہوا

کہ وہاں نسب کا حسن

مزید فروخت اور سب

نہیں ہو سکتی ۱۷

یہ غلام ہر وقت یہ ہو گا کیونکہ

مطلق مبرکت کی حالت

۱۸ تہا ہے۔ عیب کہہ

۱۹ تہا ہے۔ عیب کہہ

۲۰ تہا ہے۔ عیب کہہ

۲۱ تہا ہے۔ عیب کہہ

۲۲ تہا ہے۔ عیب کہہ

۲۳ تہا ہے۔ عیب کہہ

۲۴ تہا ہے۔ عیب کہہ

۲۵ تہا ہے۔ عیب کہہ

۲۶ تہا ہے۔ عیب کہہ

۲۷ تہا ہے۔ عیب کہہ

۲۸ تہا ہے۔ عیب کہہ

۲۹ تہا ہے۔ عیب کہہ

۳۰ تہا ہے۔ عیب کہہ

۳۱ تہا ہے۔ عیب کہہ

۳۲ تہا ہے۔ عیب کہہ

۳۳ تہا ہے۔ عیب کہہ

۳۴ تہا ہے۔ عیب کہہ

۳۵ تہا ہے۔ عیب کہہ

۳۶ تہا ہے۔ عیب کہہ

۳۷ تہا ہے۔ عیب کہہ

۳۸ تہا ہے۔ عیب کہہ

۳۹ تہا ہے۔ عیب کہہ

۴۰ تہا ہے۔ عیب کہہ

۴۱ تہا ہے۔ عیب کہہ

۴۲ تہا ہے۔ عیب کہہ

۴۳ تہا ہے۔ عیب کہہ

۴۴ تہا ہے۔ عیب کہہ

۴۵ تہا ہے۔ عیب کہہ

۴۶ تہا ہے۔ عیب کہہ

۴۷ تہا ہے۔ عیب کہہ

۴۸ تہا ہے۔ عیب کہہ

۴۹ تہا ہے۔ عیب کہہ

۵۰ تہا ہے۔ عیب کہہ

۱۵ مت الخواسر
 معلوم ہو کہ کفار کو بلا
 ضرورت پہلے نہ سلام
 کیا جائے اور انہیں
 تنگ رستہ کی طرف
 دھکا جائے ۱۳
 الحمد للہ اس سے معلوم
 ہوا کہ چھینکنے والی بکا
 جواب جب ہی واجب ہے
 کہ الحمد للہ کے پھر وہ
 اس کے جواب میں اہل
 کتاب کو یہ نیک اللہ الخ
 کہے اور مسلمان کو نیک
 کہے اللہ کہی۔ ایسے ہی
 دوسری احادیث میں
 مروی ہے ۱۴
 کھڑے الخ اس سے معلوم
 ہوا کہ پانی کھڑے ہو کر
 نہ پیا جائے۔ سولے چند
 مخصوص مواضع کے مگر
 ان میں بھی بیشک ہی ہیں
 بہتر ہے کہ آئے اللہ الخ
 ۱۵ واہنی الخ معلوم
 ہوا کہ واجبہ جانب کا
 لحاظ بہر حال ہر پاکیزہ
 کام میں چاہیے ۱۶
 ایک ان اس حدیث کو
 معلوم ہو کہ بلا ضرورت
 ایک جوتی پاؤں میں پتھر
 ڈھکنا نہ کر کے نہ چلے
 کہ خلاف تہذیب
 یا دونوں ننگے کرے یا
 دونوں میں جوتی ۱۷

أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لا تَبْدُوا إِلَى يَهُودٍ وَلَا نَصَارَى بِالسَّلَامِ إِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فِي طَرِيقٍ
 فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَصْنِيقٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 وَلْيَقُلْ لَكَ آخُوهُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ فَإِذَا قَالَ لَكَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ فَلْيَقُلْ لَكَ
 يَهْدِي بِكُمْ اللَّهُ وَيُضِلُّكُمْ بِالْكَفْرِ أَخْرَجَهُ ابْنُ خَرَّازٍ وَعَنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرِبُ أَحَدُكُمْ قَائِمًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ
 وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ
 بِالْحَمْدِ وَإِذَا تَرَعَ فَلْيَقُلْ بِالشُّكْلِ وَلَكِنَّ الْيَمْنَى أَوْلَمُ مَا تَعَلَّوْا وَخَرَّجَهُ
 تَارُخُ مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَلَّمَ لَا يَشْرِبُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلْيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعَهُمَا
 جَمِيعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ عَرَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَوَّ تَوْبَةً خِيَارًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ
 أَن رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَلَّمَ أَحَدُكُمْ
 فَلْيَاكُلْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ فَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
 يُؤْتِيهِمْ مِنْ شَرِّ مَا فِي الْأَرْضِ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ خَرَّازٍ وَعَنْ ابْنِ عَرَبٍ

۱۳ مت الخ اس سے معلوم ہوا کہ پانی کھڑے ہو کر نہ پیا جائے۔ سولے چند مخصوص مواضع کے مگر ان میں بھی بیشک ہی ہیں بہتر ہے کہ آئے اللہ الخ

۱۴ مت الخ اس سے معلوم ہوا کہ پانی کھڑے ہو کر نہ پیا جائے۔ سولے چند مخصوص مواضع کے مگر ان میں بھی بیشک ہی ہیں بہتر ہے کہ آئے اللہ الخ

۱۔ غلام الخ اس تو معلوم ہوا کہ دنیا کا حشر ہلاک ہو گیا۔ جس کی عدا ہے کہ اگر اسے کچھ دیا جائے تو خوش ہوتا ہے۔ ورنہ خوش نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ ہدایت دے ۱۲

۲۔ صبح الخ اس سے معلوم ہوا کہ ہر آدمی اپنے آپ کو سافر خیال کرے نہ معلوم کس وقت حکم نبی آجائے جب صبح ہو تو شام کا منتظر نہ ہو کہ بحالت زندگی شام آئیگی اگر شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرے بلکہ تندرستی کی حالت میں جو کچھ آخرت کے لیے کر سکتا ہے کرے۔ کہ بحالت بیماری ہو سکیگی۔ اسی طرح بحالت زندگی جو کمائی کر سکتا ہے کرے۔ نیز ہر سال موت کچھ نہ ہو سکیگی ۱۳

۳۔ مشابہ الخ اس کو معلوم ہوا کہ کفار کو لباس و عمل میں مشابہت بلا ضرورت منع ہے ۱۴

اللهم اغفر لکاتبہم ولولادہم واجمعہم امین۔ ثناء امین۔ یارب العالمین۔

لِكُلِّ مَلِكٍ حِجِّي الْأَوَّلَانِ حَيَّ اللَّهَ مَحْرَمَةَ الْأَوَّلَانِ فِي الْجَنَّةِ مُصَنَّفَةٌ
 ہوتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ کا ہاؤز اوس کی حیران کن ہوئی پھر میں میں ضرور اور بیشک جسم میں ایک ہوگا

إِذَا صَلَّيْتَ صَلَاةَ الْجَسَدِ كُلَّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ نَفْسُ الْجَسَدِ كُلُّهُ الْأَوَّلِي
 سے کہ جب وصیت ہو جائے وہ تو درست ہوگا تمام بدن اور جب وہ خواب ہو جائے تو تمام بدن خواب ہو جائے

الْقَلْبُ مُتَقَرَّرٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 خیر وارور ہوگا اور موت کا دل سے متفرق ہو جائے۔ اس میں عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ ان کا زنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وَاللَّهُ وَلِيُّ مَنِ اسْتَعَانَ بِعَبْدِ الدِّينِ وَالَّذِي رَهْمَ وَالْقَطِيفَةُ إِنْ أُعْطِيَ
 ہلاک ہو جائے اور ہم وہ ہنسار اور بناؤ۔ کا غلام سلے کر اگر اوس کو دیا جائے تو راضی سے اور اگر نہ دیا جائے

رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يَعْطَ لَمْ يَرْضَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
 تو ناراض ہو اس کو بخاری سے بیان کیا۔ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ ان کا

قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْقَالَ مِثْقَالٍ فَقَالَ كُنْ
 بخاری سے روایت ہے کہ ان کا مہر لیا گیا تھا اور ان سے روایت ہے کہ ان کا

فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِدٌ رَسُولٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا
 سافر یا راستہ گزار رہے والے ہو اور اپنے ان عمر سے روایت ہے کہ جب کوئی کسے کو تندرستی بظہار

أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْظِرِ الصُّبْحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ
 کر بیچ کا اور جب صبح کرے کہ تو تندرستی کا اور لے اپنی تندرستی سے اپنی بیماری کے لئے اور

مِنْ حَيْثُ دَلَّ لِقَاكَ مِنْ حَيَاتِكَ لِيُؤْتِكَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَكَانَ
 اپنی زندگی سے اپنی موت کے لئے اس کو بخاری سے روایت کیا۔ اور ابن عمر سے روایت ہے

ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ
 کہ دنیا میں ساری باتیں اللہ تعالیٰ سے ہیں اور ان سے روایت ہے کہ ان کا

بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ
 ابن عمر سے روایت ہے کہ ان کا ہاؤز دوسرے بیان کیا اور ابن عمر سے روایت ہے کہ ان کا

عَبَّاسٌ قَالَ كُنْتَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَوْكَا
 سے روایت ہے کہ ان کا تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن جس نے بالائے شانے باور

فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْأَعْيُنَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ تَجِدُ جَاهَكَ إِذَا
 اللہ کو مخاطبت کرے گا وہ تیری یاد رکھتا ہے کہ کو یاد کیا تو اوس کو اپنے سامنے آئی

سَأَلْتُ فَأَسْأَلُ اللَّهَ إِذَا اسْتَعْنَيْتُ بِمَنْ سَأَلْتُ اللَّهَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ
 مانگے تو ہم اللہ تعالیٰ سے اور جب مدد سے تو مدد دیا۔ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا اور

حَسَنٌ حَيْثُ دَلَّ لِقَاكَ مِنْ حَيَاتِكَ لِيُؤْتِكَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَكَانَ
 ابن عمر سے روایت ہے کہ ان کا ہاؤز دوسرے بیان کیا اور ابن عمر سے روایت ہے کہ ان کا

۱۔ پرہیزگاری :

اس حدیث سے معلوم

ہو کہ دنیا سے کنارہ

کشی اللہ تعالیٰ کے

محبوب بننے کا ذریعہ ہے

اور لوگوں سے کنارہ کشی

کو نور کی محبت کا

باعث ہے ۲۔

پرہیزگار الخاں سے معلوم

ہو کہ چھپا ہوا مفتی

دوست غنی اللہ تعالیٰ کا

محبوب ہے ۳۔

فضول الخاں سے معلوم

ہو کہ فضول باتوں کا ترک

خدا اسلام کی خوبیوں سے

ایک خوبی ہے کہ یہودہ

اعمال میں نہ سیاہ

کراتے اور موجب کلفت

کرنا کا تبدیل ہو ۴۔

توبہ الخاں سے معلوم

ہو کہ ہر نئی آدم خطا کار

ہے ۔ پھر خطا کاروں سے

توبہ کرنے والا محتاج ہے

۵۔ چپ الخاں سے

معلوم ہو کہ چپ رہنا

بھی فضول باتوں سے

اور صرف ضروری باتیں

کئی ایک حکمت ہے جو

بہت کم لوگوں کو نصیب

ہے ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال يا رسول الله صلى الله تعالى عليهما وسلم

دلی علی عمل اذا بعثتہ احببني الله واحببني الناس فقال انا

رواہ ابن ماجہ

في الدنيا يحبك الله وازهدني بعد الناس احببني الناس

سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليهما وسلم يقول ان الله يحب العبد

التي لغني الخفاء خرجاه مسلون وعن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم من حسن اسلام المرء ما ترك من رذائل

الزمن وقال حسن وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله

عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

صلى الله تعالى عليهما وسلم ما ملة ابن ادم وعنه عن ابي هريرة قال قال رسول الله

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَمِنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يَكُ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ كَذِبٌ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ

يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا

مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ

الْأَحْرَمِ اللَّهُ عَلَيْهِ لَحْنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَنَ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ اللَّهُمَّ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ أَوْلِيَّيَّ شَيْئًا

فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْتَقَّ عَلَيْهِمْ خَرَجَ عَلَيْهِمْ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَتَلَ أَحَدٌ كَرِهًا فَلْيَحْتَبِئْ أَوَّجَهُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبَ

فَرْدًا وَلَا رَأْسًا وَلَا تَغْضَبَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلًا يَخْضُونَ فِي

مَالِ اللَّهِ يُغَايِرُ حَقَّ فَكُلُّهُمُ النَّارُ يَوْمَ لَقِيَهُمْ خَرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ ابْنِ

ذَرٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْتًا كَرِهْتُ مَا فَازَ الظُّلْمُ

۱۵ فق الخو اس

معلوم ہو کہ مسلمان کو

گالی دینے سے آدمی

خاسق ہو جاتا ہے اور

اس کے عداقتی پر

کافر ہو جاتا ہے لیکن

۱۶ اسلام کی بنا پر ۱۷

گمان الخو اس سے معلوم

ہو کہ بدگمانی سے بچنا

چاہیے۔ چونکہ جھوٹے

دعویٰ و در خیالات ہوتے

۱۸ میں ۱۹ حکم الخو

اس حدیث کی معلوم ہوا

کہ جو حاکم رعیت کو بیجا

تکلیف دیکھ۔ اس پر بھی

اللہ تعالیٰ تکلیف ڈال

دیکھ ۲۰ ۲۱ چہرہ الخو

اس سے معلوم ہوا کہ مار

پیٹ وغیرہ سے چہرہ کو

بچایا جائے کما سہرا نے

کا بہت گناہ ہے ۲۲ ۲۳

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹

۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَصَلْتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ أَخْرَجَهُ

الزَّيْتُونِيُّ وَفِي سَنَدِهِ ضَعْفٌ وَكَانَ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَهُ الْبَادِي مَا كَمْ يَعْتَدِ

الْمُظْلَمُ أَخْرَجَهُ ابْنُ جَرْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَامَ مُسْلِمًا ضَارَهُ اللَّهُ وَمَنْ شَاقَّ مُسْلِمًا شَاقَّ اللَّهُ

عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنٌ وَابْنُ الدَّرَكِيِّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغُ لِلْفَاحِشِ الْبَيْزُ أَخْرَجَهُ

الزَّيْتُونِيُّ وَصَحَّاحٌ وَابْنُ حُدَيْبٍ ابْنُ مَسْعُودٍ رَفَعَهُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ

بِالطَّيَّانِ وَلَا اللَّيَّانُ وَلَا الْفَاحِشُ وَلَا الْبَيْزُ وَصَحَّاحٌ الْعَالِمُ مَوْجِبٌ

الذَّارِقُ طَيِّفٌ فَتَاهُ وَابْنُ عَسَاكَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَالِهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الْأَمْوَالَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَضَاعُوا مَا قَدْ مَوَّاهُ أَخْرَجَهُ

الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حُدَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَكَيْفَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ثَمَانُ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ وَابْنُ الدَّرَكِيِّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَامَ مُسْلِمًا ضَارَهُ اللَّهُ

۱۔ بخل الخ اس سے معلوم ہوتا کہ بدخلقی در بخل مسلمان میں نہیں ہوتا۔ لہذا اس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔
۲۔ مظلوم الخ اگر شخص ایک دوسرے کو گالی دین۔ تو ابستہ کرنے والا ظالم ہے اگر مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔
۳۔ ضرر الخ اس سے معلوم ہوتا کہ جو شخص مسلمان کو ضرر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ضرر تکلیف پہنچاتا ہے۔
۴۔ مت گالی الخ اس سے معلوم ہوتا کہ مردوں کو برا کہنا منع ہے کہ وہ انہی اعمال کی بادشاہ کو پہنچ چکے ہیں۔
۵۔ قات یا جینحور اور یا لوگوں کی باتوں پر کان دہرنے والا اگرچہ جینحوری ذکر سے گناہ فی اقرب الموارث مترجم
۶۔ حفۃ الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ جو شخص اپنا قصہ دیک لے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب دور کر دیتا ہے۔

إِنَّ اللّٰغِزِينَ لَا يَكُونُونَ شَفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَهُ

بیشک لعنت ملہ کرنے والے ہیں جو سیکھنے شفاعت کرنے والے اور گواہ قیامت کے روز اسکو

مَسْلُوكٌ وَمَنْ مَعَاذِينَ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

سلم نے بیان کیا۔ اور معاذ بن جبل سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَمَنْ مِّنْ عِوَاذِ أَخَاهُ يَذِيبُ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَجْلَأَ أَخْرَجَهُ الرَّزْمِيُّ

جو عارضہ دلائے اپنے بھائی کو کسی گناہ کی وجہ سے تو نہ مرے گی بیان تک کہ کر لگا خود رہی اور اس کو گناہ کو

فَحَسَنَهُ وَسَنَدٌ مُّنتَقَطٌ وَمَنْ يَهْرَبُ حَكِيمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

اسکو ترندی نے بیان کیا اور اس کی سند منقطع ہے۔ اور ہرگز حکیم سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں کہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَّغْ لِلَّذِي يَجِدُ فَيَكُنْ

باب سے اور وہ اپنے دماغ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں جو بات کہے جس پر

لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيَلْهَى لَهُ ثُمَّ وَيَلْهَى لَهُ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثُ وَاسْنَادُهُ

بوسے تاکہ ہنسے اس کی وجہ سے کہ وہ انہیں ہنسائے اور اس کے لئے انہیں ہنسائے اسکو بیوقوف نے بیان کیا اور اس کی

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةٌ مِّنْ غَنَتِهِ أَنْ

سند قوی ہے۔ اور انس سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کفارہ اس کے غنیمت

تَسْتَغْفِرُكَ رَوَاهُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ عَائِشَةَ

کی روایت ہے اس کی یہ ہے کہ مغفرت طلب کرے تاکہ اس کے لئے اسکو مکار بنائے اسانہ نے سند ضعیف کیا ہے

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ الرِّجَالِ لَی اللّٰهِ

روایت کیا۔ اور عائشہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض لوگوں کا اللہ کی طرف

الْكَلْبُ الْخَضِیُّ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بَابُ الرَّغِيبِ فِي مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ

تحت جہر الخویسہ اسکو سلم نے روایت کیا۔ باب عمدہ اخلاق کی طرف رغبت دلائے ہیں۔ ابن مسعود

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ

سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لازم پڑھا صحیح بولنا

بِالْصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَالْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ

اسلئے کہ صحیح بولنا روایت کرتا ہے جہل کی اور بیشک جہلان روایت کرتی ہے طرف جنت کی اور عیشہ

وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ

آدی صحیح بولنا اور صحیح کو تلاش کرنا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے پاس نہ لکھ لیا جاتا ہے

صَدَقًا وَإِنَّمَا تَكُذِبُ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَالْفُجُورُ يَهْدِي

اور کجا دلیلے آپ کو جہر تک کہ جو کلمہ دھلا دھلا ہے گناہ کی طرف اور گناہ راستہ دھلا دھلا ہے ورنہ

إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكُذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ

ای طرف اسی جیسے آدمی جہر بولنا ہے اور جہر تلاش کرنا رہتا ہے یہاں تک کہ لکھ لیا جاتا ہے خدا تعالیٰ کے

لعنت الخوا اس

معلوم ہوا کہ لعنت کرنے

والے قیامت کے دن

شیخ و گواہ نہ ہو سکیں گے

عار الخوا اس کو

معلوم ہوا کہ مسلمان

بھائی کو کسی گناہ کے

مستحق عار نہ دیوے ورنہ

خود بھی اسی کام میں ملے

سے پہلے واقع ہو جائیگا

طلب الخوا اور

غیبت کا کف یہ ہے

کہ اس شخص سے بخشنا

اگر اس سے نہ بخشوا سکے

تو اس کے لئے عار مغفرت

کرے ۱۲-۱۱-۱۰-۹

اس سے معلوم ہوا کہ

سچائی موجب نجات ہے

اور مجھوٹ موجب ہلاکت

۱۲-۱۱-۱۰-۹

اللهم اغفر لکاتبہ

ولمن سأل فیہ

ولوالدیہم

اجمعین - آمین

تھ آمین - یا

رب العالمین -

۱۲-۱۱-۱۰-۹

اللہ کذا یا متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یاس بہت چھوٹا حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن کذب الحدیث

متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم والظن بالظن قالوا یا رسول اللہ

ما کان بد من جالسنا نتحدث فیہا قال فاما اذا ایتتم فاعطو

الظن حقہ قالوا وما حقہ قال غرض البصر وکف الادی رد

السلام والزموا المعروف والنہی عن الشکر متفق علیہ وعن معاویہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من یرد اللہ یم خیرا

یفقہا فی الدین متفق علیہ وعن ابی الدرداء قال قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من شیء فی المیزان

انقل من حسن الخلق اخرجہ ابو داود والترمذی وصحیحہ

ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکیما من

الایمان متفق علیہ وعن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی

تعالیٰ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من مکرم النبوة الاولى

لہ بگمان الخ اس معلوم ہوا کہ بدگمانی سے اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے ۱۲۔ راستوں الخ اس سے معلوم ہوا کہ راستوں میں بیٹھنا منع ہے اگر عبوری ہو تو آنکھیں شچے کر کے ٹکھیں ہی سے بچکر بیٹھیں اور سلام کا جواب دین اور بھلائی کا حکم اور برائی سے باز رکھنے کی نصیحت کریں ۱۳۔ فقہاء الخ اس سے معلوم ہوا کہ دین میں جسے اللہ تعالیٰ سمجھ دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا دہن ہوتا ہے ۱۴۔ حیاء الخ اس کو معلوم ہوا کہ حیاء بھی ایمان کے اجزاء میں سے ہے ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

۱۔ تین الٰہ اس سے معلوم ہوا کہ دین کس چیز کا نام ہے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمائے داری کے اور کتاب اللہ پر عمل کر کے مسلمان بھائیوں کی غیر خواہی کرے ۱۳۔
 ۲۔ خوف الٰہ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کا خوف اور خوش خلقی موجب دخول جنت ہے ۱۲۔
 ۳۔ الٰہ اس سے معلوم ہوا کہ اخلاق کی اچھائی کے لیے بھی دعا کی جائے کہ موجب فرحت و شادمانی و دلوان چہان ہے ورنہ موجب عتاب و رنجیدگی ۱۳-۱۲-۱۱۔
 اللھم اغفر لکاتب و لمن سجد فیہ و لوالدیہم
 اجمعین آمین
 ثم اصابین یا رب العالمین ۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱۔

بِالْبَيْتِ وَالنَّاسِ يَنَامُ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ يَسْلَامُ اُخْرِجَهُ التَّوْبَتِ وَصَحَّ
 رات میں اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوں داخل ہو جاؤ گے جنت میں سلامتی کیساتھ اسکو توبہ نے بیان کیا
 عَنْ تَيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور تھیم داری سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین غیر خواہی سے لے کر نام لے کر
 الَّذِينَ النَّصِيحَةُ تَلْكَ قُلْتُ لَيْسَ فِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ وَكَتَابَهُ
 میں یار ہم نے عرض کیا جس کے لیے لے رسول خدا فرمایا اللہ کے لیے اور اس کی کتاب لے کر
 وَلِرَسُولِهِ وَلِكُنُتَا الْمُسْلِمِينَ عَامِيَّتُهُمْ اُخْرِجَهُ مَسْلُومًا وَكَانَ ابْنُ هُرَيْرَةَ
 اور اس کے رسول اور مسلمان اماموں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے اسکو مسلمہ بیان کیا اور ابور ہریرہ سے
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
 روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر وہ چیز جو جنت میں داخل کر لی جتنی کہ
 تَقْوَى اللَّهِ وَحَسَنَ الْخُلُقِ اُخْرِجَهُ التَّوْبَتِ وَصَحَّ الْحَاكِمُ وَمَحْنُ قَالَ
 خدا سے اور اچھی خصلت اسکو توبہ نے بیان کیا اور حاکم نے اسکو صحیح بتلایا اور ابن ہریرہ سے روایت ہے
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَكْمَلُ لَكُمْ النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ
 کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک تم بہت کم ہوں گے لوگوں پر لے کر مالوں سے
 وَلَكِنْ لِيَسْعَمَ مِنْكُمْ لُطْفُ الْوَجْهِ وَحَسَنُ الْخُلُقِ اُخْرِجَهُ أَبُو بَكْرٍ
 اور لیکن چاہئے کہ تم سے لطف اور چہرہ کی اچھی عادت اسکو اور بیٹھنے سے بیان کیا اور حاکم نے
 وَصَحَّ الْحَاكِمُ وَمَحْنُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اسکو صحیح بتلایا اور ابن ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایماندار آدمی لے کر
 الْمُؤْمِنِينَ رَأَى أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ بِصَبْرٍ عَلَى أَذَاهُمْ
 مومن مسلمان کا اپنے سے وہ مومن جو غلط کاموں سے اور اذیت کے لکھنے پر صبر کرتا ہے کہ اسے بہتر ہے
 خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يَخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ اُخْرِجَهُ ابْنُ
 اوس شخص کو جو لوگوں سے نہیں ملتا اور اذیت کے لکھنے پر صبر نہیں کرتا ہے کہ اسے کم بہتر ہے
 مَا جَاءَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ عِنْدَ التَّوْبَتِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ الصَّحَابِيَّ عَنْ
 اچھی سند کیساتھ بیان کیا اور وہ توبہ کے نزدیک ہے مگر یہ کہ انہوں نے صحابی کا نام نہیں کیا اور ابوسعود
 أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَسَنَتِ
 سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لے کہ خدا تیرے میری پیدائش کو درست
 خَلْقِي فَحَسَنَ خَلْقِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّ ابْنُ حِبَّانَ بَابُ الذِّكْرِ
 فرمایا پس (ابی طرح) اچھی طرح کہ میری عادت اسکو احمد نے روایت کیا اور ابن حبان نے صحیح کہا باب ذکر اور دعا
 وَالِدَ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کے بیان میں ابور ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

يقول الله تعالى انما مع عبد ما ذكرني وتحركت لي شفتاه اخر
بن فجة وفتحها ابن حبان وذكره البخاري تعليقاً ومن معاذ
بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عمل ابن آدم
علا ابغى له من عذاب الله من ذوالله اخرج له ابن ابي شيبة
والطبراني باسناد حسن ومن ابى هيرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما جلس قوم مجلساً يزرون الله فيه الا حفتهم
الملككة وغشيتهم الرحمة وذكرهم الله فيمن عنده اخرج له
حسن قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما تقدم معدا
لدين كروا لله فيه ولو لم يصلا على النبي صلى الله عليه وسلم الا كان
عليهم حرة يوم القيامة اخرج له الترمذي وقال حسن ومن ابى ايوب
الا نصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يهديه الى بابي الجنات
ويبيت وهو على كل شئ قدير عشرين مائة كان كمن اعتق امة
كف من قبله اسماعيل متفق عليه ومن ابى هيرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال سبحان الله وبحمده يات به يوم
القيامة من الله بغير حساب

له نجح الخ اس
معلوم هو ان الله قد
كا ذكر احمي حيرت
ذكر كرتي بند
باس خدا تعالیٰ جوتے
ابن ۱۲ عذاب
اس سے معلوم ہو انکہ ذکر
الہی عذاب سے نجات
کا باعث ہے ۱۳ ع
مردہ الخ اس سے معلوم
ہو انکہ اللہ تعالیٰ کے
ذکر کرنے والے مزدو
بزرگ لوگ جو ختمین
جنہیں رحمت کے طایف
ڈھانک لیتے ہیں اور
ان ذکر کرنے والوں کو
اللہ تعالیٰ فرشتوں میں
مشہر کر دیتا ہے ۱۴ ع
یا واللہ اس سے معلوم ہوا
کہ جس مجلس میں اللہ تعالیٰ
کا ذکر اور رسول علیہ السلام
برود و عز پڑھا گیا وہ
قیامت کے دن انہوں
حضرت کر لی کر نعمت غنمی
سے محروم ہے ۱۵ ع
جس نے الخ اس حدیث کو
معلوم ہو انکہ یہ مذکورہ حدیث
حدیث کلام دس بار پڑھنے
سے بڑا ثواب حاصل ہوتا
ہے ۱۶ ع جس نے الخ
اس سے معلوم ہو انکہ اللہ
تعالیٰ نے ان کو وحید

اللہ تعالیٰ اور خدا

حَطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِن كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مُسْفِقًا عَلَيْهِمْ

مکنا دیجے جائیں گے اور اس سے گناہ اس کے اگرچہ ہوں دریا کے جھالوں کی برابر مسفق علیہ ہے۔ اور جویریہ بنت الحارث قات قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جویریہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَ اَرْبَعِ كَلِمَاتٍ كُوِّرَتْ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ

کچھ میں نے تیرے بعد چار کلمہ کر دیے تھے کہ ان کلمات کے ساتھ جو تھے آج دن بھر میں کہے ہوں تو

کُوِّرَتْ مِنْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عِدَّةٌ خَلِيقٍ وَرِضْوَانِ نَفْسِهِ وَزَنَةِ

ہمارے بار کی تو ان کو رہا کسو اور تعریف کیا کہی مقدار اور اس کی مخلوق کی اور رضا مندی اور اس کی اور ہم وزن

عَرِشَةٍ وَمِثْلَ دَكَلِمَاتِهِ اُخْرِجَهُ مَسْلُومًا وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

اور اس کے عرش کی اور روشنائی اور اس کے کلمات کی اس کو مسلم نے بیان کیا۔ اور ابو سعید خدری سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ اَلَمْ يَكُنْ اَلْبَقِيَّاتُ الصَّالِحَاتِ

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے باقی رہنے والے نیکیوں کے (یہ کلمات ہیں)

لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَبِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

ہمیں سے سوائے کوئی معبود جزا اس کے اور ہر پاک خدا اور اس پر ہے اور سب تعریف خدا کے اس سے اور ہمیں کوئی

اِلَّا بِاللَّهِ اُخْرِجَهُ النَّسَائِيُّ وَحَمَّاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَنُجَيْمُ

بازرگشت اور توفیق گراٹر کیساتھ اس کو مسلم نے بیان کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اس کو صحیح بتلایا۔ اور نعيم بن حنبل

بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ اَلَمْ يَكُنْ اَلْبَقِيَّاتُ الصَّالِحَاتِ

بندہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت تر کلام کا اہل بیت

اَلْكَلامُ اِلَى اللَّهِ اَرْبَعٌ لَا يَضُرُّكَ بَايَهُنَّ بَدَأْتَ بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ

کلمات چار ہیں نقصان نہیں دیتا کچھ کراؤں میں سے جو کچھ کیا ہے ابتداء کے نزدیک خدا اور

لِلَّهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اُخْرِجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِي مُوسَى

تقریب خدا کو اور ہمیں سے کوئی معبود سوا خدا کے اور اس پر ہے اس کو مسلم نے بیان کیا۔ اور ابو موسیٰ اشعری سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ اَلَمْ يَكُنْ اَلْبَقِيَّاتُ الصَّالِحَاتِ

روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے عبد اللہ بن قیس کیا نہ بتاؤں پہلے

اَدُلُّكَ عَلَى كَيْزٍ مِنْ كَيْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ مُسْتَفِقٌ

اے خدا جنت کے کھزانوں میں سے ہے بہن سب بازگشت اور توفیق کس سوا خدا کے مسفق علیہ

عَلَيْهِ زَادَ النَّسَائِيُّ وَلَا يَكُنْ مِنَ الَّذِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَنُجَيْمُ

سے نہ بتاؤں کہ نہ کہہ کر اور ہمیں سے بتاتا ہے بناؤ ان کے سوا کوئی کلمات۔ اور نعمان بن حارث سے روایت ہے

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہے

۱۰

براہر الخواص سے معلوم ہوا کہ ایسی کلام بہت مفید ہوتی ہے جس کے الفاظ کم اور معانی

بہت ہوں ۱۲-۱۳-۱۴

۱۱

ہمیں الخواص حدیث سے معلوم ہوا کہ باقیات صالحات یہ کلام ہے جسے پڑھا جائے ۱۲-۱۳

۱۲

خزانوں الخواص سے معلوم ہوا کہ یہ کلام جنت کے خزانوں میں سے ہے جس کا بڑا ثواب

ہے ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵

۱۳

۱۲-۱۳-۱۴

۱۵ مغز الخو اس کے معلوم ہوا کہ دعا عبادت کا مغز ہے اور پہلی حدیث میں ہے کہ دعا عبادت ہے۔ لہذا دعا ضرور کیجا یا کہ ۱۲-۱۳

۱۶ آذان الخ اس سے معلوم ہوا کہ آذان قنوت کا درمیانی وقت قبولیت دعا کا ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ اور آئینہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کو غالی ہاتھ یوں ہی نہیں رد کر دیتا بلکہ اس سے حیا کرتا ہے اور ضرور دعا قبول کرتا ہے خواہ وہ قبولیت مونیامین ظاہر ہو یا نیامت میں ۱۷

۱۸ چہرہ الخ اس میں سے معلوم ہوا کہ دعا ہاتھوں کو چہرہ پر ملا جائے۔ یونہی نہ چھوڑا جائے ۱۲-۱۳ درود الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیادتی درود کی باعث قربت رسول مقبول علیہ السلام ہے واکہ و سلم ہے کہ آپ صمد و دو خوان بہت قریب ہو گا ۱۲-۱۳

۱۹ استغفر الخ اس سے معلوم ہوا کہ استغفار سے

رواہ الاربعہ وصححہ الترمذی ولہ من حدیث ابن مسعود
 ایک چاروں نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو صحیح بتلایا اور اس کے لیے حدیث ابن مسعود سے مرفوع طور پر اس
 بلفظ اللہ عظیم العبادۃ ولہ من حدیث ابن مسعود رفعہ لیس
 نقطہ سے روایت کی کہ دعا مرفوعہ ہے عبادت کا اور اس کے لیے حدیث ابن مسعود سے مرفوعہ (نہیں ہے) کہ ترمذی نے
 شیخ اکرم علی اللہ من الدعا وصححہ ابن حبان ولحاکم عن ابن
 کو اس نے زیادہ عزت دالی اور اس کے نزدیک دعا ہے اور ابن حبان اور حاکم نے اس کو صحیح بتلایا۔ اور
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذعابین الاذان الاقا
 روایت کی کہ ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا اور تکرار کے درمیان کو ثانی نہیں
 لا یرداخرجه النسائی وغیرہ وصححہ ابن حبان وغیرہ عن سلیمان
 جانی اس کو ان وغیرہ نے بیان کیا اور ابن حبان وغیرہ نے اس کو صحیح بتلایا۔ اور سلیمان جانی سے روایت کی
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حی کریم یتجی
 کہ ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک وردہ گار بہا را عا کہ نے ملا بزرگ کی کہ شرم کو نہ ہے
 من عبدا اذا رفع اليه يديه ان يردهما صفا اخرجه الاربع
 نے ہذا سے جب اٹھائے دو اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اس سے کہ وہ اس کی طرف نہ آئے اس کو ہاتھوں سے
 الا النسائی وصححہ لکرم عن عمر بن الخطاب قال کان رسول اللہ صلی اللہ
 سوانہ کے بیان کیا اور حاکم نے صحیح بتلایا۔ اور عمر بن الخطاب سے روایت کی کہ ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 تعالیٰ علیہ وسلم اذا مد يديه في الدعاء لم يردهما حتى يمس بهما
 جب پہلے آپ اپنے دونوں ہاتھ میں توند لیا کرتے اور کہ بیان تک کہ ہر دفعہ ان کو اپنے ہاتھ سے پہنچا
 وخجه اخرجه الترمذی ولہ من حدیث ابن مسعود
 ترمذی نے بیان کیا اور اس کے لیے حدیث ابن مسعود اور ابن مسعود سے مرفوعہ (نہیں ہے) کہ ترمذی نے
 ابی اودو وغیرہ وجمعها يقتضی ان حدیث حسن عن ابن
 اور ابن مسعود کا مجموعہ ایک حدیث ہو سکتی ہے۔ اور ابن مسعود سے
 مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اول الناس
 روایت ہے کہ ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک لوگوں میں سے زیادہ سے زیادہ پہنچا
 فی يوم القيمة اکثرهم علی صلوۃ اخرجه الترمذی وصححہ ابن
 ہذا اکثر اور ان کا جمع ہوا ہونے کے لیے اس کو ترمذی نے بیان کیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح
 حبان عن شد ادین اوین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 بتلایا۔ اور شد ادین اور اوین سے روایت ہے کہ ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 والہ وسلم سید الاستغفار ان یقول العبد اللهم انت ربی لا اله الا انت
 استغفار کے لیے سزا یہ ہے کہ کہے ہندہ نماز تو بہا را عا کہ نے ملا بزرگ کی کہ شرم کو نہ ہے

اَلَا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَعِذُّكَ
 اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُكَ يَنْعِمُكَ عَلَىٰ اَبُوْءِكَ
 بِدَائِنِيْ فَاَغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَخْرِجْهُ الْخَلْدَ
 وَنَ اِبْنُ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُ
 الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُسَبِّحُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
 الْعَاقِبَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ
 وَ اَمِنْ رَوْعَتِيْ وَ اَحْفَظْنِيْ مِنْ بَيِّنٍ يَدِيْ مِنْ خَلْفِيْ وَ عَنِ عَيْنِيْ
 وَ عَنِ شَتَالِيْ وَ عَنِ فَوْتِيْ وَ اَعُوْذُ بِصَمْتِكَ مِنْ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ
 تَحْتِيْ اَخْرِجْهُ النَّسَاءُ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ صَحَّاحُ الْحَاكِمِيْنَ اِبْنُ عُمَرَ
 قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
 بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ جَاءَةِ نَقَسِكَ وَ
 جَمِيْعِ سَخَطِكَ اَخْرِجْهُ مَسْلُوْنٌ عَبْدُ اللّٰهِ اِبْنُ عُمَرَ قَالَ كَانَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْبَةِ
 الدَّيْنِ وَ غِلْبَةِ الْعَدُوِّ وَ شَتَاةِ الرَّعْدِ اَخْرِجْهُ النَّسَاءُ وَ صَحَّاحُ
 الْحَاكِمِيْنَ اِبْنُ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

۱۵

رسول اللہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کلام صبح و شام میں پڑھنی بہت مفید ہے ۱۲-۱۳-۱۴

۱۵

کرتے ان اس سے معلوم ہوا کہ زوال نعمت الہی بر وقت ممکن ہے۔ جس کی دفعیہ کاغذ حضرت بھی فرماتے ۱۲-۱۳

اللہ اعظم لکاتب و لمن سعی فیہ و لوالدایہم اجمعین - ارسین - ۱۲-۱۳

يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

تھے جو نے انچلہ میں مجھ سے ملتا ہوں اس کے فضل سے میں کہ گواہی دیت ہوں کہ نبی خدا سے نہیں
 (الْحَدُّ الصَّحْبُ الَّذِي كَمْ يُلِدْ وَكَمْ يُولَدُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ

قول کر رہا ہے ایک کوئی اور نہ اوس کے لئے کوئی ہم سر ہے۔ تو آپ نے فرمایا

لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا سُمِّيَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ

اَجَابَ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وَبِكِ أَمْسِدْنَا وَبِكَ تَجْنِي وَبِكَ نَمُوتُ وَلِلَّيْكِ الشُّرُورُ وَإِذَا الْمُسْرِفُونَ

اور تیرے ساتھ ہم نے کائنات اور تیرے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ساتھ مر رہے ہیں اور تیری جانب اٹھنا

قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَمَّا لَكَ الْمِصْرَ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَ

مَنْ آمَنَ قَالَ كَانَ التَّوَدُّعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
الْأَسْمَاءُ رَدَّيْنِ كَمَا زَالِمْ هُوَ كُنْ أَكْثَرُ سَلَامَةً دَعَا رَجُلٌ خَدَّاهُ الرَّسُولَ وَأَمَرَ بِرَسُولِهِ
يَا كَرِيمَ

وَلَكُمْ رَبُّنَا الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلِآلِ الْاِخْوَ حَسَنَةً وَفِىْ عَذَابِ

سارسی لیساروں اچی موسیٰ ہ سچا فان فان لیبی
مفتی علیہ سہ - اور ابو موسیٰ اشعرئی سے روایت ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وہاں سے تھے اے خدا بخشنے والے میری خطا میں اور میری ناپاکی اور میری نفعوں پر غریبی

فجری دہانت علم فیہ می اللہ

خطای و عیب و کمال ذلک عند اللہ اعظمی ماقدمت و مسا

آخرت وما أسررت وما أعلنت وما أنت أعلم به معنی و

انت المقدّم و انت الموحّرات على كل شيء قدّر عظمك عليه

مجلس سب آله و اولاد
از مولا محمد باقر پسر امام رضا علیه السلام

۱۵ میں الخ اس سے

معلوم ہوا کہ ان کلمات

کے طقیں دعا کرتی جسد

قبول ہوئی ہے یعنی یہی

ماتر کا جائزہ۔ وہ انشا اللہ

ضرور مقبول ہوتی ہے۔

۵۲ فرماتے ہیں اس کے

معلوم ہوا کہ صبح کے وقت

لی یہ دعا ہے جس پر آپ

بڑھالے ہے۔ نیز
نقہ کشاں اور

طریقہ ۱۲: ۵۴

الحق اس سے معلوم ہوا کہ

رَبَّنَا آتِنَا الزَّيْدَ

بہت عجیب ہے۔ جی

آپ بہت پرستش کرتے ہیں

یہی انہی اس سے
سازش کا

میں نے اسے دیکھا۔

آپ اس سے پاک رہیں

تعلیم امت کے لئے پرمخ

تاکہ آنست جو گناہیں

کی مرتبہ ہوں وہ پھر

جستی جاے اور کنا ہوں
سے ادا کرتا تھا

[illegible]

Journal of Management Studies, 19(1), 67-80.

مَنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ أَقْضَيْتَهُ لِي

جو شخص میرے کلمے اور مالکیت سے یہ کہہ دے کہ ہر اس حکم کو جو فیصلہ فرمائے تو میرے لیے

خَيْرًا أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَأَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

بہتر اسکو ابن ماجہ نے بیان کیا اور ابن حبان اور حاکم نے اسکو صحیح بتایا اور بخاری و مسلم نے بیان کیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

تَعَالَى عَلَيْكَ إِلَهُكُمْ كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ

دو کلمے ہیں کہ پسند ہیں خدا تعالیٰ کو

خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ

پہلے زبان پر آسانی میں ہیں ثقل میں ہیں سبحان اللہ

وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

و بحمدہ اور سبحان اللہ العظیم

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

سبحان اللہ العظیم

کتاب احادیث مستندہ (مجلد ۱۱)

بَيِّنَاتُ أَحَقُّرِ عَبْدِ الْغَفَّارِ كَاتِبِ بْنِ مُشَيْخٍ عَبْدِ الْقَادِرِ

ساکن حضرت کیلیا نوالہ ضلع کوٹرا نوالہ خانہ خلص

حَسْبُ قُرْآنٍ

حسب قرآن

صَاحِبُ الصَّدَقِ وَالْيَقِينِ شَيْخُ الْإِسْلَامِ مُحَمَّدٌ جَلَّالُ اللَّهِ

صاحب الصدق والیقین شیخ الاسلام محمد جلال اللہ

تَاجِرَانِ كُتِبَ كَشِيرِي بَارِزًا كَاهِرًا

تاجران کتب کشیری بارز کاهر

۱۰

سبحان اللہ العظیم اس حدیث کے معلوم ہوا کہ غالباً بڑی چیز یا کلام کا بڑا ثواب ہوتا ہے اور چھوٹی کامنت نہیں ہوتا مگر اس چھوٹی کلام کا اتنا ثواب ہے کہ زبان پر ہلکی زمین یسین رزد پر قیامت میں بہشت بھاری اور موجب ثواب عظیم ہیں۔ وہ یہ کہ سبحان اللہ آخر تک ۱۲-۱۱ اللہم اغفر کا تہہ در تہہ سحافیہ ولولہ اللہ ہم اجمعین آمین ثناء آمین باریت العالین ۱۲-۱۱

۱۲-۱۱-۱۲

سفر السعادت اردو

جميع اقوال وافعال حضور مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دعاوات مبارکہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سفر حضرتین حضرت سیدہ کاتبات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چل خواتین بنایت صفائی اور شریعت دہلے سے درج ہیں۔ عاشقان رسول اور سالکان سنت مقبول کے واسطے بے نظیر تحفہ ہے۔ کھانی چھپائی عمدہ کاغذ چمکا دبیر عجم ۲۲۰ صفحات ہر

قیمت صرف ۱۲

حرز الاصفیا اردو معجزات الانبیاء

وآلہ علامہ محمد الدین علی رحمۃ اللہ علیہ مجموعہ معجزات انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی تطبیق معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ترجیح معجزات حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہم السلام نہایت دلچسپ اور آسان ہر مسلمان کی تازگی ایمان اور اطمینان سلائی کے لیے بہترین مجموعہ ہے۔ عمدہ قسم کے سفید چمکے اور دبیر کاغذ بد چھاپہ صاف درد شکن

قیمت صرف ۴

شیخ محمد بن عبد اللہ
الدوڑی صاحب
الجمہوریہ

طالعان انجریسیہ لائبریرین دشت یقظان فی الزل
خلفہ سے رشتہ دین وانامہ کہتے ہیں پر دافن کو
باد جو واسطہ مذمت اہم اعتبار سے
حضرت مقلدین اعظم الائمہ حضرت ابو حنیفہ
بن ثابت کے کوئی کتاب احادیث صحیحہ کے جو
عبارات و معامات میں نقل صحیح مسلم جامع
صححت اسناد میں معتبر ہو اس وقت کہ
انہیں بھی ہے جس کو امام سخت حیران دلا پڑا
سخت فکر۔ کیونکہ تمام ازل نے اس کا خیر کا
ثواب لاقم آتم کے ابو حنیفہ آخرت نامزد کیا
ہوا تھا اسی لئے کہ وہ جو اس طرف مونی
اور کتاب قریب غریب نہ جانے جاسے انہار
یعنی لحاظ دی شرت معافی الا ان عربی تالیف
شریف الام القمقل یا محمد بن شیخ الاسلام
اعظم حفاظ اعدین سید امیر سلیم دھاکم
النبینین امام الہام ابو جعفر الطوسی (جو ابراہیم
کرب ادا ویش صحاح مست کے معاد ہیں۔
ہو بیچے یا۔ چہر ایک دست تک ہیں کا اور
دوسرے دستوں معتبر ہو جو نہایت تخت
و سی پہنچے سے دستیاب ہو چکے، علمائے
نامی و گرامی سے مطالبہ کیا۔ اور ایک نسخہ
کمن رایا۔ اصل نسخہ عربی منقل و نہایت
فراغت حاصل کر کے عمدہ المحققین، فضل
اہل جناب مولانا موسوی محمد عبدالستار صاحب
ٹوٹکی سے اس کا اردو ترجمہ با حیدر کر لیا
اور جناب مولوی محمد عبدالرشید و عبد الغفر
کبیر لاہوری ہاشم اردو کتاب المانام

شوق الیہمان

تحد کی ہونو۔ یہ شمار کتابیں عربی حاضری سے آمد ہیں
تہذیب ہر کثرت اشیاء ہو چکی، ان کے حسن و خوبی کے لئے
سے، علامہ مولانا نے اس کتاب میں مسائل فقہ کو
ترقیہ دیا ہے وہ شاید کسی اور کتاب میں نہ ہو۔
چنانچہ تمام اختلافات نظر انداز کر کے، اندر ان شائقان
کے لئے مفہمی بحسب اہل فقہ کو کتاب فقہ سے ہدایت عنایت
اور قرقرہ کی کے ساتھ اخذ کر کے ایک جامع کو کیا ہے
اسیے ہمارا دعویٰ ہے کہ اس کتاب کی موجودگی میں
فقہ کی تمام مسائل و مسائل سے ہدایہ شرح و قیام
نیز علی بن عثمان غلط و الاطراف شامی و تالیفات مسگیری
بحر الرائق صغیری و کسیری وغیرہ کے مطالعہ کی ضرورت
نہیں رہتی۔ اس میں مفصلہ ذیل مسنون ہدایت شرح
و ربط سے درج ہیں۔ رکن ایمان فضائل نماز
پاک اور ناپاک پانی کی تحقیق۔ کنوین کے مسائل۔
واجبات مثل طریق غسل حیض، و نفاس اس کے مسائل۔
فرائض وضو، طریق وضو، واجبات و سنن مستحب و
کروا و استحب و ناقصات وضو و ناقصات تیم طہار
مسائل اذان۔ شہادت و اوقات و فرائض واجبات
و مستحبات نماز قرأت کا بیان طہار ادا کے نماز جماعت
وامت کے مسائل مضامین کروا و استحب نماز
سجدہ ہو و وجہ و سجدہ تلاوت کا بیان۔ مسائل حیا
اور ساق کی نماز۔ عیسیٰ بن نماز تراویح نماز۔ زہ و نجس و
استناب و اوامین تحیۃ الوضو نماز توہم و کسوف و خسوف
و کسوف و سجود و حاجت و نماز فاطمہ و قرص و دستار و
و کلائے مسائل و اور مضامین و صدقہ فطریہ و سبائی
نماز و قحاح طلاق و تلاق و قرآن فضائل و درود و غیرہ و بیچ
قیمت ۱۲ روپے

فیض السکائر
مکاتب الآثار

یہ پاکیزہ کتاب حضرت امام ہدیہ علیہ السلام نے تصنیف فرمادی ہے۔
 تصنیفات میں خزانہ کا نام نہیں آتا۔
 ترجمہ شرح اردو کا نام نہیں آتا۔
 کی خاطر بے مبالغہ انداز میں خزانہ کا نام نہیں
 علی العز صاحب رجب الاموی ہدیہ
 مشیر تالیفات ریاست ہمایوں نے فرمایا
 اور صرف در کثیر طبع کرایا ہے جس میں
 فاضل مصنف و شائع غلام علی شہر مد
 کے مضافات رت دنیا بیت کوہ یابل
 بالتفصیل اور اسی طرح عورت اور مرد کی
 اور ہر طرح کی نماز اور ہر صحت مرد کی
 تجزیہ و تفسیر اور حجاز و غیرہ اور تہوار
 روزہ نظر اور ہر طرح کی زکوٰۃ اور وقت
 اور تمام احکام حج اور قربانی ایمان
 شفاعت تقدیر غرض ہر طرح کا کلیجہ
 اور اس کے مفصل احکام اور طلاق و
 عدت وغیرہ نماز اور ہر طرح کی ویت نقل
 قصص ایمان تست آزاد غلام تغیر مجتہد
 قتلی جبراً نکاحی مرد اور عورت و مفصل
 انہماک و ملت شیعہ مختصر و بہتر بنی جوی
 زمانہ کی کوئی کتاب اور ہر ہر ہر ہر
 و غیرہ و مہر و قاضی ہر طرح کی قسم
 اور لغت و کتابہ کی نزاجات اور مستحق
 شرائط و از العربین تجارت و غیرہ
 ہر طرح کا بیان تجارت ہر طرح غیر معقول
 چیز اور شمع ہیں اور امامت ہجری و ہجری
 جانوروں کا کھانا خورد و نوش کا نتیجہ و
 کامیاب شکار و شراب و چشمشیر و
 وغیرہ جہاد فی سبیل اللہ و دعوات اسلام و تبلیغ
 اور فضیلت و عبادت حق و کذب و لغت
 پروری اور نالہ واری سے سلوک مل

حکیم لاسو ری شہزادہ دوستاب اللہ (۱۸)
 میری کہانی شانی نرائی کی۔ مرزا رفعت بہت کہ اہل متن عربی اور سنڈو اور بھٹو بھی شامل
 کتاب رکھا ہے تاکہ مرزا صاحب کو یہ سب کچھ۔ شائع ہونے کی سہولت کی لیے کتاب ہذا کے
 حقے ہر سہ ماہ میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ لکھنؤ کی جمعیۃ الہدایت مدعو ہے۔ قیمت سالانہ ۱۰۰

فخر الوائین - حضور عظیمہ - روضۃ الوائین اردو کمال

ایک عرصہ سو خیال تھا کہ وعظ میں کئی جات دست
کتاب و سنیاب ہو کہ جس کی موجودگی میں کسی
اور کتاب و کچھنی کی ضرورت نہ رہے اور عرض رود
وان اور کم لیاقت اصحاب اس کے بدلہ اور غیر
کے مستفید ہو سکیں۔ علاوہ ازیں اگر کوئی
واعظ اس کتاب سے وعظ کرنا چاہے تو ایک لائق
اور مجرب وعظ کی طرح آسانی سے بلا وقت
وعظ کر کے ہر چند۔ شکر گئی مگر سنیاب
ایسی جات کتاب میں نہ آئی وہ تباہ کی جات
کئی ہیں اکثر دیکھنے والے آئی ہیں۔ لیکن قریب
ہے کہ ان میں صحیح اور مستند۔ روایات و احادیث
نہیں سے روایتیں مختلف۔ کتب و روایات
وقت کی نگاہ سے نہیں دیکھی۔ کیونکہ وہ
غیر لغت اور بے محنت و خیال اور بے سند
روایات پر مبنی ہیں۔ ایسی روایات کو
سننے سے نہ صرف گندہ عظیم ہوتا ہے بلکہ
ان پر عمل کرنے سے ایمان و عصمت ہوجاتا
ہے۔ بنا بریں ہم نے جہنم ہیئت غیرت
اور اخوت اسلامی کے باعث اس کا وظیفہ کو
پنجاب کے برگزیدہ بزرگ حنفی جناب
مولانا مولوی غفر الدین صاحب کبرائی کے
سپر دیکھا جو فن وعظ گوئی میں لائق
اور محارت تمام کہتے ہیں۔ آپ نے باوجود
کثرت مشاغل اور مواقع عامہ کے اس کا بیڑہ
تھوڑے ہی عرصہ میں سہل انجام دیا کہ کتاب
کیا ہی واعظین کی جان ہے اس کا لفظ لفظ
محرر نایاب ہے اس کتاب کو روز تصوف نکات
فیضی اور اشارات عالمانہ سے بھر پور کیا

گئے ہیں۔ جو بڑا اکابر علماء کی مجلسوں میں
حاصل ہوتے ہیں ایسی نکات کہ سننے کو لائق
اکثر شائقین ترس کر رہے ہیں۔ الحمد للہ
کہ میری وہ آرزو اس کتاب سے برآی۔ اس
کتاب کے مضامین کی ترتیب ایسی مرتب
کی گئی ہے۔ کہ جہاں اس کتاب کا وعظ ہو
ہو۔ وہاں سے مٹنے کو دل نہیں چاہتا
اور مضامین کی لطافت اور فصاحت کا
زبور اس کے حسن کو اور بھی دو بال لاکر تیار
یہ کتاب ایک مشہور و معروف حدیث کی
شرح ہے۔ جس میں ارکان خمسہ کا بیان ہے
بجائے مضامین کے اس کتاب کو دو دفتر
ہیں تقسیم کیا گیا ہے پہلے دفتر میں ارکان
خمسہ کا بیان اور دوسرے دفتر میں نہایت
کے منازل کو ذکر ہے۔ سب خاص عام
س پرستاران درگاہ رافعیہ میں ذکر
کے مشاہدہ کو ضرور ہو گئے۔ دلائل کتاب
نے عجیب و غریب مباحث کی جلوہ گری اور اس
کتاب نے بیان کی رنگینی اور عشوہ گری
دیکھیں گے تو بالضرور کہیں گے کہ یہ کتاب
نگین رنگین پتھروں سے آہستہ
ایک۔ بوستان شیریں میوؤں پر پرستہ
ہے۔ دفتر اول ۵ مجلسوں میں شامل ہے
اور ہر ایک مجلس کے شروع میں احادیث
صحیحہ سے ایک حدیث مع شرح عبارت
اور اشارات مخملات حدیثیں لطیفہ لکھی
ہے۔ فہرست مضامین محل درج ہے۔ پہلی مجلس
جس میں کثر شہادت کا مفسر ذکر ہے۔
دوسری مجلس نماز پنجگانہ میں رکوع دوم
ماہ رمضان کا بیان رکوع چہارم رکوع
بیان رکوع پنجم میں۔ دفتر دوم چہار
اور اموات میں۔ تمام کتاب خوردان

بیان میں۔ فہرست علیحدہ چھپی ہوئی سنگو اگر
ملاحظہ فرمادیں۔ قیمت صرف
چار روپے (لحم) علاوہ محصول ڈاک

قصص القرآن مجدد نوران

اس کتاب کے علم مصنف نے نہایت محنت اور
عز و بزرگی سے قرآن مجید کے تمام قصہ جات
جو مختلف مقامات پر مرقور ہیں۔ ایک مرتب
ترتیب کے ساتھ ایک با حق کوفتہ میں گویا
۲۹ صفحے ترتیب وار مرقور ہیں۔ تمام
ازین م مشہور و معروف حدیث و احادیث
کتاب احادیث و مستند طر کے کتاب کو
تم کیا ہے لطف یہ کہ مفسر نہایت
آسان پڑے ہیں اور ایک بے کادون
یہ کتاب دلائی ہوئی مستفید و مستحق
ہو جس کے لئے نہایت نفع اور کمال ہے۔
کھائی چھائی اور کمال نہایت اس
مفسر نے جو کتاب ۵۴ صفحہ قیمت ۸

فتح الغیب

یہ پاکیزہ کتاب حضرت غوث پاک کی
سوفیہ تصانیف میں سے ہے۔ بڑے
کہ چنے عربی زبان میں تھی۔ بے
مولانا مولوی محمد ابو حسن صاحب نے
عام فہم اردو میں ترجمہ کیا۔ اس کتاب
تصوف کے ایسے ایسے نکات بیان کیے
ہیں کہ طبیعت پھر کھٹکتی ہے۔ بھلا
کیوں نہ ہو۔ اس کے مصنف بھی
پاک کے بزرگ ہیں۔ اس کا ہونا ضروری
ہے۔

مسلک کاپیت - شیخ الہی بخش محمد جلال الدین بھارتی کتب بازار شمشیری لاہور

